اجمالی فہرست

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
حصہ دہم (10)		وقف میں شرائط کا بیان	569
لقیط کا بیان	467	تولیت کا بیان	575
لقطہ کا بیان	471	اوقاف کے اجارہ کا بیان	587
مفقود کا بیان	484	دعویٰ اور شہادت کا بیان	593
شرکت کا بیان	487	وقف مریض کا بیان	604
شرکتِ فاسدہ کا بیان	509	حصہ یازدہم (11)	
وقف کا بیان	521	تمہید کتاب	608
مصارف وقف کا بیان	540	خیار شرط کا بیان	646
مسجد کا بیان	557	خیار رویت کا بیان	661
قبرستان وغیرہ کا بیان	565	خیار عیب کا بیان	672

www.dawateislami.net

بیع فاسد کا بیان اوراس کے متعلق حدیثیں	692	گواہی کا بیان	927
بیع مکروہ کا بیان	720	شہادت میں اختلاف کا بیان اور اِسکے اصول	956
بیع فضولی کا بیان	726	شہادت علی الشہادۃ کا بیان	965
اقالہ کا بیان	734	گواہی سے رجوع کرنے کا بیان	969
مرابحہ وتولیہ کا بیان	738	وَکالت کا بیان	973
مبیع وثمن میں تصرف کا بیان	747	خرید وفروخت میں توکیل کا بیان	981
قرض کا بیان	754	وکیل بالخصومۃ اور وکیل بالقبض کا بیان	1001
سود کا بیان	765	وکیل کو معزول کرنے کا بیان	1010
حقوق کا بیان	779	حصہ سیزدہم (13)	
استحقاق کا بیان	781	دعوے کا بیان	1015
بیع سلم کا بیان	794	حلف کا بیان	1032
استصناع کا بیان	807	تحالف کا بیان	1038
بیع کے متفرق مسائل	808	دعویٰ دفع کرنے کا بیان	1047
بیع صرف کا بیان	820	دوشخصوں کے دعویٰ کرنے کا بیان	1053
بیع الوفا	834	دعوائے نسب کا بیان	1068
حصہ دوازدہم (12)		اقرار کا بیان	1072
کَفالت کا بیان	836	استثناء اوراس کے متعلقات کا بیان	1092
حَوالہ کا بیان	874	اقرارِ مریض کا بیان	1111
قَضا کا بیان	884	صلح کا بیان	1130
اِفتا کے مسائل	908	دعوائے دَین میں صلح کا بیان	1144
تحکیم کا بیان	913	تخارج کا بیان	1150

www.dawateislami.net

تفصیلی فہرست

مضامین	صفحہ
دسواں حصہ (١٠)	
لقیط کا بیان	**467**
لقطہ کا بیان	**471**
مفقود کا بیان	**484**
شرکت کا بیان	**487**
شرکتِ مِلک کے اَحکام	490
شرکت عقد کے اقسام اور شرکتِ مفاوضہ کی تعریف وشرائط	491
شرکت مفاوضہ کے احکام	493
شرکت مفاوَضہ کے باطل ہونے کی شرطیں	496
ہر ایک شریک کے اختیارات	497
شرکتِ عِنان کے مسائل	498
شرکت بالعمل کے مسائل	505
شرکتِ فاسدہ کا بیان	**509**
شرکت کے متفرق مسائل	514
وَقْف کا بیان	**521**
وقف کے الفاظ	524
کس چیز کا وقف صحیح ہے اور کس کا نہیں	534
مشاع کی تعریف اور اس کا وقف	538

www.dawateislami.net

وقف میں شرکت ہوتو تقسیم کس طرح ہوگی	539	بازار میں داخل ہوتے وقت کی دعا	614
مصارفِ وقف کا بیان	**540**	خرید وفروخت میں نرمی چاہیے	615
وقف تین قسم کا ہوتا ہے	547	بیع کی تعریف اور اِس کے اَرکان	615
اولاد پر یا اپنی ذات پر وقف کا بیان	549	بیع کے شرائط	616
مسجد کا بیان	**557**	بیع کا حکم	617
قبرستان وغیرہ کا بیان	**565**	بیع ہزل وبیع مکرہ	617
وقف میں شرائط کا بیان	**569**	اِیجاب وقبول	618
وقف میں تبادلہ کا ذکر نہ ہو تو تبادلہ کی شرطیں	573	بیع کے الفاظ	618
تولیت کا بیان	**575**	ثمن بدل کر دو ایجاب کیے	620
اوقاف کے اجارہ کا بیان	**587**	ایجاب وقبول کی مجلس	621
دعویٰ اور شہادت کا بیان	**593**	خیارِ قبول	621
وقف مریض کا بیان	**604**	بیع تعاطی	623
گیارھواں حصہ (۱۱)		مبیع وثمن	624
تمہید کتاب	**608**	ثمن کا حال ومؤجل ہونا	626
ناجائز طور پر مال حاصل کرنے کی ممانعت	609	جہاں مختلف قسم کے سکے چلتے ہوں وہاں کونسا سکہ مراد ہوگا	627
کسبِ حلال کے فضائل	609	ماپ اور تول اور تخمینہ سے بیع	628
تجارت کی خوبیاں اور برائیاں	611	جو مقدار بتائی ہے اس سے کم یا زیادہ نکلی	630
تجارت میں جھوٹ بولنے اور جھوٹی قسم کھانے کی ممانعت	613	کیا چیز بیع میں تبعاً داخل ہوتی ہے؟	631
تجارت میں اِنہماک اور یادِ خدا سے غفلت	614	زمین خریدی جس میں زراعت ہے یا درخت خریدا جس میں پھل ہیں	634

www.dawateislami.net

درخت خریدا اس کو کس طرح کاٹا جائے	634
درخت کاٹنے کے بعد پھر جڑیں شاخیں نکلیں یہ کس کی ہیں	634
درخت کی بیع میں زمین داخل ہے یا نہیں	635
زراعت بیچ دی یہ کب کاٹی جائے گی	635
زمین بیع کی تو درخت وغیرہ بیع میں داخل ہیں یا نہیں	635
چھوٹا سا درخت خریدا تھا وہ بڑا ہوگیا	636
زمین ایک شخص کی ہے درخت دوسرے کے	636
پھل اور بہار کی بیع	636
نئے پھل پیدا ہونگے یا پھلوں کی مقدار میں اضافہ ہوگا اس کے جواز کا حیلہ	637
بیع میں استثنا ہوسکتا ہے یا نہیں	637
حمل کا استثنا کس عقد میں ہوسکتا ہے اور کس میں نہیں	638
ناپنے، تولنے، پرکھنے کی اجرت کس کے ذمہ ہے	638
دلالی کس کے ذمہ ہے	639
مبیع اور ثمن پر قبضہ اور پہلے کس پر قبضہ ہو	639
قبضہ سے پہلے مبیع ہلاک ہوگئی	639
دو چیزیں ایک عقد میں خریدیں ان پر قبضہ	640
بعد بیع اَدائے ثمن کی مدت مقرر کی اس کا قبضہ اور بلا اِجازت بائع مشتری کا قبضہ	640
قبل قبضہ مشتری کا تصرّف	640
امانت و رہن و عاریت سے قبضہ ہوگا یا نہیں	641
غلہ بوری میں بھرنے سے قبضہ ہوگا یا نہیں	641
بوتل میں تیل ڈالنا قبضہ ہے یا نہیں	641
تخلیہ سے قبضہ ہوگا یا نہیں	641
مکان خریدا جو کرایہ پر ہے	642
سرکہ، تیل بوتل میں بھر کر بائع کے یہاں چھوڑ دیا	642
کنجی دینے سے قبضہ ہوگا یا نہیں	642
بائع نے مبیع کی طرف اشارہ کرکے کہا قبضہ کرلو	642
گھوڑے پر مشتری کو سوار کرلیا یا پہلے سے سوار تھا	643
انگوٹھی کے نگینہ پر قبضہ	643
بڑے مٹکے اور گولی پر قبضہ	643
تیل برتن میں ڈال رہا تھا برتن ٹوٹ گیا یا پہلے سے برتن ٹوٹا ہوا تھا	643
برتن ٹوٹا ہوا ہے اور معلوم ہے تو نقصان کس کے ذمہ ہے	643
بائع سے کہا میرے آدمی کے ہاتھ یا اپنے آدمی کے ہاتھ بھیج دینا	644
بائع سے کہہ دیا کل لے جاؤنگا اور مبیع ہلاک ہوگئی	644
تیسرے کے یہاں چیز رکھوادی کہ دام دے کر لے جائے گا اور ضائع ہوگئی	644

www.dawateislami.net

مشتری نے مبیع ہلاک کردی یا عیب دار کردی	644
بائع نے مشتری کے حکم سے ہبہ کیا یا اجارہ پر دیا یا کوئی اور تصرف کیا	645
مشتری نے بغیر اجازتِ بائع قبضہ کرلیا	645
بیع سے پہلے ہی وہ چیز مشتری کے قبضہ میں تھی	645
قبضۂ امانت و قبضۂ ضمان میں ایک، دوسرے کے قائم مقام ہوگا یا نہیں	645
خیار شرط کا بیان	**646**
بیع میں کب برکت ہوتی ہے اور کب نہیں	646
خیارِ شرط کی تعریف اور اس کی ضرورت	646
خیار شرط بائع و مشتری اور ثالث سب کے لیے ہوسکتا ہے	647
عقد میں اور بعدِ عقد خیار ہوسکتا ہے قبل عقد نہیں ہوسکتا	647
خیار شرط کہاں ہوسکتا ہے اور کہاں نہیں	647
پوری مبیع میں بھی خیار ہوسکتا ہے اور اس کے جز میں بھی	648
بائع و مشتری کا خیار میں اختلاف	648
خیار کی مدت کیا ہے	648
خیار بلا مدت ہو یا مدت مجہول ہو	648
تین دن سے زیادہ کی مدت	649
تین دن کی مدت تھی پھر مدت کم کردی	649

بائع کے لیے خیار ہو تو مبیع ملک سے خارج نہیں ہوئی اور مشتری کے لیے خیار ہو تو مبیع مِلک بائع سے خارج ہے اور مبیع ہلاک ہوگئی تو کس صورت میں ثمن واجب ہوگا اور کب قیمت	649
خیار مشتری کی صورت میں مبیع میں عیب پیدا ہوگیا تو کیا حکم ہے	650
بائع و مشتری دونوں کو خیار ہے تو کیا حکم ہے	651
صاحب خیار نے بیع کو فسخ کرکے پھر جائز کیا	652
فسخ کبھی قول سے ہوتا ہے کبھی فعل سے	652
اِجازت کے الفاظ	652
صاحب خیار مر گیا تو وارث کی طرف خیار منتقل نہ ہوگا	653
مبیع متعدد چیزیں ہوں تو صاحب خیار کل میں عقد جائز کرے یا فسخ کرے	653
خیار کی صورت میں ثمن و مبیع کا مطالبہ	653
اجنبی کو خیار دیا تو دونوں جائز و فسخ کرسکتے ہیں	653
دو چیزوں کی بیع ہوئی ان میں ایک میں خیار ہے	653
وکیل سے کہا تھا کہ خیار شرط کے ساتھ بیع کرے یا خریدے اور اس نے ایسا نہیں کیا	654
دو شخصوں نے ایک چیز خریدی اور دونوں نے خیار شرط کیا	654
خیار باطل کرنے کو شرط پر معلق کیا	654

www.dawateislami.net

بائع نے اندرون مدتِ خیار مبیع کو غصب کیا	654	خیارِ تعیین میں میراث جاری ہوگی	658
بائع کو خیار تھا اور بیع فسخ کر دی مشتری مبیع کو تا واپسیِ ثمن روک سکتا ہے	655	خیارِ تعیین میں دونوں چیزیں ہلاک ہوگئیں یا ایک	658
		خیارِ تعیین میں دونوں چیزیں عیب دار ہوگئیں یا ایک	659
خیار ساقط کرنے کے لیے کچھ روپیہ دیا یا ثمن میں کمی کی یا مبیع میں اضافہ کیا یہ جائز ہے	655	مشتری نے ایک میں تصرف کرلیا	659
		دام طے کرنے کے بعد مبیع پر قبل بیع مشتری نے قبضہ کیا	659
روپے سے چیز خریدی اور اشرفیاں دیں پھر بیع فسخ ہوگئی تو اشرفیاں واپس کرنی ہونگی ان کی جگہ روپے نہیں دے سکتا	655	دام طے کرکے مؤکل کو دکھانے کے لیے وکیل چیز کو لایا اور ہلاک ہوگئی	659
		کئی چیزیں دام طے کرکے لے گیا ان میں ایک کے لینے کا ارادہ ہے وہ سب ہلاک ہوگئیں یا بعض	660
مشتری کے لیے خیار ہے اور بغرض امتحان مبیع میں تصرف کیا	655	خریدنے کے ارادہ سے نہ لے گیا ہو تو تاوان نہیں	660
گھوڑے پر سوار ہوا مگر پانی پلانے کیلئے یا واپس کرنے کے لیے	655	چیز ہلاک نہیں ہوئی بلکہ اس نے خود ہلاک کی	661
		قرض مانگا اور چیز رہن رکھدی قرض دینے سے پہلے ہی وہ چیز ہلاک ہوگئی	661
زمین میں کاشت کی، مکان میں سکونت کی	656	**خیار رویت کا بیان**	**661**
مبیع میں مشتری کے پاس زیادتی ہوئی	656	مشتری کے لیے خیار رویت ہوتا ہے بائع کے لیے نہیں	662
قبضہ کرنے کے بعد واپسی کے وقت بائع و مشتری میں اختلاف ہوا کہ یہ وہی ہے یا دوسری	656	مجلس عقد میں مبیع موجود ہے مگر دیکھی نہیں خیار حاصل ہے اگرچہ وہ ویسی ہی ہو جیسی بائع نے بتائی	662
مبیع میں جس وصف کی شرط تھی وہ نہیں ہے	657	مشتری نے دیکھنے سے قبل خیار باطل کر دیا باطل نہ ہوگا	662
خیارِ تعیین اور اس کے شرائط	657	خیار رویت کے لیے وقت کی تحدید نہیں	663
خیارِ تعیین بائع کے لیے بھی ہوسکتا ہے اور بائع جو دیدے گا مشتری پر اسکا لینا لازم ہے	658	خیار رویت کہاں ثابت ہوتا ہے اور کہاں نہیں	663
		خیار رویت کس تصرف سے ساقط ہوتا ہے اور کس سے نہیں	664
خیارِ تعیین میں مشتری نے دونوں پر قبضہ کیا اس کے احکام	658	خیار رویت میں میراث جاری نہیں	664

www.dawateislami.net

بیع سے پہلے مبیع کو دیکھ چکا ہے تو خیار حاصل ہے یا نہیں	665
بائع کہتا ہے ویسی ہی ہے جیسے دیکھی تھی مشتری کہتا ہے ویسی نہیں تو کس کی بات مانی جائیگی	665
کلیجی خریدی جو ابھی پیٹ چیر کر نکالی نہیں گئی ہے	666
دو کپڑے خریدے دونوں کو دیکھنے کے بعد ایک کے متعلق پسندیدگی کا اظہار کیا	666
دو شخصوں نے ایک چیز خریدی جس کو دونوں نے نہیں دیکھا ہے	666
کئی تھان خریدے ان میں ایک کو دیکھ لیا باقی کو نہیں دیکھا	666
خیار رویت سے بیع کو فسخ کرنے میں قضا و رضا درکار نہیں	666
مشتری نے ایسا تصرف کیا جس سے مبیع میں نقصان پیدا ہو گیا	667
مبیع کو بائع نے مشتری کے پاس یا مشتری نے بائع کے پاس امانت رکھدیا اور ہلاک ہو گئی	667
مرغی نے موتی نگل لیا اس کی بیع	667
بیع فسخ کرے تو بائع کو خبر کر دینا ضروری ہے	667
مبیع میں کیا چیز دیکھی جائے گی	667
مشتری نے نمونہ دیکھ لیا ہے مگر مبیع کی نسبت کہتا ہے ویسی نہیں	668
سواری کے جانور اور پالنے کے جانور اور ذبح کے جانور میں کیا چیز دیکھی جائے گی	668
کپڑے کو کس طرح دیکھا جائے	668
قالین و دری و دیگر فروش میں کیا چیز دیکھی جائے	669
کھانے کی چیز میں کھانا اور سونگھنے کی چیز میں سونگھنا ضرور ہے	669
عددیات متقاربہ میں بعض کا دیکھنا کافی ہے	669
جو چیزیں زمین کے اندر ہوں وزنی ہوں تو بعض کا دیکھنا کافی ہے اور عددی متفاوت ہوں تو کل کا دیکھنا ضروری ہے	669
شیشی میں تیل دیکھا یا آئینہ میں مبیع کی صورت دیکھی یا مچھلی کو پانی میں دیکھا	670
وکیل بالشرا یا وکیل بالقبض کا دیکھ لینا کافی ہے قاصد کا دیکھنا کافی نہیں	670
مشتری اندھا ہے اس کے لیے بھی خیار ہے اور ٹٹولنا بمنزلہ دیکھنے کے ہے	671
خریدنے کے بعد اندھا انکھیارا ہو گیا یا انکھیارا اندھا ہو گیا	671
بیع مقایضہ میں دونوں کو خیار حاصل ہے	672
خیار عیب کا بیان	**672**
مبیع کا عیب ظاہر نہ کرنا حرام ہے	673
عیب کس کو کہتے ہیں	673
مبیع و ثمن دونوں کا عیب ظاہر کرنا واجب ہے	673
عیب معلوم ہونے پر واپس کر سکتا ہے قیمت میں کمی نہیں کر سکتا	673

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
قبل قبضہ عیب پر مطلع ہو تو عقد فسخ کرنے کے لیے نہ قضا کی ضرورت ہے نہ رضا کی اور بعد قبضہ بغیر قضا یا رضا فسخ نہیں کرسکتا	674
بعد قبضہ بائع کی رضامندی سے فسخ ہوا تو ان دونوں کے حق میں فسخ ہے اور ثالث کے حق میں بیع جدید اور قضائے قاضی سے ہو تو سب کے حق میں فسخ ہے	674
خیارِ عیب کی صورت میں مشتری مالک ہوجاتا ہے اور اس میں وراثت بھی جاری ہوتی ہے	674
خیارِ عیب کے شرائط	674
عیب کی صورتیں	675
بھاگنا چوری کرنا پیشاب کرنا عیب ہے	675
کنیز کا ولد الزنا ہونا اور زنا کرنا اور بچہ پیدا ہونا عیب ہے	676
غلام کا دوبار سے زیادہ زنا کرنا عیب ہے	676
غلام کا برے افعال کرانا اور مخنث ہونا عیب ہے	677
لونڈی کا حاملہ ہونا یا شوہر والی ہونا یا غلام کا شادی شدہ ہونا عیب ہے	677
جذام وغیرہ امراض یا خصی ہونا عیب ہے اور بالغ کا ختنہ شدہ نہ ہونا بھی عیب ہے	677
امرد خریدا اور اس نے داڑھی منڈائی ہے یا بال نوچ ڈالے ہیں یہ عیب ہے	678
مونھ یا بغل میں بو ہونا پیڑو پھولا ہونا، لونڈی کا مقام بند ہونا یا اس میں ہڈی یا گوشت پیدا ہوجانا عیب ہے	678
کافر یا بد مذہب ہونا عیب ہے	678
جوان لونڈی کو حیض نہ آنا یا استحاضہ ہونا عیب ہے	678
شراب خواری، جوا کھیلنا، جھوٹ بولنا، چغلی کھانا عیب ہے	679
جانوروں کے بعض عیوب	679
گدھے کا نہ بولنا یا مرغ کا ناوقت بولنا عیب ہے	679
بکری یا قربانی کے جانور کا کان کٹا ہونا عیب ہے	679
جانور کا نجاست کھانا یا مکھی کھانا عیب ہے	679
جانور کے دونوں پاؤں قریب قریب ہونا، گھوڑے کا سرکش ہونا عیب ہے	680
دوسری چیزوں کے عیوب	680
موزہ یا جوتا پاؤں میں نہیں آتا یہ عیب ہے	680
کپڑا انجس ہے یہ بعض صورتوں میں عیب ہے	680
مکان پر لکھا ہوا ہے کہ یہ وقف ہے	680
جس مکان یا زمین کو لوگ منحوس کہتے ہوں واپس کرسکتا ہے	681
گیہوں گھنے یا بو دار ہوں یہ عیب ہے	681
پھل یا ترکاری کی ٹوکری میں نیچے گھاس بھری ہوئی نکلی یہ عیب ہے	681
مکان کا پرنالہ دوسرے مکان میں گرتا ہے	681
کتاب یا قرآن مجید کی کتابت میں کچھ الفاظ لکھنے سے رہ گئے	681

www.dawateislami.net

موانع رد کیا ہیں اور کس صورت میں نقصان لے سکتا ہے	681
عیب پر اطلاع ہونے کے بعد مبیع میں مالکانہ تصرف کرنا	681
جانور کا علاج کرنا، اس پر سوار ہونا	681
جانور پر واپس کرنے کے لیے سوار ہوا	682
بکری خریدی اور عیب پر مطلع ہونے سے قبل یا بعد دودھ دوہا	682
کنیز سے وطی کی، عیب پر مطلع ہونے سے پہلے یا بعد۔	682
غلہ خریدا اس میں سے کچھ کھالیا یا بیچ دیا	682
کپڑا خرید کر قطع کرایا یا سلوایا	683
کپڑا خرید کر نابالغ بچہ کے لیے قطع کرایا	683
مبیع میں جدید عیب پیدا ہوگیا	683
واپسی کی مزدوری مشتری کے ذمہ ہے	683
جانور کو ذبح کر دیا اب معلوم ہوا کہ اس کی آنتیں خراب ہوگئی تھیں	683
مبیع میں زیادتی کر دی	684
انڈا گندہ نکلا یا خربزہ، تربز، بادام، اخروٹ خراب نکلے	684
غلہ خریدا جس میں خاک ملی ہوئی ہے	684
غلہ کا وزن خاک اُڑ جانے یا خشک ہوجانے سے کم ہوگیا	685
مشتری نے بیع کر دی پھر مشتری ثانی نے عیب کی وجہ سے واپس کر دی	685
مشتری اول نے اپنی رضامندی سے چیز واپس کر لی	685
مشتری نے عیب کا دعویٰ کیا تو ادائے ثمن پر مجبور نہیں	685
جن عیوب پر طبیب ہی کو اطلاع ہوتی ہے ان میں طبیب کی ضرورت ہے اور جن پر عورتوں ہی کو اطلاع ہوتی ہے ان میں عورت کے بیان سے عیب ثابت ہوگا	686
جو عیب ظاہر ہے اور اتنی مدت میں پیدا نہیں ہوسکتا ہے اس میں گواہ یا حلف کی حاجت نہیں	686
مبیع کے جز پر کسی نے اپنا حق ثابت کیا	686
بعد قبضہ مبیع میں اختلاف ہوا یا مقدار مقبوض میں اختلاف ہوا تو قولِ مشتری معتبر ہے	687
بائع کہتا ہے کہ یہ وہ عیب نہیں ہے جو میرے یہاں تھا وہ جاتا رہا یہ دوسرا عیب ہے	687
دو چیزیں ایک عقد میں خریدی ہیں ایک میں عیب نکلا	687
مبیع میں نیا عیب پیدا ہوگیا تھا مگر جاتا رہا تو پرانے عیب کی وجہ سے واپس کرسکتا ہے	687
غلام نے جرم کیا تھا جس کی وجہ سے قتل کیا گیا یا اِس کا ہاتھ کاٹا گیا	688
بائع نے عیب سے براءت کرلی ہے تو واپسی نہیں ہوسکتی	688
مشتری نے خریدار سے کہا کہ اس میں عیب نہیں ہے پھر عیب پر مطلع ہوا تو واپس کرسکتا ہے یا نہیں	688
جانور میں زیادہ دودھ بتایا تھا اور نکلا کم	688
مبیع کو واپس کرنا چاہا اور کم داموں میں مصالحت ہوگئی یا بائع نے واپس کرنے سے انکار کیا مشتری	

www.dawateislami.net

نے اوس سے اس لئے کچھ دیا کہ واپس کرلے	688
وکیل نے عیب دیکھ کر رضامندی ظاہر کی	689
ایک چیز خریدی اوس کی بیع کا کسی کو وکیل کیا پھر عیب پر مطلع ہوا	689
نقصان لینے کا کیا مطلب ہے	689
جانور واپس کرنے جارہا تھا راستہ میں مرگیا	689
گابھن گائے، بیل کے بدلے میں خریدی، گائے کے بچہ پیدا ہونے کے بعد بیل میں عیب معلوم ہوا	690
زمین خرید کر مسجد بنائی یا وقف کی پھر عیب پر مطلع ہوا	690
کپڑا خرید کر مردہ کا کفن کیا	690
درخت خریدا تھا کہ اس کی لکڑی کی چیزیں بنائے گا اور جلانے کے سوا دوسرے کام کے لائق لکڑی نہیں نکلی	690
جس چیز کا نرخ مشہور ہے بائع نے اس سے کم دی	690
غبن فاحش اور غبن یسیر کا فرق اور اس کے احکام	691
بائع کو دھوکا دے کر کم داموں میں مکان خریدا اور شفیع نے شفعہ کرکے لے لیا تو شفیع سے بائع کوئی مطالبہ نہیں کرسکتا	691
غبن فاحش کے ساتھ چیز خریدی اور کچھ خرچ کرنے کے بعد علم ہوا	691
ایک شخص نے لوگوں سے کہا کہ یہ میرا غلام یا لڑکا ہے، اس سے خرید وفروخت کرو بعد کو معلوم ہوا کہ اس نے دھوکا دیا ہے تو لوگ اپنے مطالبے اس سے وصول کرسکتے ہیں	691
بیع فاسد کا بیان اور اس کے متعلق حدیثیں	**692**
پچھنے لگانے کی اجرت مکروہ ہے	692
سود دینے والے لینے والے اور گودنے والی اور گودوانے والی اور مصور پر لعنت	692
مردار جانور کی چربی استعمال کرنے سے ممانعت	692
بچے ہوئے پانی سے لوگوں کو منع نہ کرے	693
مزابنہ کی ممانعت اور اس کی تفسیر	693
پھل اور زراعت کی بیع	694
بیع ملامسہ ومنابذہ سے ممانعت اور انکی تفسیر	694
بیع الحصاۃ و بیع غرر کی ممانعت	694
استثنائے مجہول کی ممانعت	694
بیعانہ سے ممانعت	695
بیع میں اکراہ کی ممانعت	695
جو چیز مِلک میں نہ ہو اس کی بیع ممنوع ہے	695
ایک بیع میں دو بیع سے ممانعت	695
بیع میں قرض کی شرط سے ممانعت	695
بیع باطل وفاسد کی تعریف اور فرق	696
مال کی تعریف	696
تھوڑی سی مٹی یا گیہوں کے ایک دانہ کی بیع باطل ہے	696
انسان کے پاخانہ پیشاب کی بیع باطل ہے	696
اوپلے کا خریدنا بیچنا استعمال میں لانا جائز ہے	697
مردار کس کو کہتے ہیں	697

www.dawateislami.net

معدوم کی بیع باطل ہے	697	غلام کو ایسے کے ہاتھ بیچا جس کی نسبت معلوم ہے کہ آزاد کردے گا	702
چھپی ہوئی چیز کی بیع	697		
کھجور میں گٹھلی، روئی میں بنولے، تھن میں دودھ کی بیع	698	غلام بیچا اور شرط یہ کی کہ ایک ماہ بائع کی خدمت کریگا یا مکان بیچا اور ایک ماہ سکونت کی شرط کی یا مشتری بائع کو قرض دے	702
کوئیں اور نہر کے پانی کی بیع	698		
مینھ کا پانی جمع کرنے کے بعد بیع کرسکتا ہے	698		
بھشتی سے پانی کی مشک خریدنا	698	بیع میں ثمن مذکورہ نہ ہوا	702
مبیع میں کچھ موجود ہے کچھ معدوم، یہ بھی باطل ہے	698	جو مچھلی تالاب یا دریا میں ہے اس کی بیع اور جو شکار ابھی قبضہ میں نہیں آیا ہے اس کی بیع	703
حمل یا نطفہ کی بیع	699		
اشارہ اور نام دونوں ہوں تو کس کا اعتبار ہے	699	مچھلی کو شکار کر کے گڑھے میں ڈال دیا اور شکار کب مِلک میں آتا ہے؟	703
یاقوت کہا اور شیشہ نکلا	699		
دو چیزوں کو بیع میں جمع کیا ان میں ایک قابل بیع نہ ہو	699	شکاری جانور کے انڈے، بچہ کا حکم	704
مکان مشترک کو ایک شریک نے دوسرے کے ہاتھ بیع کیا	700	مکان کے اندر شکار چلا آیا اس کا مالک کون ہے؟	704
زمین یا مکان مشترک میں سے ایک نے معین ٹکڑا بیع کیا	700	مکان کی محاذات میں شکار ہو یا اس کے درخت پر ہو تو یہ مالک نہیں، پکڑنے والا مالک ہے	704
مُسلَّم گاؤں بیع کیا جس میں مسجد وقبرستان بھی ہے	700		
انسان کے بال کی بیع درست نہیں	700	روپے، پیسے یا شادی میں شکر، چھوہارے لٹائے گئے اور اسکے دامن میں گرے	704
موئے مبارک لے کر ہدیہ پیش کرنا اور موئے مبارک سے برکت حاصل کرنا	700	اس کی زمین میں شہد کی مکھیوں نے مہار لگائی تو یہی مالک ہے	704
جو چیز مِلک میں نہ ہو اس کی بیع باطل ہے	700		
بیع باطل کا حکم	701	تالابوں، جھیلوں کا مچھلیوں کے شکار کے لئے ٹھیکہ دینا ناجائز ہے	704
بیع میں شرط	701		
غلام کو اس شرط پر بیع کیا کہ مشتری آزاد کردے گا	702	پرند جو ہوا میں اڑ رہا ہے اس کی بیع	704

www.dawateislami.net

بیع فاسد کی دیگر صورتیں	705
اس مرتبہ کے جال میں جو مچھلیاں آئیں گی یا اس غوطہ میں جو موتی نکلے گا اس کی بیع	705
دو کپڑوں میں سے ایک یا دو غلاموں میں ایک کو بیچنا	705
چراگاہ کی گھاس کا بیچنا اور چراگاہ کا ٹھیکہ دینا	705
کچی کھیتی کی بیع کی تین صورتیں ہیں	706
نمایاں ہونے سے قبل پھل کی بیع	706
ریشم کے کیڑے اور ان کے انڈوں کی بیع	706
ریشم کے کیڑوں میں شرکت	706
جانور کو بٹائی پر دینا یا زمین کو پیڑ لگانے کے لئے دینا	706
بھاگے ہوئے غلام کی بیع	707
غاصب کے ہاتھ مغصوب کی بیع صحیح ہے	707
خنزیر کے بال یا کسی جز کی بیع باطل ہے، مردار کے چمڑے کی بیع دباغت سے قبل باطل ہے	707
ناپاک تیل کی بیع اور اس کا استعمال اور ناپاک دوا کا استعمال	707
مردار کی چربی کا بیچنا اور اس کا استعمال کرنا	708
مردار کے بال، پٹھا ہڈی وغیرہ کا حکم اور ہاتھی کے دانت اور ہڈی کا حکم	708
جس چیز کو بیچا قبل وصولیِ ثمن اس کو کم دام میں خریدنے کی صورتیں	708
من بھر گیہوں قرض لیے پھر قرضدار نے قرض خواہ سے پانچ روپے میں خرید لیے	709
روپے قرض لئے پھر ان کو اشرفی کے بدلے میں خریدا	709
مشتری نے مبیع کو بیع کر دیا پھر بیع کے فسخ ہونے کے بعد بائع نے اس سے خریدا	709
مشتری نے ہبہ کر کے واپس لیا پھر بائع نے خریدا	709
مشتری نے مبیع کے ساتھ دوسری چیز ملا کر دونوں کو بائع کے ہاتھ بیچا	709
تیل بیچا اور یہ ٹھہرا کہ برتن سمیت تولا جائے گا	710
برتن سمیت تولا گیا، مشتری برتن لایا مگر بائع کہتا ہے یہ میرا برتن نہیں	710
راستہ کی بیع و ہبہ	710
مکان کی بیع میں راستہ کا حقِ مرور تبعاً داخل ہے	711
مکان یا کھیت کی نالی کا بیچنا	711
ایک کے ہاتھ بیچ کر دوسرے کے ہاتھ بیچنا	711
مبیع یا ثمن مجہول ہو تو بیع فاسد ہے	711
ادائے ثمن کے لئے کبھی مدت مقرر ہوتی ہے کبھی نہیں مدت مجہول ہو تو بیع فاسد ہے	712
بیع کے بعد نامعلوم اوقات کو مدت مقرر کیا	712
بیع فاسد کے احکام	713
بیع فاسد سے ملک خبیث ہوتی ہے لہٰذا اس میں مِلک وعدمِ مِلک دونوں کے احکام پائے جاتے ہیں	713
بیع فاسد کو فسخ کرنا دونوں پر لازم ہے	714

www.dawateislami.net

اکراہ کے ساتھ بیع ہوئی تو مُکرِہ پر فسخ کرنا واجب ہے	714
بیع فاسد میں بلا اجازتِ بائع قبضہ کیا مالک نہ ہوا	714
اِس کے فسخ میں قضا و رضا کی ضرورت نہیں اور خود فسخ نہ کریں تو قاضی فسخ کردے	714
مشتری مبیع کو بائع کے پاس چھوڑ گیا بری الذمہ ہوگیا اور بائع کے انکار کے بعد واپس لیجانا جائز نہیں	715
بیع فاسد میں ہبہ، صدقہ، ودِیعت وغیرہا کے ذریعہ سے مبیع بائع کے پاس پہنچ گئی بیع کا متارکہ ہوگیا	715
قاعدہ کلیہ، جس وجہ سے کسی چیز کا استحقاق ہے اگر دوسری وجہ سے حاصل ہوئی تو کیا حکم ہے؟	715
موانع فسخ یہ ہیں	715
اِکراہ کے ساتھ بیع ہوئی، مشتری نے قبضہ کرکے تصرفات کیے اب بھی فسخ کا حکم باقی ہے	716
مبیع کو کرایہ پر دیا یا لونڈی کا نکاح کردیا، بیع فسخ کرسکتے ہیں	716
جس وجہ سے فسخ ممتنع ہوگیا تھا وہ جاتی رہی تو کیا حکم ہے؟	716
بائع یا مشتری مرگیا جب بھی حکمِ فسخ باقی ہے	716
بیع فسخ ہوگئی تو جب تک بائع ثمن واپس نہ کرے مبیع واپس نہیں لے سکتا	716
قبل واپسی ثمن بائع مرگیا جب بھی مبیع کا حق دار مشتری ہے	717
زیادت متصلہ غیر متولدہ مانع فسخ ہے	717
مبیع یا زیادت ہلاک ہوجائے تو کیا حکم ہے؟	717
مبیع میں نقصان پیدا ہوگیا	717
بیع فاسد میں مبیع یا ثمن سے نفع حاصل کیا وہ کیسا ہے؟	718
مدعی نے دعویٰ کیا مدعیٰ علیہ نے چیز دیدی اور مدعی نے اس سے نفع حاصل کیا اب معلوم ہوا کہ دعویٰ غلط تھا	719
حرام مال کو کیا کرے؟	719
مشتری پر یہ لازم نہیں کہ بائع سے دریافت کرے کہ یہ مال حرام ہے یا حلال؟	719
مکان خریدا جس کی کڑیوں میں روپے نکلے	719
بیع مکروہ کا بیان	**720**
بیع مکروہ بھی ممنوع ہے اِس میں اور بیع فاسد میں فرق	722
اذان جمعہ سے ختم نماز تک بیع منع ہے	723
نجش مکروہ ہے یعنی قیمت بڑھانا اور خریداری کا ارادہ نہ ہو۔ نکاح واجارہ میں بھی اس کی ممانعت ہے	723
ایک شخص کے دام چکانے کے بعد دوسرے کو دام کرنا منع ہے۔ نکاح واجارہ میں بھی یہ ممنوع ہے	723
تلقی جلب منع ہے	724
شہری آدمی دیہاتی کے لئے بیع کرے مکروہ ہے	724
احتکار یعنی غلہ روکنا منع ہے	725
غلہ کا نرخ مقرر کرنا منع ہے	725
دو مملوک جوذی رحم محرم ہوں ان میں تفریق جائز نہیں	725

ان میں سے ایک کو آزاد کرنا یا مکاتب بنانا یا ام ولد بنانا منع نہیں	725
ان میں سے ایک کو کسی نے دعویٰ کرکے لے لیا یا دَین میں بِک گیا یہ منع نہیں	725
راستہ پر دکان لگانے والے کا حکم	726
بیع فضولی کا بیان	**726**
فضولی نے جو عقد کیا اگر بوقت عقد کوئی مجیز ہو تو منعقد ہو جاتا ہے اور اِجازت پر موقوف ہوتا ہے	726
نابالغہ سمجھ وال لڑکی نے نکاح کیا اس کا کوئی ولی نہ ہو تو اجازت قاضی پر موقوف ہے اور قاضی بھی نہ ہو تو نکاح منعقد نہیں	727
نابالغ عاقل غیر ماذون نے بیع و شرا کیا تو اجازت ولی پر موقوف ہے	727
نابالغ نے طلاق دی یا آزاد کیا یا ہبہ یا صدقہ کیا یہ تصرفات باطل ہیں	727
فضولی نے کسی کی چیز بیع کی تو اجازتِ مالک پر موقوف ہے	727
بیع فضولی کو جائز کرنے کی شرطیں	727
بیع فضولی میں اگر کسی طرف نقد نہ ہو تو بیع لازم ہے	727
مالک نے اجازت دیدی تو ثمن فضولی کے ہاتھ میں امانت ہے	728
مشتری نے فضولی کے ہاتھ میں ثمن دیا اور اجازت سے قبل ہلاک ہو گیا	728
اِجازت سے پہلے فضولی بیع کو فسخ کرسکتا ہے اور نکاح کو نہیں	728
اِجازت سے پہلے مالک مرگیا تو بیع باطل ہوگئی	728
ایک شخص نے دوسرے کے لئے چیز خریدی تو اس کی اجازت پر موقوف نہیں	728
فضولی نے دوسرے کے لئے چیز خریدی اور عقد میں اس کا نام لیا	728
فضولی نے بیع کی، مالک کو خبر ہوئی اس نے کہا اگر اتنے میں بیع کی ہے اجازت ہے اتنے ہی میں یا زیادہ میں بیع کی ہے اجازت ہے ورنہ نہیں	729
کپڑا رنگ دینے کے بعد اجازت ہوسکتی ہے اور قطع کرکے سی لیا تو اجازت نہیں ہوسکتی	729
دو فضولیوں نے دو شخصوں کے ہاتھ بیع کی	729
غاصب نے مغصوب کو بیع کیا اجازت پر موقوف ہے	729
غاصب نے بیع کرنے کے بعد تاوان دے دیا بیع جائز ہوگئی	729
غاصب نے صدقہ کر دیا اس کے بعد مالک سے خریدلی	729
ثمن لے لینا یا ثمن طلب کرنا اجازت ہے	730
اجازت کے الفاظ	730
ایک چیز کے دو مالک ہیں ایک نے جائز کی دوسرے نے نہیں	730
مالک نے بغیر مقدار ثمن معلوم کئے اجازت دے دی ثمن معلوم کرنے کے بعد رد نہیں کرسکتا	730
فضولی نے کسی کا غلام بیچ ڈالا پھر مشتری نے آزاد کر دیا یا بیع کر دیا اس کے بعد اجازت دی آزاد کرنا صحیح ہے، بیع صحیح نہیں	730

www.dawateislami.net

دوسرے کا مکان بیچ دیا اور مشتری کو قبضہ دے دیا	730
بائع غصب کا اقرار کرتا ہے اور مشتری انکار کرتا ہے	
مالک کے سامنے بیع کی اس نے سکوت کیا یہ اجازت نہیں	731
دوسرے کی چیز اپنے نابالغ لڑکے یا غلام کے ہاتھ بیچ دی	731
شریک نے نصف کی بیع کی تو اس کا حصہ مراد ہے اور فضولی نے بیع کی تو مطلقاً نصف مراد ہے	731
کیلی یا وزنی چیزوں میں دو شخص شریک ہیں شریک کے ہاتھ بیع بہر حال جائز ہے اور اجنبی کے ہاتھ بعض صورتوں میں جائز ہے	731
صبی مجور یا غلام مجور یا بوہرے کی بیع	731
مرہون یا مستاجر کی بیع	731
کرایہ دار کے ہاتھ بیع اجازت پر موقوف نہیں	732
جو چیز کرایہ پر ہے مشتری نے دانستہ خریدی تو جب تک مدت اجارہ پوری نہ ہو قبضہ کا مطالبہ نہیں کرسکتا	732
کاشت کار کو ایک مدت کے لئے کھیت دیا ہے اندرون مدت بیع اس کی اجازت پر موقوف ہے	732
مکان بیچ دیا کرایہ دار راضی نہیں مگر اس نے کرایہ بڑھا دیا، بیع صحیح ہوگئی	732
کرایہ کی چیز کسی کے ہاتھ بیچی پھر کرایہ دار کے ہاتھ بیع کی پہلی باطل ہوگئی دوسری صحیح ہوگئی	733
کرایہ دار کا یہ کہنا کہ جب تک جو کرایہ دے چکا ہوں وصول نہ ہوجائے مجھے مکان چھوڑ دو، یہ اجازت ہے	733
راہن نے بغیر اجازت دو شخصوں کے ہاتھ بیع کی مرتہن جس کو جائز کردے جائز ہے	733
مبیع پر جو قیمت لکھی ہوئی ہے اس سے یا بیجک پر خریدنا	733
جتنے میں فلاں نے خریدی یا بیچی ہے میں نے بھی بیچی	733
اقالہ کا بیان	**734**
اقالہ کی تعریف اور اس کے الفاظ	734
دوسرے کا قبول کرنا اور قبول کا اسی مجلس میں ہونا ضروری ہے	734
دلال نے چیز بیچ دی مالک نے کہا اتنے میں نہیں دوں گا دلال نے مشتری سے کہا اس نے کہا میں بھی لینا نہیں چاہتا اقالہ نہ ہوا	734
گھوڑا واپس کرنے آیا بائع نہیں ملا اصطبل میں باندھ گیا بائع نے علاج وغیرہ کیا اقالہ نہ ہوا	735
اقالہ کے شرائط	735
اقالہ کے وقت مبیع موجود تھی واپسی سے پہلے ہلاک ہوگئی، اقالہ باطل	735
اقالہ اسی ثمن پر ہوگا کم و بیش کی شرط باطل ہے مگر مبیع میں نقصان ہوگیا ہے تو کمی ہوسکتی ہے	735
اقالہ میں دوسری جنس کا ثمن مذکور ہوا جب بھی پہلے ہی ثمن پر اقالہ ہوگا	735
مبیع میں نقصان کی وجہ سے ثمن سے کم پر اقالہ ہوا پھر نقصان جاتا رہا کمی واپس لے گا	736

www.dawateislami.net

تازہ صابون بیچا تھا خشک ہونے کے بعد اقالہ ہوا	736
کھیت مع زراعت بیچا تھا زراعت کاٹنے کے بعد اقالہ ہوا	736
مبیع باقی ہے یا کم ہوگئی اس سے مراد وہ چیز ہے جس کی قصداً بیع ہوئی	736
عاقدین کے حق میں اقالہ فسخ بیع ہے اور دوسروں کے حق میں بیع جدید	736
کپڑا واپس کرنے کو کہا بائع نے فوراً اسے کاٹ دیا اقالہ ہوگیا	736
مبیع میں کچھ باقی ہے کچھ خرچ ہوگئی باقی میں اقالہ ہوسکتا ہے	736
بیع مقایضہ میں ایک کا باقی رہنا کافی ہے	736
غلام ماذون اور وصی اور متولی نے گراں بیچی ہے یا ارزاں خریدی ہے ان کو اقالہ کا حق نہیں	737
وکیل بالشراء اقالہ نہیں کرسکتا وکیل بالبیع کرسکتا ہے	737
بائع نے مشتری کو دھوکا دیا ہے تو اقالہ کی ضرورت نہیں تنہا مشتری فسخ کرسکتا ہے	737
زیادت متصلہ مانع اقالہ ہے	737
شرط فاسد سے اقالہ فاسد نہیں ہوتا، بعد اقالہ قبل قبضہ مبیع کو بیچنا	737
اقالہ حق ثالث میں بیع جدید ہے اس کی تفریعات	737
کنیز پر مشتری نے قبضہ کیا پھر اقالہ ہوا، بائع پر استبراء واجب ہے	738
اقالہ کا اقالہ ہوسکتا ہے اور اب بیع لوٹ آئے گی	738
مرابحہ و تولیہ کا بیان	**738**
ان کے جواز کی دلیل	739
مرابحہ و تولیہ کی تعریف، جو چیز بغیر بیع کے ہاتھ آئی اس کے مرابحہ و تولیہ کی صورت	739
روپیہ اور اشرفی میں مرابحہ نہیں ہوسکتا	739
مرابحہ و تولیہ کی شرط	739
مرابحہ میں جو نفع قرار پایا ہے اس کا معلوم ہونا ضروری ہے	740
ثمن سے مراد وہ ہے جو طے پایا ہے نہ وہ جس کو مشتری نے دیا	740
دہ، یازدہ یا آنہ دو آنہ کے نفع پر بیع کرنا	740
دوسری جگہ کے سکوں سے قیمت قرار پائی	740
کون سے مصارف کا راس المال پر اضافہ ہوگا	741
کیا چیز اضافہ ہوگی اور کیا نہیں اس کا قاعدہ کلیہ	742
مرابحہ یا تولیہ میں مشتری کو معلوم ہوا کہ بائع نے خیانت کی ہے	742
خریدنے کے بعد مرابحہ کیا پھر خریدی اور مرابحہ کرنا چاہتا ہے	743
ایک چیز خرید کر دوسری جنس ثمن کے ساتھ بیچی پھر خرید کر مرابحہ کرنا چاہتا ہے	743
صلح کے طور پر جو چیز حاصل ہوئی اس میں مرابحہ نہیں ہوسکتا	743
چند چیزیں ایک عقد میں خریدیں ان میں ایک کا مرابحہ کرنا چاہتا ہے	743
جو بیع غلام اور آقا یا اصول و فروع یا زن و شو کے مابین ہوئی اس میں مرابحہ	744

www.dawateislami.net

شریک سے چیز خریدی اس کا مرابحہ کرنا چاہتا ہے	744
رب المال نے مضارِب سے خریدی اور مرابحہ چاہتا ہے	744
مبیع میں عیب معلوم ہوا یا مرابحۃً خریدی تھی اور بائع کی خیانت پر مطلع ہوا، اس کا مرابحہ چاہتا ہے	745
مبیع میں عیب پیدا ہو گیا اس کا بیان کرنا ضروری ہے یا نہیں	745
گراں خریدی ہے یا مبیع سے نفع اٹھایا ہے اس کا بیان کرنا	746
اودھار خریدی اور مرابحہ کرنا چاہتا ہے تو ظاہر کرنا ضرور ہے	746
یہ کہا کہ جتنے میں خریدی ہے اتنے میں تولیہ کیا اور ثمن ظاہر نہ کیا	746
ثمن میں سے بائع نے کچھ کم کر دیا ہے اب مرابحہ چاہتا ہے	746
نصف نصف کر کے دو مرتبہ میں چیز خریدی	746
مبیع و ثمن میں تصرف کا بیان	**747**
جائداد غیر منقولہ کو قبل قبضہ بیع کر سکتے ہیں	747
منقول کی بیع قبل قبضہ ناجائز ہے	747
مبیع میں مشتری کے قبضہ سے پہلے بائع نے تصرف کیا	747
مشتری نے بائع سے کہا فلاں کے پاس رکھ دو ثمن دے کر وصول کر لوں گا	748
بائع نے قبل قبضہ مشتری دوسرے کے ہاتھ بیچ دی	748
ناپ تول عدد سے کوئی چیز خریدی جائے تو جب تک ناپ تول نہ لی جائے شمار نہ کر لے تصرف ناجائز ہے	748
بیع کے بعد یا قبل، مشتری کے سامنے ناپا تولا	749
تھان خریدا ناپنے سے قبل تصرف کر سکتا ہے	749
ثمن میں قبل قبضہ تصرف جائز ہے اور ثمن حاضر و غائب کا فرق	749
ثمن کبھی معین ہوتا ہے اور کبھی نہیں	749
ثمن کے سوا دیگر دیون میں قبضہ سے قبل تصرف کرنا	750
بدلِ صرف اور بدلِ سلم میں تصرف	750
مبیع و ثمن میں کمی بیشی	750
ثمن یا مبیع میں اضافہ کرنے کے شرائط	750
ثمن میں بائع کمی کرے اسکے لیے بقاءِ مبیع شرط نہیں	751
کمی زیادتی جو کچھ ہوا اصل عقد سے ملحق ہے	751
کمی بیشی کو اصل عقد میں شمار کرنے پر کیا اثرات مرتب ہونگے	751
ثمن میں غیر نقود کو اضافہ کیا	752
دَین کی تاجیل	752
دَین کی میعاد معلوم ہو اگر مجہول ہو تو زیادہ جہالت نہ ہو	752
میعاد دَین کو شرط پر معلق کر سکتے ہیں	753
بعض وہ دَین ہیں جن میں میعاد مقرر کرنا صحیح نہیں	753
بعض صورتوں میں قرض میں بھی میعاد صحیح ہے	753
قرض کا بیان	**754**
قرض دار کا ہدیہ قبول کرنا ناجائز ہے	754
مثلی چیز قرض دے سکتے ہیں	755
قرض کا حکم	756
ناپ، تول، گنتی سے قرض	756
پیسے قرض لئے اور چلن جاتا رہا	757
قرض لینے کے بعد وہ چیز مہنگی یا سستی ہوگئی	757

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
ایک شہر میں قرض لیا، قرض خواہ دوسرے شہر میں وصول کرنا چاہتا ہے	757
میوے قرض لئے اور اَدا سے پہلے میوے ختم ہوگئے	757
قرض پر قبضہ کرنے سے مالک ہوجاتا ہے	758
قرض کی چیز بیع کرنا	758
غلام ومکاتب ونابالغ اور بوہرا یہ سب قرض نہیں دے سکتے	758
بچہ اور مجنون اور بوہرے کو قرض دینا	758
مستقرض نے مقرض سے کہا روپیہ پھینک دو	759
قرض میں شرطیں بیکار ہیں	759
قرض مانگنے والوں نے اپنے میں سے ایک کے لئے کہہ دیا کہ اسے دے دینا	759
قرض میں زیادہ لینے کی شرط سود ہے	759
قرض لینے والے نے دینے والے کو ہدیہ کیا یا دعوت کی اس کا کیا حکم ہے؟	759
دَین جیسا تھا اس سے بہتر یا کمتر یا دوسری جنس سے قبل میعاد اَدا کرنا	760
قرض دار کی چیز اسی جنس کی مل جائے تو بغیر رضامندی وصول کرسکتا ہے	760
قرض دار نے مقرض کو کوئی چیز عاریت دی	760
دوسرے کی معرفت قرض منگوانے کی صورتیں	761
بعض صورت میں قرض عاریت ہے	761
نوٹ یا اشرفی دی کہ اس میں سے قرض کے روپے لے لو اور ضائع ہوگئے	761
تنگ دست کو مہلت دینے یا معاف کرنے کی فضیلت اور دَین نہ اَدا کرنے کی مذمت	762
سود کا بیان	**765**
سود کی برائی کے متعلق آیات واحادیث	765
سود حرام ہے اس کا منکر کافر اور حرام سمجھ کر لینے والا فاسق	768
سود کی تعریف اور اس کی صورتیں	769
جنس کا اتحاد واختلاف	769
قدر وجنس دونوں ہوں یا ایک ہو یا کوئی نہ ہو اِن کے احکام	769
کیا چیز کیلی ہے اور کیا وزنی؟	770
تلوار کو لوہے کی چیز سے بیچنا	770
برتن جو عدد سے بکتے ہوں ان میں تبادلہ درست ہے	770
منصوصات میں کس وقت عرف کا اِعتبار نہیں	770
وزنی چیز کو ماپ سے برابر کرنا یا کیلی کو وزن سے برابر کرنا بیکار ہے	770
یتیم اور وقف کے مال میں جودت کا اعتبار ہے	771
سونے چاندی کے علاوہ وزنی چیزوں میں سلم درست ہے	771
نصف صاع سے کم میں اور عددی چیزوں میں کمی بیشی جائز ہے	771
جن کا کیلی ہونا منصوص ہے ان میں وزن کے ساتھ سلم جائز ہے	771
گوشت کے بدلے میں جانور کی بیع جائز ہے	772
سوتی کپڑے کو سوت اور سوت کو روئی کے بدلے میں ریشم اور اون کے عوض ان کے کپڑے بیچنا جائز ہے	772
ترپھل کو خشک کے بدلے میں برابری کے ساتھ بیچنا جائز ہے	772

www.dawateislami.net

ترگیہوں کوخشک کے بدلے میں بیچنا	773
مختلف قسم کے گوشت میں کمی بیشی جائز ہے	773
مختلف قسم کے دودھ اور سرکہ اور چربی اور چکی اور بال اوراون کی بیع	773
پرنداورمرغی ومرغابی کے گوشت میں کمی بیشی ہوسکتی ہے	773
تل کے تیل اورروغن گل وروغن چمیلی وروغن زیتون کی بیع	773
دودھ کوپنیر یا کھوئے کے بدلے میں بیچنا جائز ہے	773
آٹے اورستو کی آپس میں بیع	773
تل اورسرسوں کوتیل کے بدلے میں بیچنااورسونار کی راکھ کی بیع	774
جہاں برابری شرط ہے وہاں وقتِ عقداس کاعلم ضروری ہے	774
غلہ کی بیع میں تقابضِ بدلین شرط نہیں جبکہ معین ہوں	775
مولٰی اورغلام کے مابین اورشرکت مفاوضہ وشرکت عِنان والوں کے مابین سودنہیں	775
مسلم وحربی کے مابین سودنہیں ہوتا ان کے اموال بدعہدی کے علاوہ جس طرح حاصل کرے جائز ہے	775
عقدفاسد کے ذریعہ سے کافرحربی کامال حاصل کرناجائز ہے	775
ہندوستان کے کفار سے عقد فاسد کے ذریعہ مال حاصل کرنا جائز ہے	776
سود سے بچنے کی صورتیں	776
جوازحیلہ کے دلائل	777
علمانے جواز کی یہ صورتیں بیان کی ہیں	778
بیع عِینَہ کی صورت اوراس کاجواز	779
حقوق کا بیان	**779**
نیچے کی منزل بیع کی اس میں بالاخانہ داخل ہے یا نہیں؟	779
مکان کی بیع میں کیا چیزیں داخل ہیں؟	780
راستہ اورپانی کی نالی کب داخل ہوگی؟	780
مکان کا راستہ بند کرکے دوسرا راستہ نکالا وہ پہلا راستہ بیع میں داخل نہیں	780
مکان کاراستہ دوسرے مکان میں ہے یہ لوگ مشتری کوآنے سے روکتے ہیں تو واپس کرسکتا ہے اوراس پردوسرے مکان کی کڑیاں ہوں تو کیا حکم ہے؟	780
ایک مکان کی چھت کا پانی دوسرے کی چھت پر سے گزرتا ہے یا ایک باغ میں سے دوسرے باغ کا راستہ ہے تو کیا حکم ہے؟	781
مکان یا کھیت اجارہ پرلیا توراستہ اورنالی داخل ہیں، وقف ورہن کا بھی یہی حکم ہے	781
مکان کااقرار یا وصیت بیع کے حکم میں ہے	781
مکان کی تقسیم ہوئی ایک کی نالی دوسرے میں پڑی	781
استحقاق کا بیان	**781**
استحقاق مُبْطِل وناقل اوردونوں کی مثالیں	782
استحقاق ناقل کاحکم	782
محض فیصلہ سے بیع فسخ نہیں ہوتی	782
کبھی فیصلہ سب کے مقابل میں ہوتا ہے اورکبھی صرف قابض کے مقابل میں	782
بعض صورتوں میں مشتری کے مقابل جوفیصلہ ہواوہ اس کے مقابل نہ ہوگا جس سے اس نے خریدا ہے	783

www.dawateislami.net

جب چیز مستحق نے لے لی تو مشتری بائع سے ثمن واپس لینے کا حق دار ہوگیا	783
مشتری و بائع کے مابین ثمن سے کم مقدار پر صلح ہوگئی تو بائع اپنے بائع سے پورا ثمن لے گا اور مشتری نے ثمن معاف کردیا تو کیا حکم ہے؟	784
استحقاق مُبطِل کا حکم	784
حریت اصلیہ کا فیصلہ ہونے کے بعد کوئی شخص اس کے غلام ہونے کا دعویٰ نہیں کرسکتا، عتق اور اِس کے توابع کا بھی یہی حکم ہے	784
مِلک مورخ میں تاریخ سے قبل عتق ثابت ہوگیا تو اس تاریخ کے بعد سے ملک کا دعویٰ نہیں ہوسکتا، اس سے قبل کا دعویٰ ہوسکتا ہے، وقف کا حکم تمام لوگوں کے مقابل نہیں ہوتا	785
مشتری اس وقت بائع سے ثمن واپس لے سکتا ہے جب مستحق نے گواہوں سے مِلک ثابت کی ہو	785
مشتری نے مِلک مستحق کا اِقرار کرلیا اس کے بعد گواہوں سے مِلک مستحق ثابت کرنا چاہتا ہے یہ گواہ نامسموع ہیں	786
بائع سے ثمن اس وقت واپس لے سکتا ہے جب مستحق نے اس چیز کا دعویٰ کیا جو بائع کے یہاں تھی اور اگر چیز بدل گئی تو واپس نہیں لے سکتا	786
مشتری نے کہہ دیا ہے کہ استحقاق ہوگا تو ثمن واپس نہ لوں گا، جب بھی واپس لے سکتا ہے	786
بائع مرگیا اور وارث کوئی نہیں تو قاضی وصی مقرر کرے گا	787
وکیل بالبیع سے خریدا ہے تو وکیل سے ثمن واپس لے سکتا ہے	787
قاضی کے حکم سے قبل مستحق کے پاس چیز پہنچ گئی تو مشتری واپس لے سکتا ہے یا وہ اپنی ہونا ثابت کرے	787
مشتری کے یہاں جانور کے بچہ پیدا ہوا یا مبیع میں زیادتی ہوئی تو مستحق بچہ یا زوائد کو کب لے سکتا ہے؟	787
دعوے میں تناقض کہاں معتبر ہے کہاں نہیں؟	788
تناقض معتبر ہونے کے شرائط	788
لونڈی کو منکوحہ بتایا پھر ملک کا دعویٰ کیا یہ تناقض ہے	788
پہلے ایک شخص کی ملک بتائی پھر دوسرے کی، یہ تناقض ہے	789
تناقض کی چند مثالیں	789
تناقض وہاں معتبر ہے جہاں سبب ظاہر ہوا اور سبب مخفی ہو تو تناقض مانع دعویٰ نہیں اور اس کی مثالیں	789
نسب وطلاق وحریت میں تناقض مضر نہیں اور ان کی مثالیں	789
غلام نے خریدار سے کہا مجھے خرید لو میں فلاں کا غلام ہوں، اس کو خرید لیا پھر معلوم ہوا کہ وہ آزاد ہے	790
مرتہن سے کہا رہن رکھ لو میں فلاں کا غلام ہوں بعد میں ثابت ہوا کہ آزاد ہے یا اجنبی نے کہا اسے خرید لو یہ غلام ہے اور نکلا آزاد	791
جائداد غیر منقولہ بیع کر دی پھر دعویٰ کیا کہ وقف ہے	791
مشتری نے ابھی قبضہ نہیں کیا ہے اور استحقاق کا دعویٰ ہوا	791

www.dawateislami.net

ملک مورخ وملک غیر مورخ میں کس کے گواہ مقبول ہوں گے	791
مشتری کو وقت بیع معلوم ہے کہ چیز دوسرے کی ہے جب بھی ثمن واپس لے سکتا ہے	792
مشتری نے ملک بائع کا اقرار کیا مگر مستحق نے اپنی ثابت کرکے لے لی پھر کسی وجہ سے وہ چیز مشتری کو ملی تو بائع کو واپس کرے	792
مبیع کے ایک جز پر مستحق نے دعویٰ کیا تو باقی کے حق میں کیا حکم ہے	792
مبیع کے ایک جز پر مشتری نے قبضہ کیا مستحق نے اسی جز یا دوسرے جز پر حق ثابت کیا	793
مکان کے متعلق حق مجہول کا دعویٰ ہوا اور مصالحت ہوئی یا پورے کا دعویٰ ہوا اور مصالحت ہوئی اس کا کیا حکم ہے؟	793
ایک شخص کی دوسرے پر اشرفیاں تھیں اور روپے پر صلح ہوئی پھر انہیں روپوں پر مستحق نے اپنا حق ثابت کیا	793
مکان خریدا اور جدید تعمیر کی یا مرمت کرائی یا کوآں کھودا	793
غلام کو مال کے بدلے میں آزاد کیا پھر کسی نے حق ثابت کیا	793
مکان کو غلام کے بدلے میں خریدا مکان شفعہ میں لے لیا گیا اور غلام میں کسی کا حق ثابت ہوا	794
بیع سلم کا بیان	**794**
بیع کی صورتیں اور بیع سلم کی تعریف	794
بیع سلم کی چودہ شرائط	795
مجلس میں قبضہ کی صورتیں	796
کچھ روپے اسی مجلس میں دیئے اور کچھ مسلم الیہ پر دَین ہیں	796
وزن یا پیمانہ ایسا ہو جو عام طور پر لوگ جانتے ہوں	797
پیمانہ ایسا ہو جو سمٹتا پھیلتا نہ ہو	797
سلم کی میعاد ایک ماہ سے کم نہ ہو	797
مسلم فیہ اس وقت سے ختم میعاد تک بازار میں موجود ہو	797
میعاد پوری ہونے پر رب السلم نے قبضہ نہیں کیا اور اب وہ چیز نہیں ملتی	798
بیع سلم کا حکم	798
بیع سلم کس چیز میں درست ہے اور کس میں نہیں؟	798
کپڑے میں سلم ہوا تو اس کے تمام اوصاف بیان کرنے ہوں گے	799
نئے گیہوں میں سلم پیدا ہونے سے قبل ناجائز ہے	799
گیہوں، جَو میں وزن کے ساتھ سلم ہوسکتا ہے	799
عددی چیزوں میں وزن کے ساتھ سلم درست ہے	799
دودھ، دہی، گھی، تیل میں ناپ اور تول دونوں سے سلم درست ہے	800
بھوسہ میں وزن کے ساتھ سلم درست ہے	800
عددی متفاوت میں گنتی سے نادرست ہے وزن سے جائز ہے	800
مچھلی میں وزن کے ساتھ سلم درست ہے جبکہ قسم بیان کردی ہو	800
حیوان میں سلم درست نہیں، جانوروں کے سری پایوں میں وزن کے ساتھ درست ہے جبکہ جنس ونوع کا بیان ہوجائے	800

www.dawateislami.net

لکڑی کے گٹھوں میں اور ترکاری کی گڈیوں میں سلم درست نہیں اور وزن کے ساتھ درست ہے	800
جواہر اور پوت میں درست نہیں مگر چھوٹے موتی میں وزن کے ساتھ درست ہے	801
گوشت میں وزن کے ساتھ درست ہے جبکہ نوع و صفت کا بیان ہو	801
قمقمہ اور طشت، موزے اور جوتے میں درست ہے جبکہ تعین ہوجائے	801
فلاں گاؤں کے گیہوں اور فلاں درخت کے پھل کو معیّن کرکے سلم درست نہیں مگر جبکہ نسبت سے مقصود بیانِ صفت ہو،اسی طرح کپڑے کو کسی جگہ کی طرف نسبت کرنا	801
تیل میں سلم درست ہے جبکہ قسم بیان کردی ہو اور خوشبودار تیل کی قسم بیان کرنا بھی ضروری ہے	802
اون، ٹسر، ریشم، روئی میں جائز ہے	802
پنیر، مکھن، شہتیر، کڑیوں اور لکڑی کے دیگر سامان میں درست ہے	802
راس المال و مسلم فیہ پر قبضہ اور ان میں تصرفات	802
راس المال و مسلم فیہ کے بدلے میں دوسری چیز لینا دینا ناجائز ہے	803
جو ٹھہرا تھا اس سے بہتر یا گھٹیا یا کم یا زیادہ دیتا ہے اور روپیہ مانگتا ہے یا پھیرنے کو کہتا ہے ان سب کا کیا حکم ہے؟	803
مسلم فیہ کے مقابل میں رہن رکھنا جائز ہے	803
مسلم فیہ کی وصولی کے لئے رب السلم ضامن لے سکتا ہے اور حوالہ بھی جائز ہے	804
کفیل نے مسلم فیہ میں نفع اٹھایا	804
رب السلم کی عدم موجودگی میں بوریوں میں غلہ بھرا تو قبضہ نہ ہوا اور موجودگی میں بھرتا تو قبضہ ہوجاتا	804
رب السلم کے حکم سے آٹا پسوایا قبضہ نہ ہوا	804
مسلم الیہ نے گیہوں خریدے یا قرض لئے اور رب السلم سے کہا تم جاکر قبضہ کرلو تو قبضہ کب ہوگا؟	805
بیع سلم میں جس جگہ دینا قرار پایا اس کے سوا دوسری جگہ دیتا ہے اور جو مزدوری صرف ہوگی وہ بھی دینے کو کہتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟	805
بیع سلم کا اِقالہ	805
مجلس اقالہ میں راس المال کو واپس لینا ضروری نہیں اور بعد اقالہ راس المال پر قبضہ سے پہلے اس کے عوض میں مسلم الیہ سے کوئی چیز خریدنا جائز نہیں	806
سلم کے جز میں قبل میعاد و بعد میعاد اقالہ کا حکم	806
راس المال چیز معین تھی اس کے ہلاک ہونے کے بعد بھی اقالہ ہوسکتا ہے	806
رب السلم نے مسلم فیہ کو مسلم الیہ کے ہاتھ راس المال کے عوض بیچ دیا	806
راس المال سے کم یا زیادہ میں مصالحت ہوئی اس کا کیا حکم ہے	806
مسلم الیہ کہتا ہے خراب مال دینا قرار پایا تھا اور رب السلم کہتا ہے کہ اچھا یا خراب اس کی شرط نہ تھی یا میعاد میں اختلاف ہوا ان کے احکام	807

www.dawateislami.net

سلم کے لئے وکیل کرنا درست ہے	807	حرام مال سے کوئی چیز خریدی، اس کی پانچ صورتیں ہیں	813
استصناع کا بیان	807	جاہل کو مضارب کیا تو نفع میں حصہ لے سکتا ہے جب تک یہ نہ معلوم ہو کہ اس نے ناجائز طور پر نفع حاصل کیا ہے	813
استصناع بیع ہے نہ کہ وعدہ اس میں معقود علیہ وہ چیز ہے نہ کہ عمل	808		
جو چیز فرمائش سے بنوائی گئی وہ بنوانے والے کی کب ہوگی	808	کپڑا پھینک دیا اور کہہ دیا جس کا جی چاہے لے لے	813
بیع کے متفرق مسائل	808	باپ نے نابالغ اولاد کی زمین بیع کر ڈالی	814
مٹی کے کھلونوں کی بیع	808	ماں نے بچہ کے لئے کوئی چیز خریدی	814
کتا، بلی، ہاتھی، چیتا، باز، شکرا، بہری، بندر کی بیع	809	مکان میں چڑا پکاتا ہے یا چمڑے کا گودام بنایا	814
کتے کا پالنا کس صورت میں جائز ہے اور کس میں ناجائز اور اس کے متعلق احادیث	809	جس چیز کا گوشت کہہ کر خریدا اس کا نہیں ہے	814
		شیشہ دیکھ رہا تھا ہاتھ سے چھوٹ کر گرا اور سب ٹوٹ گئے	814
پانی کے جانور اور حشرات الارض کی بیع	810	گیہوں میں جَو ملا دیے اس کی اور اسکے آٹے کی بیع	814
بیع میں ذمی کے لئے وہی حکم ہے جو مسلم کا ہے	811	کیا چیز شرطِ فاسد سے فاسد ہوتی ہے اور کس کو شرط پر معلق کر سکتے ہیں؟ اس کا قاعدہ کلیہ	815
کافر نے مصحف شریف خریدا	811		
ایک شخص نے دوسرے سے کہا تم اپنی چیز فلاں کے ہاتھ ہزار روپے میں بیع کر دو ہزار کے علاوہ پانسو روپے ثمن کا میں ضامن ہوں	811	جو چیزیں شرطِ فاسد سے فاسد ہوتی ہیں اور شرط پر معلق نہیں کی جا سکتیں اور ان کی مثالیں	819
مشتری نے نہ قبضہ کیا نہ ثمن ادا کیا اور غائب ہو گیا	811	وہ چیزیں جو شرط فاسد سے فاسد نہیں ہیں	819
دو شخصوں نے چیز خریدی اور قبل قبضہ ان میں ایک غائب ہو گیا	811	وہ چیزیں جن کو شرط پر معلق کر سکتے ہیں	819
چند چیزیں ذکر کیں تو وزن یا ناپ یا عدد سب کے مجموعہ سے پورا کریں	812	وہ چیزیں جن کی اضافت زمانۂ مستقبل کی طرف ہو سکتی ہے	819
مکان بیع کیا اس کی دستاویز لکھنی ضرور ہے یا نہیں	812	جن چیزوں کی اضافت زمانۂ مستقبل کی طرف صحیح نہیں	819
پورانی دستاویز بائع مشتری کو دے گا یا نہیں؟	813	**بیع صرف کا بیان**	820
شوہر نے روئی خریدی اس کا سوت عورت نے کاتا سوت شوہر کا ہے	813	ثمن دو قسم ہے، خلقی و اصطلاحی	821
عورت یا ورثہ نے کفن دیا تو ترکہ سے لے سکتے ہیں، اجنبی نے دیا وہ تبرع ہے	813	تبادلہ جنس کے ساتھ ہو تو برابری اور قبضہ شرط ہے	821
		قبضہ اور برابری سے کیا مراد ہے؟	821

www.dawateislami.net

اتحادِ جنس میں کھرے کھوٹے میں فرق نہیں	821
اس میں صنعت وسکہ کا بھی اعتبار نہیں	821
زیور غصب کیا تو اس کا تاوان غیر جنس سے دلایا جائے	822
مختلف جنسوں میں وزن میں برابری ضرور نہیں تقابض بدلین ضرور ہے، چاندی کس طرح خریدی جائے؟	822
یہاں مجلس بدلنے کے معنےٰ کیا ہیں؟	822
یہ کہلا بھیجا کہ تم سے اتنے روپے کی چاندی یا سونا خریدا	822
بیع صرف میں مبیع وثمن متعین نہیں مگر زیور وبرتن متعین ہیں	823
خیارِ شرط اور مدت سے بیع صرف فاسد ہوتی ہے	823
کسی طرف اودھار ہو بیع فاسد ہے اور مجلس میں اگر اس میں سے کچھ ادا کیا جب بھی فاسد ہی ہے	823
بیع صرف میں خیارِ عیب وخیارِ رویت حاصل ہے	823
عقد صحیح کے بعد شرط فاسد پائی گئی عقد فاسد ہو گیا	823
روپے کے بدلے میں اشرفی خریدی، ایک روپیہ خراب تھا پھیر دیا	824
بدلِ صرف پر قبضہ سے پہلے تصرف	824
کنیز جو زیور پہنے ہوئے ہے مع زیور کے خریدی یا تلوار خریدی جس میں چاندی یا سونے کا کام ہے	824
جس چیز میں سونے یا چاندی کا کام ہو اس کی بیع	825
گوٹا، لچکا، لیس وغیرہ کی بیع	825
جس کپڑے میں زری کا کام ہو	825
ملمع کی چیز کا بیچنا	826
چاندی کی چیز بیع کی، کچھ دام پر قبضہ ہوا اور افتراق ہو گیا یا اس میں استحقاق ہوا	826
چاندی کا ٹکڑا خریدا اور اس میں استحقاق ہوا	826
دو روپے اور ایک اشرفی کو ایک روپیہ دو اشرفیوں کے بدلے میں یا ایک من گیہوں دو من جَو کو دو من گیہوں ایک من جَو کے عوض میں یا گیارہ روپے کو دس روپے اور ایک اشرفی کے بدلے میں بیچنا	827
اتحادِ جنس کی صورت میں ایک طرف کمی ہے اور اِس کے ساتھ کوئی دوسری چیز شامل کر لی	827
سونار کی راکھ خریدنے کا کیا حکم ہے؟	827
مدیون پر روپے ہیں اس سے سونا خریدا	828
سونے چاندی میں کھوٹ ہوا اور مغلوب ہو تو سونا چاندی ہے	828
اگر کھوٹ غالب ہو تو کیا حکم ہے؟	828
جس میں کھوٹ غالب ہے اس کی بیع اسی جنس کے ساتھ	828
روپے میں کھوٹ غالب ہے ان میں عدد ووزن دونوں جائز ہیں	829
جس روپیہ میں کھوٹ غالب ہے جب تک اس کا چلن ہے ثمن ہے اور چلن بند ہونے کے بعد متاع ہے	829
روپیہ میں چاندی اور کھوٹ دونوں برابر ہوں تو کیا حکم ہے	830
روپیہ میں کھوٹ غالب ہے، اس سے یا پیسہ سے چیز خریدی اور دینے سے پہلے ان کا چلن بند ہو گیا یا ان کی قیمت میں کمی بیشی ہوئی	830
پیسوں کا جب تک چلن ہے ثمن ہیں اور معین نہیں کئے جاسکتے ہیں	830

www.dawateislami.net

چلن جاتے رہنے کے بعد غیر معین سے بیع درست	831
پیسے خریدے تھے یا قرض لئے تھے اور قبضہ یا ادا سے چلن جاتا رہا	831
روپے یا اٹھنی کے پیسوں سے چیز خریدی	831
روپیہ کی ریز گاری اور پیسے خریدے	831
نوٹ بھی ثمن اصطلاحی ہے	831
کوڑیاں ثمن اصطلاحی ہیں	832
بیع تلجیہ اور فرضی بیع اور اس کی صورتیں	832
بیع تلجیہ بیع موقوف ہے	833
بیع کا غلط اقرار کریں تو بیع نہیں، اجازت سے بھی جائز نہ ہوگی	833
دونوں کا اختلاف ہوا کہ تلجیہ تھا یا نہ تھا	834
قرارداد کے موافق عقد ہوا یا خلاف اس کی صورتیں	834
بیع الوفا	834
بیع الوفا حقیقت میں رہن ہے	835
حصہ بارھواں (۱۲)	
کفالت کا بیان	836
کفالت کے معنی اور اس کا استحباب	836
کفالت کا جواز	837
کفالت کے رکن ایجاب وقبول ہیں	837
وَرَثہ یا اجنبی نے مریض کی کفالت کی	837
کفالت کے اقسام	838
کفالت کے شرائط	838
کفالت کے الفاظ	841
کفالت کا حکم	841
کفالت میں خیار	842
مکفول عنہ غائب ہوگیا	843
کفیل یا مکفول بہ یا مکفول لہ مرگیا	843
کفالت بالنفس میں کفیل کب بری ہوگا	843
اگر میں حاضر نہ لایا تو مال کا ضامن ہوں	845
چند اشخاص نے کفالت کی	846
دعویٰ صحیح ہونا صحت کفالت کیلئے شرط نہیں	846
کفالت بِالمال کی دو صورتیں ہیں	847
کفالت کے لیے التزام ضروری ہے	847
کسی وجہ سے اصیل سے مطالبہ اس وقت نہ ہو سکے جب بھی کفیل سے مطالبہ ہوگا	847
مال مجہول کی کفالت	848
دَینِ مشترک میں ایک شریک دوسرے کی کفالت نہیں کرسکتا	848
نفقۂ زوجہ کی کفالت	848
دَینِ مَہر کی کفالت	848
ہمیشہ کے لیے نفقہ کا ضامن ہوا	849
روزانہ ایک روپیہ دیا کرو میں ضامن ہوں یا اس کے ہاتھ بیع کردو میں ضامن ہوں	849
قرض دیدو میں ضامن ہوں	849
خسارہ کی ضمانت صحیح نہیں	849

www.dawateislami.net

غصب کرے تو میں ضامن ہوں	850
اپنا کلام واپس لیا	850
جانور یا غلام کرایہ پر لیا اس کی ضمانت	850
مبیع کی کفالت صحیح نہیں	850
قبضہ کی صورتیں اور اس میں کہاں کفالت ہوسکتی ہے	850
ثمن کی کفالت	851
صبی مجور کی طرف سے کفالت نہیں ہوسکتی	852
وکیل و وصی و ناظر و مضارِب کفالت نہیں کرسکتے	852
کفالت کو شرط پر معلق کرنا	852
طالب وکفیل میں اختلاف	853
کفالت میں میعادِ مجہول کا حکم	854
کفیل نے ادا کردیا تو کس صورت میں مکفول عنہ سے وصول کرسکتا ہے	854
بائع نے کفیل کو ثمن ہبہ کردیا	856
جس چیز کی ضمانت کی کفیل نے وہی دی یا دوسری چیز دی دونوں کے حکم	856
کفیل نے طالب سے کم پر مصالحت کرلی	857
واجب الادا ہونے سے پہلے ادا کردیا واپس نہیں لے سکتا	857
طالب مرگیا اور کفیل اس کا وارث ہوا اس کا حکم	857
کفیل ثمن ادا کرکے غائب ہوگیا اور مبیع میں استحقاق ہوا تو مشتری ثمن واپس لے سکتا ہے یا نہیں	857
مسلمان دارالحرب میں مقید تھا روپیہ دے کر چھڑایا	858
فلاں شخص کو اتنے روپے دیدو یہ کس کی طرف سے ہبہ ہے	858
فلاں کو قرض دے دو میرا کفارہ ادا کردو میری زکاۃ ادا کردو میرا حج بدل کرادو	858
مجھ کو اتنے روپے ہبہ کردو، فلاں شخص اس کا ضامن ہے	858
مدیون نے کسی سے کہا دین ادا کردو اس نے ادا کردیا دائن ادا کرنے سے انکار کرتا ہے	859
فلاں شخص کے مجھ پر ہزار روپے ہیں تم اپنی چیز اُس کے ہاتھ اُن روپیوں کے عوض بیع کردو	859
کفیل کب مطالبہ کرسکتا ہے	859
حبس وملازمہ	860
کفیل کے بریٔ الذمہ ہونے کی صورتیں	860
اصیل سے دین معاف کردیا کفیل بری ہوگیا	860
اصیل کے مرنے کے بعد معاف کیا	861
اصیل کو مہلت دی کفیل کے لیے بھی مہلت ہوگئی	861
کفیل سے معاف کیا یا اس کو مہلت دی اصیل سے نہ معاف ہوا نہ اس کو مہلت ہوئی	861
کفیل کو معاف کرنے میں قبول کی ضرورت نہیں	861
فوری دَین کی میعادی کفالت	861
میعادی دَین کی کفالت تھی کفیل یا اصیل مرگیا تو مرنے والے کے حق میں میعاد ساقط	862
میعادی دین کو کفیل نے قبل میعاد ادا کردیا	862
ہزار روپے دین تھا کفیل سے پانسو میں صلح ہوئی اس کی چار صورتیں ہیں	862
کفیل سے صلح ہوئی کہ اتنا دے دو تو کفالت سے تم بری	863

www.dawateislami.net

طالب نے کہا اُس پر میرا کوئی حق نہیں	863
کفالت کی تھی مگر مکفول عنہ کہتا ہے کہ میں نے کفالت سے پہلے دَین ادا کردیا	863
کفیل نے ادا کرنے سے پہلے اصیل کو بری کردیا	863
طالب نے کفیل سے کہا تو بری ہے یا میں نے تجھے بری کردیا یا اس مضمون کی دستاویز لکھی	863
مہر کی کفالت کی پھر مہر ساقط ہوگیا یا شوہر نے قبل دخول طلاق دی	864
عورت نے خلع کرایا اور بدل خلع کی کفالت کی	864
براءت کو شرط پر معلق کیا	864
براءت کو موت پر معلق کیا	864
کفالت بالنفس میں براءت کو شرط پر معلق کیا	865
اصیل نے کفیل کو دین ادا کرنے کے لیے روپیہ دیا	865
کفیل نے اصیل سے روپے یا شے معین لے کر نفع اُٹھایا اس کا حکم	865
اصیل نے کفیل کو بیع عینہ کا حکم دیا اور خسارہ اپنے ذمہ رکھا	866
جو کچھ فلاں کے ذمہ لازم یا ثابت ہوگا اس کا کفیل ہوں	866
کفیل کے مقابل میں شہادت اصیل کے مقابل میں ہے یا نہیں	866
کفالت بِالدرک یا بیع نافذ کی شہادت ملک بائع کا اقرار ہے	867
کفالت بالدرک میں محض استحقاق سے کفیل سے مواخذہ نہ ہوگا جب تک بیع نہ کردی جائے	867
استحقاقِ مُبطِل میں بغیر فیصلۂ قاضی بھی کفیل سے مواخذہ ہوگا	867
تم اپنی چیز ہزار میں بیچ دو میں ہزار کا ضامن ہوں دو ہزار میں بیع ہوئی جب بھی ہزار ہی کا ضامن ہے	867
جو کچھ فلاں کے ذمہ ہے میں ضامن ہوں گواہوں سے ہزار ثابت ہوئے تو ہزار کا ضامن ہے	868
کفیل نے کہا تھا جو کچھ فلاں اقرار کرے میں اُس کا ضامن ہوں پھر کفیل بیمار ہوگیا	868
اس شرط پر کفالت کی کہ مکفول عنہ کفیل کے پاس اپنی چیز رہن رکھے	868
کفالت کی کہ مکفول عنہ کی امانت سے یا اس چیز کے ثمن سے دَین ادا کرے گا	868
سو روپیہ کی کفالت کی کہ پچاس یہاں اور پچاس دوسرے شہر میں ادا کرے گا	869
کفیل سے طالب نے کہا اگر تم اسے کل نہ لائے تو اس چیز کی یہ قیمت ہے تم سے وصول کروں گا	869
اس راستہ میں اگر مال چھین لیا جائے یا درندہ پھاڑ کھائے میں ضامن ہوں، اس کا کیا حکم ہے	869
اس شرط پر کفالت کی کہ فلاں وفلاں بھی کفالت کریں	869
کفیل کہتا ہے جس روپیہ کی میں نے کفالت کی تھی وہ حرام تھا	870
کفیل نے ادا کرنے کے بعد رجوع کرنا چاہا مکفول عنہ کہتا ہے وہ مال حرام تھا	870
خراج ومطالبۂ حکومت کی کفالت	871
دلال سے تاوان لیا جاسکتا ہے یا نہیں	871
روپیہ وصول کرنے والے کی اجرت	872

www.dawateislami.net

دو شخص کفالت کریں اس کی صورتیں	872
دو شخصوں نے مدیون کی کفالت کی پھر ہر ایک نے دوسرے کی کفالت کی	873
شرکت مفاوضہ میں علیحدہ ہونے کے بعد قرض خواہ ہر ایک سے دَین وصول کرسکتا ہے	873
غلام کی کفالت کی تو مولے سے وصول نہیں کرسکتا	873
حوالہ کا بیان	**874**
حوالہ کے شرائط	875
محتال علیہ دوسرے پر حوالہ کرسکتا ہے	876
غازی نے دائن کو بادشاہ پر حوالہ کردیا کہ غنیمت میں میرے حصہ سے دَین ادا کردیا جائے یا موقوف علیہ نے متولی پر حوالہ کردیا یا ملازم نے اس پر حوالہ کیا جس کا نوکر ہے یہ حوالے صحیح ہیں	876
حوالہ صحیح ہونے کے بعد مدیون بری ہوگیا، مدیون کو نہ دَین ہبہ کرسکتا ہے نہ اُس سے معاف کرسکتا ہے	876
دَین ہلاک ہونے کی صورتیں	877
محیل ومحتال ومحتال علیہ میں اختلافات	877
حوالہ دو قسم ہے مُطلقہ ومقیَّدہ	878
حوالہ میں میعاد ہوتی ہے یا نہیں	878
نابالغ کا دَین ہے مدیون نے حوالہ کردیا باپ یا وصی نے قبول کرلیا	879
محتال علیہ محیل سے کب وصول کرسکتا ہے	879
محتال علیہ نے ادا کردیا تو وہ وصول کرے گا جو ادا کیا ہے یا وہ جو دَین تھا	879
حوالۂ مقیَّدہ کا حکم	880
حوالہ ثمن کے ساتھ مقید تھا اور بیع فسخ ہوگئی تو حوالہ باقی رہے گا یا باطل ہوجائے گا	881
کفیل نے کسی پر حوالہ کردیا اصیل وکفیل دونوں بری ہوگئے	881
بیع میں شرط کی کہ بائع اپنے قرض خواہ کو مشتری پر حوالہ کرے گا	882
حوالۂ فاسدہ کا حکم	882
حوالہ بشرط عدم براءت یا کفالت بشرط براءت کا حکم	882
آڑھت میں چیز رکھ دیتے ہیں اور آڑھتی سے روپے لے لیتے ہیں اس کا کیا حکم ہے	882
حوالہ میں شرط خیار	883
عقد حوالہ میں میعاد نہیں ہوسکتی	883
ہُنڈی کے احکام	883
قضا کا بیان	**884**
فیصلہ کرنے سے بچنا	886
قضا کی طلب وخواہش نہ کی جائے	886
حاکم کا دروازہ اہل حاجت کے لیے کھلا رہے	887
فیصلہ کس طرح کیا جائے	888
قاضی کیسا شخص ہونا چاہیے	889
غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے	890
فیصلہ میں غور وخوض کرنے پر ثواب	890
قاضی تین ہیں ایک جنت میں دو جہنم میں	890
قاضی عادل وظالم	890

www.dawateislami.net

حاکم کا بغیر اجازت کوئی چیز لینا خیانت ہے	891
رشوت لینے والے اور دینے والے اور اس کے دلال کی	892
مذمت حاکم کو ہدیہ دینا بھی رشوت ہے	892
سفارش کرنے والے کو ہدیہ بھی ممنوع ہے	892
قضا فرض کفایہ ہے	892
کس کو قاضی بنایا جائے	893
قاضی کے شرائط	893
قاضی مقرر کرنا بادشاہِ اسلام کا کام ہے	893
فاسق کو قاضی یا مفتی بنانا	893
قاضی کے اوصاف	894
اس عہدہ کے متعلق ائمہ وعلما کی رائیں	895
اس کی طلب وسؤال	895
نا اہل کو قاضی بنایا تو سب گنہگار ہوئے	895
قضا کو شرط پر معلق کرنا یا وقتِ محدود کے لیے قاضی بنانا جائز ہے	896
شہر کے لوگوں نے کسی کو قاضی بنا دیا یہ قاضی نہیں ہوا	897
قاضی نے کسی کو اپنا نائب بنایا	897
بادشاہ نے قاضی کو معزول کردیا وہ کب معزول ہوگا	897
بادشاہ کے مرنے سے حکام بدستور اپنے عہدہ پر ہیں	897
قاضی میں شرائط مفقود ہوگئے معزول ہوگیا	897
قاضی نے اپنے کو معزول کیا تو ہوا یا نہیں	897
قاضی کس کے موافق فیصلہ کرسکتا ہے اور کس کے موافق نہیں کرسکتا	898
اجلاس کہاں کرنا بہتر ہے	898

فریقینِ مقدمہ کے ساتھ قاضی کے برتاؤ	899
ہدیہ وقرض و عاریت لینا قاضی کو ناجائز ہے	900
واعظ و مدرس و مفتی ہدیہ لے سکتے ہیں مگر مفتی کے لیے بھی بعض صورتوں میں منع ہے	900
بعض لوگوں کے ہدیہ قبول کرنا قاضی کو جائز ہے	900
قاضی کو دعوتِ خاصہ قبول کرنا ناجائز ہے دعوتِ عامہ جائز ہے	901
جو فیصلہ کتابُ اللہ یا سنتِ مشہورہ یا اجماع کے خلاف ہے نافذ نہیں	901
یومِ موت تحتِ فیصلہ داخل نہیں	902
بیع و ہبہ و نکاح وغیرہا جملہ عقود تحت قضا داخل ہیں	903
قضاء قاضی عقود و فسوخ میں ظاہراً و باطناً نافذ ہے	903
اور ان کے علاوہ ظاہراً نافذ ہے باطناً نہیں	903
بعض صورتوں میں نہ ظاہراً نافذ ہے نہ باطناً	904
مدعی علیہ کے حلف پر فیصلہ ہوا یہ باطناً نافذ نہیں	904
قاضی نے اپنے مذہب کے خلاف فیصلہ کیا	904
غائب کے خلاف فیصلہ درست نہیں	905
مدعی علیہ غائب ہے مگر اس کا نائب موجود ہے فیصلہ ہوسکتا ہے	905
میت کے ذمہ حق ہو یا میت کا دوسرے پر حق ہو اس میں ایک وارث دیگر ورثہ کے قائم مقام ہوسکتا ہے	905
جن لوگوں پر جائداد وقف ہے ان میں ایک بقیہ کے قائم مقام ہوسکتا ہے	906
کبھی جانب شرع سے کسی کو مدعیٰ علیہ کے قائم مقام بنایا جاتا ہے	906

www.dawateislami.net

غائب پر دعویٰ حاضر پر دعوے کے لیے سبب ہو تو حاضر حکماً نائب ہے اور شرط ہو تو نیابت نہیں	906
میت کا ترکہ بیچ کر دَین ادا کرنا قاضی کا کام ہے ورثہ نہیں	907
کر سکتے مالِ وقف یا مالِ غائب یا مالِ یتیم کو قاضی امانت دار شخص کو قرض دے سکتا ہے	907
باپ یا وصی نابالغ کا مال قرض نہیں دے سکتے	908
مُلتقِط لُقطہ کو قرض نہیں دے سکتا	908
اگر قرض دینے کے سوا حفاظت کی کوئی صورت نہ ہو تو باپ یا وصی بھی قرض دے سکتے ہیں	908
باپ یا وصی فضول خرچ ہوں تو نابالغ کا مال ان کے ہاتھ سے لے لیا جائے	908
افتا کے مسائل	**908**
مفتی کیسا ہونا چاہیے	909
مفتی پر لازم ہے کہ واقعہ کی تحقیق کرکے جس کے ساتھ حق پائے اسے فتوے دے	909
قاضی بھی فتوے دے سکتا ہے	910
مفتی اونچا سنتا ہو تو تحریری سوال وجواب ہو	910
امام اعظم کے قول پر فتویٰ دیا جائے مگر جب کہ اصحابِ فتویٰ ومرجحین نے دوسرے کو ترجیح دی ہو	910
جو فتوے دینے کا اہل ہو وہ فتوے دے اور نا اہل کو اس کام سے روکا جائے	910
مفتی کو چاہیے کہ سائلین کی ترتیب کا لحاظ رکھے	911
کتاب کو عزت سے اٹھائے اور رکھے اور سوال کو خوب سمجھے	911
سوال کا کاغذ ہاتھ میں لیا جائے اور جواب لکھ کر ہاتھ میں دیا جائے	911
مفتی کے اوصاف واخلاق	912
ایسے وقت فتویٰ نہ دے جب غلطی کا اندیشہ ہو	912
بہتر یہ کہ سائل سے اجرت نہ لے ہدیہ اور دعوت قبول کرنا جائز ہے	912
تحکیم کا بیان	**913**
تحکیم کے شرائط	913
نامعلوم شخص کو حَکَم نہیں بنا سکتے	914
بعض صورتوں میں حَکَم باقی نہیں رہتا	914
حَکَم فریقین میں سے کسی کا وکیل بالخصومۃ ہوگیا حَکَم نہ رہا	914
حَکَم کا فیصلہ فریقین پر لازم ہے	914
ایک شریک نے حَکَم بنایا دوسرے پر بھی حَکَم کا فیصلہ نافذ ہے	915
حَکَم نے مبیع واپس کرنے کا حُکم دیا تو بائع اپنے بائع کو واپس نہیں کرسکتا	915
حَکَم نے فیصلہ کے وقت گواہوں کا عادل ہونا یا مدعیٰ علیہ کا اقرار کرنا بیان کیا تو اس کی بات معتبر ہے اور بعد میں کہے گا تو نامعتبر	915
جن کے لیے گواہی نہیں دے سکتا ان کے موافق فیصلہ بھی نہیں کرسکتا	915
دو شخص حَکَم ہوں تو فیصلہ میں دونوں کا ہونا اور متفق ہونا ضرور ہے	915
حَکَم کے فیصلہ کا قاضی کے یہاں مرافعہ ہوا	916

www.dawateislami.net

حکم ہونے کو قاضی نے جائز کر دیا 916

ایک کو حَکَم بنایا پھر دوسرے کو بنایا 917

حَکَم کو یہ اختیار نہیں کہ حَکَم بنائے 917

بغیر حَکَم بنائے کسی نے خود ہی فیصلہ کر دیا 917

ہر ایک نے اپنے آدمی کو حَکَم بنایا 917

دو منزلہ مکان مشترک ہے تو ہر ایک ایسے تصرف سے منع کیا جائے گا جو دوسرے کو مضر ہو 917

اوپر کی عمارت گر چکی ہے اب نیچے والے نے خود گرادی یہ عمارت بنوانے پر مجبور کیا جائے گا 918

ایک منزلہ مکان مشترک تھا اور کل گر گیا 918

قاعدۂ کلیہ کہاں شریک سے معاوضہ لے سکتا ہے اور 919

کہاں نہیں بالا خانہ والے نے نیچے کی عمارت بنوائی تو جب تک معاوضہ وصول نہ ہو سکونت سے روک سکتا ہے 919

ایک دیوار پر دو شخصوں کے چھپر ہیں دیوار خراب ہوگئی اس کو بنوانے کی صورت 919

کوچۂ سربستہ میں وہ لوگ راستہ نہیں نکال سکتے جن کے دروازے اس میں نہیں ہیں 920

راستہ میں گول صحن ہے 920

اپنی مِلک میں ایسا تصرف نہیں کرسکتا جس سے پڑوس والوں کو ضرر ہے 921

بالاخانہ میں کھڑکی بناتا ہے جس سے بے پردگی ہو، روک دیا جائے 921

پردہ کی دیوار گر گئی 921

ہبہ کا دعویٰ کیا اور بیع کے گواہ پیش کرتا ہے 921

وقف کا دعویٰ کیا پھر کہتا ہے میرا ہے 922

ایک نے دوسرے سے کہا میرے ذمہ تمہارے روپے ہیں اس نے انکار کر دیا پھر کہتا ہے، ہیں۔ تو کچھ نہیں لے سکتا 922

تناقض کی صورتیں 922

کافر کی عورت اس وقت مسلمان ہے وہ میراث کا دعویٰ کرتی ہے کہتی ہے اُس کے مرنے کے بعد مسلمان ہوئی ہوں یا مسلمان کی عورت کافرہ تھی کہتی ہے میں اُس کی زندگی میں مسلمان ہوئی ہوں ورثہ منکر ہیں ان کے احکام 923

میت کے کفر و اسلام میں اختلاف ہے اس کا قول معتبر ہے جو مدعی اسلام ہے 923

پن چکی ٹھیکہ پر تھی مالک اور ٹھیکہ دار میں اختلاف ہے کہ پانی جاری تھا یا نہیں اس وقت جو ہے اس کا اعتبار ہے 923

امین کے پاس امانت رکھ کر مر گیا امین ایک شخص کو اُس کا وارث بتاتا ہے 924

امین نے کہا کہ جس نے امانت رکھی ہے یہ اس کا وکیل بالقبض یا وصی یا مشتری ہے تو دیدینے کا حکم نہیں دیا جائے گا اور مدیون نے ایسا اقرار کیا تو دینے کا حکم دے دیا جائے گا 924

ورثہ یا قرض خواہ کا ثبوت گواہوں سے ہوا ترکہ ان کو دے دیا جائے اور ضامن نہ لیا جائے 924

دعویٰ کیا کہ یہ مکان میرا اور میرے بھائی کا ہے اس کا حصہ اسے دے دیا جائے اور اس کے بھائی کا حصہ قابض کے ہاتھ میں چھوڑ دیا جائے 925

کسی نے یہ کہا کہ میرا مال صدقہ ہے یا جو کچھ میری

www.dawateislami.net

مِلک میں ہے صدقہ ہے	925	تنہا چار عورتوں کی گواہی نامعتبر	935
وصی بنایا اور اسے خبر نہ ہوئی یہ ایصا صحیح ہے	925	گواہی واجب القبول ہونے کے لیے عدالت شرط ہے	936
قاضی یا امینِ قاضی نے بغرض ادائے دَین کسی کی چیز بیچی اور ثمن پر قبضہ کیا مگر ثمن ضائع ہوگیا اور مبیع ہلاک ہوئی مشتری ان سے تاوان نہیں لے گا بلکہ دائن سے لے گا	926	مدعی و مدعی علیہ و مشہود بہ کی طرف اشارہ کرنا چاہیے	936
		گواہوں کے حالات کی تحقیق	936
		گواہی دینے کے لیے مشاہدہ کی ضرورت اور اس کی صورت	936
ثلث مال کی وصیت تھی وہ نکالا گیا مگر فقرا کو دینے سے پہلے ہلاک ہوگیا فقرا کا حق ہلاک ہوگیا	926	آواز سنی مگر صورت نہیں دیکھی تو گواہی درست ہے یا نہیں	937
قاضی نے سزا یا حد قائم کرنے کا حکم دیا تو یہ افعال کب کرے	926	کسی عورت سے بات سنی مگر یہ خود اسے پہچانتا نہیں اس کے متعلق گواہی دے سکتا ہے	937
گواہی کا بیان	**927**	عورت کے متعلق نام و نسب کے ساتھ گواہی دی مگر اس کو پہچانتا نہیں	937
گواہی کے متعلق احادیث	927		
گواہی دینا کس وقت ضروری ہے	930	مِلک و مالک دونوں کو پہچانتا ہے یا ایک کو پہچانتا ہے یا کسی کو نہیں پہچانتا	938
گواہی کے شرائط	931		
گواہوں کا تزکیہ ہوجائے تو اس کے موافق فیصلہ کرنا واجب ہے	932	بعض چیزوں میں سن کر شہادت جائز ہے جب کہ سن کر اس بات کا صحیح ہونا ذہن میں آئے	938
ادائے شہادت واجب ہونے کے شرائط	932		
گواہ کا مدعی کے یہاں کھانا یا اس کی سواری پر کچہری جانا	933	تحریر کا ثبوت گواہوں سے ہوگا محض مشابہت سے نہیں ہوگا	939
حقوق اللہ میں بغیر طلب گواہی دینا واجب ہے	933	دستاویز پر اس کی گواہی لکھی ہے اس کی چند صورتیں ہیں	939
طلاق کی گواہی	934	دستخط پہچانتا ہے یا نہیں واقعہ یاد ہے یا نہیں	939
ہلالِ رمضان و عید کی گواہی واجب ہے	934	دستاویز میں جو کچھ لکھا ہے اس کی گواہی دینا کب جائز ہے	939
حدود میں اختیار ہے گواہی دے یا نہ دے	934	کبھی بغیر گواہ بنائے شہادت دینا جائز ہے اور بعض چیزوں میں جائز نہیں	940
نصابِ شہادت کیا ہے	934		
عورتوں کی مخصوص باتوں پر ایک عورت کی گواہی معتبر ہے	935	بعض وہ چیزیں ہیں جن کو سن کر شہادت دینا جائز ہے	940
مکتب کے بچوں کے معاملہ میں تنہا مُعلّم کی شہادت معتبر ہے	935	**کس کی گواہی جائز ہے اور کس کی نہیں**	**941**

www.dawateislami.net

اصل کی گواہی فرع کے لیے اور فرع کی اصل کے لیے ناجائز ہے	944
شریک کی گواہی شریک کیلئے اور گاؤں کے زمینداروں کی یہ گواہی کہ زمین اس گاؤں کی ہے نامقبول ہے	944
اہلِ محلّہ نے اوقاف مسجد محلّہ یا اہل شہر نے وقفِ جامع مسجد کی گواہی دی یا مسافروں نے مسافرخانہ کے متعلق یا اہلِ مدرسہ نے مدرسہ کے متعلق گواہی دی یہ مقبول ہے	945
کام سیکھنے والے اور اجیر خاص کی گواہی نامقبول ہے	945
مخنث اور گویا اور نوحہ کرنے والی یا زیادہ قسم کھانے والے یا گالی دینے والے کی شہادت مقبول ہے یا نہیں	946
شاعر اور اس کی گواہی جس کا پیشہ کفن بیچنے یا گورکنی کا ہے	946
دلال اور وکیل ومختار وشراب خوار اور جانور سے کھیلنے والوں کی	947
گواہی مرتکب کبیرہ حمام میں برہنہ نہانے والے، جوا اور پچیسی، چوسر یا شطرنج کھیلنے والے کی شہادت	948
فرائض کے تارِک یا ان میں تاخیر کرنے والوں کی گواہی	948
جمعہ وجماعت کے تارک کی گواہی ناجائز ہے	948
فاسق نے توبہ کی تو قبول شہادت کیلئے آثارِ توبہ ظاہر ہونا ضرور ہے	948
جو بزرگانِ دین کو برا کہتا ہو اس کی گواہی نامقبول	949
جو ذلیل افعال کرتا ہو اس کی گواہی نامقبول	949
اس کی گواہی کہ میت نے فلاں کو وصی کیا ہے یا غائب نے فلاں کو وکیل کیا ہے	949
امین نے گواہی دی کہ امانت اس کی مِلک ہے جس نے اس کو دی ہے	950
مرتہن کی رہن کے متعلق گواہی	950
غاصب ومستقرض ومشتری وبائع ومدیون ومستاجر کی گواہیاں	950
وکیل بالخصومۃ اور وصی اور خصم کی گواہیاں اور گواہوں کے لیے مدعیان نے شہادت دی قبول ہے	951
وصی نے وارث کے لیے گواہی دی نامقبول ہے	952
جرح مجرد پر گواہی نہیں لی جائے گی	952
فسق کے علاوہ گواہ پر کوئی طعن ہو اس کے متعلق گواہی لی جائے گی	953
موذی کے متعلق گواہی دینا جائز ہے	953
جرح کے ساتھ حق کا مطالبہ بھی ہے تو گواہی لی جاسکتی ہے	953
گواہی دینے کے بعد گواہ کا یہ کہنا کہ مجھ سے کچھ غلطی ہوگئی ہے اس کی صورتیں	954
حدود یا نسب میں غلطی کی	955
شہادت قاصرہ جس میں بعض ضروری بات رہ گئی	955
دوسرے گواہ کا کہنا کہ جو پہلے نے گواہی دی وہی میری گواہی ہے نامقبول	955
نفی کی گواہی نہیں ہوسکتی شہادت کا ایک جز باطل ہو تو پوری شہادت باطل	956
شہادت میں اختلاف کا بیان اور اس کے اصول	956
دعویٰ مِلکِ مطلق کا ہے اور گواہوں نے مِلکِ مقید کی گواہی دی یا اس کا عکس	956
گواہوں نے بیان کیا کہ مدعیٰ علیہ نے اقرار کیا ہے	957

www.dawateislami.net

دونوں گواہوں کے لفظ ومعنے ایک ہوں اس کے معنے اور اس کی مثالیں	958
ایک نے قول بیان کیا دوسرے نے فعل تو کہاں مقبول کہاں نہیں	958
بیع میں اگر مبیع یا ثمن کا اختلاف ہو گیا گواہی مردود	959
پانسو کا دعویٰ تھا اور ایک ہزار کی شہادت گزری	959
رہن میں گواہوں کا اختلاف ہے تو رہن ثابت نہیں	959
اجارہ میں گواہوں کا اختلاف ہو تو چار صورتیں ہیں	960
دعوائے نکاح میں گواہوں نے مقدارِ مہر میں اختلاف کیا تو نکاح ثابت ہوگا	960
میراث کے دعوے میں گواہوں کو کیا ثابت کرنا ہوگا	960
دعوائے میراث میں سبب وراثت بھی بتانا ہوگا اور یہ بھی بتائے کہ اس کے سوا میت کا کوئی وارث ہے یا نہیں	960
دعوائے میراث میں گواہوں نے بتایا کہ یہ زوج یا زوجہ ہے	961
مِلک یا قبضہ کی شہادت	961
مدعیٰ علیہ نے مدعی کے قبضہ کا اقرار کیا	961
گواہوں کے بیانات میں وقت وتاریخ کا اختلاف ہے	962
ایک زوجہ کے طلاق دینے کے گواہ پیش ہوئے اور قاضی نے حکم دے دیا پھر اسی تاریخ میں دوسری زوجہ کو دوسرے شہر میں طلاق دینے کے گواہ پیش ہوئے	963
دونوں جانب سے گواہ پیش ہوئے تو کس کے گواہ معتبر ہیں	963
گائے چوری ہوئی گواہ اُس کا مختلف رنگ بتاتے ہیں	964
یہ گواہی دی کہ فلاں کے ذمہ اتنا دَین تھا	964
مدعی نے دعویٰ کیا کہ میری مِلک تھی اور گواہوں نے بیان کیا کہ اس کی مِلک ہے یا بالعکس	964
مکان جو دستاویز میں لکھا ہے بیان کیا اور حدود نہیں ذکر کیے	964
شہادۃ علی الشہادۃ کا بیان	**965**
حدود وقصاص کے علاوہ جملہ حقوق میں شہادۃ علی الشہادۃ جائز ہے	965
شہادۃ علی الشہادۃ جائز ہونے کی صورتیں	965
شاہد فرع میں عدد بھی شرط ہے	965
شاہد اصل شاہد فرع نہیں ہوسکتا	966
گواہ بنانے کا طریقہ اور قاضی کے پاس فرع کس طرح گواہی دے	966
بعض وہ امور ہیں جن سے شہادت فرع باطل	967
گواہ ناقابلِ شہادت ہو گیا تھا پھر قابلِ شہادت ہو گیا	967
گواہ کہتے ہیں ہم مدعیٰ علیہ کو پہچانتے نہیں تو مدعی کے ذمہ یہ بیان ہے کہ شخص حاضر وہی ہے	967
جھوٹے گواہ کی تشہیر کی جائے	968
یہ کیونکر معلوم ہوگا کہ گواہ نے جھوٹی گواہی دی	968
گواہی سے رجوع کرنے کا بیان	**969**
رجوع کے شرائط	969
فیصلہ کے بعد رجوع کرنے سے اس گواہ پر تاوان لازم	969
تاوان کے بارے میں باقی کا اعتبار ہے رجوع کرنے والے کا نہیں	970
نکاح وبیع کی گواہی دے کر رجوع کرنے کی صورت میں تاوان	970
بیع بالخیار میں گواہوں نے رجوع کیا جب بھی ضمان واجب ہے	971

www.dawateislami.net

طلاق کے گواہوں نے رجوع کیا تو کس صورت میں تاوان ہے	972
فروع نے رجوع کیا یا اصول نے	972
تزکیہ کرنے والے رجوع کر گئے تو ایک صورت میں تاوان ہے	972
دو گواہوں نے تعلیق کی گواہی دی اور دو نے وجودِ شرط کی اور سب رجوع کر گئے تو گواہانِ تعلیق پر تاوان ہے	972
دو نے تفویضِ طلاق کی شہادت دی اور دو نے طلاق کی پھر رجوع کر گئے	972
عورت نے دس روپے ماہوار نفقہ پر صلح ہونا گواہوں سے ثابت کیا پھر گواہ رجوع کر گئے	973
عورت کہتی ہے نفقہ مقررہ نہیں ملتا شوہر نے گواہوں سے ثابت کیا کہ ماہ بماہ برابر دیا جاتا ہے	973
وکالت کا بیان	**973**
طلاق دینے کا وکیل کیا	974
وکیل بنانے کے شرائط	974
سمجھ وال بچہ نے وکیل کیا اس کی تین صورتیں ہیں	975
مرتد نے وکیل کیا	975
مرتدہ نے اپنے نکاح کا وکیل کیا یا بعد توکیل مرتدہ ہوگئی	975
مسلمان کو یہ نہ چاہیے کہ شراب کے تقاضے کا وکیل بنے	975
باپ یا وصی نے نابالغ کے لیے خریدنے یا بیچنے کا کسی کو وکیل کیا	976
وکیل کا عاقل ہونا شرط ہے	976
وقتِ توکیل وکیل کو علم ہونا شرط نہیں مگر جب تک علم نہ ہو وکیل نہیں	976
حقوق کے اقسام اور کس قسم میں توکیل ہوسکتی ہے	976
مباحات میں توکیل جائز نہیں	977
وکیل بالخصومۃ میں خصم کا راضی ہونا شرط ہے مگر بعض صورتوں میں	977
بعض عقد میں موکل کی طرف اضافت ضرور ہے بعض میں نہیں	978
قسم اول میں حقوق کا تعلق وکیل سے ہے اور دوم میں موکل سے	978
موکل نے کہا حقوق کا تعلق وکیل سے نہ ہوگا یہ شرط باطل ہے	978
مِلک ابتدا ہی سے موکل کی ہوتی ہے	978
جن عقود میں موکل کی طرف اضافت ضروری ہے اُن میں حقوق کا تعلق موکل سے ہوگا	979
وکیل سے چیز خریدی موکل ثمن کا مطالبہ نہیں کرسکتا مگر موکل کو دے دیا تو صحیح ہے	979
وکیل مر گیا تو وصی اس کا قائم مقام ہے موکل نہیں	979
وکیل کو خریدنے سے پہلے ثمن دیدیا اور وہ ضائع ہوگیا	979
وکیل یا موکل کے ذمہ مشتری کا دین ہے مقاصہ ہوسکتا ہے	980
وصی کے وکیل نے چیز بیچ کر دام یتیم کو دے دیے یہ ناجائز ہے	980
قرض لانے کا وکیل نہیں ہوسکتا اور قرض پر قبضہ کے لیے وکیل ہوسکتا ہے	980
وکیل کو کام کرنے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا مگر بعض صورت میں	980
وکیل کو وکیل بنانا درست نہیں مگر جبکہ موکل نے اختیار دیا ہو	980
وکالت میں تھوڑی سی جہالت ہوسکتی ہے اور شرط فاسد سے فاسد نہیں ہوتی	981

www.dawateislami.net

وکیل کا عزل بغیر دوسرے کی موجودگی کے درست ہے مگر جب تک علم نہ ہو معزول نہیں	981
وکیل امین ہے اس پر تاوان نہیں ہوسکتا	981
خرید وفروخت میں توکیل کا بیان	**981**
خریدنے میں وکالت عامہ وخاصہ	981
جنس وصفت یا جنس وثمن بیان کرنا ضروری ہے اور جنس کے نیچے مختلف نوعیں ہوں تو ثمن بیان کرنا کافی نہیں	982
گھوڑا خریدنے کو کہا یا تنزیب کا تھان خریدنے کو کہا توکیل صحیح ہے	982
طعام میں عرف کا لحاظ ہوگا	982
موتی یا یاقوت کا نگینہ خریدنے کو کہا اور ثمن بتادیا توکیل صحیح ہے	982
گیہوں وغیرہ غلہ خریدنے میں مقدار یا ثمن ذکر کرنا ضروری ہے	982
گاؤں والے نے کپڑا خریدنے کو کہا ایسا کپڑا خریدے جس کو گاؤں والے استعمال کرتے ہوں	982
دلال کو روپیہ دیا کہ چیز خریدلاؤ اگر کسی خاص چیز کا دلال ہے توکیل صحیح ہے ورنہ نہیں	983
مؤکل نے جو کہا ہے اس کی پابندی ضروری ہے اس کے خلاف کیا اور بہتر کیا تو موکل پر نافذ ہے ورنہ نہیں	983
وکیل بائع نے ثمن کی جنس یا مقدار میں خلاف کیا	983
وکیل نے چیز خریدی اس میں عیب ظاہر ہوا تو جب تک چیز وکیل کے پاس ہو واپس کرنے کا حق اسی کو ہے موکل کو نہیں وکیل بالبیع کا بھی یہی حکم ہے	983
وکیل نے چیز بیچی اور مشتری نے عیب کی وجہ سے واپس کردی اگر ثمن وکیل کو دیا ہے وکیل سے لے موکل کو دیا ہے موکل سے لے	984
وکیل عیب سے انکار کرتا ہے اور موکل اقرار کرتا ہے چیز واپس نہیں ہوسکتی اور وکیل اقرار کرتا ہے تو واپس ہوگی	984
وکیل نے بیع فاسد سے خریدی یا بیچی عقد کو فسخ کرسکتا ہے	984
جب تک موکل سے ثمن وصول نہ کرلے مبیع کو روکنے کا حق وکیل کو ہے	984
بائع نے وکیل کو ثمن کل یا جز ہبہ کردیا	985
وکیل نے مبیع روکی اور ہلاک ہوگئی تو وکیل کا نقصان ہوا اور روکی نہیں تھی تو موکل کا نقصان ہوا	985
بیع صرف وسلم میں مجلس عقد میں وکیل کا قبضہ ضروری ہے موکل کا نہیں	985
وکیل کو موکل نے روپے دیے تھے مگر وکیل نے خرچ کر ڈالے اور اپنے روپے سے چیز خریدی	985
وکیل بالشرا نے موکل سے ثمن نہیں لیا ہے تو یہ نہیں کہہ سکتا کہ مؤکل سے ملے گا تب دوں گا اور وکیل بالبیع کو مشتری سے نہیں ملا ہے تو موکل سے کہہ سکتا ہے کہ ملے گا تب دوں گا	985
وکیل بالبیع نے موکل سے کہا دام نہیں ملے ہیں میں اپنے پاس سے دیتا ہوں یہ متبرع ہے	985
آڑھتی نے اپنے پاس سے دام دے دیے اور مشتری مفلس ہوگیا تو دام واپس لے سکتا ہے	986
موکل نے خریدنے سے پہلے روپے دیے اور ضائع ہوگئے	986
تو موکل کے ہوئے اور بعد میں دیے تو وکیل کے ضائع ہوئے روپے بھی ضائع ہوگئے اور چیز بھی تلف ہوگئی تو موکل دوبارہ دے	986

www.dawateislami.net

ایک روپیہ کا پانچ سیر گوشت منگایا وکیل وہی گوشت روپیہ کا دس سیر لایا	986
چیز خریدنے کا وکیل ہے تو اپنے لیے خرید سکتا ہے یا نہیں کب اس کے لیے ہوگی اور کب موکل کے لیے	987
وکیل وموکل میں اختلاف ہوا کہ کس کے لیے خریدی ہے	988
خریدار نے کہا یہ چیز زید کے لیے بیچو پھر کہتا ہے کہ زید نے مجھ سے نہیں کہا تھا	988
دو چیزیں خریدنے کے لیے کہا تھا وکیل نے ایک خریدی	988
مدیون سے کہا تمہارے ذمہ جو میرے روپے ہیں ان سے فلاں چیز یا فلاں سے فلاں چیز خرید لاؤ یہ توکیل صحیح ہے	989
دائن نے مدیون سے کہا دین کی رقم صدقہ کردو یا مستاجر سے کہا کرایہ کی رقم سے مرمت کرالو یہ توکیل صحیح ہے	989
وکیل وموکل میں اختلاف ہوا کہ کتنے میں خریدی ہے	989
وکیل کن لوگوں سے عقد نہیں کرسکتا	990
کہاں ادھار بیع کرسکتا ہے اور کہاں نہیں	991
موکل نے ادھار بیچنے کو کہا تھا وکیل نے نقد بیچ دی	991
وکالت کو زمان یا مکان کے ساتھ مقید کرنا درست ہے	991
وکیل سے کہا فلاں کی معرفت چیز خریدو	991
جس چیز میں بار برداری صرف ہوگی اس کو دوسرے شہر میں لے جانا درست نہیں	992
وکیل پر کوئی شرط لگادی ہے	992
وکیل کا کفیل لینا یا رہن رکھنا درست ہے	992
وکیل نے ثمن کی خود ہی کفالت کی یہ صحیح نہیں	992
وکیل نے ثمن وصول کرنے میں تاخیر کی یا معاف کردیا یا حوالہ قبول کیا یا خراب روپے لے لیے تو وکیل پر لازم ہے موکل پر نہیں	993
وکیل واجبی قیمت یا کچھ زائد پر خرید سکتا ہے	993
چیز بیچنے یا خریدنے کا وکیل تھا آدھی بیچی یا خریدی	993
مشتری نے عیب کی وجہ سے مبیع کو وکیل پر رد کردیا اس کی صورتیں	993
وکالت میں خصوص اصل ہے اس کے تفریعات	994
وکیل کہتا ہے چیز بیچ دی اور ثمن پر قبضہ کرلیا مگر ہلاک ہوگیا	994
دو شخصوں کو وکیل کیا ان میں تنہا ایک تصرف کرسکتا ہے یا نہیں	995
یہ کہا کہ تم دونوں میں سے ایک کو فلاں چیز خریدنے کا وکیل کیا اور دونوں نے خرید لی	997
ایک سے کہا میری یہ چیز بیچ دو پھر دوسرے سے یہی کہا اور دونوں نے بیچ دی	997
وکیل کام کرنے پر کہاں مجبور ہے کہاں نہیں	997
وکیل دوسرے کو وکیل بنا سکتا ہے یا نہیں	998
وکیل نے حقوق عقد میں دوسرے کو وکیل کیا یہ جائز ہے	999
وکیل الوکیل نے تصرف کیا اُس میں وکیل کی رائے شامل ہوگئی تو موکل پر نافذ ہے	999
وکالت عامہ وخاصہ، وکیل عام کیا کرسکتا ہے کیا نہیں	999
جس پر ولایت نہ ہو اُس کے حق میں تصرف جائز نہیں	1000
نابالغ کے مال کا کون ولی ہے	1000
وکیل بالخصومۃ اور وکیل بالقبض کا بیان	1001

www.dawateislami.net

وکیل بالخصومۃ قبضہ نہیں کرسکتا اور تقاضے کا وکیل کرسکتا ہے جبکہ عرف ہو	1001
خصومت وتقاضے کا وکیل صلح نہیں کرسکتا	1001
صلح کا وکیل دعویٰ نہیں کرسکتا	1001
کل دین پر قبضہ کو کہا تھا اس نے ایک روپیہ کم پر قبضہ کیا	1001
ہر دین اور تمام حقوق وصول کرنے کے لیے وکیل کیا	1002
قبض دین کا وکیل حوالہ وغیرہ نہیں قبول کرسکتا	1002
وکیل سے کہا کہ فلاں سے دین وصول کرکے فلاں کو ہبہ کردے	1002
ایک وکیل نے دین وصول کیا دوسرا وکیل اُس سے نہیں لے سکتا	1002
محتال لہ نے محیل کو وکیل کیا دائن نے مدیون کو وکیل کیا یہ صحیح نہیں	1002
کفیل بالمال وکیل نہیں ہوسکتا	1002
دو شخصوں پر ہزار روپے ہیں دونوں باہم کفیل ہیں	1003
وکیل سے کہا تھا کہ فلاں سے وصول کرنا اُس نے دوسرے سے وصول کیا یہ صحیح ہے	1003
مدیون سے روپے کی جگہ وکیل نے سامان لیا	1003
مدیون نے دائن کو چیز دی کہ اسے بیچ کر ثمن وصول کرلو	1003
ایک نے دوسرے سے کہا جو کچھ تمہارے ذمہ فلاں کا دَین ہے میں اس کے لینے کا وکیل ہوں اس کی تین صورتیں ہیں	1003
یہ کہا کہ میں امانت وصول کرنے کا وکیل ہوں امین کو دینے کا حکم نہیں دیا جائے گا	1004
دائن نے مدیون سے کہا فلاں کو دے دینا پھر دوسرے موقع پر کہا مت دینا مدیون کہتا ہے میں دے چکا اور وہ بھی مقر ہے دینا صحیح ہے	1004
دائن نے مدیون کے پاس کہلا بھیجا میرا روپیہ بھیج دو اس کی چند صورتیں ہیں	1004
دین ادا کرنے یا زکاۃ دینے یا کفارہ میں کھلانے کو کہا اور اس نے کردیا	1005
یہ کہا کہ فلاں کو اتنے روپے دے دو	1005
ایک ہی شخص دائن و مدیون دونوں کا وکیل نہیں ہوسکتا	1005
مدیون نے کسی کو روپے دیے کہ فلاں کو دیدو اور رسید لکھوالینا	1005
دَین ادا کرنے کو کہا اس نے بہتر یا خراب ادا کیا	1005
وکیل بالقبض ووکیل بالخصومۃ سے کہہ دیا ہے کہ مجھ پر جو دعویٰ ہو اس کا تو وکیل نہیں	1005
وکیل بالخصومۃ کو اقرار وانکار دونوں کا اختیار ہے	1006
توکیل بالاقرار صحیح ہے	1006
وکیلِ دائن کو چیز دیدی کہ بیچ کر دین وصول کرے صحیح نہیں	1006
کفیل بالنفس وقاصد ووکیل بالنکاح قبض کے وکیل ہوسکتے ہیں	1007
وکیل بالقبض کفیل ہوسکتا ہے مگر وکالت باطل ہوگئی	1007
وکیل بیع نے بائع کے لیے ثمن کی ضمانت کی یہ ناجائز ہے	1007
وکیل بالقبض نے مال طلب کیا، مدیون نے کہا موکل کو دے چکا ہوں یا وہ معاف کرچکا ہے	1007
مشتری نے عیب کی وجہ سے مبیع واپس کرنے کے لیے کسی کو وکیل کیا بائع کہتا ہے مشتری عیب پر راضی تھا	1007
کسی کو روپے دیے کہ میرے بال بچوں پر خرچ کردینا یا میرا دَین ادا کردینا یا صدقہ کردینا اُس نے یہ روپے رکھ لیے اور اپنے پاس سے یہ کام کردیے	1008

www.dawateislami.net

وکیل سے کہا فلاں پر میرے روپے ہیں وصول کرکے خیرات کردو اُس نے اپنے پاس سے خیرات کردیے کہ وصول کرکے لے لوں گا	1008
وصی یا باپ نے بچہ پر اپنا مال خرچ کیا اس کی دو صورتیں ہیں	1008
شے معین کے قبضہ کا جو وکیل ہے اُس کے احکام	1009
وکیل سے امانت پر قبضہ کے لیے کہا اور وکیل سے پہلے خود قبضہ کرلیا پھر امانت رکھی تو وکیل نہ رہا	1009
وکیل سے کہا آج قبضہ کرو یا کل قبضہ کرنا یا فلاں کی موجودگی میں یا گواہوں کے سامنے قبضہ کرنا	1009
گھوڑا لانے کو کہا تو وکیل اُس پر سوار ہوسکتا ہے یا نہیں	1010
وکیل کو معزول کرنے کا بیان	**1010**
وکالت کا بالقصد حکم نہیں ہوتا	1010
موکل معزول کرے یا خود وکیل اپنے آپ کو معزول کرے بہرحال دوسرے کو علم ہونا ضروری ہے اور معزولی کی صورتیں	1010
وکالت کے ساتھ حق غیر متعلق ہوجائے تو موکل معزول نہیں کرسکتا	1011
بعض وکیل اپنے کو بغیر علمِ موکل معزول کرسکتے ہیں	1011
قبض دَین کے وکیل کو معزول کرنے میں مدیون کا موجود ہونا ضرور ہے یا نہیں	1011
راہن نے وکیل کیا کہ مرہون کو بیع کرکے دین ادا کرے وکیل نے وکالت رد کردی	1011
توکیل کو شرط پر معلق کرسکتے ہیں اور عزل کو نہیں کرسکتے	1012
جس کام کی وکالت تھی اُس کو کرلیا وکالت باطل ہوگئی	1012
دونوں میں سے کوئی مرگیا یا اُس کو جنون مطبق ہوگیا یا مرتد ہوکر دار الحرب کو چلا گیا وکالت باطل ہوگئی	1012
راہن نے وکیل کیا تھا اور مرگیا وکالت باطل نہیں ہوئی	1012
امر بالید یا بیع بالوفا کے وکیل کا موکل مرگیا وکالت باطل نہیں	1012
دو شریکوں نے وکیل کیا تھا پھر جدائی ہوگئی	1012
مکاتب نے وکیل کیا تھا اور عاجز ہوگیا یا ماذون نے وکیل کیا تھا مجور ہوگیا وکالت باطل ہوگئی	1013
موکل کے کام کرلینے سے وکالت اُس وقت باطل ہوتی ہے کہ موکل کے کرنے کے بعد وکیل نہ کرسکے ورنہ باطل نہیں	1013
ہبہ کا وکیل تھا موکل نے ہبہ کرکے واپس لیا	1013
اجارہ کا وکیل تھا موکل نے اجارہ دے کر فسخ کردیا	1013
مکان بیع کرنے کا وکیل تھا اس میں جدید تعمیر کی	1014
ستو میں گھی مل دیا، تل کو پیل ڈالا	1014
موکل نے بیع کی، وکیل کو خبر نہ ہوئی اس نے بھی بیع کردی	1014
وکیل نے وکیل کیا اس کو معزول کرسکتا ہے یا نہیں	1014
مدیون سے کہہ دیا جو شخص یہ نشانی لائے اسے دَین دے دینا یہ توکیل صحیح نہیں	1014
حصہ تیرھواں (۱۳)	
دعوے کا بیان	**1015**
دعوے کی تعریف اور مدعی و مدعی علیہ کا تعین	1016
صحت دعویٰ کے شرائط	1017
جواب دعویٰ	1018
بعض صورتوں میں مدعیٰ علیہ وقابض دونوں کی حاضری ضروری ہے	1018

www.dawateislami.net

منقول شے کے حاضر کرنے میں دشواری نہ ہو تو حاضر کی جائے	1019
دعوائے غصب میں چیز کی قیمت بیان کرنا ضرور نہیں	1019
مختلف قسم کی چیزوں کا دعویٰ ہے تو مجموعہ کی قیمت بیان کردینا کافی ہے	1019
ودیعت کا دعویٰ ہو تو یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ فلاں جگہ امانت رکھی تھی	1020
جائداد غیر منقولہ میں حدود کا بیان کرنا ضروری ہے	1020
تین حدیں بیان کیں ایک چھوڑ گیا یا اس میں غلطی کی	1020
کیا چیز حد ہوسکتی ہے اور حدود کو کس طرح لکھا جائے	1021
غیر منقول چیزوں میں مدعیٰ علیہ کا قبضہ ثابت کرنا ہوگا	1021
پرنالہ یا نالی یا آبچک کا دعویٰ	1022
یہ دعویٰ کہ میری زمین میں مکان بنالیا یا درخت لگائے	1022
دوسرے کا مکان بیع کردیا اور قبضہ بھی دے دیا	1022
بائع کے رشتہ دار وقت بیع حاضر تھے اُس وقت کچھ نہیں بولے ایک مدت کے بعد اپنی ملک کا دعوے کیا	1023
مکان کا دعوے کیا کہ یہ مجھے میراث میں ملا ہے	1023
اقرار کو دعویٰ کی بنا کیا یہ دعویٰ صحیح نہیں	1023
اقرار مدعی سے دعوے دفع ہوسکتا ہے	1024
دَین کے دعوے میں کیا کیا بیان کرنا ہوگا	1024
مبیع کے ثمن کا دعویٰ کیا تو مبیع کیا چیز تھی اس کا بیان ضروری ہے یا نہیں	1025
دعویٰ صحیح ہونے کے بعد قاضی کیا کرے گا	1025
مدعیٰ علیہ نے مدعی پر حلف دیا یہ ناجائز ہے	1026
بغیر حکم قاضی مدعی کی طلب پر مدعیٰ علیہ نے قسم کھالی اس کا اعتبار نہیں	1026
بعض صورتوں میں مدعی پر قسم ہے اور گواہوں سے ثبوت کے بعد بھی بعض صورتوں میں قسم ہے	1026
مدعی نے اپنا دعویٰ گواہوں سے ثابت کردیا اب مدعیٰ علیہ درخواست کرتا ہے کہ مدعی یا اُس کے گواہوں پر حلف دیا جائے یہ بات نامسموع ہے	1027
مغصوب منہ اپنی چیز کی سو روپے قیمت بتاتا ہے اور غاصب انکار کرتا ہے دونوں پر قسم ہے	1027
گواہ شہر میں موجود ہیں مگر کچہری میں نہیں آئے تو مدعیٰ علیہ پر حلف نہیں	1027
گواہ شہر سے غائب ہیں یا بیمار ہیں تو مدعیٰ علیہ پر حلف دیا جاسکتا ہے	1027
ملک مطلق میں خارج کے گواہ معتبر ہیں	1027
مدعیٰ علیہ حلف سے منکر ہے یا خاموش ہے تو اُس کے خلاف فیصلہ کردیا جائے	1028
مدعیٰ علیہ گونگا ہے تو سب کام اشارہ سے ہوگا	1028
قطعی قرائن سے جو بات معلوم ہو اُس کی گواہی دینا درست ہے	1029
مدعیٰ علیہ کو یہ شبہ پیدا ہوگیا کہ شاید مدعی ٹھیک کہتا ہو تو کیا کرے	1029
مدعیٰ علیہ نہ اقرار کرتا ہے نہ انکار اور کہتا ہے مدعی نے مجھے دعویٰ سے بری کردیا	1029
بعض دعویٰ میں منکر پر قسم نہیں	1029

www.dawateislami.net

عورت نے نکاح کا دعوے کیا مرد منکر ہے وہ قاضی سے طلاق کی درخواست کرتی ہے یا مرد مدعی ہے عورت منکر اور چاہتا ہے کہ اُسکی بہن سے نکاح کرے	1029	یا قاضی فسخ کرے	1039
		مبیع ہلاک ہوگئی یا ملک مشتری سے خارج ہوگئی یا اُس میں زیادتی ہوگئی تو تحالف نہیں	1039
جن صورتوں میں منکر پر قسم نہیں اگر وہاں مال مقصود ہو تو حلف ہے	1030	مبیع کا ایک جز ہلاک ہوگیا تو تحالف نہیں مگر ایک صورت میں	1039
حدود میں چوری کے سوا منکر پر حلف نہیں	1030	بعض صورت میں تحالف موافق قیاس ہے اور بعض میں خلاف قیاس	1040
حلف میں نیابت نہیں ہوسکتی، استحلاف میں ہوسکتی ہے	1030		
حلف میں کبھی قطعی طور پر انکار کرنا ہوتا ہے اور کبھی یوں کہ مجھے اس کا علم نہیں ان دونوں صورتوں کی تفصیل	1031	تحالُف کا طریقہ	1040
		اگر ثمن میں اختلاف ضمنی طور پر ہو تو تحالف نہیں	1040
مدعی علیہ نے حلف کے بدلے کوئی چیز مدعی کو دے دی یا دونوں نے صلح کرلی یہ جائز ہے اور اگر مدعی نے حلف ساقط کردیا تو ساقط نہ ہوگا	1031	ثمن یا مبیع کے سوا دوسری چیزوں میں اختلاف سے تحالف نہیں	1040
		نفس عقد بیع میں اختلاف ہو تحالف نہیں	1041
مدعی علیہ نے دعوے سے انکار کیا پھر حلف سے بھی انکار کیا اس کی تاویل	1032	جنس ثمن میں اختلاف سے تحالف ہے اگرچہ مبیع ہلاک ہوچکی ہو	1041
حلف کا بیان	**1032**	ثمن و میعاد، دونوں میں اختلاف ہے اور دونوں نے گواہ پیش کیے	1041
قسم کے الفاظ اور اس میں تغلیظ کی صورتیں	1032		
یہود و نصاریٰ و دیگر کفار کو کن لفظوں سے قسم دی جائے	1033	بیع سلم میں اقالہ کے بعد راس المال میں اختلاف ہوا	1041
کبھی سبب پر قسم دیتے ہیں اور کبھی حاصل پر دونوں کی تفصیل	1034	بیع میں اقالہ کے بعد مقدار ثمن میں اختلاف ہوا	1041
مدعی علیہ کہتا ہے مدعی پہلے قسم کھلا چکا ہے اب نہیں کھاؤں گا	1037	زوجین میں مہر کی کمی بیشی میں اختلاف ہوا	1042
مدعی علیہ کہتا ہے میں حلف کر چکا ہوں کہ کبھی قسم نہ کھاؤں گا	1038	موجر و مستاجر میں اختلاف ہے تو کس صورت میں تحالف ہے	1043
تحالُف کا بیان	**1038**		
تحالف کی صورتیں	1038	دو شخصوں نے دعویٰ کیا ایک نے بیع کا دوسرے نے اجارہ کا	1043
پہلے کس کو حلف دیا جائے	1039	سامان خانہ داری میں زوجین یا باپ بیٹے وغیرہم میں اختلاف	1044
محض تحالف سے بیع فسخ نہیں ہوگی، بلکہ دونوں فسخ کریں			

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
کس کومدعیٰ علیہ بنایاجاسکتاھے اورکس کی حاضری ضروری ھے	1046
دعوےٰ دفع کرنے کا بیان	1047
جواب دعوےٰ	1052
دوشخصوں کے دعوےٰ کرنے کا بیان	1053
کہاں ذوالید کے گواہ معتبر ہونگے اور کہاں خارج کے	1053
دونوں مدعیوں نے اپنی ملک گواہوں سے ثابت کردی دونوں کونصف نصف دیدی جائے	1054
زید نے پورے مکان کا دعوے کیا اور بکر نے آدھے کا تین چوتھائی زید کو اور ایک چوتھائی بکر کو دی جائے اور مکان انہیں دونوں کے قبضہ میں ہے، تو کل زید کو ملے گا	1054
تین شخصوں کے قبضہ میں مکان ہے ایک نے کل کا دعوے کیا دوسرے نے نصف کا تیسرے نے ثلث کا اسے کیوں کر تقسیم کیا جائے	1054
وقف کا دعوے ملک مطلق کے حکم میں ہے	1054
دوگواہوں سے ثابت ہوا کہ اولاً زید پر وقف کرنے کا اقرار کیا ہے اور دو سے اولاً عمرو پر وقف کرنے کا اقرار	1055
دونوں مدعیوں نے گواہ پیش نہیں کیے تو ذوالید پر دونوں کے مقابل میں حلف دیا جائے	1055
خارج نے ملک مطلق کا دعویٰ کیا اور ذوالید نے اُسی سے خریدنا بتایا یا دونوں نے ملک کا ایسا سبب بیان کیا جس میں تکرار نہیں ہوتی تو ذوالید کے گواہ معتبر ہیں	1055
ایسا سبب بیان کیا جو مکرر ہوسکتا ہو تو خارج کو ترجیح ہے	1056
مرغی غصب کی اُس نے انڈے دیے کچھ انڈے اسی مرغی کے نیچے بٹھائے کچھ اپنی مرغی کے نیچے، اس کا کیا حکم ہے	1056
ایک جانور کو دونوں اپنے گھر کا بچہ بتاتے ہیں اس کی صورتیں	1056
ایک عورت کے متعلق دوشخصوں نے نکاح کا دعوے کیا	1057
مرد نے دعوے کیا کہ میں نے اس عورت سے نکاح کیا اور عورت کی بہن دعوے کرتی ہے میں نے اس مرد سے نکاح کیا مرد کے گواہ معتبر ہیں	1058
مرد نے نکاح کا دعوے کیا عورت نے انکار کردیا پھر اس عورت نے قاضی کے پاس نکاح کا اقرار کرلیا یہ صحیح ہے	1059
ایک ہزار پر نکاح کا دعوے کیا اور دو ہزار پر نکاح ہونا گواہوں سے ثابت کیا گواہ معتبر ہیں	1059
ایک چیز کے متعلق دوشخص خریدنے کا دعوے کرتے ہیں	1059
بیع وہبہ وصدقہ ورہن ومَہر وغصب وامانت میں کس کو ترجیح ہے	1061
ایک طرف گواہ کم ہیں دوسری طرف زیادہ یا ایک طرف اعدل ہوں دوسری طرف عادل تو کسی کو ترجیح نہیں	1062
قبضہ کی بنا پر فیصلہ	**1063**
خودرو غلّہ مالک زمین کا ہے	1063
نہر کے کنارے پر بندا ہے اس میں اختلاف ہے تو کس کا قرار دیا جائے	1063
مٹی جس کی زمین میں جمع ہوگئی اُسی کی ہے	1064
پن چکی میں آٹا اُڑتا ہے یہ کس کا ہے	1064
ڈلاؤ پر راکھ اور گوبر پھینکتے ہیں جو لیجائے اُس کا ہے	1064
کپڑے اور جانور وغیرہ پر کیونکر قبضہ ثابت ہوگا	1064

www.dawateislami.net

دیوار میں دو شخصوں نے اختلاف کیا تو کس کی قرار پائے	1065
دیوار مشترک جھک گئی جس کی طرف جھکی ہے وہ دوسرے سے کہتا ہے سامان اُتار لو ورنہ دیوار گرنے سے نقصان ہوگا اُس نے نہیں اُتارا تو نقصان دینا ہوگا	1067
پردہ کی دیوار مشترک تھی گر گئی تو دونوں بنوائیں	1067
مکان مشترک میں صحن کی کس طرح تقسیم ہو	1067
پانی میں نزاع ہو تو اُس کی تقسیم کھیتوں کی کمی بیشی کے حساب پر ہوگی	1068
غیر منقول میں گواہوں سے قبضہ ثابت ہوگا یا تصرف مالکانہ سے	1068
ملک فی الحال کا دعوے ہے اور گواہوں سے زمانۂ گزشتہ کی مِلک ثابت ہوئی	1068
دعوائے نسب کا بیان	**1068**
مدعیٰ علیہ کو معلوم ہو کہ مدعی کا دعوے درست ہے تو انکار جائز نہیں	1071
حق مجہول پر حلف نہیں دیا جاتا مگر چند مواقع میں	1072
چند چیزیں مانع دعوائے مِلک ہیں	1072
اقرار کا بیان	**1072**
اقرار خبر ہے مگر اس میں انشا کے معنے بھی پائے جاتے ہیں	1074
اقرار کے خبر ہونے کے شواہد	1074
اس کے انشا ہونے کے احکام	1075
مقرلہ کی ملک نفس اقرار سے ثابت ہو جاتی ہے	1075
اقرار میں شرط خیار باطل ہے	1075
اقرار کے شرائط اور غلام و نابالغ اور نشہ والے کا اقرار	1075
مقربہ مجہول ہو جب بھی اقرار صحیح ہے	1076

شرط یہ ہے کہ مقربہ کی تسلیم واجب ہو	1076
مقر یا مقرلہ کی جہالت	1076
مجہول چیز کا اقرار کیا تو اس کو بیان کرنے پر مجبور کیا جائے گا	1076
مقرلہ کو معلوم ہے کہ مقر اپنے اقرار میں جھوٹا ہے تو لینا جائز نہیں	1078
اقرار کے الفاظ	1078
اشارہ کا کہاں اعتبار ہے کہاں نہیں	1082
دَین مؤجل یا کرایہ پر مکان ہونے کا اقرار	1082
فلاں کے اس قسم کے روپے میرے ذمہ ہیں	1082
ایک چیز کے اقرار میں دوسری چیز کہاں داخل ہے کہاں نہیں	1083
حمل کا اقرار یا حمل کے لیے اقرار صحیح ہے	1085
حمل کے لیے اقرار کیا یہ اُس وقت صحیح ہے کہ سبب ایسا بیان کرے جو ہو سکے	1085
بچہ کے لیے اقرار اور آزاد محجور کا اقرار	1086
اقرار میں خیار شرط	1086
تحریری اقرار	1087
چند مرتبہ اقرار کیا تو ایک اقرار ہے یا متعدد	1089
اقرار کے بعد کہتا ہے میں نے جھوٹا اقرار کیا تھا	1090
اقرار وارث بعد موت مورث	**1091**
استثنا اور اس کے متعلقات کا بیان	**1092**
اقرار کے بعد ان شاء اللہ کہا یا اُس کو شرط پر معلق کیا اقرار باطل ہو گیا	1095
توابع کا استثنا صحیح نہیں	1096
اپنے ذمہ ثمن کا اقرار کیا اس کی چند صورتیں	1096

www.dawateislami.net

یہ اقرار کیا کہ یہ چیز مجھے زید نے دی ہے اور یہ عمرو کی ہے تو کس کو واپس دے	1097
روپے کا اقرار کیا اس کے بعد یہ کہا کہ یہ حرام کے ہیں تو کیا حکم ہے	1097
روپے کا اقرار کیا اس کے بعد کہتا ہے وہ کھوٹے ہیں	1098
بیع تلجئہ کا اقرار کیا یا کہتا ہے تلجئہ کے طور پر اقرار کیا	1098
نکاح و طلاق کا اقرار	**1099**
طلاق وظہار وایلا وخلع نکاح کا اقرار ہے	1099
خرید وفروخت کے متعلق اقرار	1100
وصی کا اقرار	**1103**
ودیعت و غصب وغیرہ کا اقرار	**1105**
دَین کی وصولی کا اقرار	1107
اقرارِ مریض کا بیان	**1111**
مریض نے دَینِ صحت کا اقرار کیا یا ایسے دَین کا جس کا سبب معروف ہے	1111
مریض نے اجنبی کے لیے اقرار کیا یا وارث کیلئے، دونوں کے احکام	1111
مریض کو یہ اختیار نہیں کہ بعض دائن کا دَین ادا کرے بعض کا نہ کرے	1112
مریض نے قرض لیا ہے یا کوئی چیز خریدی ہے تو دَین وثمن ادا کر سکتا ہے	1112
چیز خریدی اور بغیر دام دیے مرگیا	1112
مریض نے دَین کا اقرار کیا پھر دوسرے دَین کا اقرار کیا، دونوں برابر ہیں	1112
مریض نے ایک ایک ہزار روپے کا تین شخصوں کے لیے اقرار	
کیا اور اُس کے پاس ایک ہزار ہی ہیں	1113
مریض نے اپنے باپ کے ذمہ دَین کا اقرار کیا اور اس کے قبضہ میں باپ کا مکان ہے	1113
مریض نے وِدیعت یا عاریت وصول پانے کا اقرار کیا	1113
مریض نے دَین معاف کر دیا یہ صحیح ہے یا نہیں	1114
یہ اقرار کیا کہ یہ چیز صحت میں بیچ دی تھی اور ثمن وصول پالیا	1114
یہ اقرار کیا فلاں کے ذمہ دَین تھا وہ وصول پالیا	1114
بدلِ خلع وصول پانے کا اقرار	1114
غبن فاحش کے ساتھ صحت میں بشرط خیار چیز خریدی اور مرض میں بیع کو جائز کیا	1114
عورت نے مہر وصول پانے کا اقرار کیا اور مہر معاف کر دیا	1114
مریض نے اموال کثیرہ کا دعوے کیا تھا، مدعیٰ علیہ سے کچھ لے کر صلح کر لی اور اقرار کر لیا کہ میرا کچھ نہیں چاہیے، ورثہ کہتے ہیں ہمیں محروم کرنے کے لیے یہ صورت کی گئی	1115
وارث کہتا ہے کہ میرے لیے صحت میں اقرار کیا تھا	1115
وارث سے مراد وقتِ موت وارث، نہ کہ وقتِ اقرار	1115
مریض نے اجنبیہ کے لیے وصیت کی یا ہبہ کیا پھر اُس سے نکاح کیا	1116
مریض نے اجنبی کے لیے اقرار کیا اُس اجنبی نے کہا کہ مریض کے وارث کی ہے	1116
مریض نے وارث کے لیے اقرار کیا یہ باطل ہے	1116
وارث کے لیے وصیت باطل ہے	1116
وقف کا اقرار کیا اس کی دو صورتیں ہیں	1117

www.dawateislami.net

مریض نے دَین کا اقرار کیا اور مرا نہیں یہ اقرار مریض نہیں	1117
مریض نے وارث کی امانت ہلاک ہونے کا اقرار کیا	1117
مریض کی لڑکی مرچکی ہے اُس سے دَین وصول پانے کا اقرار صحیح ہے	1117
مریض نے زوجہ کے لیے اقرار کیا جو اولاد چھوڑ مری ہے یا مریض نے بیٹے کے لیے اقرار کیا جو مریض سے پہلے اولاد چھوڑ کر مرگیا، یہ اقرار صحیح نہیں	1117
ایک شخص دو چار روز کے لیے بیمار ہوجاتا ہے پھر دو چار روز کو اچھا ہوجاتا ہے اس کے اقرار کا کیا حکم ہے	1118
مریض نے حق کا اقرار کیا اور بیان نہیں کیا اس کا حکم	1118
مریض نے معین چیز کا وارث کے لیے اقرار کیا اور وارث اجنبی کی وہ چیز بتاتا ہے	1118
مریض نے غاصب سے مغصوب منہ کی قیمت وصول پانے کا اقرار کیا	1118
مریض نے ایک چیز بیچی اور اُس کے پاس کوئی مال نہیں ہے اور بکثرت دَین ہے اُس کا یہ اقرار کہ چیز کی قیمت وصول پائی صحیح نہیں	1119
ایک شخص نے صحت میں چیز بیچی اُس کے مرنے کے بعد مشتری بوجہ عیب چیز کو واپس کرنا چاہتا ہے	1119
مریض نے دَین ادا کرنے کے لیے وارث کو روپے دیے وہ کہتا ہے دے دیے مگر دائن انکار کرتا ہے	1119
مریض نے اپنی چیز بیچنے کے لیے وارث کو وکیل کیا	1119
گواہوں کے سامنے باپ کے پاس ہزار روپے امانت رکھے	
باپ کہتا ہے کہ خرچ کرڈالے یا ضائع ہوگئے یا دے دیے	1120
مریض سے اُس کی زوجہ نے طلاق مانگی اُس نے دے دی پھر اس کے لیے مریض نے اقرار کیا	1120
مریض نے اقرار کیا کہ یہ روپے لقطہ ہیں	1120
مریض کے تین بیٹے ہیں ایک پر دَین ہے، مریض نے دَین وصول پانے کا اقرار کیا اور باقی دو میں سے ایک اقرار کرتا ہے ایک انکار	1121
مجہول النسب کے لیے مال کا اقرار کیا پھر اُس کے بیٹے ہونے کا اقرار کیا	1121
عورت کو بائن طلاق دی پھر اس کے لیے دَین کا اقرار کیا	1121
اقرار نسب	**1122**
بھائی کے اقرار کرنے سے نسب ثابت نہیں ہوگا	1122
مرد کن لوگوں کا اقرار کرسکتا ہے اور عورت کن لوگوں کا اور اس اقرار کے شرائط	1122
ان اقراروں کے صحیح ہونے کا مطلب	1122
غلام کا زمانۂ صحت یا مرض میں مالک ہوا اور حالت مرض میں کہتا ہے یہ میرا بیٹا ہے اقرار صحیح ہے	1123
مقر کے مرنے کے بعد بھی مقر لہ اس کی تصدیق کرسکتا ہے	1123
نسب کا اس طرح اقرار جس کا بوجھ دوسرے پر پڑے یہ صحیح نہیں	1123
جس اقرار میں تحمیلِ نسب غیر پر ہوتی ہے اُس میں احکام جاری ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ اقرار سے رجوع نہ کیا ہو	1124

www.dawateislami.net

باپ کے مرنے کے بعد کسی کے بھائی ہونے کا اقرار کیا وہ اس کے حصہ میں نصف کا شریک ہے	1124
تنہا پھوپی وارث تھی اُس نے اپنے سے مقدم کسی وارث کا اقرار کیا	1124
اقرار کی بعض صورتوں میں اس کا اثر دوسروں پر بھی پڑتا ہے	1125
عورت مجہولۃ النسب نے اپنے لونڈی ہونے کا اقرار کیا یہ اقرار اس کے حق میں معتبر ہے شوہر اور اولاد کے حق میں نہیں	1125
مجہول النسب نے غلام کو آزاد کیا اس کے بعد اپنے غلام ہونے کا اقرار کیا عتق باطل نہ ہوگا	1125
اقرار کے بعض الفاظ	1126
جن الفاظ سے پکارنا یا گالی دینا مقصود ہوتا ہے وہ اقرار عیب نہیں	1126
چند ایسے اقرار ہیں کہ مُقرلہ کے رد کرنے سے رد نہیں ہوتے	1126
وارث نے اقرار کیا کہ وصی سے میں نے کل ترکہ وصول پایا یا جن لوگوں پر میرے باپ کے دیون تھے میں نے سب وصول پائے، اس کے بعد دعوے کرسکتا ہے یا وصی سے صلح کر لی پھر اس کے پاس ایسی چیز دیکھی جو بوقتِ صلح ظاہر نہیں کی گئی اس کا دعویٰ کرسکتا ہے	1127
دخول کے بعد اِقرار کیا کہ قبلِ دخول طلاق دے دی تھی پورا مَہر اور نصف مہر لازم ہے	1127
وقف کی آمدنی کا میں مستحق نہیں ہوں فلاں ہے یہ اقرار صحیح ہے	1127
اقرار کیا کہ ہم نے غصب کیا پھر کہتا ہے کہ ہم دس شخص تھے پورا ضمان اس پر لازم ہے	1127
مفتی کے غلط فتویٰ کی بنا پر طلاق کا اقرار کیا یہ عذر دیانۃً مسموع ہے	1128
اقرار کیا کہ میرے والد نے فلاں کے لیے وصیت کی بلکہ فلاں کے لیے تو پہلے ہی کے لیے وصیت ہے	1128
یہ کہتا ہے کہ نابالغی یا حالتِ سرسام میں اقرار کیا مقر کا قول معتبر ہے	1128
مرد کہتا ہے کہ میں نے نابالغی میں نکاح کیا عورت کہتی ہے تم بالغ تھے یا مرد کہتا ہے کہ وقتِ نکاح مجوسی تھا عورت کہتی ہے تم مسلمان تھے	1128
شرکت مفاوضہ میں ایک شریک نے دوسرے کے ذمہ قبلِ شرکت دَین کا اقرار کیا دوسرا انکار کرتا ہے اور طالب زمانۂ شرکت کا دَین بتاتا ہے تو دَین دونوں پر ہے	1128
اس چیز میں مَیں اور فلاں شریک ہیں تو دونوں کی نصف نصف قرار دی جائے گی	1129
یہ اقرار کیا کہ فلاں کے ذمہ میرا کوئی حق نہیں تو حقوق مالیہ اور غیر مالیہ سب سے براءت ہے	1129
مدعی نے گواہوں سے ہزار روپے ثابت کیے مدعیٰ علیہ نے ہزار روپے کی معافی گواہوں سے ثابت کی اس کی چند صورتیں ہیں	1129
صلح کا بیان	**1130**
صلح میں ایجاب وقبول ضروری ہیں یا نہیں اور صلح کے شرائط	1132
بدل صلح کبھی مال ہوتا ہے کبھی منفعت	1134
صلح کا حکم	1134
صلح کی تین صورتیں ہیں اگر مال سے مال پر صلح ہو تو بیع کے احکام جاری ہوں گے	1135
جو صلح بیع کے حکم میں ہے اُس میں دو باتوں میں بیع کا حکم نہیں	1135

www.dawateislami.net

صلح بیع کے حکم میں اُس وقت ہے کہ غیر جنس پر صلح ہو	1135	غلام مشترک کو ایک شریک نے آزاد کیا اور یہ مال دار ہے اُس نے دوسرے شریک سے نصف قیمت سے زیادہ پر صلح کی یہ ناجائز ہے	1141
اُس صلح میں میعاد مجہول ہونا صلح کو ناجائز کر دیتا ہے	1136		
مال کے دعوے میں منفعت پر صلح ہوئی یہ اجارہ کے حکم میں ہے	1136		
منفعت کا دعویٰ تھا اور مال پر صلح ہوئی یا ایک منفعت کا دعویٰ تھا دوسری منفعت پر صلح ہوئی یہ بھی اجارہ کے حکم میں ہے	1136	مغصوب چیز کو غاصب کے سوا کسی اور نے ہلاک کر دیا تو مالک اُس غاصب یا ہلاک کرنے والے سے کم قیمت پر صلح کر سکتا ہے	1141
انکار و سکوت کے بعد جو صلح ہوئی حق مدعی میں معاوضہ ہے اور حق مدعیٰ علیہ میں قسم کا فدیہ	1136	جنایت عمد میں دیت سے زیادہ پر صلح ہوسکتی ہے اور جنایت خطا میں زیادہ پر نہیں ہوسکتی	1141
انکار یا سکوت کے بعد صلح ہوئی اور مدعی کو معلوم ہے کہ دعوے غلط ہے تو بدل صلح لینا مدعی کو ناجائز ہے اور مدعیٰ علیہ جھوٹا ہے تو صلح کے ذریعہ حق مدعی سے بری نہ ہوگا	1137	صلح کے لیے وکیل کیا اُس نے صلح کی تو حقوق اُس کی طرف راجع ہوں گے یا نہیں	1141
		فضولی کی صلح کا حکم	1142
صلح کے بعد اُس چیز میں یا بدل صلح میں کسی نے حق ثابت کر دیا تو کیا حکم ہے	1137	زمین کے وقف کا دعوے کیا مدعیٰ علیہ منکر ہے اُس میں صلح ہوسکتی ہے یا نہیں	1142
بدل صلح تسلیم سے قبل ہلاک ہوگیا	1138	صلح کے بعد دوسری صلح ہوئی تو پہلی کا اعتبار ہے یا دوسری کا	1142
مکان کا دعویٰ تھا اور صلح ہوگئی پھر مکان میں استحقاق ہوا	1138	امین سے صلح ہوسکتی ہے یا نہیں	1142
عین کے دعویٰ میں اُس کے ایک جز پر صلح ناجائز ہے	1138	صلح کی خواہش کرنا دعوے کا اقرار نہیں	1143
دَین کے دعویٰ میں ایک جز پر صلح جائز ہے	1139	عیب کا دعویٰ تھا صلح ہوگئی پھر معلوم ہوا کہ عیب تھا ہی نہیں یا زائل ہو چکا تھا یہ صلح باطل ہے	1143
دعوائے مال و منفعت میں صلح مطلقاً جائز ہے	1139		
ایک شخص پر غلام ہونے کا دعوے کیا اور صلح ہوگئی یہ عتق ہے	1139	**دعوائے دَین میں صلح کا بیان**	**1144**
عورت پر نکاح کا دعویٰ تھا مال دے کر اُس نے صلح کی یہ خلع کے حکم میں ہے اور عورت نے نکاح کا دعویٰ کیا مرد نے مال دے کر صلح کی یہ ناجائز ہے	140	دعوائے دَین میں اُسی جنس پر صلح ہو تو بعض حق کو چھوڑنا کہا جائے گا اور غیر جنس پر صلح ہوئی تو معاوضہ ہے	1144
		ہزار روپے باقی ہیں صلح ہوئی کہ پانچ سو روپے کل دے گا اس کی پانچ صورتیں ہیں	1144
غلام ماذون نے عمداً قتل کیا اور مال پر صلح کی یہ ناجائز ہے مگر قصاص ساقط اور ماذون کے غلام نے قتل کیا تو صلح ہوسکتی ہے	140	ایک سو روپے اور دس اشرفیاں باقی ہیں ایک سو دس روپیہ پر صلح ہوئی یہ جائز ہے یا نہیں	1145
مال مغصوب ہلاک ہوگیا، مالک و غاصب نے صلح کی اس کی صورتیں	1140		

www.dawateislami.net

یوہیں صلح ہوئی کہ اگر ایک ماہ میں دو گے تو سو روپے ورنہ دوسو روپے، یہ صلح ناجائز ہے	1145
روپے باقی ہیں گیہوں پر صلح ہوئی یا گیہوں باقی ہیں جَو یا روپے پر صلح ہوئی ان کے احکام	1145
روپے کا دعویٰ ہے اور صلح ہوئی کہ مدیون اس مکان میں اتنے دِن رہ کر دائن کو دے دے گا یہ ناجائز ہے	1146
دائن مدیون سے اقرار کرانا چاہتا ہے مدیون کہتا ہے کہ کچھ کم کردو یا میعاد مقرر کردو ورنہ اقرار نہ کروں گا اُس نے ایسا کردیا یہ جائز ہے	1146
دَین مشترک میں جو کچھ ایک شریک وصول کرے گا اُس میں سے دوسرا شریک بقدر اپنے حصہ کے لے سکتا ہے اور دَین مشترک کی صورتیں	1146
ایک شریک نے غیر جنس پر صلح کی تو دوسرا شریک اس میں سے نصف لے لے یا پہلا شریک نصف دَین کا دوسرے کے لیے ضامن ہوجائے	1147
شریک نے اپنے نصف دَین کے عوض میں مدیون سے کوئی چیز خریدی تو چہارم دَین کا ضامن ہوگیا	1147
شریک نے اپنا حصہ معاف کردیا تو اس سے مطالبہ نہیں ہوسکتا یوہیں اگر اس کے ذمّہ مدیون کا پہلے سے دَین تھا اُس سے مقاصہ کیا تو مطالبہ نہیں ہوسکتا	1148
شریک نے اپنے حصّہ کا دَین جدید سے مقاصہ کیا تو دوسرا اس سے وصول کرسکتا ہے	1148
مدیون کی چیز کرایہ پر لی اور اُجرت دَین کا حصہ قرار پایا یہ دَین پر قبضہ ہے اور قصداً اس کی چیز تلف کرکے حصۂ دَین پر مصالحت کی یہ قبضہ نہیں	1148
شریک نے مدیون کے لیے میعاد مقرر کردی اس کی صورتیں	1148
دو شخصوں نے شرکت کے ساتھ سلم کی تھی ان میں سے ایک نے مسلم الیہ سے صلح کرلی یہ صلح دوسرے کی اجازت پر موقوف ہے	1149
دو شخصوں کے دو قسم کے دَین ایک شخص پر ہیں دونوں نے مل کر اُس سے صلح کی یہ جائز ہے	1149
تخارُج کا بیان	**1150**
اس کا مطلب اور یہ کہ کس صورت میں جائز ہے اور کب نہیں	1150
خارج ہونے والے کو سونا یا چاندی دے کر جدا کیا اس کے جواز کے شرائط	1150
عروض دے کر جدا کیا یہ مطلقاً جائز ہے یا ورثہ اس کی وراثت سے منکر ہیں تو جو کچھ دے کر نکالیں مطلقاً جائز ہے	1151
ترکہ میں دَین ہے اور خارج یوں کیا کہ دَین وصول کرکے ہم لیں گے تجھے نہیں دیں گے یہ ناجائز ہے اس کے جائز ہونے کی تین صورتیں ہیں	1151
ترکہ میں دَین نہیں ہے مگر جو چیزیں ہیں وہ کل معلوم نہیں تو صلح ہوسکتی ہے	1151
میت پر اتنا دَین ہے کہ کل ترکہ کو مستغرق ہے تو مصالحت اور تقسیم درست نہیں	1152
اگر دَین مستغرق نہ ہو تو مصالحت و تقسیم ہوسکتی ہے	1152
تخارج کے بعد ایک چیز ظاہر ہوئی جو معلوم نہ تھی تو مصالحت درست ہے یا نہیں	1153
اجنبی نے ترکہ میں دعویٰ کیا اور ایک وارث نے اُس سے صلح کرلی	1153

www.dawateislami.net

عورت نے میراث کا دعوے کیا ورثہ نے اُس سے صلح کی	1153
مَہر و نکاح و طلاق ونفقہ میں صلح	1153
نفقہ کا دعویٰ تھا ایک مقدار پر صلح ہوگئی اس کے بعد اُس میں کمی بیشی ہوسکتی ہے یا نہیں	1154
عدت اگر دنوں سے ہے تو نفقہ میں مقدار معین پر صلح ہوسکتی ہے ورنہ نہیں	1154
معتدہ کے لیے سکنٰے کی جگہ روپیہ پر صلح ہوئی یہ ناجائز	1155
ودیعت و ہبہ و اجارہ و مضاربت ورھن میں صلح	1155
جس کے پاس دوسرے کی چیزیں تھیں اُس نے کسی کے پاس ودیعت رکھی پھر اُس سے لے کر کسی اور کے پاس رکھی پھر اُس سے واپس لی اور اس میں کی کوئی چیز گم ہوگئی ہے اور معلوم نہیں کس کے پاس گی، تو صلح ہوسکتی ہے یا نہیں	1155
ایک شخص نے دعوے کیا مدعیٰ علیہ کہتا ہے یہ چیز میرے پاس امانت ہے اس میں صلح جائز ہے	1156
مستعیر و مالک میں صلح	1156
مضارب ورب المال میں صلح	1156
واہب وموہوب لہ میں صلح	1156
معین گیہوں پر اجیر رکھا اور روپیہ پر صلح ہوئی یہ ناجائز ہے	1157
مالک اور کرایہ دار میں مدت اور اجرت میں اختلاف ہے زیادہ پر صلح ہوسکتی ہے	1158
گھوڑا کرایہ پر لیا مالک اور کرایہ دار میں مقدار کرایہ اور جہاں تک جانا ہے دونوں میں اختلاف ہے صلح ہوسکتی ہے	1158
راہن ومرتہن میں صلح	1158
غصب و سرقہ واکراہ میں صلح	1159
غاصب کے پاس کسی نے چیز ہلاک کردی مالک غاصب سے بھی صلح کرسکتا ہے اور ہلاک کنندہ سے بھی	1159
گیہوں غصب کیے اور صلح روپے پر ہوئی اس کی صورتیں	1159
ایک من گیہوں اور ایک من جَو غصب کیے اور خرچ کر ڈالنے کے بعد ایک من جو پر صلح ہوئی	1159
گیہوں غصب کیے اور انہیں کے نصف پر صلح ہوئی یا جانور غصب کیا اور نصف پر صلح ہوئی	1160
ایک ہزار غصب کیے اور ان کے نصف پر صلح ہوئی قضاءً جائز ہے مگر بقیہ کو واپس دے دینا دیانتاً واجب ہے	1160
چاندی کا برتن غصب کیا قیمت پر صلح ہوئی یا قاضی نے حکم دیا قبل قبضہ جدا ہونے سے نہ فیصلہ باطل ہوگا نہ صلح	1160
موچی کی دوکان پر لوگوں کے جوتے رکھے تھے کسی کا جوڑا چوری گیا چور سے موچی نے صلح کرلی بغیر اجازتِ مالک جائز ہے یا نہیں	1160
صلح کرنے پر مجبور کیا گیا یہ صلح ناجائز ہے	1160
کام کرنے والوں سے صلح	1161
دھوبی نے کپڑے کو زور سے پٹکا اور پھٹ گیا اُس میں صلح کی صورتیں	1161
دھوبی کہتا ہے کپڑا دے دیا مالک کہتا ہے نہیں دیا یا دُھلائی دی یا نہیں اس میں اختلاف ہے صلح ہوسکتی ہے	1161
اجیر مشترک یا اجیر خاص کے پاس سے چیز ہلاک ہوگئی تو صلح نہیں ہوسکتی	1161

www.dawateislami.net

کپڑا بننے والے کو سوت دیا مگر جتنا چوڑا لمبا بننے کو کہا تھا اُس سے کم یا زیادہ کردیا یہاں کیا حکم ہے اور صلح ہوسکتی ہے یا نہیں	1162
کپڑا رنگنے کو دیا اور جتنا رنگ ڈالنے کو کہا تھا اُس سے زیادہ ڈال دیا اس کا حکم کیا ہے؟ اور صلح کس طرح ہوگی	1162
بیع میں صلح	**1162**
بیع میں استحقاق ہوا مشتری نے مستحق سے صلح کی یہ جائز ہے	1162
دعوے کرتا ہے کہ بیع فاسد ہوئی مگر گواہ نہیں ہیں بائع سے صلح کرلی یہ ناجائز ہے	1162
سلم میں رأس المال پر صلح ہوسکتی ہے دوسری چیز پر نہیں	1163
بیع سلم میں صلح کی صورتیں	1163
صلح میں خیار	**1165**
جو صلح بیع کے حکم میں ہے، اُس میں خیارِ شرط جائز ہے	1165
جس چیز پر خیار کے ساتھ صلح ہوئی وہ ضائع ہوگئی اس کا کیا حکم ہے	1165
صاحبِ خیار کہتا ہے میں نے فسخ کردیا دوسرا منکر ہے تو کس کی بات معتبر ہے اور گواہ کس کے	1166
دو شخص مدعی تھے اور دونوں نے خیار کے ساتھ مدعیٰ علیہ سے صلح کی تنہا ایک فسخ نہیں کرسکتا	1166
جس چیز پر صلح ہوئی اوس میں عیب نکلا یا استحقاق ہوا یا خیار رویت کی وجہ سے واپس کردی	1166
مبیع میں عیب نکلا، اور بائع و مشتری نے صلح کی	1167
تھان خرید کر دھونے کے لیے دے دیا دھو کر آیا تو پھٹا ہوا نکلا مشتری کو معلوم نہیں کہ بائع کے یہاں پھٹا تھا یا دھوبی نے پھاڑا یہاں صلح کی کیا صورت ہے	1168
جائداد غیر منقولہ میں صلح	**1169**
دو شخصوں نے دعوے کیا کہ یہ مکان ہمارے باپ کا متروکہ ہے اُن میں سے ایک نے مدعیٰ علیہ سے صلح کی اس کی چند صورتیں ہیں	1170
دروازہ یا روشندان کے متعلق پڑوسی سے صلح	1171
زمین کے مالک پر دعویٰ کیا کہ اُس میں زراعت میری ہے اور صلح ہوگئی	1171
شارع عام پر سائبان لٹکایا اس کے ہٹانے کا دعوے کیا گیا صلح ہوسکتی ہے یا نہیں	1171
درخت کی شاخ کسی کے مکان میں آگئی، وہ کاٹنا چاہتا ہے اس میں اور مالک درخت میں صلح ناجائز ہے	1171
یمین کے متعلق صلح	**1172**
دوسرے کی طرف سے صلح	**1173**
فضولی نے صلح کی یہ صلح مدعیٰ علیہ کی اجازت پر موقوف ہے	1173
مدعیٰ علیہ منکر ہے اور اس نے کسی کو صلح پر مامور کیا ہے یہ صلح مدعیٰ علیہ پر نافذ ہوگی	1173
اجنبی نے صلح کی اضافت اپنے مال کی طرف کی یا بدلِ صلح کا ضامن ہوگیا یہ صلح مدعیٰ علیہ پر نافذ ہے مگر پہلی صورت میں اجنبی کو بدل صلح دینا ہوگا، اور دوسری میں مدعی کو اختیار ہے، مدعیٰ علیہ سے لے یا اجنبی سے	1174
اجنبی نے صلح کی پھر بدل صلح دینے سے انکار کرتا ہے	1174
اجنبی نے بدل صلح دے دیا مگر عیب کی وجہ سے مدعی نے واپس کردیا تو اب اس سے مطالبہ نہیں ہوسکتا	1174
فضولی نے اس شرط پر صلح کی کہ جس چیز کا دعویٰ ہے یہ لے گا	1174

www.dawateislami.net

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ط

کفالت کا بیان

اصطلاحِ شرع میں کفالت کے معنی یہ ہیں کہ ایک شخص اپنے ذمہ کو دوسرے کے ذمہ کے ساتھ مطالبہ میں ضم کر دے یعنی مطالبہ ایک شخص کے ذمہ تھا دوسرے نے بھی مطالبہ اپنے ذمہ لے لیا خواہ وہ مطالبہ نفس[1] کا ہو یا دَین[2] یا عین[3] کا۔[4] (ہدایہ، درمختار)

جس کا مطالبہ ہے اس کو طالب ومکفول لہ کہتے ہیں اور جس پر مطالبہ ہے وہ اصیل ومکفول عنہ ہے اور جس نے ذمہ داری کی وہ کفیل ہے اور جس چیز کی کفالت کی وہ مکفول بہ ہے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۱: جس مدعی[6] کو یہ ڈر ہو کہ معلوم نہیں مال وصول ہوگا یا نہ ہوگا اور جس مدعیٰ علیہ کو یہ اندیشہ ہو کہ کہیں حراست میں نہ لیا جاؤں[7] ان دونوں کو اس اندیشہ سے بچانے کے لیے کفالت کرنا محمود وحسن ہے[8] اور اگر کفیل یہ سمجھتا ہو کہ مجھے خود شرمندگی حاصل ہوگی تو اس سے بچنا ہی احتیاط ہے توریت مقدس[9] میں ہے کہ کفالت کی ابتدا ملامت ہے اور اوسط ندامت ہے اور آخر غرامت ہے یعنی ضامن ہوتے ہی خود اس کا نفس یا دوسرے لوگ ملامت کریں گے اور جب اس سے

---

1 ...... یعنی کسی شخص کو حاضر کرنے کا مطالبہ۔

2 ...... قرض۔

3 ...... معین ومشخص چیز جیسے مکان اور سامان وغیرہ۔

4 ...... "الدر المختار"، کتاب الكفالة، ج ۷، ص ۵۸۹.

و"الهداية"، کتاب الكفالة، ج ۲، ص ۸۷.

5 ...... "الدر المختار"، کتاب الكفالة، ج ۷، ص ۵۹۵.

6 ...... دعوی کرنے والا۔

7 ...... گرفتار نہ کرلیا جاؤں۔

8 ...... تعریف کے قابل اور اچھا ہے۔

9 ...... حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب۔

www.dawateislami.net

مطالبہ ہونے لگا تو شرمندہ ہونا پڑتا ہے اور آخر یہ کہ گرہ سے [1] دینا پڑتا ہے۔ [2] (درمختار، ردالمحتار)

کفالت کا جواز اور اس کی مشروعیت قرآن وحدیث سے ثابت ہے اور اس کے جواز پر اجماع منعقد ہے۔ قرآن مجید سورۂ یوسف میں ہے۔ ﴿ وَاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ ﴾ [3] میں اس کا کفیل وضامن ہوں۔ حدیث میں ہے جس کو ابوداود و ترمذی نے روایت کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کفیل ضامن ہے۔ [4] ایک معاملہ میں حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کفالت کی تھی۔ [5] (فتح القدیر)

مسئلہ ۲ کفالت کے لیے الفاظ مخصوص ہیں جو بیان کیے جائیں گے اور اس کا رکن ایجاب وقبول ہے یعنی ایک شخص الفاظِ کفالت سے ایجاب کرے دوسرا قبول کرے۔ تنہا کفیل کے کہہ دینے سے کفالت نہیں ہوسکتی جب تک مکفول لہ [6] یا اجنبی شخص نے قبول نہ کیا ہو۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مکفول لہ یا اجنبی نے کسی سے کہا کہ تم فلاں کی کفالت کرلو اُس نے کفالت کرلی تو یہ کفالت صحیح ہے قبول کی اس صورت میں ضرورت نہیں۔ اور اگر کفیل نے کفالت کی اور مکفول لہ وہاں موجود نہیں ہے کہ قبول یا رد کرتا تو یہ کفالت مکفول لہ کی اجازت پر موقوف ہے جب خبر پہنچی اُس نے قبول کرلی کفالت صحیح ہوگئی۔ اور جب تک مکفول لہ نے جائز نہ کی ہو کفیل کفالت سے دست بردار ہوسکتا ہے۔ [7] (عالمگیری)

مسئلہ ۳ مکفول عنہ کا قبول کرنا یا اس کے کہنے سے کسی شخص کا کفالت کرنا کافی نہیں مثلاً اس نے کسی سے کہا میری کفالت کرلو اُس نے کفالت کرلی یا اُس نے خود ہی کہا کہ میں فلاں شخص کی طرف سے کفیل ہوتا ہوں اور مکفول عنہ [8] نے کہا میں نے قبول کیا یہ کفالت صحیح نہیں۔ [9] (عالمگیری)

مسئلہ ۴ مریض نے اپنے ورثہ سے کہا فلاں شخص کا میرے ذمہ یہ مطالبہ ہے تم ضامن ہوجاؤ۔ ورثہ نے کفالت کرلی

---

1 ...... جیب سے۔

2 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الکفالۃ، مطلب فی کفالۃ نفقۃ الزوجۃ، ج ۷، ص ۵۹۵.

3 ...... پ ۱۳، یوسف: ۷۲.

4 ...... "سنن الترمذی"، کتاب البیوع، باب ماجاء ان العاریۃ مؤدّاۃ، الحدیث ۱۲۶۹، ج ۳، ص ۳٤.

5 ...... " فتح القدیر"، کتاب الکفالۃ، ج ٦، ص ۲۸۳، ۲۸۵، ۲۸٦.

6 ...... جس کا مطالبہ ہے۔

7 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الکفالۃ، الباب الاول فی تعریف الکفالۃ... إلخ، ج ۳، ص ۲۵۲.

8 ...... جس پر مطالبہ ہے۔

9 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الکفالۃ، الباب الاول فی تعریف الکفالۃ... إلخ، ج ۳، ص ۲۵۲، ۲۵۳.

www.dawateislami.net

یہ کفالت درست ہے۔ اگرچہ مکفول لہ نے قبول نہ کیا ہو بلکہ وہاں موجود بھی نہ ہو۔ مریض کے مرنے کے بعد ورثہ سے مطالبہ ہوگا مگر میّت نے ترکہ نہ چھوڑا ہو تو ورثا ادا کرنے پر مجبور نہیں کیے جاسکتے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۵ مریض نے کسی اجنبی شخص کو اپنا ضامن بنایا وہ ضامن ہوگیا اگرچہ مکفول لہ موجود نہیں ہے کہ اس کفالت کو قبول کرے یہ کفالت بھی درست ہے لہٰذا اس اجنبی نے دَین ادا کر دیا تو اُس کے ترکہ سے وصول کرسکتا ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۶ مریض نے ورثہ سے ضمانت کو نہیں کہا بلکہ خود ورثہ ہی نے مریض سے کہا کہ لوگوں کے جو کچھ دیون[3] تمھارے ذمہ ہیں ہم ضامن ہیں اور قرض خواہ وہاں موجود نہیں ہیں کہ قبول کرتے یہ کفالت صحیح نہیں۔ اور اُس کے مرنے کے بعد ورثہ نے کفالت کی تو صحیح ہے۔[4] (خانیہ)

مسئلہ ۷ مکفول بہ[5] کبھی نفس ہوتا ہے کبھی مال۔ نفس کی کفالت کا یہ مطلب ہے کہ اُس شخص کو جس کی کفالت کی حاضر لائے جس طرح آج کل بھی کچہریوں میں ہوتا ہے کہ مدعیٰ علیہ[6] سے کفیل[7] طلب کیا جاتا ہے جو اس امر کا ذمہ دار ہوتا ہے اُس پر لازم ہے کہ تاریخ پر حاضر لائے اور نہ لائے تو خود اُسے حراست[8] میں رکھتے ہیں۔

کفالت کے شرائط

کفالت کے شرائط حسبِ ذیل ہیں:

(۱) کفیل کا عاقل ہونا۔ (۲) بالغ ہونا۔

مجنوں یا نابالغ نے کفالت کی، صحیح نہیں۔ مگر جب کہ ولی نے نابالغ کے لیے قرض لیا اور نابالغ سے کہہ دیا کہ تم اس مال کی کفالت کرلو اُس نے کفالت کر لی یہ کفالت صحیح ہے اور اس کفالت کا مطلب یہ ہوگا کہ نابالغ کو مال ادا کرنے کی اجازت ہے

---

1. "الفتاوی الھندیة"، کتاب الکفالة، الباب الاول فی تعریف الکفالة... الخ ج ۳، ص ۲۵۳.
2. المرجع السابق.
3. دین کی جمع قرضے۔
4. "الفتاوی الخانیة"، کتاب الکفالة والحوالة، فصل فی الکفالة بالمال، ج ۲، ص ۱۷٤.
5. جس چیز کی کفالت کی۔
6. جس پر دعویٰ کیا گیا ہے۔
7. ضامن۔
8. قید۔

www.dawateislami.net

اور اس صورت میں اس بچہ سے دَین کا مطالبہ ہوسکتا ہے اور کفالت نہ کرتا تو صرف ولی سے مطالبہ ہوتا۔ ولی نے نابالغ کو کفالتِ نفس کا حکم دیا اُس نے کفالت کرلی یہ صحیح نہیں۔[1] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۸ نابالغ نے کفالت کی اور بالغ ہونے کے بعد کفالت کا اقرار کرتا ہے تو اس سے مطالبہ نہیں ہوسکتا اور اگر بعد بلوغ اس میں اور طالب میں اختلاف ہوا یہ کہتا ہے میں نے نابالغی میں کفالت کی تھی اور طالب کہتا ہے بالغ ہونے کے بعد کفالت کی ہے تو نابالغ کا قول معتبر ہے۔[2] (عالمگیری)

(۳) آزاد ہونا۔

یہ شرطِ نفاذ ہے یعنی اگر غلام نے کفالت کی تو جب تک آزاد نہ ہو اُس سے مطالبہ نہیں ہوسکتا اگرچہ وہ ایسا غلام ہو جس کو تجارت کرنے کی اجازت ہو ہاں جب وہ آزاد ہوگیا تو اُس کفالت کی وجہ سے جو غلامی کی حالت میں کی تھی اُس سے مطالبہ ہوسکتا ہے اور اگر مولیٰ[3] نے اُسے کفالت کی اجازت دے دی تو اُس کی کفالت صحیح و نافذ ہے جب کہ مدیون[4] نہ ہو۔[5] (درمختار، عالمگیری)

(۴) مریض نہ ہونا۔

یعنی جو شخص مرض الموت میں ہو اور ثلث مال[6] سے زیادہ کی کفالت کرے تو صحیح نہیں۔ یوہیں اگر اُس پر اتنا دَین[7] ہو جو اُس کے ترکہ کو محیط ہو[8] تو بالکل کفالت نہیں کرسکتا۔ مریض نے وارث کے لیے یا وارث کی طرف سے کفالت کی یہ مطلقاً صحیح نہیں۔[9] (درمختار، ردالمحتار)

1...... "الدرالمختار"، کتاب الکفالۃ، ج ۷، ص ۵۹۳.
و"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الکفالۃ، الباب الاول فی تعریف الکفالۃ... إلخ، ج ۳، ص ۲۵۳.

2...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الکفالۃ، الباب الاول فی تعریف الکفالۃ ... إلخ، ج ۳، ص ۲۵۳.

3......آقا، مالک۔

4......مقروض۔

5......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الکفالۃ، الباب الاول فی تعریف الکفالۃ ... إلخ، ج ۳، ص ۲۵۳.
و"الدرالمختار"، کتاب الکفالۃ، ج۷، ص ۵۹۴.

6......مال کا تیسرا حصہ۔

7......قرض۔

8......اُس کی تمام میراث کو گھیرے ہوئے ہو۔

9...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الکفالۃ، مطلب فی کفالۃ نفقۃ الزوجۃ، ج ۷، ص ۵۹۴.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۹ اگر مریض پر بظاہر دین نہ تھا اُس نے کسی کی کفالت کی تھی پھر یہ اقرار کیا کہ مجھ پر اتنا دَین ہے جو کُل مال کو محیط ہے پھر مرگیا اس کا مال مقرلہ[1] کو ملے گا مکفول لہ[2] کو نہیں ملے گا۔ اور اگر اتنے مال کا اقرار کیا ہے جو کُل مال کو محیط نہیں ہے اور دَین نکالنے کے بعد جو بچا کفالت کی رقم اُس کی تہائی تک ہے تو یہ کفالت درست ہے اور اگر کفالت کی رقم تہائی سے زیادہ ہے تو تہائی کی قدر کفالت صحیح ہے۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰ مریض نے حالتِ مرض میں یہ اقرار کیا کہ میں نے صحت میں کفالت کی ہے یہ اُس کے پورے مال میں صحیح ہے بشرطیکہ یہ کفالت نہ وارث کے لیے ہو نہ وارث کی طرف سے ہو۔[4] (ردالمحتار)

(۵) مکفول بہ مقدور التسلیم ہو۔

یعنی جس چیز کی کفالت کی اُس کے ادا کرنے پر قادر ہو۔ حدود و قصاص کی کفالت نہیں ہوسکتی۔ جس پر حد واجب ہو اُسکے نفس کی کفالت ہوسکتی ہے۔ جبکہ اُس حد میں بندوں کا حق ہو۔ یوہیں میّت کی کفالت بالنفس[5] نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ جب وہ مرچکا تو حاضر کیونکر کرسکتا ہے بلکہ اگر زندگی میں کفالت کی تھی پھر مرگیا تو کفالت بالنفس باطل ہوگئی کہ وہ رہا ہی نہیں جس کی کفالت کی تھی۔

(۶) دَین کی کفالت کی تو وہ دَین صحیح ہو۔

یعنی بغیر ادا کیے یا مدعی[6] کے معاف کیے وہ ساقط نہ ہوسکے۔ بدل کتابت کی کفالت نہیں ہوسکتی کہ یہ دَین صحیح نہیں۔ یوہیں زوجہ کے نفقہ[7] کی کفالت نہیں ہوسکتی جب تک قاضی نے اس کا حکم نہ دیا ہو کہ یہ دَین صحیح نہیں۔

(۷) وہ دَین قائم ہو۔

---

1 ...... جس کے لیے اقرار کیا۔

2 ...... جس شخص کا مطالبہ ہے۔

3 ...... "ردالمحتار"، کتاب الکفالة، مطلب فی کفالة نفقة الزوجة، ج ۷، ص ۵۹۴.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... جان کی کفالت یعنی کسی شخص کو حاضر کرنے کی کفالت۔

6 ...... دعوی کرنے والا۔

7 ...... کھانے، پینے وغیرہ کے اخراجات۔

www.dawateislami.net

لہٰذا جو مفلس [1] مرا اور ترکہ نہیں چھوڑا اُس پر جو دَین ہے قابلِ کفالت نہیں کہ ایسے دَین کا دنیا میں مطالبہ ہی نہیں ہوسکتا۔ یہ دَین قائم نہ رہا۔ [2]

کفالت کے الفاظ

مسئلہ ۱۱ کفالت ایسے الفاظ سے ہوتی ہے جن سے کفیل کا ذمہ دار ہونا سمجھا جاتا ہو مثلاً خود لفظِ کفالت ضمانت۔ یہ مجھ پر ہے۔ میری طرف ہے۔ میں ذمہ دار ہوں۔ یہ مجھ پر ہے کہ اس کو تمھارے پاس لاؤں۔ فلاں شخص میری پہچان کا ہے یہ کفالت بالنفس ہے۔ [3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ تمھارا جو کچھ فلاں پر ہے میں دوں گا یہ کفالت نہیں بلکہ وعدہ ہے۔ تمھارا جو دَین فلاں پر ہے میں دوں گا میں ادا کروں گا یہ کفالت نہیں جب تک یہ نہ کہے کہ میں ضامن ہوں یا وہ مجھ پر ہے۔ [4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ یہ کہا کہ جو کچھ تمھارا فلاں پر ہے میں اُس کا ضامن ہوں یہ کفالت صحیح ہے۔ یا یہ کہا جو کچھ تم کو اس بیع میں پہنچے گا میں اُس کا ضامن ہوں یعنی یہ کہ مبیع میں اگر دوسرے کا حق ثابت ہو تو ثمن کا میں ذمہ دار ہوں یہ کفالت بھی صحیح ہے۔ اس کو ضمان الدرک کہتے ہیں۔ [5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴ کفالت بالنفس میں یہ کہنا ہوگا کہ اُس کے نفس کا ضامن ہوں یا ایسے عضو کو ذکر کرے جو کل کی تعبیر ہوتا ہے۔ مثلاً گردن، جزو شائع نصف وربع کی طرف اضافت کرنے سے بھی کفالت ہو جاتی ہے۔ اگر یہ کہا اُس کی شناخت میرے ذمہ ہے تو کفالت نہ ہوئی۔ [6] (درمختار)

کفالت کا حکم

مسئلہ ۱۵ کفالت کا حکم یہ ہے کہ اصیل کی طرف سے اس نے جس چیز کی کفالت کی ہے [7] اُس کا مطالبہ اس کے

---

1 ...... نادار محتاج۔

2 ...... "الدرالمختار" و" ردالمحتار"، کتاب الکفالة، ج ۷، ص ۵۹۲.

3 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الکفالة، الباب الثاني في الفاظ الکفالةواقسامها... الخ، الفصل الاول، ج ۳، ص ۲۵۵.

4 ...... المرجع السابق ص ۲۵٦، ۲۵۷.

5 ...... "الدرالمختار" و" ردالمحتار"، کتاب الکفالة، مطلب : کفالة المال قسمان... الخ، ج ۷، ص ٦۲۱.

6 ...... "الدرالمختار"، کتاب الکفالة، ج ۷، ص ۵۹٦، ۵۹۹.

7 ...... یعنی جس چیز کا ضامن بنا ہے، جس چیز کی ضمانت لی ہے۔

www.dawateislami.net

ذمہ لازم ہوگیا یعنی طالب کے لیے حقِ مطالبہ ثابت ہوگیا وہ جب چاہے اس سے مطالبہ کرسکتا ہے اس کو انکار کی گنجائش نہیں۔ یہ ضرور نہیں کہ اس سے مطالبہ اُسی وقت کرے جب اصیل سے مطالبہ نہ کرسکے بلکہ اصیل[1] سے مطالبہ کرسکتا ہو۔ جب بھی کفیل سے مطالبہ کرسکتا ہے۔ اور اصیل سے مطالبہ شروع کردیا جب بھی کفیل سے مطالبہ کرسکتا ہے۔ ہاں اگر اصیل سے اُس نے اپنا حق وصول کرلیا تو کفالت ختم ہوگئی اب کفیل بری ہوگیا مطالبہ نہیں ہوسکتا۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶ میں نے فلاں کی کفالت کی آج سے ایک ماہ تک تو ایک ماہ کے بعد کفیل[3] بری ہوجائے گا مطالبہ نہیں ہوسکتا۔ اور فقط اتنا ہی کہا کہ ایک ماہ کفیل ہوں یہ نہ کہا کہ آج سے جب بھی عرف یہی ہے کہ ایک ماہ کی تحدید ہے[4]، اس کے بعد کفیل سے تعلق نہ رہا۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷ کفیل نے یوں کفالت کی کہ جب تو طلب کرے گا تو ایک ماہ کی مدت میرے لیے ہوگی یہ کفالت صحیح ہے۔ اور وقتِ طلب سے ایک ماہ کی مدت ہوگی اور مدت پوری ہونے پر تسلیم کرنا لازم ہے اب دوبارہ مدت نہ ہوگی۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۱۸ اس شرط پر کفالت کی کہ مجھ کو تین دن یا دس دن کا خیار ہے کفالت صحیح ہے اور خیار بھی صحیح یعنی جس مدّت تک خیار لیا ہے اُس کے بعد مطالبہ ہوگا اور اندرونِ مدّت اُس کو اختیار ہے کہ کفالت کو ختم کردے۔[7] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۹ کفیل نے وقت معین[8] کردیا ہے کہ میں فلاں وقت اس کو حاضر لاؤں گا اور طالب نے طلب کیا تو اُس وقتِ معین پر حاضر لانا ضرور ہے اگر حاضر لایا فبہا[9] ورنہ خود اس کفیل کو حبس[10] کردیا جائے گا۔ یہ اُس صورت میں ہے جب

---

1 ......جس پر مطالبہ ہے۔

2 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الکفالۃ، مطلب: فی کفالۃ نفقۃ الزوجۃ، ج ۷، ص ۵۹۳.

3 ......ضامن، کفالت کرنے والا۔

4 ......یعنی ایک ماہ کی مدت مقرر ہے۔

5 ......"ردالمحتار"، کتاب الکفالۃ، مطلب فی الکفالۃ المؤقتہ، ج ۷، ص ۶۰۰.

6 ...... "الدرالمختار"، کتاب الکفالۃ، ج ۷، ص ۶۰۲.

7 ...... "الدرالمختار"، کتاب الکفالۃ، ج ۷، ص ۶۰۲، وغیرہ.

8 ......مقرر۔ 9 ......توصحیح۔ 10 ......قید، گرفتار۔

www.dawateislami.net

حاضر کرنے میں اس نے خود کوتاہی کی ہو اور اگر معلوم ہو کہ اس کی جانب سے کوتاہی نہیں ہے تو ابتداءً حبس نہ کیا جائے بلکہ اس کو اتنا موقع دیا جائے کہ کوشش کرکے لائے۔ [1] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۰ کفالت بالنفس [2] کی تھی اور وہ شخص غائب ہو گیا کہیں چلا گیا تو کفیل کو اتنے دنوں کی مہلت دی جائے گی کہ وہاں جا کر لائے اور مدّت پوری ہونے پر بھی نہ لایا تو قاضی کفیل کو حبس کرے گا اور اگر یہ معلوم نہ ہو کہ وہ کہاں گیا تو کفیل کو چھوڑ دیا جائے گا۔ جب کہ طالب بھی اس بات کو مانتا ہو کہ وہ لاپتا ہے اور اگر طالب گواہوں سے ثابت کردے کہ وہ فلاں جگہ ہے تو کفیل مجبور کیا جائے گا کہ وہاں سے جا کر لائے۔ [3] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۱ یہ جو کہا گیا کہ کفیل اُس کو وہاں سے جا کر لائے اگر یہ اندیشہ [4] ہو کہ کفیل بھی بھاگ جائے گا تو طالب کو یہ حق ہو گا کہ کفیل سے ضامن طلب کرے اور کفیل کو اس صورت میں ضامن دینا ہو گا۔ [5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲ کفالت بالنفس میں اگر مکفول بہ [6] مر گیا کفالت باطل ہو گئی۔ یوہیں اگر کفیل مر گیا جب بھی کفالت باطل ہو گئی اُس کے ورثہ سے مطالبہ نہیں ہو سکتا۔ طالب کے مرنے سے کفالت باطل نہیں ہوتی اس کے ورثہ یا وصی کفیل سے مطالبہ کر سکتے ہیں۔ کفیل نے مدعیٰ علیہ [7] کو مدعی [8] کے پاس حاضر کر دیا تو کفالت سے بری ہو گیا مگر شرط یہ ہے کہ ایسی جگہ حاضر لایا ہو جہاں مدعی کو مقدمہ پیش کرنے کا موقع ہو یعنی جہاں حاکم رہتا ہو یعنی اُسی شہر میں حاضر لانا ہو گا دوسرے شہر یا جنگل یا گاؤں میں اُس کے پاس حاضر لانا کافی نہیں۔ کفیل کے بری ہونے کے لیے یہ ضروری نہیں کہ ضمانت

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الکفالة، ج ۷، ص ۶۰۳.
و"الفتاوی الھندیة"، کتاب الکفالة، الباب الثانی فی الفاظ الکفالة...إلخ، الفصل الثانی، ج ۳، ص ۲۵۸.

2 ...... جان کی کفالت یعنی کسی شخص کو حاضر کرنے کا ضامن بنا تھا۔

3 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الکفالة، الباب الثانی فی الفاظ الکفالة... إلخ، الفصل الثانی، ج ۳، ص ۲۵۸.
و"الدرالمختار"، کتاب الکفالة، ج ۷، ص ۶۰۳.

4 ...... ڈر، خوف۔

5 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الکفالة، الباب الثانی فی الفاظ الکفالة... إلخ، الفصل الثانی، ج ۳، ص ۲۵۸.

6 ...... جس کی کفالت کی ہے۔

7 ...... جس پر دعویٰ کیا جائے۔

8 ...... دعویٰ کرنے والا۔

www.dawateislami.net

کے وقت یہ شرط کرے کہ جب میں حاضر لاؤں بری ہو جاؤں گا یعنی بغیر اس شرط کے بھی حاضر کر دینے سے بری ہو جائے گا۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳ کفیل کی برأت[2] کے لیے یہ ضروری نہیں کہ جب حاضر کر دے تو مکفول لہ[3] قبول کرلے وہ انکار کرتا رہے اور یہ کہے کہ اسے دوسرے وقت لانا جب بھی کفیل بری الذمہ ہو گیا۔ کفیل کے ذمہ صرف ایک بار حاضر کر دینا ہے۔ ہاں اگر ایسے لفظ سے کفالت کی ہو جس سے عموم سمجھا جاتا ہو مثلاً یہ کہ جب کبھی تو اسے طلب کرے گا میں حاضر لاؤں گا تو ایک مرتبہ کے حاضر کرنے سے بریٔ الذمہ نہ ہوگا۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۲۴ کفالت میں شرط کر دی ہے کہ مجلسِ قاضی میں حاضر کرے گا اب دوسری جگہ مدعی کے پاس حاضر لانا کافی نہیں۔ ہاں امیرِ شہر کے پاس حاضر کر دیا یا امیر کے پاس حاضر کرنے کی شرط تھی اور قاضی کے پاس لایا یا دوسرے قاضی کے پاس لایا، یہ کافی ہے۔[5] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۵ مطلوب (مدعیٰ علیہ) نے خود اپنے کو حاضر کر دیا کفیل بری ہو گیا جب کہ اس نے مطلوب کے کہنے سے کفالت کی ہو اور اگر بغیر کہے اپنے آپ ہی کفالت کر لی تو اُس کے خود حاضر ہونے سے کفیل بری نہ ہوا۔ کفیل کے وکیل یا قاصد نے حاضر کر دیا کفیل بری ہو گیا مگر ان تینوں میں یعنی خود حاضر ہو گیا یا وکیل یا قاصد نے حاضر کر دیا شرط یہ ہے کہ وہ کہے کہ میں بمقتضائے کفالت[6] حاضر ہوا یا کفیل کی طرف سے پیش کرتا ہوں اور اگر یہ ظاہر نہ کیا تو کفیل بریٔ الذمہ نہ ہوا۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶ کسی اجنبی شخص نے جو کفیل کی طرف سے مامور نہیں ہے مطلوب کو پیش کر دیا اور کہہ دیا کہ کفیل کی طرف

---

1 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الکفالة، مطلب فی الکفالة المؤقتة، ج ۷، ص ۶۰۵.

2 ......یعنی ضامن کا بریٔ الذمہ ہونا۔

3 ......جس کا مطالبہ ہے۔

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الکفالة، ج ۷، ص ۶۰۶ .

5 ......"الدرالمختار"، کتاب الکفالة، ج ۷، ص ۶۰۶ .

و"الفتاوی الھندیة"، کتاب الکفالة، الباب الثانی فی الفاظ الکفالة... الخ، الفصل الثالث، ج ۳، ص ۲۵۹ .

6 ......کفالت کے تقاضے کے مطابق۔

7 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الکفالة، مطلب: کفالة النفس لاتبطل بابراء الاصیل، ج ۷، ص ۶۰۷ .

www.dawateislami.net

سے پیش کرتا ہوں اگر طالب نے منظور کرلیا کفیل بری ہوگیا ورنہ نہیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷ کفیل نے یوں کفالت کی کہ اگر میں کل اس کو حاضر نہ لایا تو جو مال اس کے ذمہ ہے میں اُس کا ضامن ہوں اور باوجود قدرت اُس نے حاضر نہیں کیا تو مال کا ضامن ہوگیا اُس سے مال وصول کیا جائے گا اور اگر مطلوب بیمار ہوگیا یا قید کردیا گیا یا اُس کا پتہ نہیں ہے کہ کہاں ہے ان وجوہ سے کفیل نے حاضر نہیں کیا تو مال کا ضامن نہیں ہوا اور اگر مطلوب مرگیا یا مجنون ہوگیا اس وجہ سے نہیں حاضر کرسکا تو ضامن ہے اور اگر صورت مذکورہ میں خود طالب مرگیا تو اُس کے ورثہ اُس کے قائم مقام ہیں اور اگر کفیل مرگیا تو اس کے ورثہ سے مطالبہ ہوگا یعنی اُس وقت تک وارث نے اُس کو حاضر کردیا بری ہوگیا ورنہ وارث پر لازم ہوگا کہ کفیل کے ترکہ سے دَین ادا کرے۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۸ کفیل نے یہ کہا تھا کہ اگر کل فلاں جگہ اس کو تمھارے پاس نہ لاؤں تو مال کا میں ضامن ہوں کفیل اُسے لایا مگر طالب کو نہیں پایا اور اس پر لوگوں کو گواہ کرلیا تو کفیل دونوں کفالتوں (کفالتِ نفس اور کفالتِ مال) سے بری ہوگیا۔ اور اگر صورت مذکورہ میں طالب وکفیل میں اختلاف ہوا۔ طالب کہتا ہے تم اُسے نہیں لائے۔ کفیل کہتا ہے میں لایا تم نہیں ملے۔ اور گواہ کسی کے پاس نہ ہوں تو طالب کا قول معتبر ہے یعنی کفیل کے ذمہ مال لازم ہوگیا اور اگر کفیل نے گواہوں سے ثابت کردیا کہ اُسے لایا تھا تو کفیل بری ہوگیا۔[3] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹ کفیل مطلوب کو لایا مگر خود طالب چھپ گیا اس صورت میں قاضی اُس کی طرف سے کسی کو وکیل مقرر کردے گا کفیل اُس وکیل کو سپرد کردے گا۔ اسی طرح مشتری کو خیار تھا اور بائع غائب ہوگیا یا کسی نے قسم کھائی تھی کہ آج میں اپنا قرض ادا کردوں گا اور قرض خواہ غائب ہوگیا یا کسی نے عورت سے کہا تھا اگر تیرا نفقہ[4] تجھ کو آج نہ پہنچے تو تجھ کو طلاق دے لینے کا اختیار ہے اور عورت کہیں چھپ گئی ان سب صورتوں میں قاضی ان کی طرف سے وکیل مقرر کردے گا اور وکیل کا فعل مؤکل[5] کا فعل ہوگا۔[6] (ردالمحتار)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الكفالة، الباب الثانی فی الفاظ الكفالة... الخ، الفصل الثالث، ج ٣ ص ٢٦١.

2 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الكفالة، مطلب: كفالة النفس... الخ، ج ٧ ص ٦٠٨ ـ ٦١٠.

3 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الكفالة، الباب الثانی فی الفاظ الكفالة... الخ، الفصل الثالث، ج ٣، ص ٢٦٠.

و"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الكفالة، مطلب: حادثة الفتویٰ، ج ٧، ص ٦١١.

4 ......کھانے پینے وغیرہ کے اخراجات۔

5 ......وکیل بنانے والا۔

6 ...... "ردالمحتار"، كتاب الكفالة، مطلب فی المواضع التی ينصب فيها القاضی وكيلا... الخ، ج ٧، ص ٦١١.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۰: قاضی یا اس کے امین نے مدعیٰ علیہ[1] سے کفیل طلب کیا جو اس کے حاضر لانے کا ضامن ہو مدعی[2] کے کہنے سے کفیل طلب کیا ہو یا بغیر کہے کفیل پر لازم ہوگا کہ مدعیٰ علیہ کو قاضی کے پاس حاضر لائے مدعی کے پاس لانے سے بریٔ الذمہ نہ ہوگا ہاں اگر قاضی نے یہ کہہ دیا ہو کہ مدعی تم سے کفیل طلب کرتا ہے تم اس کو کفیل دو تو اب مدعی کے پاس لانا ہوگا قاضی کے پاس لانے سے بری الذمہ نہ ہوگا۔[3] (خانیہ)

مسئلہ ۳۱: طالب نے کسی کو وکیل کیا کہ مطلوب سے ضامن لے، اس کی دو صورتیں ہیں وکیل نے کفالت کی اپنی طرف نسبت کی یا مؤکل کی طرف، اگر اپنی طرف نسبت کی تو کفیل سے مطالبہ خود وکیل کرے گا اور مؤکل کی طرف نسبت کی تو مؤکل کے لیے حقِ مطالبہ ہے مگر کفیل نے اگر مؤکل کے پاس مطلوب کو پیش کر دیا تو دونوں صورتوں میں بریٔ الذمہ ہوگیا اور وکیل کے پاس حاضر لایا تو پہلی صورت میں بری ہوگا دوسری صورت میں نہیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲: ایک شخص کی کفالت چند شخصوں نے کی اگر یہ ایک کفالت ہو تو اُن میں کسی ایک کا حاضر لانا کافی ہے سب بری ہوگئے اور اگر متفرق طور پر سب نے کفالت کی ہے تو ایک کا حاضر لانا کافی نہیں یعنی یہ بری ہوگیا دوسرے بری نہیں ہوئے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳: کفالت صحیح ہونے کے لیے یہ شرط نہیں کہ وقتِ کفالت دعویٰ صحیح ہو بلکہ اگر دعویٰ میں جہالت ہے اور کفالت کر لی یہ کفالت صحیح ہے مثلاً ایک شخص نے دوسرے پر ایک حق کا دعویٰ کیا اور یہ بیان نہیں کیا کہ وہ حق کیا ہے یا سو اشرفیوں کا دعویٰ کیا اور یہ بیان نہیں کیا کہ وہ اشرفیاں کس قسم کی ہیں۔ ایک شخص نے مدعی سے کہا اس کو چھوڑ دو میں اس کی ذات کا کفیل ہوں اگر میں اُس کو کل حاضر نہ لایا تو سو اشرفیاں میرے ذمہ ہیں۔ یہاں دو کفالتیں ہیں ایک نفس کی دوسری مال کی اور دونوں صحیح ہیں لہٰذا اگر دوسرے دن حاضر نہ لایا تو اشرفیاں دینی پڑیں گی یا وہ حق دینا ہوگا رہا یہ کہ کیونکر معلوم ہوگا کہ وہ حق کیا ہے یا اشرفیاں کس قسم کی ہیں اس کی صورت یہ ہوگی کہ مدعی اپنے دعوے کی تفصیل میں جو بیان کرے اور اُس کو گواہوں سے ثابت کر دے یا مدعیٰ علیہ اُس کی تصدیق کرے کفیل کے ذمہ وہ دینا لازم ہوگا اور اگر نہ مدعی نے گواہوں سے ثابت کیا نہ مدعیٰ علیہ نے اُس کی تصدیق کی بلکہ دونوں میں اختلاف ہوا تو مدعی کا قول معتبر ہے۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... جس پر دعوی کیا گیا ہے۔
2 ...... دعوی کرنے والا۔
3 ...... الفتاوی الخانیة، کتاب الکفالة والحوالة، مسائل فی نفس المکفول به، ج ۲، ص ۱۷۰.
4 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الکفالة، الباب الثانی فی الفاظ الکفالة... الخ، الفصل الثالث، ج ۳، ص ۲۶۲.
5 ...... المرجع السابق.
6 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الکفالة، مطلب فی المواضع التی ینصب فیها القاضی... الخ، ج ۷، ص ۶۱۱.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۴ کفالت بالمال کی دوصورتیں ہیں ایک یہ کہ نفسِ مال کا ضامن ہو[1] دوسری یہ کہ تقاضا[2] کرنے کی ذمہ داری کرے ایک شخص کا دوسرے کے ذمہ کچھ مال تھا تیسرے شخص نے طالب سے کہا کہ میں ضامن ہوتا ہوں کہ اُس سے وصول کرکے تم کو دوں گا یہ مال کی ضمانت نہیں ہے کہ اپنے پاس سے دیدے بلکہ تقاضا کرنے کا ضامن ہے کہ جب اُس سے وصول ہوگا دے گا اس سے مال کا مطالبہ نہیں ہوسکتا۔ زید نے عمرو کے ہزار روپے غصب کرلیے تھے عمرو اُس سے جھگڑا کررہا تھا کہ میرے روپے دیدے تیسرے شخص نے کہا لڑو مت، میں اس کا ضامن ہوں کہ اُس سے لے کر تم کو دوں، اس ضامن کے ذمہ لازم ہے کہ وصول کرکے دے اور اگر زید نے وہ روپے خرچ کرڈالے تو یہ بھی نہ رہا کہ وہ روپے وصول کرکے دے صرف تقاضا کرنے کا ضامن ہے۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۵ کفالت اُس وقت صحیح ہے جب وہ اپنے ذمہ لازم کرے یعنی کوئی ایسا لفظ کہے جس سے التزام سمجھا جاتا ہو مثلاً یہ کہ میرے ذمہ ہے یا مجھ پر ہے میں ضامن ہوں، میں کفالت کرتا ہوں اور اگر فقط یہ کہا کہ فلاں کے ذمہ جو تمھارا روپیہ ہے اُس کو مَیں تمھیں دوں گا، مَیں تسلیم کروں گا، مَیں وصول کروں گا، اس کہنے سے کفیل نہیں ہوا اور اگر ان الفاظ کو تعلیق کے طور پر[4] کہا کہ وہ نہیں دے تو مَیں دوں گا، مَیں ادا کروں گا، یوں کہنے سے کفیل ہوگیا۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۶ اگر کسی وجہ سے اصیل[6] سے اس وقت مطالبہ نہ ہوسکتا ہو اور اُس کی کسی نے کفالت کرلی کفالت صحیح ہے اور کفیل سے اسی وقت مطالبہ ہوگا مثلاً غلام مجور (جس کو مالک نے خرید و فروخت کی ممانعت کردی ہو) اُس نے کسی کی چیز ہلاک کردی یا اس پر قرض ہے اُس سے مطالبہ آزاد ہونے کے بعد ہوگا مگر کسی نے اُس کی کفالت کرلی تو کفیل سے ابھی مطالبہ ہوگا یوہیں مدیون[7] کے متعلق قاضی نے مفلسی[8] کا حکم دے دیا تو اس سے مطالبہ مؤخر ہوگیا مگر کفیل سے مؤخر نہیں ہوگا۔[9] (ردالمحتار)

---

1 ......یعنی مال کی ادائیگی کا ضامن ہو۔ 2 ......مطالبہ۔

3 ...... "ردالمحتار"، کتاب الکفالۃ، مطلب: کفالۃ المال، ج۷، ص ٦١٧.

4 ......یعنی معلق کرکے۔

5 ...... "ردالمحتار"، کتاب الکفالۃ، مطلب: کفالۃ المال، ج ٧، ص ٦١٨.

6 ......جس پر مطالبہ ہے۔ 7 ......مقروض۔

8 ......محتاجی، ناداری۔

9 ......"ردالمحتار"، کتاب الکفالۃ، مطلب: کفالۃ المال قسمان... الخ، ج ٧، ص ٦١٨.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۷ مال مجہول[1] کی کفالت بھی صحیح ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کفالت نفس و کفالت مال میں تردید کرے مثلاً یہ کہے کہ میں فلاں شخص کا ضامن یا اُس کے ذمہ جو فلاں کا مال ہے اُس کا ضامن ہوں اور کفیل کو اختیار ہے دونوں کفالتوں میں سے جس کو چاہے اختیار کرے۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۸ دو شخصوں میں دَین مشترک ہے یعنی ان دونوں کا کسی کے ذمہ دَین تھا مثلاً دونوں نے ایک مشترک چیز کسی کے ہاتھ بیچی یا ان کے مورث[3] کا کسی کے ذمہ دَین تھا یہ دونوں اُس میں شریک ہیں ان میں سے ایک دوسرے کے لیے کفالت نہیں کرسکتا پورے دَین کا کفیل بھی نہیں ہوسکتا اور دوسرے کے حصہ کا بھی کفیل نہیں ہوسکتا اور اگر دونوں ایک چیز میں شریک تھے اور دونوں نے اپنا اپنا حصہ علیحدہ علیحدہ بیچا ایک عقد میں بیع نہیں کیا تو ایک دوسرے کے لیے کفالت کرسکتا ہے اور پہلی صورتوں میں اگر ایک نے دوسرے کو بقدر اُس کے حصہ کے بلا کفالت دیدیا یہ دینا درست ہے مگر اُس کا معاوضہ نہیں ملے گا۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۳۹ عورت کا نفقہ جو زن وشو[5] کی باہم رضامندی سے مقرر ہوا ہے یا قاضی نے اُس کو مقرر کردیا ہے اس کی کفالت بھی ہوسکتی ہے یا قاضی کے حکم سے نفقہ کے لیے عورت نے قرض لیا ہے عورت اس کا مطالبہ شوہر سے کرے گی، شوہر کی طرف سے کسی نے کفالت کی یہ کفالت بھی صحیح ہے آئندہ کے نفقہ کی ضمانت بھی درست ہے ایام گذشتہ کا نفقہ باقی ہے مگر اُس کا تقرر[6] نہ تراضی سے[7] ہوا، نہ حکم قاضی سے، اس کی ضمانت صحیح نہیں۔[8] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۰ دَین مہر کی کفالت[9] صحیح ہے کہ یہ بھی دَین صحیح ہے بدلِ کتابت[10] کی کفالت صحیح نہیں کہ یہ دَین صحیح

---

1 ...یعنی وہ مال جس کو معین نہ کیا گیا ہو۔

2 ..."الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الکفالة، مطلب : کفالة المال قسمان... الخ،ج ۷ ،ص۶۱۸ .

3 ...وارث کرنے والا یعنی میت۔

4 ..."الدرالمختار" ، کتاب الکفالة ،ج ۷ ،ص ۶۱۹ .

5 ...میاں بیوی۔

6 ...مقرر کرنا۔

7 ...باہم رضامندی سے۔

8 ..."الدرالمختار" و"ردالمحتار" ، کتاب الکفالة ، مطلب: کفالة المال قسمان... الخ ،ج ۷ ،ص ۶۱۹.

9 ...وہ مہر جو کسی کے ذمے قرض ہو اُس کی ضمانت۔

10 ...آقا کا اپنے غلام سے مال کی ادائیگی کے بدلے اُس کی آزادی کا معاہدہ کرنا کتابت کہلاتا ہے اور جو مال مقرر ہوا اُسے بدل کتابت کہتے ہیں۔

www.dawateislami.net

نہیں اور اگر کسی نے ناواقفی سے ضمانت کرلی اور کچھ ادا بھی کر دیا پھر معلوم ہوا کہ یہ کفالت صحیح نہ تھی اور مجھ پر ادا کرنا لازم نہ تھا تو جو کچھ ادا کر چکا ہے واپس لے سکتا ہے۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۱ دوسرے کی عورت سے کہا میں ہمیشہ کے لیے تیرے نفقہ[2] کا ضامن ہوں، جب تک وہ عورت اُس کے نکاح میں رہے گی اُس وقت تک یہ کفیل ہے، مرنے کے بعد یا طلاق کے بعد صرف عدّت تک ضامن ہے، اُس کے بعد کفالت ختم ہوگئی۔ یہ کہہ دیا کہ فلاں شخص کو ایک روپیہ روزانہ دے دیا کرو اس کا میں ضامن ہوں وہ دیتا رہا ایک کثیر رقم ہوگئی اب کفیل یہ کہتا ہے میرا مطلب یہ نہ تھا کہ تم اتنی رقمِ کثیر[3] اُسے دے دو گے اس کی یہ بات معتبر نہیں کُل رقم دینی پڑے گی۔ یوہیں دوکاندار سے یہ کہہ دیا کہ اس کے ہاتھ جو کچھ بیچو گے وہ میرے ذمہ ہے تو جو کچھ اس کے ہاتھ بیع کرے گا مطالبہ کفیل سے ہوگا یہ نہیں سنا جائے گا کہ میرا مطلب یہ تھا یہ نہ تھا مگر یہ ضرور ہے کہ مکفول لہ[4] نے اسے قبول کرلیا ہو چاہے قبول کے الفاظ کہے ہوں یا دلالۃً قبول کیا ہو مثلاً اُس کے ہاتھ کوئی چیز فی الحال بیع کر دی مگر اس بیع کے بعد دوبارہ یا سہ بارہ[5] بیع کرے گا تو اُس کے ثمن کا ضامن نہ ہوگا کہ یہ ہمیشہ کے لیے ضمانت نہیں ہے۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۲ ایک شخص دوسرے سے قرض مانگ رہا تھا اُس نے قرض دینے سے انکار کر دیا تیسرے شخص نے یہ کہا اس کو قرض دیدو میں ضامن ہوں اُس نے فوراً قرض دے دیا یہ ضامن ہوگیا کہ اُس کا قرض دے دینا ہی قبول کفالت ہے۔[7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۳ اس کے ہاتھ فلاں چیز بیع کرو اس میں جو کچھ خسارہ ہوگا میں ضامن ہوں یہ کفالت صحیح نہیں۔[8] (ردالمحتار)

---

1 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الکفالة، مطلب: کفالة المال قسمان... إلخ، ج ۷، ص ۶۲۰.

2 ......کھانے پینے وغیرہ کے اخراجات۔

3 ......اتنا زیادہ مال۔

4 ......جس کا مطالبہ ہے۔

5 ......تیسری بار۔

6 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الکفالة، مطلب: کفالة المال قسمان... إلخ، ج ۷، ص ۶۲۲.

7 ......"ردالمحتار"، کتاب الکفالة، مطلب: کفالة المال قسمان... إلخ، ج ۷، ص ۶۲۳.

8 ......المرجع السابق، ص ۶۲۲.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴۴ یہ کہا کہ فلاں شخص اگر تمھاری کوئی چیز غصب کرلے گا وہ مجھ پر ہے تو کفیل ہوگیا اور اگر یہ کہا کہ جو شخص تیری چیز غصب کرے میں اُس کا ضامن ہوں تو یہ کفالت باطل ہے یوہیں اگر یہ کہا کہ اس گھر والے جو چیز تیری غصب کریں مَیں ضامن ہوں یہ کفالت باطل ہے جب تک کسی آدمی کا نام نہ لے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۴۵ یہ کہا تھا کہ جو چیز فلاں کے ہاتھ بیع کروگے میں ضامن ہوں یہ کہہ کر اُس نے اپنا کلام واپس لیا کہہ دیا مَیں ضامن نہیں اب اگر اس نے بیچا تو وہ ضامن نہ رہا اُس سے مطالبہ نہیں ہوسکتا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۴۶ یہ کہتا ہے کہ میں نے ایک شخص کی کفالت کی ہے جس کا نام نہیں جانتا ہوں صورت پہچانتا ہوں یہ اقرار درست ہے اس کے بعد کسی شخص کو لاکر کہتا ہے کہ یہ وہی ہے بری الذمہ ہوجائے گا۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۴۷ ایک شخص نے بار برداری کے لیے جانور کرایہ پر لیا یا خدمت کے لیے غلام کو اجارہ پر لیا[4] اگر وہ جانور اورغلام معین ہیں یعنی اس جانور پر میرا سامان لادا جائے یا یہ غلام میری خدمت کرے گا اس کی کفالت صحیح نہیں کہ کفیل اس کی تسلیم سے عاجز ہے[5] اور غیر معین ہوں تو کفالت صحیح ہے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۴۸ مبیع کی کفالت صحیح نہیں یعنی ایک شخص نے کوئی چیز خریدی کفیل نے مشتری سے کہا یہ چیز اگر ہلاک ہوگئی تو میرے ذمہ ہے یہ کفالت صحیح نہیں کہ مبیع ہلاک ہونے کی صورت میں بیع ہی فسخ ہوگئی بائع سے کسی چیز کا مطالبہ نہ رہا پھر کفالت کس چیز کی ہوگی۔[7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۹ معین شے اگر کسی کے پاس ہو اس کی دو صورتیں ہیں۔ وہ چیز اُس کے ضمان میں ہے یا نہیں اگر ضمان میں ہے تو ضمان بنفسہٖ ہے یا ضمان بغیرہ یہ کل تین صورتیں ہوئیں اگر اُس کا قبضہ قبضۂ ضمان نہ ہو بلکہ قبضۂ امانت ہو کہ ہلاک ہونے کی صورت میں تاوان دینا نہ پڑے جیسے ودیعت (جس کو لوگ امانت کہتے ہیں) مال مضاربت، مال شرکت، عاریت، کرایہ کی چیز

---

1 ......"الدرالمختار"، كتاب الكفالة، ج ٧، ص ٦٢٢، ٦٢٤.

2 ......"الدرالمختار"، كتاب الكفالة، ج ٧، ص ٦٢٣.

3 ......المرجع السابق ص ٦٢٨.

4 ......یعنی نوکر رکھا۔

5 ......سپرد کرنے سے عاجز ہے۔

6 ......"الدرالمختار"، كتاب الكفالة، ج ٧، ص ٦٢٩.

7 ......"ردالمحتار"، كتاب الكفالة، مطلب فی تعليق الكفالة بشرط... إلخ، ج ٧ ص ٦٢٩.

www.dawateislami.net

جو کرایہ دار کے قبضہ میں ہے۔

قبضۂ ضمان جبکہ ضمان بغیرہ ہو اسکی مثال مبیع ہے جبکہ بائع کے قبضہ میں ہو یا مرہون[1] جو مرتہن[2] کے قبضہ میں ہو کہ مبیع ہلاک ہونے سے ثمن جاتا رہتا ہے اور مرہون ہلاک ہو تو دَین جاتا رہتا ہے۔

جس کا ضمان بعینہٖ ہے اُس کی مثال وہ مبیع جس کی بیع فاسد ہوئی اور وہ مشتری کے قبضہ میں ہو۔ خریداری کے طور پر نرخ کر کے چیز پر قبضہ کیا۔ مغصوب[3] اور انکے علاوہ وہ چیزیں کہ ہلاک ہونے کی صورت میں اُن کی قیمت دینی پڑتی ہے اس تیسری قسم میں کفالت صحیح ہے پہلی دونوں قسموں میں کفالت صحیح نہیں۔[4] (ردالمحتار) اس قاعدۂ کلیہ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ مرہون اور ودیعت اور مبیع کی کفالت صحیح نہیں ہے مگر ان چیزوں کی تسلیم کی کفالت ہوسکتی ہے یعنی بائع یا مرتہن یا امین سے لے کر اُس کے قبضہ دلانے کی کفالت صحیح ہے مگر اس کفالت کا محصل[5] یہ ہوگا کہ چیز اگر موجود ہے تو تسلیم کردے اور ہلاک ہوگئی تو کچھ نہیں۔ کفیل بریٔ الذمہ ہوگیا۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۰: بیع میں ثمن کی کفالت صحیح ہے جبکہ وہ بیع صحیح ہو کفالت کے بعد یہ معلوم ہوا کہ بیع صحیح نہ تھی اور کفیل نے بائع کو ثمن ادا کردیا ہے تو کفیل کو اختیار ہے کہ جو کچھ ادا کرچکا ہے بائع سے وصول کرے یا مشتری سے اور اگر پہلے وہ بیع صحیح تھی بعد میں شرط فاسد لگا کر بیع کو فاسد کردیا تو کفیل نے جو کچھ دیا ہے مشتری سے وصول کرے گا اور اگر مبیع میں استحقاق ہوا[7] جس کی وجہ سے مشتری سے لے لی گئی یا خیارِ شرط، خیارِ عیب، خیارِ رویت کی وجہ سے بائع کو واپس ہوئی تو کفیل بری ہوگیا کیونکہ ان صورتوں میں مشتری کے ذمہ ثمن دینا نہ رہا لہٰذا کفالت بھی ختم ہوگئی۔[8] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... گروی رکھی ہوئی چیز۔

2 ...... جس کے پاس چیز گروی رکھی جاتی ہے۔

3 ...... ناجائز طور پر قبضہ میں لی ہوئی چیز۔

4 ...... "ردالمحتار"، کتاب الکفالۃ، مطلب: فی تعلیق الکفالۃ... الخ، ج ۷، ص ۶۲۹.

5 ...... ماحاصل، حاصل۔

6 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الکفالۃ، مطلب: فی تعلیق الکفالۃ... الخ، ج ۷، ص ۶۲۹.

7 ...... کسی کا حق نکل آیا یعنی مبیع میں کسی نے اپنا حق ثابت کردیا۔

8 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الکفالۃ، مطلب فی تعلیق الکفالۃ... الخ، ج ۷، ص ۶۳۰.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۵۱ صبی محجور (جس بچہ کو خرید وفروخت کی ممانعت ہو) نے کوئی چیز خریدی اور کسی نے اُس کی طرف سے ثمن کی ضمانت کی یہ کفالت صحیح نہیں کہ جب اصیل سے مطالبہ نہیں ہوسکتا تو کفیل سے کیونکر ہوگا۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۵۲ ایک شخص نے اپنی کوئی چیز بیع کرنے کے لیے دوسرے کو وکیل کیا وکیل نے چیز بیچ ڈالی اور موکل کے لیے ثمن کا خود ہی ضامن بنا، یہ کفالت صحیح نہیں کہ ثمن پر قبضہ کرنا خود اسی کا کام ہے لہٰذا اپنے لیے کفالت ہوگئی۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۵۳ وصی[3] اور ناظر[4] مشتری کی طرف سے ثمن کے ضامن نہیں ہو سکتے کہ ثمن وصول کرنا خود انھیں کا کام ہے اور اگر یہ مشتری کو ثمن معاف کردیں تو مشتری سے معاف ہوگیا مگر ان کو اپنے پاس سے دینا ہوگا۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۵۴ مضارب[6] نے کوئی چیز بیع کی اور رب المال[7] کے لیے مشتری کی طرف سے خود ہی ضامن ہوگیا یہ کفالت بھی صحیح نہیں۔[8] (درمختار)

کفالت کو شرط پر معلق کرنا

مسئلہ ۵۵ کفالت کو کسی شرط پر معلق کرنا بھی صحیح ہے مگر یہ ضروری ہے کہ وہ شرط کفالت کے مناسب ہو۔ اس کی تین صورتیں ہیں ایک یہ کہ وہ لزومِ حق کے لیے شرط ہو یعنی وہ شرط نہ ہو تو حق لازم ہی نہ ہو مثلاً یہ کہ اگر مبیع میں کوئی حقدار پیدا ہوگیا یا امین نے امانت سے انکار کردیا یا فلاں نے تمھاری کوئی چیز غصب کرلی یا اُس نے تجھے یا تیرے بیٹے کو خطاً قتل کرڈالا تو میں ضامن ہوں بدلا میں دوں گا یہ وہ شرطیں ہیں کہ اگر پائی نہ جائیں تو مکفول لہ[9] کا حق ہی نہیں لہٰذا اگر یہ کہا کہ تجھ کو درندہ مار ڈالے تو میں ضامن ہوں یہ کفالت صحیح نہیں کہ درندہ کے مار ڈالنے پر حق لازم ہی نہیں۔ یوہیں اسکے یہاں کوئی مہمان آیا تھا اُس کو

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الکفالة، ج ۷، ص ۶۳۱.

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الکفالة، ج ۷، ص ۶۳۵.

3 ......وصیت کرنے والا اپنی وصیت پوری کرنے کے لئے جس شخص کو مقرر کرے۔

4 ......دیکھ بھال کرنے والا، نگہداشت کرنے والا۔

5 ......"الدرالمختار"، کتاب الکفالة، ج ۷، ص ۶۳۵.

6 ......مضاربت پر مال لینے والا۔

7 ......مضارب کو مال دینے والا۔

8 ......"الدرالمختار"، کتاب الکفالة، ج ۷، ص ۶۳۵.

9 ......جس شخص کا مطالبہ ہے۔

www.dawateislami.net

اپنی سواری کے جانور کا اندیشہ تھا کہ کوئی درندہ نہ پھاڑ کھائے اس نے کہا اگر درندہ نے پھاڑ کھایا تو مَیں ضامن ہوں یہ کفالت صحیح نہیں ضمان دینا لازم نہیں۔

دوسری یہ کہ امکان استیفا[1] کے لیے وہ شرط ہو کہ اُس کے پائے جانے سے حق کا وصول کرنا آسانی سے ممکن ہوگا مثلاً یہ کہا کہ اگر زید آجائے تو جو کچھ اُس پر دَین ہے وہ مجھ پر ہے یعنی میں ضامن ہوں اور زید ہی مکفول عنہ[2] ہے یا مکفول عنہ کا مضارب یا امین یا غاصب ہے، ظاہر ہے کہ زید کے آنے سے مطالبہ ادا کرنے میں سہولت ہوگی اور اگر زید اجنبی شخص ہو تو اُس کے آنے پر معلق کرنا صحیح نہیں۔

تیسری صورت یہ کہ وہ شرط ایسی ہو کہ اُس کے پائے جانے سے حق کا وصول کرنا دشوار[3] ہو جائے مثلاً یہ کہ مکفول عنہ غائب ہوگیا تو میں ضامن ہوں کہ جب وہ نہ ہوگا طالب[4] کیونکر حق وصول کرسکتا ہے لہٰذا اس نے اُس صورت میں اپنے کو کفیل[5] بنایا ہے کہ اُس سے وصول نہ ہوسکے۔ یوہیں یہ کہا کہ اگر وہ مرجائے اور کچھ مال نہ چھوڑے یا تمھارا مال اُس سے بوجہ اُس کے مفلس ہوجانے[6] کے نہ وصول ہوسکے یا وہ تمھیں نہ دے تو مجھ پر ہے ان سب صورتوں میں شرط پر معلق کرنا صحیح ہے۔ اور اگر کفیل نے یہ کہا تھا کہ مدیون[7] اگر نہ دے تو میں دوں گا طالب نے مدیون سے مانگا اُس نے دینے سے انکار کردیا کفیل پر اسی وقت دینا واجب ہوگیا اگر یہ شرط کی کہ چھ ماہ تک وہ ادا نہ کردے تو مجھ پر ہے یہ شرط صحیح ہے، بعد اُس مدت کے کفیل پر دینا لازم ہوگا۔[8] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۶: کفالت کو ایسی شرط پر معلق کیا جو مناسب نہ ہو تو شرط فاسد ہے اور کفالت صحیح ہے مثلاً یہ کہ اگر زید گھر میں گیا یہ شرط صحیح نہیں۔[9] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۷: یہ کہا فلاں کے ہاتھ بیع کرو جو بیچو گے اُس کا میں ضامن ہوں طالب کہتا ہے میں نے اُسکے ہاتھ بیچا اور

---

1 ......یعنی ادائیگیِ حق ممکن ہونے۔
2 ......جس پر مطالبہ ہے۔
3 ......مشکل۔
4 ......جس شخص کا مطالبہ ہے۔
5 ......ضامن۔
6 ......نادار ہوجانے محتاج ہوجانے۔
7 ......مقروض۔
8 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الکفالۃ، مطلب: کفالۃ المال قسمان... الخ، ج۷، ص ۶۲۴۔ ۶۲۸.
9 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الکفالۃ، الباب الثانی فی الفاظ الکفالۃ... الخ، الفصل الخامس، ج۳، ص ۲۷۱.

www.dawateislami.net

اُس نے قبضہ بھی کرلیا کفیل کہتا ہے کہ نہیں بیچا اور مکفول عنہ کفیل کے قول کی تصدیق کرتا ہے اگر وہ مال موجود ہے کفیل سے مطالبہ ہوگا اور ہلاک ہوگیا تو جب تک طالب گواہوں سے نہ ثابت کرلے مطالبہ نہیں کرسکتا۔ صورتِ مذکورہ میں اگر کفیل یہ کہے تو نے پانسو میں بیع کی اور طالب کہتا ہے ہزار میں بیع کی ہے اور مکفول عنہ[1] طالب کی بات کا اقرار کرتا ہے تو کفیل سے ہزار کا مطالبہ ہوگا۔[2] (خانیہ)

مسئلہ ۵۸ کفالت کی کوئی میعاد مجہول[3] ذکر کی اس کی دو صورتیں ہیں اُس میں بہت زیادہ جہالت ہے یا تھوڑی سی جہالت ہے اگر زیادہ جہالت ہے مثلاً آندھی چلنا یا مینہ برسنا یہ میعاد باطل ہے اور کفالت صحیح اور اگر تھوڑی جہالت ہے مثلاً کھیت کٹنا یا تنخواہ ملنا تو کفالت بھی صحیح ہے اور میعاد بھی صحیح۔[4] (فتح)

مسئلہ ۵۹ تعلیق کی صورت میں اگر مکفول عنہ مجہول ہو کفالت صحیح نہیں اور تعلیق نہ ہو مثلاً جو کچھ تمھارا فلاں یا فلاں پر ہے میں اُس کا ضامن ہوں یہ کفالت صحیح ہے اور کفیل کو اختیار ہوگا کہ اُن دونوں میں جس کو چاہے معین کرلے یوہیں اگر یہ کہا کہ فلاں کے نفس کا یا جو کچھ اُس کے ذمہ تیرا مال ہے مَیں اُس کا کفیل ہوں یہ کفالت صحیح ہے اور کفیل کو اختیار ہوگا کہ اُس کو حاضر کردے یا مال دیدے۔[5] (فتح القدیر)

کفیل نے مال ادا کردیا تو کس صورت میں واپس لے سکتا ھے

مسئلہ ۶۰ کفالت بالمال کی دو صورتیں ہیں۔ مکفول عنہ کے کہنے سے کفالت کی ہے یا بغیر کہے۔ اگر کہنے سے کفالت ہوئی تو کفیل جو کچھ دَین[6] ادا کرے گا مکفول عنہ سے لے گا اور اگر بغیر کہے اپنے آپ ہی ضامن ہوگیا تو احسان وتبرع[7] ہے جو کچھ ادا کرے گا مکفول عنہ سے نہیں لے سکتا۔[8] (ہدایہ)

---

1 ...... جس پر مطالبہ ہے۔

2 ...... الفتاویٰ الھندیة ، کتاب البیوع،الباب الثانی فیما...الخ،الفصل الثانی فی حکم المقبوض علی سوم الشراء ،ج۳ ،ص ۱۱ .

3 ...... نامعلوم مدت۔

4 ...... فتح القدیر،کتاب الکفالة ،ج ٦ ،ص ۳۰۲ .

5 ...... المرجع السابق،ص۲۹۹،۳۰۰ .

6 ...... قرض۔

7 ...... بخشش وہدیہ۔

8 ......"الھدایة" ،کتاب الکفالة ،ج ۲،ص ۹۱ .

www.dawateislami.net

مسئلہ ٦١ بعض صورتوں میں مکفول عنہ کے بغیر کہے کفالت کرنے سے بھی اگر ادا کیا ہے تو وصول کرسکتا ہے مثلاً باپ نے نابالغ لڑکے کا نکاح کیا اور مَہر کا ضامن ہوگیا اُس کے مرنے کے بعد عورت یا اس کے ولی نے والد زوج کے ترکہ میں سے مَہر وصول کرلیا تو دیگر ورثا اپنا حصہ پورا پورا لیں گے اور لڑکے کے حصہ میں سے بقدر مَہر کے کم کردیا جائے گا کہ باپ چونکہ ولی تھا اُس کا ضامن ہونا گویا لڑکے کے کہنے سے تھا اور اگر باپ مرا نہیں زندہ ہے اُس نے خود مَہر ادا کیا اور لوگوں کو گواہ کرلیا ہے کہ لڑکے سے وصول کرلوں گا تو وصول کرسکتا ہے ورنہ نہیں دوسری صورت یہ ہے کہ کفیل نے کفالت سے انکار کردیا مدعی نے گواہوں سے ثابت کردیا کہ اس نے مکفول عنہ کے حکم سے کفالت کی تھی اس نے دَین ادا کیا مکفول عنہ سے واپس لے سکتا ہے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ اس نے کفالت کی اور مکفول لہ نے ابھی قبول نہیں کی تھی کہ مکفول عنہ نے اجازت دیدی یہ کفالت بھی اُس کے کہنے سے قرار پائے گی۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ٦٢ اجنبی شخص نے کہہ دیا کہ تم فلاں کی ضمانت کرلو اس نے کرلی اور دَین ادا کردیا مکفول عنہ سے واپس نہیں لے سکتا۔ مکفول عنہ کے کہنے سے کفالت کی ہے اس میں بھی واپس لینے کے لیے یہ شرط ہے کہ مکفول عنہ نے یہ کہہ دیا ہو کہ میری طرف سے کفالت کرلو یا میری طرف سے ادا کردو یا یہ کہ جو کچھ تم دوگے وہ مجھ پر ہے یا میرے ذمہ ہے اور اگر فقط اتنا ہی کہا ہے کہ ہزار روپے کی مثلاً تم ضمانت یا کفالت کرلو تو واپس نہیں لے سکتا مگر جبکہ کفیل خلیط ہو تو اس صورت میں بھی واپس لے سکتا ہے۔ خلیط سے مراد اس مقام پر وہ شخص ہے جو اس کے عیال میں ہے مثلاً باپ یا بیٹا بیٹی یا اجیر یا شریک بشرکت عنان یا وہ شخص جس سے اس کا لین دین ہو اُس کے یہاں مال رکھتا ہو۔[2] (فتح القدیر، ردالمحتار)

مسئلہ ٦٣ ایک شخص نے دوسرے سے کہا فلاں شخص کو ہزار روپے دے دو اس نے دے دیے، کہنے والے سے واپس نہیں لے سکتا مگر جس کو دیے ہیں اُس سے لے سکتا ہے۔[3] (خانیہ)

---

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب الکفالۃ، مطلب: فی ضمان المھر، ج ٧، ص ٦٣٦.

2 ......"فتح القدیر"، کتاب الکفالۃ، ج٦، ص٣٠٤.

و"ردالمحتار"، کتاب الکفالۃ، مطلب: فی ضمان المھر، ج ٧، ص ٦٣٧.

3 ......"الفتاوی الخانیۃ"، کتاب الکفالۃ، مسائل الأمر، ج ٢، ص ١٧٥.

www.dawateislami.net

مسئلہ ٦٤ صبی محجور [1] نے اس کو کفالت کے لیے کہا اس نے کفالت کر لی اور مال ادا کر دیا واپس نہیں لے سکتا یوہیں غلام محجور کی طرف سے اُس کے کہنے سے کفالت کی اور ادا کر دیا واپس نہیں لے سکتا جب تک وہ آزاد نہ ہو۔ اور صبی ماذون و غلام ماذون [2] سے واپس ملے گا۔ [3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ٦٥ غلام نے آقا کی طرف سے کفالت کی اور آزاد ہونے کے بعد ادا کیا واپس نہیں لے سکتا۔ یوہیں آقا نے غلام کی طرف سے کفالت کی اور غلام کے آزاد ہونے کے بعد ادا کیا واپس نہیں لے سکتا۔ [4] (عالمگیری)

مسئلہ ٦٦ ثمن کی کفالت کی پھر بائع نے کفیل کو ثمن ہبہ کر دیا کفیل نے مشتری سے وصول کیا اس کے بعد مشتری نے مبیع میں عیب دیکھا اُس کو واپس کر دیا اور بائع سے ثمن واپس لیا کفیل سے نہ بائع لے سکتا ہے نہ مشتری۔ [5] (عالمگیری)

مسئلہ ٦٧ کفیل نے جس چیز کی ضمانت کی وہی چیز ادا کی یا دوسری چیز دی مثلاً ہزار روپے کی ضمانت کی اور ہزار روپے ادا کیے یا روپے کی جگہ اشرفیاں [6] یا کوئی دوسری چیز دی۔ پہلی صورت میں جو ادا کیا ہے واپس لے سکتا ہے اور دوسری صورت میں وہ ملے گا جس کا ضامن ہوا تھا یعنی روپے لے سکتا ہے اشرفیوں کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔ اور اگر اُسی جنس کی چیز مکفول لہ کو دی مگر اُس سے گھٹیا [7] یا بڑھیا [8] دی جب بھی وہی لے سکتا ہے جس کی ضمانت کی کہ اس صورت میں یعنی جبکہ دوسری چیز دی یا گھٹیا بڑھیا چیز دی تو یہ خود دَین کا مالک ہو گیا اور طالب کے قائم مقام ہو گیا۔ [9] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ٦٨ ایک شخص نے دوسرے سے کہا تم میرا قرضہ ادا کر دو میں تم کو دے دوں گا اُس نے قرض میں دوسری چیز دی تو جو چیز دی ہے وہی واپس لے گا جو اُس کے ذمہ تھا وہ نہیں لے سکتا کہ یہ دَین کا مالک نہیں ہوا۔ [10] (فتح القدیر)

---

1 ......جس بچہ کو خرید و فروخت کی ممانعت ہو۔

2 ......وہ غلام جس کو آقا کی طرف سے خرید و فروخت کی اجازت ہو۔

3 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الکفالة، مطلب فی ضمان المهر، ج ٧، ص ٦٣٧.

4 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الکفالة، الباب الثانی فی الفاظ الکفالة... الخ، الفصل الرابع، ج ٣، ص ٢٦٦.

5 ......"الفتاوی الهنديه"، کتاب الکفالة، الباب الثانی فی الفاظ الکفالة... الخ، الفصل الرابع، ج ٣، ص ٢٦٧.

6 ......اشرفی کی جمع سونے کا سکہ۔ 7 ......ردی۔ 8 ......عمدہ۔

9 ......"الدرالمختار"، کتاب الکفالة، ج ٧، ص ٦٣٧، وغیرہ.

10 ......"فتح القدیر"، کتاب الکفالة، ج ٦، ص ٣٠٥.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۶۹ اصیل[1] پر ہزار روپے تھے کفیل نے طالب سے پانسو روپے میں مصالحت کر لی[2] اور دے دیئے، مکفول عنہ[3] سے پانسو ہی لے سکتا ہے کہ یہ اسقاط[4] یا ابرا[5] ہے لہٰذا اصیل سے بھی پانسو جاتے رہے۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷۰ واپسی کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ کفیل نے اُس وقت دیا ہو کہ اصیل پر واجب الادا ہو اور اگر اصیل پر ابھی دینا واجب بھی نہیں ہوا ہے کہ کفیل نے دے دیا تو واپس نہیں لے سکتا مثلاً مستاجر[7] کی طرف سے کسی نے اجرت کی ضمانت کی تھی اور ابھی اجیر[8] نے کام کیا ہی نہیں ہے کہ اجرت واجب ہوتی کفیل نے اُسے دیدی واپس نہیں لے سکتا۔ یوہیں اگر کفیل کے دینے سے پہلے خود اصیل نے دَین[9] ادا کر دیا اور کفیل کو اس کی اطلاع نہیں ہوئی اس نے بھی دے دیا اصیل سے واپس نہیں لے سکتا کہ جس وقت اس نے دیا ہے اصیل پر دینا واجب ہی نہ تھا بلکہ اس صورت میں دائن[10] سے واپس لے گا۔[11] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷۱ کفیل نے جس کے لیے کفالت کی تھی (یعنی طالب) وہ مر گیا اور خود کفیل اُس کا وارث ہے تو کفیل دَین کا مالک ہو گیا مکفول عنہ یعنی مدیون سے مطالبہ کرے گا۔ یوہیں اگر طالب نے کفیل کو دَین ہبہ کر دیا یہ مالک ہو گیا۔[12] (درمختار)

مسئلہ ۷۲ ایک شخص نے ہزار روپے میں گھوڑا خریدا مشتری کی طرف سے ثمن کی کسی نے ضمانت کی کفیل نے اپنے پاس سے روپے دے دیے اور مشتری سے ابھی وصول نہیں کیے تھے بغیر وصول کیے کفیل غائب ہو گیا اور گھوڑے کے متعلق کسی نے اپنا حق ثابت کیا اور لے لیا مشتری چاہتا ہے کہ بائع سے ثمن واپس لے تو جب تک کفیل حاضر نہ ہو جائے بائع سے ثمن نہیں لے سکتا اب کفیل آ گیا تو اسے اختیار ہے بائع سے ثمن واپس لے یا مشتری سے۔ اگر بائع سے لے گا تو بائع مشتری سے نہیں لے سکتا اور مشتری سے لے گا تو مشتری بائع سے واپس لے گا اور اگر کفیل بائع کو دینے کے بعد مشتری سے وصول کر کے

---

1 ...... جس پر مطالبہ ہے۔ 2 ...... یعنی صلح کر لی۔ 3 ...... جس پر مطالبہ ہے۔

4 ...... یعنی کم کر دینا۔ 5 ...... بری کرنا یعنی معاف کر دینا۔

6 ...... "ردالمحتار"، کتاب الکفالة، مطلب: فی ضمان المھر، ج ۷ ص ۶۳۷ .

7 ...... اجرت پر کام کروانے والا۔ 8 ...... اجرت پر کام کرنے والا۔

9 ...... قرض۔ 10 ...... قرض خواہ۔

11 ...... "ردالمحتار"، کتاب الکفالة، مطلب: فی ضمان المھر، ج ۷ ص ۶۳۷ .

12 ...... "الدرالمختار"، کتاب الکفالة، ج ۷، ص ۶۳۸.

www.dawateislami.net

غائب ہوا ہے اس کے بعد حق ثابت ہوا تو مشتری بائع سے ثمن واپس لے گا کفیل کے آنے کا انتظار نہ کرے گا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۳ مسلمان دارالحرب میں مقید تھا روپیہ دے کر کسی نے اُس کو خریدا اگر اُس کے بغیر حکم ایسا کیا تو احسان ہے واپس نہیں لے سکتا اور اُس کے کہنے سے ایسا کیا تو واپس لے سکتا ہے چاہے اُس نے واپس دینے کو کہا ہو یا نہ کہا ہو۔ یو ہیں اگر کسی نے یہ کہہ دیا کہ میرے بال بچوں پر اپنے پاس سے خرچ کرو یا میرے مکان کی تعمیر میں اپنا روپیہ خرچ کرو اُس نے خرچ کیا تو وصول کر سکتا ہے۔[2] (خانیہ)

مسئلہ ۷۴ ایک شخص نے دوسرے سے کہا فلاں شخص کو میری طرف سے ہزار روپے دے دو اُس نے دے دیے یہ ہبہ حکم دینے والے کی طرف سے ہوا مگر جس نے دیے وہ نہ کہنے والے سے لے سکتا ہے نہ اُس سے جس کو دیے اور اگر یہ کہا تھا کہ اُس کو ہزار روپے دے دو میں ضامن ہوں تو کہنے والے سے وصول کر سکتا ہے۔[3] (خانیہ)

مسئلہ ۷۵ ایک شخص نے دوسرے سے کہا فلاں کو میری طرف سے ہزار روپے قرض دے دو اُس نے دے دیے واپس لے سکتا ہے اور اگر صرف اتنا ہی کہا کہ فلاں کو ہزار روپے قرض دے دو تو واپس نہیں لے سکتا اگرچہ وہ اسکا خلیط[4] ہو۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۶ ایک شخص نے دوسرے سے کہا میری قسم کا کفارہ ادا کر دو یا میری زکوٰۃ اپنے مال سے ادا کر دو یا میرا حج بدل کرادو اُس نے یہ سب کر دیا تو کہنے والے سے وصول نہیں کر سکتا۔[6] (خانیہ)

مسئلہ ۷۷ ایک نے دوسرے سے کہا مجھ کو ہزار روپے ہبہ کر دو فلاں شخص اس کا ضامن ہے اور وہ شخص بھی یہاں موجود ہے اُس نے کہا ہاں اس کے ہاں کہنے پر اُس نے دے دیے یہ ہبہ اس ضامن کی طرف سے ہوگا اور دینے والے کے ہزار روپے اس کے ذمہ قرض ہیں۔[7] (عالمگیری)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الكفالة، الباب الثاني في الفاظ الكفالة... إلخ، الفصل الرابع، ج ٣ ص ٢٦٧، ٢٦٨.

2 ......"الفتاوی الخانية"، كتاب الكفالة، فصل في الكفالة بالمال، ج ٢ ص ١٧٣.

3 ......المرجع السابق، مسائل الأمر، ج ٢، ص ١٧٥.

4 ......خلیط یعنی وہ شخص جس کے ساتھ اسکا بالواسطہ یا بلاواسطہ لین دین ہے۔

5 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الكفالة، الباب الثاني في الفاظ الكفالة... إلخ، الفصل الرابع، ج ٣ ص ٢٦٩.

6 ......"الفتاوی الخانية"، كتاب الكفالة، مسائل الأمر، ج ٢ ص ١٧٥.

7 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الكفالة، الباب الثاني في الفاظ الكفالة...إلخ، الفصل الرابع، ج ٣، ص ٢٧٠.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۷۸ ایک شخص کے دوسرے کے ذمہ ہزار روپے ہیں مدیون [1] نے کسی سے کہا اس کے ہزار روپے ادا کردو یہ کہتا ہے میں نے ادا کردیئے مگر دائن [2] انکار کرتا ہے تو قسم کے ساتھ دائن کا قول معتبر ہے اور وہ شخص مدیون سے واپس نہیں لے سکتا اگرچہ مدیون نے اُس کی تصدیق کی ہو۔ یوہیں مکفول عنہ [3] کے کہنے سے کسی نے کفالت کی کفیل [4] کہتا ہے میں نے مال ادا کردیا اور مکفول عنہ بھی اسکی تصدیق کرتا ہے مگر طالب انکار کرتا ہے طالب کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہے اس نے قسم کھا کر مکفول عنہ سے مال وصول کرلیا اب کفیل مکفول سے واپس نہیں لے سکتا اور اگر مکفول عنہ بھی انکار کرتا ہے کفیل نے گواہوں سے اپنا دینا ثابت کردیا تو کفیل واپس لے سکتا ہے اور طالب کے مقابل میں یہی گواہ معتبر ہیں اگرچہ طالب موجود نہ ہو۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۹ ایک شخص نے دوسرے سے کہا فلاں شخص کے میرے ذمہ ہزار روپے ہیں تم اپنی فلاں چیز اُس کے ہاتھ اُن ہزار روپوں میں بیع کردو اُس نے بیچ دی یہ جائز ہے پھر اگر بیع کے بعد طالب کہتا ہے اُس نے میرے ہاتھ بیع کی مگر قبضہ سے پہلے اُسی کے پاس چیز ہلاک ہوگئی اور وہ دونوں کہتے ہیں تو نے قبضہ کرلیا تھا اس میں بھی طالب کا قول معتبر ہے اس نے قسم کھالی تو بیع فسخ [6] مانی جائے گی اور طالب اپنے روپے مدیون سے وصول کرے گا اور جس نے بیع کی تھی وہ مدیون سے کچھ نہیں لے سکتا اور اگر بائع نے گواہوں سے طالب کا قبضہ ثابت کردیا تو بیع فسخ نہیں مانی جائے گی اور ہزار روپے مدیون سے وصول کرے گا اور طالب مدیون سے کچھ نہیں لے سکتا اگرچہ بائع نے طالب کی عدم موجودگی میں گواہ پیش کئے ہوں جبکہ مدیون بھی منکر ہو۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۸۰ کفیل جب تک طالب کو ادا نہ کردے مکفول عنہ سے دَین [8] کا مطالبہ نہیں کرسکتا اور اگر مکفول عنہ نے کفیل کے پاس ادا کرنے سے پہلے کوئی چیز رہن [9] رکھ دی یہ رہن رکھنا درست ہے۔[10] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... مقروض۔
2 ...... قرض خواہ۔
3 ...... جس پر مطالبہ ہے۔
4 ...... ضامن۔
5 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الکفالة، الباب الثانی فی الفاظ الکفالة... الخ، الفصل الرابع، ج ۳، ص ۲۷۰.
6 ...... ختم۔
7 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الکفالة، الباب الثانی فی الفاظ الکفالة... الخ، الفصل الرابع، ج ۳، ص ۲۷۰.
8 ...... قرض۔
9 ...... گروی۔
10 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الکفالة، مطلب فی ضمان المهر، ج ۷ ص ۶۳۹.

www.dawateislami.net

حبس وملازمہ

مسئلہ ۸۱ طالب یعنی دائن کو اختیار ہے کہ کفیل سے مطالبہ کرے یا اصیل [1] سے یا دونوں سے اگر مکفول لہ نے کفیل کا ملازمہ کیا (یعنی جہاں جاتا ہے طالب بھی اُس کے ساتھ جاتا ہے پیچھا نہیں چھوڑتا) تو کفیل اصیل کے ساتھ ایسا ہی کرسکتا ہے اور اگر طالب نے کفیل کو حبس [2] کرادیا تو کفیل اصیل کو حبس کراسکتا ہے کہ کفیل کا ملازمہ یا حبس اصیل کی وجہ سے ہے۔ یہ حکم اُس وقت ہے کہ اصیل کے کہنے سے اُس نے کفالت کی ہو اور اصیل کا خود کفیل کے ذمہ دَین نہ ہو اور اگر کفیل کے ذمہ مطلوب کا دَین ہو تو کفیل نہ ملازمہ کرسکتا ہے نہ حبس کراسکتا ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ اصیل کفیل کے اصول میں نہ ہو اور اگر اصیل اصول میں ہے تو کفیل اُس کے ساتھ یہ فعل نہیں کرسکتا۔ کفیل کا ملازمہ یا حبس اُس وقت ہوسکتا ہے کہ اصیل طالب کے اصول میں سے نہ ہو ورنہ اصول کے ملازمہ وحبس کا سبب خود ہی طالب ہوا اور کوئی شخص اپنے باپ ماں دادا دادی وغیرہ اصول کے ساتھ یہ حرکت کرنے کا مجاز نہیں۔ [3] (درمختار، ردالمحتار)

کفیل کے بریٔ الذمہ ہونے کی صورتیں

مسئلہ ۸۲ کفیل کا دَین ادا کردینا کفیل واصیل دونوں کی برأت کا سبب ہے یعنی اب طالب کا کسی سے تقاضا نہ رہا، نہ اصیل سے نہ کفیل سے، مگر جبکہ کفیل نے اپنے مدیون پر حوالہ کردیا اور یہ شرط کردی کہ فقط میں بری ہوں تو اصیل بری نہ ہوا اور اگر شرط نہ کی تو اس صورت میں بھی دونوں دَین سے بری ہوگئے۔ [4] (درمختار)

مسئلہ ۸۳ اصیل نے دَین ادا کردیا تو کفیل بھی بریٔ الذمہ ہوگیا اب کفیل سے بھی مطالبہ نہیں ہوسکتا۔ [5] (عالمگیری)

مسئلہ ۸۴ طالب نے اصیل سے دَین معاف کردیا کفیل بھی بری ہوگیا مگر یہ ضرور ہے کہ مکفول عنہ نے قبول بھی کرلیا ہو اور اگر اصیل نے اُس کے معاف کرنے پر نہ رد کیا نہ قبول کیا اور مرگیا تو اُس کا مرنا قبول کے قائم مقام ہوگیا یعنی دَین معاف ہوگیا اور کفیل بری ہوگیا اور اگر طالب نے معاف کردیا مگر اصیل نے انکار کردیا معافی کو منظور نہیں کیا تو معافی رد ہوگئی اور دَین بدستور قائم رہا۔ یوہیں اگر طالب نے اصیل کو دَین ہبہ کردیا اور قبول سے پہلے اصیل مرگیا بری ہوگیا اور اصیل نے ہبہ کو رد کردیا

---

1 ...... جس پر مطالبہ ہے۔

2 ......قید۔

3 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الکفالة، مطلب فی ضمان المهر، ج ۷، ص ٦٤٠.

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الکفالة، ج ۷، ص ٦٤١.

5 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الکفالة، الباب الثانی فی الفاظ الکفالة... الخ، الفصل الثالث، ج ۳، ص ۲٦۲.

www.dawateislami.net

تو رد ہو گیا اور دَین بدستور باقی رہا کوئی بری نہ ہوا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۸۵: اصیل کے مرنے کے بعد طالب نے دَین معاف کر دیا یا ہبہ کر دیا اور ورثہ نے قبول کر لیا تو معافی اور ہبہ صحیح ہیں اور رد کر دیا تو رد ہو گیا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۸۶: طالب نے اصیل کو مہلت دے دی کفیل کے لیے بھی مہلت ہو گئی اس سے بھی اندرون میعاد مطالبہ نہیں ہو سکتا۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۸۷: طالب نے کفیل کو بری کر دیا یعنی اس سے مطالبہ معاف کر دیا یا اس کو مہلت دے دی تو اصیل نہ بری ہوگا نہ اس کے لیے مہلت ہوگی اور اصیل اگر چہ بری نہ ہوا مگر کفیل کو یہ حق نہیں کہ اصیل سے کچھ مطالبہ کر سکے بخلاف اُس صورت کے کہ طالب نے کفیل کو ہبہ یا صدقہ کر دیا ہو تو چونکہ طالب کا مطالبہ ساقط ہو گیا کفیل اصیل سے بقدر دَین وصول کرے گا۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸۸: کفیل کو معاف کر دیا تو چاہے کفیل اس کو قبول کرے یا نہ کرے بہر حال معافی ہو گئی البتہ اگر اس کو ہبہ یا صدقہ کر دیا ہے تو قبول کرنا ضروری ہے۔ کفیل کو مہلت دی مگر اُس نے منظور نہیں کی تو مہلت کفیل کے لیے بھی نہ ہوئی۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸۹: ایک شخص پر دَین واجب الادا ہے یعنی فوری دینا ہے میعادی نہیں ہے اُس کی کفالت کسی نے یوں کی کہ اتنے دنوں کے بعد دینے کا میں ضامن ہوں تو یہ میعاد اصیل کے لیے بھی ہو گئی یعنی اُس سے بھی مطالبہ اتنے دنوں کے لیے مؤخر ہو گیا[6] (ہدایہ) اور اگر کفیل نے میعاد کو اپنے ہی لیے رکھا مثلاً یہ کہا کہ مجھ کو اتنے دنوں کی مہلت دو یا طالب نے وقت کفالت خصوصیت کے ساتھ کفیل کو مہلت دی ہے تو اصیل کے لیے مہلت نہیں۔ یوہیں قرض کی کفالت میعاد کے ساتھ کی تو کفیل کے لیے میعاد ہو گئی مگر اصیل کے لیے نہیں ہوئی کہ اگر چہ کفالت میں میعاد ہے مگر جس پر قرض ہے اُس کے لیے میعاد ہو نہیں سکتی۔[7] (ردالمحتار)

---

1 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الكفالة، الباب الثاني في الفاظ الكفالة... الخ، الفصل الثالث، ج ٣ ص ٢٦٢، ٢٦٣.

2 ......المرجع السابق، ص ٢٦٣.

3 ......"الدرالمختار"، كتاب الكفالة، ج ٧ ص ٦٤٢.

4 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الكفالة مطلب: لو كفل بالقرض موجلاً... الخ ج ٧، ص ٦٤٣.

5 ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الكفالة، مطلب: لو كفل بالقرض موجلاً ... الخ، ج ٧، ص ٦٤٤.

6 ......الهداية، كتاب الكفالة، ج ٢، ص ٩١.

7 ...... "ردالمحتار"، كتاب الكفالة، ج ٧ ص ٦٤٣.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۹۰: کفیل سے دَین کا مطالبہ کیا اُس نے کہا صبر کرو اصیل کو آجانے دو طالب نے کہا مجھے تم سے تعلق ہے اُس سے کوئی تعلق نہیں اس کہنے سے اصیل بری نہ ہوا۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۹۱: دَین میعادی تھا[2] اس کی کفالت کی تھی کفیل مرگیا تو کفیل کے حق میں میعاد باقی نہ رہی اور اصیل کے حق میں میعاد بدستور ہے یعنی مکفول لہ[3] کفیل کے ورثہ سے ابھی مطالبہ کرسکتا ہے اور اس کے ورثہ نے دَین ادا کر دیا تو اصیل سے اُس وقت واپس لینے کے حقدار ہوں گے جب میعاد پوری ہو جائے۔ یوہیں اگر اصیل مرگیا تو اس کے حق میں میعاد ساقط ہوگئی کہ اس کے ترکہ سے مرنے کے بعد ہی وصول کرسکتا ہے اور کفیل کے حق میں میعاد بدستور باقی ہے کہ اندرون میعاد اس سے مطالبہ نہیں ہوسکتا اور اصیل و کفیل دونوں مرگئے تو طالب کو اختیار ہے جس کے ترکہ[4] سے چاہے دَین وصول کرلے میعاد تک انتظار کرنے کی ضرورت نہیں۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۹۲: میعادی دَین کو کفیل نے میعاد پوری ہونے سے پہلے ادا کر دیا تو اصیل کے حق میں میعاد بدستور ہے یعنی اُس سے اندرون میعاد واپس نہیں لے سکتا۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۹۳: جس دَین کی کفالت کی وہ ہزار روپے تھا اور پانسو میں مصالحت ہوئی اس کی چار صورتیں ہیں۔ (۱) یہ شرط ہوئی کہ اصیل و کفیل دونوں پانسو سے بریٔ الذمہ ہیں یا (۲) یہ کہ اصیل بری یا (۳) سکوت رہا اس کا ذکر ہی نہیں کہ کون بری ان تینوں صورتوں میں باقی پانسو سے دونوں بری ہوگئے اور (۴) اگر فقط کفیل کا بری ہونا شرط کیا یعنی کفیل سے پانسو ہی کا مطالبہ ہوگا تو تنہا کفیل پانسو سے بریٔ الذمہ ہوگا اصیل پر پورے ہزار کا مطالبہ رہے گا لہٰذا کفیل نے پانسو روپے دے دیے تو باقی کا مطالبہ اصیل سے کرے گا اور کفیل نے اُس کے کہنے سے کفالت کی ہے تو پانسو اصیل سے واپس لے۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

---

1. ......"الدرالمختار"، کتاب الکفالة، ج ۷، ص ٦٤٥.
2. ......یعنی قرض کی مدت مقرر تھی۔
3. ......جس کا مطالبہ ہے۔
4. ......میت کا چھوڑا ہوا مال۔
5. ......"الدرالمختار"، کتاب الکفالة، ج ۷، ص ٦٤٥.
6. ......ردالمحتار، کتاب الکفالة، مطلب : لو کفل بالقرض مؤجلاً... الخ، ج ۷، ص ٦٤٥.
7. ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الکفالة، مطلب : لو کفل بالقرض مؤجلاً... الخ ج ۷، ص ٦٤٥.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۹۴ طالب نے کفیل سے یہ مصالحت کی[1] کہ اگر تم مجھ کو اتنا دو تو میں تم کو کفالت سے بری کر دوں گا یعنی کفالت سے بری کرنے کا معاوضہ لینا چاہتا ہے یہ صلح صحیح نہیں اور کفیل پر اس مال کا دینا لازم نہیں پھر اگر وہ کفالت بالنفس تھی تو کفالت باقی ہے کفیل بری نہیں اور اگر کفالت بالمال تھی تو کفالت جاتی رہی۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۹۵ ایک شخص نے دوسرے کی کفالت بالنفس کی، طالب کہتا ہے کہ اُس پر میرا کوئی حق نہیں، اس کہنے سے کفیل بری نہیں ہے بلکہ اُس شخص کو حاضر لانا ہوگا اور اگر طالب نے یہ کہا کہ اُس پر کوئی میرا حق نہیں نہ میری جانب سے نہ دوسرے کی جانب سے ولایت، وصایہ، وکالت کسی اعتبار سے میرا حق نہیں کفیل بری ہو گیا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۹۶ یہ کہا کہ فلاں شخص پر جو ہزار روپے ہیں اُن کا میں ضامن ہوں پھر اُس شخص مکفول عنہ نے گواہوں سے ثابت کر دیا کہ کفالت سے پہلے ہی ادا کر چکا ہے اصیل بری ہو گیا مگر کفیل بری نہ ہوا اُس کو دینا پڑے گا۔ اور اگر گواہوں سے یہ ثابت کیا ہے کہ کفالت کے بعد ادا کر دیا تو دونوں بری ہو گئے۔[4] (بحر)

مسئلہ ۹۷ کفیل نے دَین ادا کرنے سے پہلے اصیل کو دَین سے بری کر دیا یہ صحیح ہے یعنی اس کے بعد دَین ادا کر کے اصیل سے واپس نہیں لے سکتا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۹۸ طالب نے کفیل سے یہ کہا کہ میں نے تم کو بری کر دیا وہ بری ہو گیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوگا کہ کفیل نے طالب کو دَین ادا کر کے برأت حاصل کی ہے لہٰذا کفیل کو اصیل سے واپس لینے کا حق نہ ہوگا اور طالب کو اصیل سے دَین وصول کرنے کا حق رہے گا۔ اور اگر طالب نے یہ کہا کہ تُو بری ہو گیا اس کا مطلب یہ ہوگا کہ دَین ادا کر کے بری ہوا ہے یعنی میں نے دَین وصول پا لیا اس صورت میں کفیل اصیل سے لے سکتا ہے اور طالب اصیل سے نہیں لے سکتا۔[6] (ہدایہ وغیرہ) یہ اُس وقت ہے جب طالب موجود نہ ہو غائب ہو اور اگر موجود ہو تو اُس سے دریافت کیا جائے کہ اس کلام کا کیا مطلب ہے وہ کہے میں نے دَین وصول پا لیا تو دونوں صورتوں میں کفیل رجوع کر سکتا ہے اور یہ کہے کہ کفیل کو میں نے معاف کر دیا

---

1 ......صلح کی۔

2 ......"ردالمحتار"، کتاب الکفالة، مطلب: لو کفل بالقرض مؤجلا... إلخ، ج ۷، ص ٦٤٦، ٦٤٧.

3 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الکفالة، الباب الثانی فی الفاظ الکفالة... إلخ، الفصل الثالث، ج ۳ ص ۲٦۳.

4 ......"البحرالرائق"، کتاب الکفالة، ج٦، ص۳۷۸.

5 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الکفالة، الباب الثانی فی الفاظ الکفالة... إلخ، الفصل الثالث، ج ۳ ص ۲٦۳، ۲٦٤.

6 ......"الھدایة"، کتاب الکفالة، ج۲، ص ۹۲، وغیرہ.

www.dawateislami.net

تو دونوں صورتوں میں رجوع نہیں کرسکتا۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۹۹ طالب نے دستاویز[2] اس مضمون کی لکھی کہ کفیل نے جن روپوں کی کفالت کی تھی اُس سے بری ہوگیا تو یہ دَین وصول پالینے کا اقرار ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰۰ ایک شخص نے مَہر کی کفالت کی اگر دخول سے پہلے عورت کی طرف سے کوئی ایسی بات ہوئی جس کی وجہ سے جدائی ہوگئی تو کُل مَہر ساقط اور کفیل بالکل بری اور اگر شوہر نے قبل دخول طلاق دے دی تو آدھا مَہر ساقط اور کفیل بھی آدھے سے بری۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰۱ عورت نے مَہر کے بدلے شوہر سے خلع کیا اور اس عورت کا شوہر کے ذمہ دَین ہے کسی نے اس دَین کی کفالت کر لی اس کے بعد اُن دونوں نے پھر آپس میں نکاح کر لیا تو کفیل بری نہ ہوا عورت اُس سے مطالبہ کرسکتی ہے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۱۰۲ کفیل کی برأت کو شرط پر معلق کیا اگر وہ شرط ایسی ہے جس میں طالب کا فائدہ ہے مثلاً اگر تم اتنا دے دو بریُ الذمہ ہوجاؤ گے یہ تعلیق صحیح ہے اور اگر وہ شرط ایسی نہیں ہے مثلاً جب کل کا دن آئے گا تم بری ہوجاؤ گے یہ تعلیق باطل ہے یعنی بری نہ ہوگا بدستور کفیل رہے گا۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰۳ اصیل کی برأت کو شرط پر معلق کرنا صحیح نہیں یعنی وہ بری نہیں ہوگا۔ طالب نے مدیون[7] سے کہا جو کچھ میرا مال تمھارے ذمہ ہے اگر مجھے وصول نہ ہوا اور تم مرگئے تو معاف ہے اور وہ مرگیا معاف نہ ہوا اور اگر یہ کہا کہ میں مرجاؤں تو معاف ہے اور طالب مرگیا معاف ہوگیا کہ یہ وصیت ہے۔[8] (عالمگیری)

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الکفالة، ج ٧، ص ٦٤٧.

2 ......ایسا تحریری ثبوت جس سے اپنا حق ثابت کرسکیں۔

3 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الکفالة، الباب الثانی فی الفاظ الکفالة... إلخ، الفصل الثالث، ج ٣ ص ٢٦٤.

4 ...... المرجع السابق.

5 ......الدر المختار و رد المحتار، کتاب الکفالة، مطلب بیع العینة، ج٧، ص٦٦٧.

6 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الکفالة، الباب الثانی فی الفاظ الکفالة... إلخ، الفصل الثالث، ج ٣ ص ٢٦٥.

7 ......مقروض۔

8 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الکفالة، الباب الثانی فی الفاظ الکفالة... إلخ، الفصل الثالث، ج ٣ ص ٢٦٥.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۰۴: کفیل بالنفس کی براءت کو شرط پر معلق کیا اس کی تین صورتیں ہیں۔

① یہ شرط ہے کہ تم دس روپے دے دو بری ہو اس صورت میں براءت ہوگئی اور شرط باطل اور ② اگر وہ مال کا بھی کفیل ہے طالب نے یہ کہا کہ مال اگر دے دو تو کفالت بالنفس سے بری ہو اس میں براءت اور شرط دونوں جائز کہ مال دیدے گا بری ہو جائے گا۔ ③ کفیل بالنفس سے یہ شرط کی کہ مال دے دو اور اصیل سے وصول کرلو اس صورت میں براءت بھی نہ ہوئی اور شرط بھی باطل۔[1] (خانیہ)

مسئلہ ۱۰۵: اصیل نے کفیل کو مال دے دیا کہ طالب کو ادا کر دے اور وہ کفیل طالب کے کہنے سے ضامن ہوا تھا اب اصیل وہ مال کفیل سے واپس نہیں لے سکتا اگرچہ کفیل نے طالب کو ادا نہ کیا ہو۔ یوہیں اصیل کو یہ حق بھی نہیں کہ کفیل کو ادا کرنے سے منع کر دے یہ اُس صورت میں ہے جب اصیل نے کفیل کو بروجہ قضا دَین کا روپیہ دیا ہو یعنی یہ کہہ کر کہ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں طالب اپنا حق تم سے نہ وصول کرے لہٰذا قبل اس کے کہ تم اُسے دو میں تم کو دیتا ہوں اور اگر کفیل کو بروجہ رسالت دیا ہو یعنی اُس کے ہاتھ طالب کے پاس بھیجا ہے تو واپس بھی لے سکتا ہے اور منع بھی کرسکتا ہے اور اگر وہ شخص اس کے بغیر کہے کفیل ہوگیا ہے اس نے طالب کو دینے کے لیے اُسے روپے دے دیے تو جب تک ادا نہیں کیا ہے واپس بھی لے سکتا ہے اور اُسے دینے سے منع بھی کرسکتا ہے۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰۶: اصیل نے کفیل کو دیا تھا مگر اُس نے طالب کو نہیں دیا اور اصیل نے خود طالب کو دیا تو کفیل سے واپس لے سکتا ہے کہ اب اُس کو روکنے کا کوئی حق نہ رہا۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰۷: کفیل نے اصیل سے روپیہ وصول کیا اور طالب کو نہیں دیا اس روپے سے کچھ منفعت حاصل کی یہ نفع اُس کے لیے حلال ہے کہ بروجہ قضا جو کچھ کفیل وصول کرے گا اُس کا مالک ہو جائے گا اور اگر اصیل نے اُس کے ہاتھ طالب کے یہاں بھیجے ہیں اور اس نے نہیں دیے بلکہ تصرف کر کے نفع اُٹھایا تو یہ نفع خبیث ہے کہ اس تقدیر پر[4] وہ روپیہ اس کے پاس امانت تھا اس کو تصرف کرنا[5] حرام تھا اس نفع کو صدقہ کر دینا واجب ہے۔[6] (درمختار)

---

1 ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب الکفالة والحوالة، مسائل فی تسلیم نفس المکفول به، ج۲، ۱۷۲.

2 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الکفالة، مطلب: فی بطلان تعلیق البراء ة...إلخ، ج۷، ص ۶۵۱-۶۵۲.

3 ......"ردالمحتار"، کتاب الکفالة، مطلب: فی بطلان تعلیق البراء ة...إلخ، ج۷، ص۶۵۳.

4 ......اس صورت میں۔ 5 ......یعنی اخراجات میں لانا۔

6 ......"الدرالمختار"، کتاب الکفالة، ج۷، ص ۶۵۲-۶۵۴.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۰۸ اُس صورت میں کہ کفیل نے اصیل سے چیز لی اور طالب کو نہیں دی اور اُس سے نفع اُٹھایا اگر وہ چیز ایسی ہو جو متعین کرنے سے معین ہو جاتی ہے مثلاً اصیل پر گیہوں واجب تھے اُس نے کفیل کو دیے کفیل نے ان میں نفع حاصل کیا تو بہتر یہ ہے کہ نفع اصیل کو واپس کردے اور اصیل کے لیے وہ نفع حلال ہے اگرچہ مالدار ہو اور اگر وہ چیز نقود کی قسم سے ہو مثلاً روپیہ اشرفی تو نفع واپس کرنا مندوب بھی نہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۰۹ اصیل نے کفیل سے کہا تم بیع عینہ کرو اور جو کچھ خسارہ ہوگا وہ میرے ذمہ ہے (یعنی دس روپے کی مثلاً ضرورت ہے کفیل نے کسی تاجر سے مانگے وہ اپنے یہاں سے کوئی چیز جس کی واجبی قیمت[2] دس روپے ہے کفیل کے ہاتھ پندرہ روپے میں بیع کردی کفیل اُس کو بازار میں دس روپے میں فروخت کردیتا ہے اس صورت میں تاجر کو پانچ روپے کا نفع ہو جاتا ہے اور کفیل کو پانچ روپے کا خسارہ ہوتا ہے اس کو اصیل کہتا ہے کہ میرے ذمہ ہے) کفیل نے اُس کے کہنے سے بیع عینہ کی تو تاجر سے جو چیز نقصان کے ساتھ خریدی ہے اُس کا مالک کفیل ہے اور نقصان بھی کفیل ہی کے سر رہے گا اصیل سے اس کا مطالبہ نہیں کرسکتا کیوں کہ اصیل کے لفظ سے اگر خسارہ کی ضمانت مراد ہے تو یہ باطل اس کی ضمانت نہیں ہوسکتی اور اگر توکیل[3] قرار دی جائے تو یہ بھی صحیح نہیں کہ مجہول کی توکیل نہیں ہوتی۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۱۰ یوں کفالت کی کہ جو کچھ اُس کے ذمہ لازم ہوگا یا ثابت ہوگا یا قاضی جو کچھ اُس پر لازم کردے گا میں اُس کی کفالت کرتا ہوں اور اصیل غائب ہو گیا مدعی نے قاضی کے سامنے کفیل کے مقابلے میں گواہ پیش کیے کہ اُس کے ذمہ میرا اتنا ہے تو جب تک اصیل حاضر نہ ہو گواہ مقبول نہیں جب اصیل حاضر ہوگا اُس کے مقابلے میں گواہ سنے جائیں گے اور فیصلہ ہوگا اس کے بعد کفیل سے مطالبہ ہوگا۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۱۱۱ مدعی نے یہ دعویٰ کیا کہ فلاں شخص جو غائب ہے اُس کے ذمہ میرا اتنا روپیہ ہے اور یہ شخص اُس کا کفیل ہے اور اس کو گواہوں سے ثابت کردیا اس صورت میں صرف کفیل کے مقابلے میں فیصلہ ہوگا اور اگر مدعی نے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ یہ اُس کے حکم سے ضامن ہوا تھا تو کفیل و اصیل دونوں کے مقابلہ میں فیصلہ ہوگا اور کفیل کو اصیل سے واپس لینے کا حق ہوگا۔[6] (درمختار)

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الکفالۃ، ج۷، ص۶۵۳، ٦٥٤.

2 ......کسی چیز کی وہ قیمت جو عام طور پر بازار میں مقرر ہو، رائج قیمت۔

3 ......یعنی وکالت۔

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الکفالۃ، ج۷، ص٦٥٦.

5 ......المرجع السابق.

6 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۱۲ کفالت بالدرک (یعنی بائع کی طرف سے اس بات کی کفالت کہ اگر مبیع کا کوئی دوسرا حقدار ثابت ہوا تو ثمن کا میں ذمہ دار ہوں) یہ کفیل کی جانب سے تسلیم ہے کہ مبیع بائع کی ملک ہے لہٰذا جس نے کفالت کی وہ خود اس کا دعویٰ نہیں کر سکتا کہ مبیع میری ملک ہے جس طرح کفیل کو شفعہ کرنے کا حق نہیں کہ اُس کا کفیل ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ مشتری کے خریدنے پر راضی ہے۔ یوہیں جس دستاویز میں یہ تحریر ہے کہ میں نے اپنی ملک فلاں کے ہاتھ بیع کی یا میں نے بیع بات نافذ فلاں کے ہاتھ کی اس دستاویز پر کسی نے اپنی گواہی لکھی یا قاضی کے یہاں بیع کی شہادت دی ان سب صورتوں میں بائع کی ملک کا اقرار ہے کہ یہ شخص اب اپنی ملک کا دعویٰ نہیں کرسکتا اور اگر دستاویز میں فقط اتنی بات لکھی ہے کہ فلاں شخص نے یہ چیز بیع کی بائع نے اُس میں اپنی ملک کا ذکر نہیں کیا ہے نہ یہ کہ بیع بات نافذ ہے ایسی دستاویز پر گواہی ثبت کرنا بائع کی ملک کا اقرار نہیں یا اُس نے اپنی گواہی کے الفاظ یہ تحریر کیے کہ عاقدین نے [1] بیع کا اقرار کیا میں اس کا شاہد ہوں یہ بھی ملک بائع کا اقرار نہیں یعنی ایسی شہادت تحریر کرنے کے بعد بھی اپنی ملک کا دعویٰ کرسکتا ہے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۱۳ کفالت بالدرک میں محض استحقاق سے [3] ضامن سے مؤاخذہ نہیں ہوگا جب تک قاضی یہ فیصلہ نہ کردے کہ مبیع مستحق کی ہے اور بیع کو فسخ نہ کردے بیع فسخ ہونے کے بعد بیشک کفیل سے ثمن کا مطالبہ ہوسکتا ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۱۴ استحقاق مبطل (جس کا ذکر باب الاستحقاق میں ہو چکا ہے) مثلاً دعویٔ نسب [5] یا یہ دعویٰ کہ جو زمین خریدی ہے یہ وقف ہے یا یہ پہلے مسجد تھی ان میں اگرچہ قاضی نے یہ فیصلہ نہ دیا ہو کہ ثمن مکفول عنہ (بائع) سے واپس لیا جائے مشتری کفیل سے وصول کرسکتا ہے۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱۵ ایک نے دوسرے سے کہا تم اپنی فلاں چیز اس کے ہاتھ ایک ہزار میں بیع کردو میں اُس ہزار کا ضامن ہوں اس نے دو ہزار میں بیع کی کفیل ایک ہی ہزار کا ضامن ہے اور پانسو میں بیع کی تو کفیل پانسو کا ضامن ہے۔[7] (عالمگیری)

---

1 ......یعنی بیچنے والے اور خریدار نے۔

2 ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الکفالۃ، مطلب: بیع العینۃ، ج۷، ص۶۶۰.

3 ......حق ثابت ہونے سے۔

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الکفالۃ، ج۷، ص۶۶۲.

5 ......نسب کا دعوٰی مثلاً یہ میرا بیٹا یا بیٹی ہے۔

6 ......"ردالمحتار"، کتاب الکفالۃ، مطلب: بیع العینۃ، ج۷، ص۶۶۲.

7 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الکفالۃ، الباب الثانی فی الفاظ الکفالۃ... إلخ، الفصل الخامس، ج۳، ص۲۷۲.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۱۶ یہ کہا کہ جو کچھ تیرا فلاں کے ذمہ ہے میں اُس کا ضامن ہوں اور گواہوں سے ثابت ہوا کہ اُس کے ذمہ ہزار روپے ہیں تو کفیل سے ہزار کا مطالبہ ہوگا اور اگر گواہوں سے ثابت نہ ہوا تو کفیل قسم کے ساتھ جتنے کا اقرار کرے اُسی کا مطالبہ ہوگا اور اگر مکفول عنہ[1] اِس سے زیادہ کا اقرار کرتا ہے تو یہ زائد کفیل سے نہیں لیا جا سکتا مکفول عنہ سے لیا جائے گا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱۷ کفیل نے حالت صحت میں یہ کہا جو کچھ فلاں شخص اپنے ذمہ فلاں کے لیے اقرار کرلے اُس کا میں ضامن ہوں اس کے بعد کفیل بیمار ہوگیا یعنی مرض الموت میں مبتلا ہوگیا اور اس کے پاس جو کچھ ہے وہ سب دَین میں مستغرق ہے[3] مکفول عنہ نے طالب کے لیے ایک ہزار کا اقرار کیا کفیل کے ذمہ ایک ہزار لازم ہوگئے۔ یوہیں اگر کفیل کے مرنے کے بعد ایک ہزار کا اقرار کیا تو یہ کفیل کے ذمہ لازم ہوگئے مگر چونکہ کفیل کے پاس جو کچھ مال تھا وہ دَین میں مستغرق تھا لہٰذا مکفول لہ[4] دیگر قرض خواہوں کی طرح کفیل کے ترکہ سے اپنے حصہ کی قدر وصول کرے گا یہ نہیں ہوسکتا کہ یہ کہہ دیا جائے کہ دَین سے بچی ہوئی کوئی جائداد نہیں ہے لہٰذا مکفول لہ کو نہیں ملے گا صرف قرض خواہ لیں گے۔[5] (خانیہ)

مسئلہ ۱۱۸ ایک شخص نے دوسرے کی طرف سے کفالت کی اور یہ شرط کی کہ تم اپنی فلاں چیز میرے پاس رہن[6] رکھ دو مگر طالب سے یہ نہیں کہا کہ میں نے اس شرط پر کفالت کی ہے۔ اب مکفول عنہ اپنی چیز رہن رکھنا نہیں چاہتا تو کفیل کو کفالت فسخ[7] کرنے کا اختیار نہیں طالب کا مطالبہ دینا پڑے گا کیونکہ رہن کی شرط اگر تھی تو مکفول عنہ سے تھی طالب کو اس شرط سے تعلق نہیں ہاں اگر طالب سے کہہ دیا تھا کہ تیرے لیے اس شرط پر کفالت کرتا ہوں کہ مکفول عنہ اپنی فلاں چیز میرے پاس رہن رکھے تو بیشک رہن نہ رکھنے کی صورت میں کفالت کو فسخ کرسکتا ہے اور اب طالب اس سے مطالبہ نہیں کرسکتا۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱۹ کفیل نے یوں کفالت کی کہ مکفول عنہ کی جو امانت میرے پاس ہے میں اُس سے تمھارا دَین ادا کروں گا

---

1 ...... جس شخص پر مطالبہ ہے۔

2 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الكفالة، الباب الثاني في الفاظ الكفالة... إلخ، الفصل الخامس، ج۳، ص۲۷۲.

3 ...... یعنی جو کچھ اس کے پاس ہے دَین اس سے زائد ہے۔

4 ...... جس شخص کا مطالبہ ہے۔

5 ...... "الفتاوی الخانية"، كتاب الكفالة والحوالة، مسائل الامر ينفذ المال عنه، ج۲، ص۱۷۶.

6 ...... گروی۔

7 ...... ختم۔

8 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الكفالة، الباب الثاني في الفاظ الكفالة... إلخ، الفصل الخامس، ج۳، ص۲۷۳.

www.dawateislami.net

یہ کفالت صحیح ہے اور امانت سے اُس کو دَین ادا کرنا ہوگا اور امانت اس کے پاس سے ہلاک ہوگئی تو کفالت بھی ختم ہوگئی کفیل سے مطالبہ نہیں ہوسکتا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲۰ یوں ضمانت کی تھی کہ اس چیز کے ثمن سے دَین ادا کرے گا اور وہ چیز کفیل ہی کی ہے مگر بیع کرنے سے پہلے ہی وہ چیز ہلاک ہوگئی تو کفالت باطل ہوگئی اور اگر وہ چیز سو روپے میں بیچی اور اُس کی واجبی قیمت بھی سو ہی ہے اور دَین ہزار روپے ہے تو کفیل کو سو ہی دینے ہوں گے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲۱ سو روپے کی ضمانت کی اور یہ کہہ دیا کہ پچاس یہاں دے گا اور پچاس دوسرے شہر میں مگر میعاد نہیں مقرر کی ہے طالب کو اختیار ہے جہاں چاہے وصول کرسکتا ہے اور اگر وہ چیز جو ضامن دے گا ایسی ہے جس میں بار برداری صرف ہوگی[3] تو جس مقام میں دینا قرار پایا ہے وہیں مطالبہ ہوسکتا ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲۲ ایک شخص نے کپڑا غصب کیا تھا مالک نے اُسے پکڑا دوسرا شخص ضامن ہوا کہ اس کو کل میں حاضر کردوں گا مدعی نے کہا اگر تم اس کو نہ لائے تو کپڑے کی قیمت دس روپے ہے وہ تم کو دینے ہوں گے کفیل نے کہا دس نہیں بیس میں دوں گا اور مکفول لہ خاموش رہا تو کفیل سے دس ہی وصول کئے جاسکتے ہیں۔[5] (خانیہ)

مسئلہ ۱۲۳ ایک شخص نے دوسرے سے کہا تم اس راستہ سے جاؤ اگر تمھارا مال چھین لیا جائے میں ضامن ہوں یہ کفالت صحیح ہے کفیل کو مال دینا ہوگا اور اگر یہ کہا کہ اس راستہ سے جاؤ اگر درندہ نے تمھارا مال ہلاک کردیا یا تمھارے بیٹے کو مار ڈالا تو میں ضامن ہوں یہ کفالت صحیح نہیں۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲۴ دوسرے کے دَین کی کفالت کی اس شرط پر کہ فلاں اور فلاں بھی اتنے کی کفالت کریں اور اُن دونوں نے انکار کردیا تو پہلی کفالت لازم رہے گی اُس کو فسخ کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔[7] (خانیہ)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الكفالة،الباب الثانی فی الفاظ الكفالة...إلخ،الفصل الخامس، ج۳،ص۲۷۳.

2 ......المرجع السابق.

3 ......یعنی مزدوری خرچ ہوگی۔

4 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الكفالة، الباب الثانی فی الفاظ الكفالة...إلخ،الفصل الخامس، ج ۳ ،ص ۲۷٤.

5 ......"الفتاوی الخانية"، كتاب الكفالةوالحوالة،مسائل فی تسليم نفس المكفول به، ج۲،ص۱۷۲.

6 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الكفالة،الباب الثانی فی الفاظ الكفالة...إلخ،الفصل الخامس، ج۳،ص۲۷۷.

7 ......"الفتاوی الخانية"، كتاب الكفالةوالحوالة،فصل فی الكفالة بالمال، ج۲،ص۱۷۳.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۲۵ ایک شخص نے دوسرے کی طرف سے ہزار روپے کی ضمانت کی تھی اب کفیل یہ کہتا ہے وہ روپے جوے کے تھے یا شراب کے دام تھے یا اسی قسم کی کسی دوسری چیز کا نام لیا یعنی وہ روپے مکفول عنہ[1] پر واجب نہیں تھے لہٰذا کفالت صحیح نہیں ہوئی اور مجھ سے مطالبہ نہیں ہوسکتا کفیل کی یہ بات قابلِ سماعت نہیں[2] بلکہ مکفول لہ کے مقابل میں اگر گواہ بھی اس بات پر پیش کرے اور مکفول لہ[3] انکار کرتا ہو تو کفیل کے گواہ بھی نہیں لیے جائیں گے اور اگر مکفول لہ پر حلف رکھنا چاہے تو حلف نہیں دیا جائے گا اور اگر اس بات کے گواہ پیش کرنا چاہتا ہے کہ خود مکفول لہ نے ایسا اقرار کیا تھا جب بھی گواہ مسموع نہ ہوں گے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲۶ کفیل نے طالب کا مطالبہ ادا کردیا اور مکفول عنہ سے واپس لینا چاہتا ہے مکفول عنہ اُسی قسم کا عذر پیش کرتا ہے کہ وہ روپیہ جس کا مجھ پر مطالبہ تھا وہ جوے کا تھا یعنی جوئے میں ہار گیا تھا اس کا مطالبہ تھا یا شراب کا ثمن تھا اور مکفول لہ موجود نہیں ہے کہ اُس سے دریافت کیا جائے یہ گواہ پیش کرنا چاہتا ہے گواہ نہیں لیے جائیں گے بلکہ یہ حکم دیا جائے گا کہ کفیل کا روپیہ ادا کردے اور اُس سے یہ کہا جائے گا کہ تجھ کو یہ دعویٰ کرنا ہو تو طالب کے مقابل میں کر اور اگر طالب نے اب تک کفیل سے وصول نہیں کیا ہے اُس نے قاضی کے سامنے اقرار کرلیا کہ یہ مطالبہ شراب کے ثمن کا ہے تو اصیل و کفیل دونوں بری کردیے جائیں اور اگر قاضی نے کفیل کو بری کردیا مگر مکفول عنہ نے حاضر ہوکر یہ اقرار کیا کہ وہ روپیہ قرض تھا یا مبیع کا ثمن تھا اور طالب بھی اُس کی تصدیق کرتا ہے تو اصیل پر اُس مال کا دینا لازم ہے اور کفیل کے مقابل میں ان دونوں کی بات قابل اعتبار نہ رہی۔[5] (خانیہ)

مسئلہ ۱۲۷ تین شخصوں کے ہزار ہزار روپے ایک شخص کے ذمہ ہیں مگر سب کا دَین الگ الگ ہے یہ نہیں کہ وہ روپے سب کے مشترک ہوں تو ان میں دو تیسرے کے لیے یہ گواہی دے سکتے ہیں کہ اس کے روپے کی فلاں شخص نے ضمانت کی تھی اور اگر روپے میں شرکت ہو تو گواہی مقبول نہیں۔[6] (عالمگیری)

---

1 ......جس شخص پر مطالبہ ہے۔
2 ......قابل قبول نہیں۔
3 ......جس شخص کا مطالبہ ہے۔
4 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الکفالة، الباب الثالث فی الدعوی والخصومة، ج۳، ص۲۸۰.
5 ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب الکفالة والحوالة، مسائل الامر ینفذ المال عنه، ج۲، ص۱۷۶.
6 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الکفالة، الباب الثالث فی الدعوی والخصومة، ج۳، ص۲۸۰.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۲۸ خراج موظف میں (جس کی مقدار معین ہوتی ہے کہ سالانہ اتنا دینا ہوتا ہے جس کا ذکر کتاب الزکوۃ میں گزرا) کفالت صحیح ہے اوراس کے مقابل میں رہن رکھنا بھی صحیح ہے اورخراج مقاسمہ کی نہ کفالت صحیح ہوسکتی ہے نہ اُس کے مقابلہ میں رہن رکھنا صحیح ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۲۹ سلطنت کی جانب سے جومطالبات لازم ہوتے ہیں اُن کی کفالت بھی صحیح ہےخواہ وہ مطالبہ جائز ہو یا ناجائز کیوں کہ یہ مطالبہ دَین کے مطالبہ سے بھی سخت ہوتا ہےمثلاً آج کل گورنمنٹ زمینداروں سے مال گزاری[2] اورابواب[3] لیتی ہے اگراس کے دینے میں تاخیر کرے فوراً حراست[4] میں لے لیا جاتا ہے جائداد نیلام کردی جاتی ہے۔اسی طرح مکان کا ٹیکس، انکم ٹیکس[5]، چونگی[6] کہ ان تمام مطالبات کے ادا کرنے پر آدمی مجبور ہے لہٰذا ان سب کی کفالت صحیح ہےاور جس پر مطالبہ ہے اُس کے حکم سے کفالت کی ہے تو کفیل اُس سے واپس لے گا۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۱۳۰ دلال[8] کے پاس سے چیز جاتی رہی اُس پر تاوان واجب نہیں اوراگر دلال یہ کہتا ہے کہ میں نے کسی دوکان میں رکھ دی تھی یادنہیں کس دوکان میں رکھی تھی تو تاوان دینا پڑے گا اوراگر دلال نے دوکاندار کو دکھائی اوردام طے ہوگئے اوراُس کے پاس رکھ کر چلا گیا دوکاندار کے پاس سے جاتی رہی یا دلال نے بازار میں وہ چیز دکھائی پھر کسی دوکان پر رکھ دی یہاں سے جاتی رہی تو تاوان دینا ہوگا اوردوکاندار سے تاوان نہیں لیا جاسکتا۔[9] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳۱ کسی نے دلال کو چیز دی اوردلال کو معلوم ہوگیا کہ یہ چیز چوری کی ہے اوراس کا مالک فلاں شخص ہے اُس نے مالک کو چیز دے دی دلال سے مطالبہ نہیں ہوسکتا۔[10] (درمختار)

---

1 ……"الدرالمختار"، کتاب الکفالۃ، ج۷،ص ٦٦٢.

2 ……زمین کا سرکاری مقررکردہ ٹیکس۔

3 ……غیرمقررہ ٹیکس، نذرانہ۔

4 ……قید۔

5 ……مقررہ قواعد کے مطابق آمدنی پرسرکاری محصول۔

6 ……ایک محصول جو میونسپل کمیٹی کی حدود میں مال لانے پر لیا جاتا ہے۔

7 ……"الدرالمختار"، کتاب الکفالۃ، ج۷،ص ٦٦٢.

8 ……کمیشن پر مال بیچنے والا، کمیشن ایجنٹ۔

9 ……"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب الکفالۃ، مطلب: بیع العِینۃ، ج۷،ص ٦٦٨.

10 ……"الدرالمختار"، کتاب الکفالۃ، ج۷،ص ٦٦٨.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۳۲: دلال نے بائع کے لیے ثمن کی ضمانت کی یہ کفالت صحیح نہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۳۳: ایک شخص نے کہا فلاں شخص پر میرے اتنے روپے ہیں اگر تم وصول کرلاؤ تو دس روپے تم کو دوں گا اس وصول کرنے والے کو اُجرتِ مثل ملے گی جو دس روپے سے زیادہ نہیں ہوگی۔[2] (درمختار)

دوشخص کفالت کریں اس کی صورتیں

مسئلہ ۱۳۴: دوشخصوں پر دَین ہے مثلاً دونوں نے کوئی چیز سوروپے میں خریدی تھی اوران میں ہرایک نے دوسرے کی طرف سے اُس کے کہنے سے کفالت کی یہ کفالت صحیح ہے اوراس صورت میں چونکہ ہرایک نصف دَین میں اصیل[3] ہے اورنصف میں کفیل[4] ہے لہٰذا جو کچھ ادا کرے گا جب تک نصف سے زیادہ نہ ہو وہ اصالۃً[5] قرار پائے گا یعنی وہ روپیہ ادا کیا جو اس پر اصالۃً تھا شریک سے وصول نہیں کرسکتا اور جب نصف سے زیادہ ادا کیا تو جو کچھ زیادہ دیا ہے کفالت میں شمار ہوگا شریک سے وصول کرسکتا ہے۔[6] (ہدایہ)

مسئلہ ۱۳۵: صورتِ مذکورہ میں صرف ایک نے دوسرے کی طرف سے کفالت کی ہے اور کفیل نے کچھ ادا کیا اور کہتا ہے کہ میں نے جو کچھ ادا کیا ہے بطور کفالت ہے اس کی بات مقبول ہے یعنی دوسرے مدیون مکفول عنہ[7] سے واپس لے سکتا ہے۔[8] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳۶: دوشخصوں پر دَین ہے اور ہرایک نے دوسرے کی طرف سے کفالت کی مگر دونوں پر دوقسم کے دَین ہیں ایک پر میعادی دَین ہے اور دوسرے پر فوراً واجب الادا ہے اور جس پر میعادی دَین ہے اُس نے قبل میعاد ایک رقم ادا کی اور یہ کہتا ہے میں نے دوسرے کی طرف سے یعنی کفالت کے روپے ادا کیے ہیں اُس کی بات قابلِ تسلیم ہے جو کچھ اُس نے دیا ہے دوسرے سے وصول کرسکتا ہے اور جس کے ذمہ فوراً واجب الادا ہے اُس نے دیا اور کہتا یہ ہے کہ کفالت کے روپے ادا کیے ہیں

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الکفالۃ، ج۷، ص٦٦٨.

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الکفالۃ، ج۷، ص٦٦٨.

3 ......یعنی نصف دَین خود اِسی پر ہو۔

4 ......ضامن۔ 5 ......یعنی اپنی طرف سے ادائیگی۔

6 ......"الھدایۃ"، کتاب الکفالۃ، باب کفالۃ الرجلین، ج۲، ص٩٦.

7 ......جس شخص پر مطالبہ ہے۔

8 ......"ردالمحتار"، کتاب الکفالۃ، باب کفالۃ الرجلین، ج۷، ص٦٧١.

www.dawateislami.net

تو جب تک میعاد پوری نہ ہو جائے دوسرے سے وصول نہیں کرسکتا۔ اور اگر ایک پر قرض ہے دوسرے کے ذمہ مبیع کا ثمن ہے اور ہر ایک نے دوسرے کی کفالت کی تو جو ادا کرے یہ نیت کرسکتا ہے کہ اپنے ساتھی کی طرف سے ادا کرتا ہوں یعنی اُس سے وصول کرسکتا ہے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳۷: ایک شخص پر دَین[2] ہے دو شخصوں نے اُس کی کفالت کی یعنی ہر ایک نے پورے دَین کی ضمانت کی پھر ہر ایک کفیل نے دوسرے کفیل کی طرف سے بھی کفالت کی اس صورت مفروضہ[3] میں ایک کفیل جو کچھ ادا کرے گا اُس کا نصف دوسرے سے وصول کرسکتا ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کل روپیہ اصیل سے وصول کرے اور اگر طالب نے ایک کو بری کردیا تو دوسرا بری نہ ہوگا کیونکہ یہاں ہر ایک کفیل ہے اور اصیل بھی ہے اور کفیل کے بری کرنے سے اصیل بری نہیں ہوتا۔[4] (ہدایہ)

مسئلہ ۱۳۸: دو شخصوں کے مابین شرکت مفاوضہ تھی اور دونوں علیحدہ ہو گئے قرض خواہ کو اختیار ہے کہ ان میں جس سے چاہے پورا دَین وصول کرسکتا ہے کیونکہ شرکت مفاوضہ میں ہر ایک دوسرے کا کفیل ہوتا ہے اور ایک نے جو دَین ادا کیا ہے اگر وہ نصف تک ہے تو دوسرے سے وصول نہیں کرسکتا اور نصف سے زیادہ دے چکا تو یہ رقم اپنے ساتھی سے وصول کرسکتا ہے۔[5] (ہدایہ)

مسئلہ ۱۳۹: اپنے دو غلاموں سے عقد کتابت کیا ان میں ہر ایک نے دوسرے کی کفالت کی تو جو کچھ بدلِ کتابت ایک ادا کرے گا اُس کا نصف دوسرے سے وصول کرسکتا ہے اگر مولےٰ[6] نے ان میں سے بعد عقد کتابت ایک کو آزاد کردیا یہ آزاد ہوگیا اور اس کے مقابلہ میں جو کچھ بدلِ کتابت تھا ساقط ہوگیا اور دوسرے کا بدلِ کتابت باقی ہے اور اختیار ہے جس سے چاہے وصول کرے کیونکہ ایک اصیل ہے دوسرا کفیل ہے اگر کفیل سے لیا تو یہ اصیل سے وصول کرسکتا ہے۔[7] (ہدایہ)

مسئلہ ۱۴۰: کسی نے غلام کی طرف سے مال کی کفالت کی اس کفالت کا اثر مولےٰ کے حق میں بالکل نہ ہوگا یعنی کفیل مولےٰ سے روپیہ وصول نہیں کرسکتا اس کفالت کا اثر یہ ہوگا کہ غلام جب آزاد ہو جائے اُس سے وصول کیا جائے اور کفیل کو یہ روپیہ

---

1 ......"ردالمحتار"، كتاب الكفالة، مطلب: بيع العينة، ج٧، ص٦٧١.

2 ......قرض۔ 3 ......فرض کردہ صورت، مثال کے طور پر بیان کی گئی صورت۔

4 ......"الهداية"، كتاب الكفالة، باب كفالة الرجلين، ج٢، ص٩٦.

5 ......المرجع السابق، ص٩٧.

6 ......آقا، مالک۔

7 ......"الهداية"، كتاب الكفالة، باب كفالة الرجلين، ج٢، ص٩٧.

www.dawateislami.net

فی الحال ادا کرنا ہوگا اگرچہ اس کی شرط نہ ہو ہاں اگر کفالت کے وقت ہی میعاد کی شرط ہو تو جب تک میعاد پوری نہ ہو دَین ادا کرنا واجب نہیں۔[1] (ہدایہ، فتح القدیر)

مسئلہ ۱۴۱ ایک شخص نے یہ دعویٰ کیا کہ یہ غلام میرا ہے کسی نے اُس کی کفالت کی اس کے بعد غلام مرگیا اور مدعی نے گواہوں سے اپنی ملک ثابت کردی کفیل کو اُس کی قیمت دینی پڑے گی اور اگر غلام پر مال کا دعویٰ ہوتا اور کفالت بالنفس[2] کرتا پھر وہ مرجاتا تو کفیل بری ہوجاتا۔[3] (ہدایہ)

حوالہ کا بیان

حوالہ جائز ہے مدیون[4] کبھی دَین ادا کرنے سے عاجز ہوتا ہے اور دائن[5] کا تقاضا[6] ہوتا ہے اس صورت میں دائن کو دوسرے پر حوالہ کردیتا ہے اور کبھی یوں ہوتا ہے کہ مدیون کا دوسرے پر دَین ہے مدیون اپنے دائن کو اُس دوسرے پر حوالہ کردیتا ہے کیوں کہ دائن کو اُس پر اطمینان ہوتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ اُس سے بآسانی مجھے وصول ہوجائے گا۔ بالجملہ اس کی متعدد صورتیں ہیں اور اس کی حاجت بھی پیش آتی ہے اسی لیے حدیث میں ارشاد فرمایا کہ تونگر[7] کا دَین ادا کرنے میں دیر کرنا ظلم ہے اور جب مالدار پر حوالہ کردیا جائے تو دائن قبول کرلے۔[8] اس حدیث کو بخاری و مسلم و ابوداود و طبرانی وغیرہم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

مسئلہ ۱ دَین کو اپنے ذمہ سے دوسرے کے ذمہ کی طرف منتقل کردینے کو حوالہ کہتے ہیں، مدیون کو محیل کہتے ہیں اور دائن کو محتال اور محتال لہ اور محال اور محال لہ اور حویل کہتے ہیں اور جس پر حوالہ کیا گیا اُس کو محتال علیہ اور محال علیہ کہتے ہیں اور مال کو محال بہ کہتے ہیں۔[9] (درمختار)

---

1 ......"الهداية"، كتاب الكفالة، باب كفالة العبد وعنه، ج۲، ص۹۷-۹۸.
و"فتح القدير"، كتاب الكفالة، باب كفالة العبد وعنه، ج٦، ص٣٤٢.

2 ......شخصی ضمانت یعنی جس شخص کے ذمہ حق باقی ہو ضامن اس کو حاضر کرنے کی ذمہ داری قبول کرے۔

3 ......"الهداية"، كتاب الكفالة، باب كفالة العبد وعنه، ج۲، ص۹۸.

4 ......مقروض۔ 5 ......قرض دینے والا۔ 6 ......مطالبہ۔ 7 ......مالدار، امیر۔

8 ......"صحيح البخاری"، كتاب الحوالات، باب اذا أحال على مليٍّ فليس له رد، الحديث: ۲۲۸۸، ج۲، ص۷۲.

9 ......"الدرالمختار"، كتاب الحوالة، ج۸، ص۵-۷.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲ حوالہ کے رکن ایجاب و قبول ہیں۔ مثلاً مدیون یہ کہے میرے ذمہ جو دَین ہے فلاں شخص پر میں نے اُس کا حوالہ کیا محتال لہ اور محتال علیہ نے کہا ہم نے قبول کیا۔ [1] (عالمگیری)

حوالہ کے شرائط

مسئلہ ۳ حوالہ کے لیے چند شرائط ہیں۔

(۱) محیل کا عاقل بالغ ہونا۔ مجنوں یا ناسمجھ بچہ نے حوالہ کیا یہ صحیح نہیں اور نابالغ عاقل نے جو حوالہ کیا یہ اجازت ولی پر موقوف ہے اُس نے جائز کر دیا نافذ ہو جائے گا ورنہ نافذ نہ ہوگا۔ محیل کا آزاد ہونا شرط نہیں اگر غلام ماذون لہ ہے [2] تو محتال علیہ دَین ادا کرنے کے بعد اُس سے وصول کر سکتا ہے اور مجور ہے [3] تو جب تک آزاد نہ ہو اُس سے وصول نہیں کیا جا سکتا۔ محیل اگر مرض الموت میں مبتلا ہے جب بھی حوالہ درست ہے یعنی صحت شرط نہیں۔ محیل کا راضی ہونا بھی شرط نہیں یعنی اگر مدیون نے خود حوالہ نہ کیا بلکہ محتال علیہ نے دائن سے یہ کہہ دیا کہ فلاں شخص پر جو تمھارا دَین ہے اُس کو میں اپنے اوپر حوالہ کرتا ہوں تم اس کو قبول کرو اُس نے منظور کر لیا حوالہ صحیح ہو گیا اس کو دَین ادا کرنا ہوگا مگر مدیون سے اس صورت میں وصول نہیں کر سکتا کہ یہ حوالہ اُس کے حکم سے نہیں ہوا۔ [4] (عالمگیری)

(۲) محتال کا عاقل بالغ ہونا۔ مجنوں یا ناسمجھ بچہ نے حوالہ قبول کر لیا صحیح نہ ہوا اور نابالغ سمجھ وال نے کیا تو اجازت ولی پر موقوف ہے جب کہ محتال علیہ بہ نسبت محیل کے زیادہ مالدار ہو۔

(۳) محتال کا راضی ہونا۔ اگر محتال یعنی دائن کو حوالہ قبول کرنے پر مجبور کیا گیا حوالہ صحیح نہ ہوا۔

(۴) محتال کا اُسی مجلس میں قبول کرنا۔ یعنی اگر مدیون نے حوالہ کر دیا اور دائن وہاں موجود نہیں ہے جب اُس کو خبر پہنچی اُس نے منظور کر لیا یہ حوالہ صحیح نہ ہوا۔ ہاں اگر مجلس حوالہ میں کسی نے اُس کی طرف سے قبول کر لیا جب خبر پہنچی اُس نے منظور کر لیا یہ حوالہ صحیح ہو گیا۔

(۵) محتال علیہ کا عاقل بالغ ہونا۔ سمجھ وال بچہ نے حوالہ قبول کر لیا جب بھی صحیح نہیں اگرچہ اُسے تجارت کی اجازت ہو

---

1. ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الحوالة،الباب الأول فی تعریفھاورکنھا،ج۳،ص۲۹۵.
2. ......یعنی اس کے مالک نے اسے خرید و فروخت کی اجازت دی ہے۔
3. ......یعنی اس کے مالک نے اسے خرید و فروخت سے روک دیا ہے۔
4. ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الحوالة،الباب الأول فی تعریفھاورکنھا،ج۳،ص۲۹۵.

www.dawateislami.net

اگرچہ اُس کے ولی نے بھی منظور کرلیا ہو۔

(۶) محتال علیہ کا قبول کرنا۔ یہ ضرور نہیں کہ اُسی مجلس حوالہ ہی میں اس نے قبول کیا ہو بلکہ اگر وہاں موجود نہیں ہے مگر جب خبر ملی اس نے منظور کرلیا صحیح ہوگیا یہ ضرور نہیں کہ محیل کا اس کے ذمہ دَین ہو۔ ہو یا نہ ہو جب قبول کرلے گا صحیح ہوجائے گا۔

(۷) جس چیز کا حوالہ کیا گیا ہو وہ دَین لازم ہو۔ عین کا حوالہ یا دَین غیر لازم مثلاً بدلِ کتابت کا حوالہ صحیح نہیں خلاصہ یہ کہ جس دَین کی کفالت نہیں ہوسکتی اُس کا حوالہ بھی نہیں ہوسکتا۔[1]

مسئلہ ۴ محتال علیہ نے دوسرے پر حوالہ کردیا اور تمام شرائط پائے جاتے ہوں یہ حوالہ بھی صحیح ہے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵ دَین مجہول کا حوالہ صحیح نہیں مثلاً یہ کہہ دیا کہ جو کچھ تمھارا فلاں کے ذمہ مطالبہ ثابت ہو اُس کو میں نے اپنے اوپر حوالہ کیا یہ صحیح نہیں۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶ مالِ غنیمت دارالاسلام میں لاکر جمع کردیا گیا ہے مگر ابھی اُس کی تقسیم نہیں ہوئی غازی نے دَین لے کر اپنا کام چلایا اور دائن کو بادشاہ پر حوالہ کردیا کہ غنیمت سے جو میرا حصہ ملے اتنا اس شخص کو دیا جائے یہ حوالہ صحیح ہے۔ یوہیں جو شخص جائداد موقوفہ کی آمدنی کا حقدار ہے اُس نے قرض لیا اور متولی[4] پر دائن کو حوالہ کردیا کہ میرے حصہ کی آمدنی سے اس کا دَین ادا کیا جائے یہ حوالہ بھی صحیح ہے۔[5] (ردالمحتار) یوہیں ملازم پر دَین ہے جس کے یہاں نوکر ہے اُس پر حوالہ کردیا کہ میری تنخواہ سے اس کا دَین ادا کردیا جائے صحیح ہے۔

مسئلہ ۷ جب حوالہ صحیح ہوگیا محیل یعنی مدیون دَین سے بری ہوگیا جب تک دَین کے ہلاک ہونے کی صورت پیدا نہ ہو محیل کو دَین سے کوئی تعلق نہ رہا۔ دائن کو یہ حق نہ رہا کہ اس سے مطالبہ کرے۔ اگر محیل مرجائے محتال اُس کے ترکہ سے دَین وصول نہیں کرسکتا البتہ ورثہ سے کفیل لے سکتا ہے کہ دَین ہلاک ہونے کی صورت میں ترکہ سے دَین وصول ہوسکے۔ دائن محیل کو معاف کرنا چاہے معاف نہیں کرسکتا نہ دَین اُسے ہبہ کرسکتا ہے کہ اُس کے ذمہ دَین ہی نہ رہا۔ مشتری نے بائع کو ثمن کا حوالہ کسی

---

1 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الحوالة، الباب الأول فی تعریفها و رکنها، ج۳، ص۲۹۵-۲۹۶.

2 ......"ردالمحتار"، کتاب الحوالة، ج۸، ص۱۰.

3 ......المرجع السابق.

4 ......مال وقف کی نگرانی کرنے والا۔

5 ......"ردالمحتار"، کتاب الحوالة، مطلب: فی حوالة الغازی و حوالة المستحق من الوقف، ج۸، ص۱۱.

www.dawateislami.net

دوسرے پر کر دیا بائع مبیع کو روک نہیں سکتا۔ راہن[1] نے مرتہن[2] کو دوسرے پر حوالہ کر دیا مرتہن رہن کو روکنے کا حقدار نہ رہا یعنی رہن واپس کرنا ہوگا۔ عورت نے مہر معجّل کا مطالبہ کیا تھا شوہر نے حوالہ کر دیا عورت اپنے نفس کو نہیں روک سکتی۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸ اگر دَین ہلاک ہونے کی صورت پیدا ہوگئی تو محتال محیل سے مطالبہ کرے گا اور اس سے دَین وصول کرے گا دَین ہلاک ہونے کی دو صورتیں ہیں۔ ① محتال علیہ نے حوالہ ہی سے انکار کر دیا اور گواہ نہ محیل کے پاس ہیں نہ محتال کے پاس محتال علیہ پر حلف دیا گیا اُس نے قسم کھالی کہ میں نے حوالہ نہیں قبول کیا ہے۔ ② محتال علیہ مفلسی[4] کی حالت میں مرگیا نہ اُس کے پاس عین ہے نہ دَین جس سے مطالبہ ادا ہو سکے نہ اُس نے کوئی کفیل چھوڑا ہے کہ کفیل سے ہی رقم وصول کی جائے۔[5] (ہدایہ وغیرہ)

مسئلہ ۹ محتال علیہ کے مرنے کے بعد محیل و محتال میں اختلاف ہوا محتال کہتا ہے اُس نے کچھ نہیں چھوڑا ہے اور محیل کہتا ہے ترکہ چھوڑ مرا ہے محتال کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہے یعنی یہ قسم کھائے گا کہ مجھے معلوم نہیں ہے کہ وہ ترکہ چھوڑ مرا ہے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۱۰ محتال علیہ نے محیل سے یہ مطالبہ کیا کہ تمھارے حکم سے میں نے تم پر جو دَین تھا ادا کر دیا لہٰذا وہ رقم مجھے دے دو محیل نے جواب میں یہ کہا کہ میں نے تم پر حوالہ اس لیے کیا تھا کہ میرا دَین تمھارے ذمہ تھا لہٰذا میرے ذمہ مطالبہ نہیں رہا۔ اس صورت میں محتال علیہ[7] کا قول معتبر ہے کیوں کہ محیل نے حوالہ کا اقرار کرلیا اور حوالہ کے لیے یہ ضروری نہیں کہ محیل کا محتال علیہ کے ذمہ باقی ہو۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۱۱ محیل نے محتال سے یہ کہا کہ میں نے تمھیں فلاں پر حوالہ اس لیے کیا تھا کہ اُس چیز پر میرے لیے قبضہ کرو یعنی یہ حوالہ بمعنیٰ وکالت ہے محتال جواب میں یہ کہتا ہے کہ یہ بات نہیں بلکہ تمھارے ذمہ میرا دَین تھا اس لیے تم نے حوالہ کیا تھا اس صورت میں محیل کا قول معتبر ہے کہ وہی منکر ہے۔[9] (درمختار)

---

1 ......گروی رکھنے والا۔ 2 ......جس کے پاس چیز گروی رکھی جائے۔

3 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب الحوالة، مطلب: فی حوالة الغازی و حوالة المستحق من الوقف، ج۸، ص۱۲.

4 ......ناداری، محتاجی۔

5 ......"الهداية"، کتاب الحوالة، ج۲، ص۹۹، ۱۰۰، وغیره.

6 ......"الدرالمختار"، کتاب الحوالة، ج۸، ص۱۵.

7 ......بہارِ شریعت کے نسخوں میں اس مقام پر "محتال" مذکور ہے، جو کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے کیونکہ درمختار میں اس مقام پر "محتال" نہیں بلکہ "محتال علیه" ذکر ہے، اسی وجہ سے ہم نے تصحیح کر دی ہے۔...**عِلْمِیه**

8 ......"الدرالمختار"، کتاب الحوالة، ج۸، ص۱٦.

9 ......"الدرالمختار"، کتاب الحوالة، ج۸، ص۱٦.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۲ حوالہ کی دو قسمیں ہیں۔(۱) مُطلَقہ (۲) مقیدہ۔

مطلقہ کا مطلب یہ ہے کہ اُس میں یہ قید نہ ہو کہ امانت یا دَین جوتم پر ہے اُس سے اس دَین کو ادا کرنا۔ مقیدہ میں اسی قسم کی قید ہوتی ہے۔ حوالہ اگر مطلقہ ہو اور فرض کرو محیل[1] کا دَین یا امانت محتال علیہ[2] کے پاس ہے تو محتال[3] کا حق اُس مخصوص مال کے ساتھ متعلق نہیں بلکہ محتال علیہ کے ذمہ کے ساتھ متعلق ہوگا یعنی محیل اپنا دَین یا ودیعت[4] محتال علیہ سے لے لے تو حوالہ باطل نہ ہوگا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ محیل پر دَین غیر میعادی ہے یعنی فوراً واجب الادا ہے اس کا حوالہ کر دیا تو محتال علیہ پر فوراً ادا کرنا واجب ہے اور محیل پر دَین میعادی ہے مثلاً ایک سال کی میعاد ہے اس کا حوالہ کیا اور محتال علیہ کے لیے بھی ایک سال کی میعاد ذکر کر دی گئی تو محتال علیہ کے لیے بھی میعاد ہوگئی اور اس صورت میں اگر حوالہ کے اندر میعاد کا ذکر نہ ہوا جب بھی حوالہ میعادی ہے جس طرح میعادی دَین کی کفالت کرنے سے کفیل کے لیے بھی میعاد ہو جاتی ہے اگرچہ کفالت میں میعاد کا ذکر نہ ہو۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴ محیل پر میعادی دَین تھا اُس کا حوالہ کر دیا اور محیل مر گیا تو محتال علیہ پر اب بھی میعادی ہے محیل کے مرنے سے میعاد ساقط نہ ہوگی اور محتال علیہ مر گیا تو میعاد جاتی رہی اگرچہ محیل زندہ ہو۔ ہاں اگر محتال علیہ مفلس مرا کچھ ترکہ اُس نے نہیں چھوڑا تو محیل کی طرف دَین رجوع کرے گا اور وہ میعاد بھی ہوگی جو پہلے تھی۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵ محیل پر دَین غیر میعادی تھا مثلاً قرض اس کا حوالہ کیا اور محتال علیہ نے کوئی میعاد حوالہ میں ذکر کی تو یہ میعادی ہو گیا اندرون میعاد مطالبہ نہیں ہو سکتا مگر محتال علیہ اگر نادار ہو کر مرا پھر محیل کی طرف دَین رجوع کرے گا اور غیر میعادی ہوگا۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶ زید کے ہزار روپے عمرو پر واجب الادا ہیں اور عمرو کے بکر پر ہزار روپے واجب الادا ہیں عمرو نے زید کو بکر پر حوالہ کر دیا کہ تمھارے ذمہ جو میرے روپے واجب الادا ہیں وہ زید کو ادا کر دو یہ حوالہ صحیح ہے پھر اگر زید نے بکر کو مثلاً ایک سال کی میعاد دے دی تو عمرو بکر سے اپنا روپیہ وصول نہیں کر سکتا اور اگر میعاد دینے کے بعد زید نے بکر کو حوالہ کی رقم سے بری کر دیا تو عمرو اپنا دَین بکر سے وصول کر سکتا ہے۔[9] (خانیہ)

---

1 ...... مقروض۔
2 ...... مقروض قرض کی ادائیگی جس کے ذمے ڈال دے وہ محتال علیہ ہے۔
3 ...... قرض دینے والا۔
4 ...... امانت۔
5 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الحوالة، الباب الثاني في تقسيم الحوالة، ج٣، ص٢٩٧.
6 ...... المرجع السابق، ص٢٩٨.
7 ...... المرجع السابق.
8 ...... المرجع السابق.
9 ...... "الفتاوی الخانية"، كتاب الكفالة والحوالة، مسائل الحوالة، ج٢، ص١٧٩.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۷ زید کے عمرو پر ہزار روپے واجب الادا ہیں اور زید نے اپنے دائن کو عمرو پر حوالہ کر دیا کہ ایک سال میں عمرو اُس کو روپے دے دے مگر زید نے خود سال کے اندر دَین ادا کر دیا تو عمرو سے اپنے روپے ابھی وصول کر سکتا ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸ نابالغ کا کسی کے ذمہ دَین تھا اُس نے حوالہ کر دیا اور اس میں کوئی میعاد مقرر ہوئی اُس نابالغ کے باپ یا وصی نے حوالہ قبول کر لیا یہ ناجائز ہے یعنی جبکہ نابالغ کو وہ دَین میراث میں ملا ہو اور اگر باپ یا وصی نے اس نابالغ کے لیے کوئی عقد کیا ہو اس کا دَین ہو تو اس میں میعاد مقرر کرنا جائز ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹ حوالہ کا روپیہ جب تک محتال علیہ ادا نہ کرے محیل سے وصول نہیں کر سکتا اور اگر محتال لہ نے محتال علیہ کو قید کرا دیا تو یہ محیل کو قید کرا سکتا ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰ محتال علیہ نے محتال لہ[4] کو ادا کر دیا یا محتال لہ نے محتال علیہ کو ہبہ کر دیا[5] یا صدقہ کر دیا یا محتال لہ مر گیا اور محتال علیہ اُس کا وارث ہے تو محیل سے وصول کر سکتا ہے اور اگر محتال لہ نے محتال علیہ کو دَین سے بری کر دیا[6] بری ہو گیا اور محیل سے وصول نہیں کر سکتا۔ اور اگر محتال لہ نے یہ کہہ دیا کہ میں نے دَین تمھارے لیے چھوڑ دیا تو محیل سے وصول کر سکتا ہے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱ مدیون نے ایسے شخص پر حوالہ کیا جس پر مدیون کا دَین نہیں ہے اور کسی اجنبی شخص نے محتال علیہ کی طرف سے دَین ادا کر دیا تو محتال علیہ محیل سے وصول کر سکتا ہے اور اگر محیل کا محتال علیہ پر دَین تھا اور حوالہ کر دیا اور اجنبی نے محیل کی طرف سے دَین ادا کر دیا تو محیل محتال علیہ سے اپنا دَین وصول کر سکتا ہے اور اگر محیل یہ کہتا ہے کہ اُس نے میری طرف سے دَین ادا کیا ہے اور محتال علیہ کہتا ہے میری طرف سے ادا کیا ہے اور فضولی نے ادا کے وقت کچھ ظاہر نہیں کیا تھا تو اُس فضولی سے دریافت کیا جائے کہ کس کی طرف سے ادا کیا تھا جو وہ کہے اُس کا اعتبار کیا جائے۔ اور اگر وہ فضولی مر گیا یا اُس کا پتا ہی نہیں ہے کہ اُس سے دریافت ہو سکے تو محتال علیہ کی طرف سے دَین ادا کرنا قرار دیا جائے۔[8] (خانیہ)

مسئلہ ۲۲ محتال علیہ نے ادا کر دیا تو جس مال کا حوالہ ہوا وہ محیل سے وصول کرے گا وہ نہیں جو اُس نے ادا کیا مثلاً روپیہ کا حوالہ ہوا اور اس نے اشرفیاں ادا کیں یا اس کا عکس ہوا یا روپے کی جگہ کوئی سامان محتال لہ کو دیا تو وہ چیز دینی ہوگی جس کا حوالہ ہوا۔ اور محتال علیہ و محتال لہ میں مصالحت ہو گئی اگر اُسی قسم کی چیز پر مصالحت ہوئی جو واجب تھی یعنی جتنی دینی لازم تھی اُس

---

1 ……"الفتاوی الهندیة"، کتاب الحوالة، الباب الثانی فی تقسیم الحوالة، ج۳، ص۲۹۸.

2 ……المرجع السابق.

3 ……المرجع السابق.

4 ……یعنی قرض دینے والے۔

5 ……یعنی دے دیا۔

6 ……قرض معاف کر دیا۔

7 ……"الفتاوی الهندیة"، کتاب الحوالة، الباب الثانی فی تقسیم الحوالة، ج۳، ص۲۹۸.

8 ……"الفتاوی الخانیة"، کتاب الکفالة والحوالة، مسائل الحوالة، ج۲، ص۱۷۹.

www.dawateislami.net

سے کم پر مصالحت ہوئی مثلاً سو روپے کی جگہ اسی ۸۰ پر صلح ہوئی یعنی بیس معاف کر دیئے تو جتنے دیے محیل سے اُتنے ہی وصول کر سکتا ہے اور اگر خلاف جنس پر مصالحت ہوئی مثلاً سو روپے کی جگہ دو اشرفیوں پر صلح ہوئی تو محتال علیہ محیل سے سو روپے وصول کر سکتا ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳ حوالۂ مقیدہ کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ محیل کا دَین محتال علیہ کے ذمہ ہے اُس دَین کے ساتھ حوالہ کو مخصوص کیا دوسری یہ کہ محتال علیہ[2] کے پاس محیل[3] کی عین شے ہے اُس سے مقید کیا مثلاً محیل نے اُس کے پاس روپے وغیرہ کوئی چیز امانت رکھی ہے یا اُس نے محیل کی کوئی چیز غصب کر لی ہے اس نے حوالہ میں یہ ذکر کر دیا کہ امانت یا غصب کے روپے سے محتال علیہ دَین ادا کر دے۔ حوالہ مقیدہ کا حکم یہ ہے کہ محیل اپنا دَین یا امانت یا مغصوب شے[4] حوالہ کے بعد محتال علیہ سے نہیں لے سکتا اور اگر اُس نے محیل کو دے دیا تو ضامن ہے اُس کو اپنے پاس سے دینا پڑے گا اور اس صورت میں کہ محیل نے اپنا مال اُس سے وصول کر لیا اور محتال لہ[5] نے بھی بر بنائے حوالہ اس سے وصول کیا محتال علیہ محیل سے یہ رقم لے سکتا ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴ حوالہ مقید بہ امانت تھا اور وہ امانت اس کے پاس سے ضائع ہوگئی حوالہ بھی باطل ہوگیا محتال علیہ بری ہوگیا اور دَین محیل کے ذمہ لوٹ آیا اور اگر حوالہ میں مغصوب کی قید تھی یعنی محتال علیہ نے محیل کی چیز غصب کی ہے اُس سے دَین وصول کرنے کو حوالہ کیا اور مغصوب شے غاصب کے پاس سے ہلاک ہوگئی حوالہ بدستور باقی ہے اب بھی محتال علیہ کو دَین ادا کرنا لازم ہے۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۲۵ حوالہ مقید بہ دَین یا مقید بعین تھا اور محیل مر گیا اور اُس پر اس دَین کے علاوہ اور دیون بھی ہیں مگر سوا اُس دین کے جو محتال علیہ کے ذمہ ہے یا اُس عین کے جو محتال علیہ کے پاس ہے کوئی چیز نہیں چھوڑی تو وہ دَین یا عین تنہا محتال لہ کے لیے مخصوص نہ ہوگا بلکہ دیگر قرض خواہ بھی اُس میں حقدار ہیں سب پر بقدر حصۂ رسد[8] تقسیم ہوگا۔[9] (عالمگیری، درمختار)

---

1 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الحوالۃ، الباب الثانی فی تقسیم الحوالۃ، ج۳، ص۲۹۹.

2 ......اپنے قرض کی ادائیگی جس کے ذمے ڈال دے وہ محتال علیہ ہے۔ 3 ......اپنے قرض کی ادائیگی دوسرے کے ذمے ڈالنے والا یعنی مقروض۔

4 ......غصب کی گئی چیز۔ 5 ......یعنی دائن، قرض دینے والا۔

6 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الحوالۃ، الباب الثانی فی تقسیم الحوالۃ، ج۳، ص۲۹۹.

7 ......"الدرالمختار"، کتاب الحوالۃ، ج۸، ص۱۷.

8 ......یعنی جتنا جتنا حصے میں آئے اُس کے مطابق۔

9 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الحوالۃ، الباب الثانی فی تقسیم الحوالۃ، ج۳، ص۳۰۰.

و"الدرالمختار"، کتاب الحوالۃ، ج۸، ص۱۸.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۶ حوالہ مقید بودیعت تھا محیل بیمار ہوگیا اور محتال علیہ نے ودیعت محتال لہ کو دے دی اس کے بعد محیل کا انتقال ہوگیا اور اس کے ذمہ دیگر دیون[1] بھی ہیں امین سے دوسرے قرض خواہ تاوان نہیں لے سکتے مگر ودیعت تنہا محتال لہ کو نہیں ملے گی بلکہ دوسرے قرض خواہ بھی اُس میں شریک ہوں گے اور اگر محتال علیہ کے پاس ودیعت نہیں ہے بلکہ محیل کا اُس کے ذمہ دَین ہے اور حوالہ اس دَین کے ساتھ مقید کیا تھا اور محتال علیہ کے ادا کرنے سے پہلے محیل بیمار ہوگیا اب محتال علیہ نے محتال لہ کو ادا کر دیا اور محیل مرگیا اور اُس کے ذمہ دیگر دیون بھی ہیں اور اُس دَین کے علاوہ جو محتال علیہ کے ذمہ تھا محیل نے کوئی ترکہ نہیں چھوڑا تو محتال لہ جو وصول کر چکا وہ تنہا اُسی کا ہے دیگر غرما اس میں شریک نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷ حوالہ مقید بہ امانت تھا اور محتال علیہ نے امانت سے دَین نہیں ادا کیا بلکہ اپنے روپے دَین میں دیے اور امانت کے روپے اپنے پاس رکھ لیے تو یہ دَین ادا کرنا تبرع نہیں قرار پائے گا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸ حوالہ مقید بہ ثمن تھا یعنی محیل نے محتال علیہ کے ہاتھ کوئی چیز بیع کی تھی جس کا ثمن باقی تھا اس مشتری پر اپنے دَین کا حوالہ کر دیا کہ محتال لہ ثمن وصول کرے مگر مشتری نے خیارِ رویت، خیارِ شرط کی وجہ سے بیع فسخ کر دی یا خیارِ عیب کی وجہ سے قبل قبضہ فسخ کی یا بعد قبضہ قضائے قاضی سے فسخ ہوئی یا مبیع قبل قبضہ ہلاک ہوگئی ان سب صورتوں میں مشتری کے ذمہ ثمن باقی نہ رہا جب بھی حوالہ بدستور باقی ہے۔ اور اگر مبیع میں کوئی دوسرا حقدار نکلا یا ظاہر ہوا کہ مبیع غلام نہیں ہے بلکہ حُر[4] ہے یا دَین کے ساتھ حوالہ کو مقید کیا تھا اور اُس کا کوئی مستحق ظاہر ہوا تو ان صورتوں میں حوالہ باطل ہو جائے گا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹ ایک شخص نے کوئی چیز خریدی اور بائع کو ثمن وصول کرنے کے لیے کسی شخص پر حوالہ کر دیا پھر مشتری نے مبیع میں کوئی عیب پایا اور قاضی کے حکم سے بائع کو واپس کر دی تو مشتری بائع سے ثمن واپس نہیں لے سکتا جبکہ بائع یہ کہتا ہو کہ میں نے ثمن وصول نہیں کیا ہے ہاں بائع اُس محتال علیہ پر حوالہ کر دے گا۔[6] (خانیہ)

مسئلہ ۳۰ ایک شخص پر دَین ہے دوسرا اس کا کفیل[7] ہے کفیل نے طالب کو ایک تیسرے شخص پر حوالہ کر دیا اُس نے قبول

---

1 ......دَین کی جمع، قرض۔

2 ...... "الفتاوی الهندیة"، كتاب الحوالة، الباب الثانی فی تقسیم الحوالة، ج۳، ص۳۰۰.

3 ......المرجع السابق.

4 ......آزاد۔

5 ......"الفتاوی الهندیة"، كتاب الحوالة، الباب الثانی فی تقسیم الحوالة، ج۳، ص۳۰۰.

6 ......"الفتاوی الخانیة"، كتاب الكفالة والحوالة، مسائل الحوالة، ج۲، ص۱۸۰.

7 ......ضامن۔

www.dawateislami.net

کرلیا اصیل [1] وکفیل دونوں بری ہوگئے اور محتال علیہ مفلس [2] مرا تو اصیل وکفیل دونوں کی طرف معاملہ لوٹے گا۔ [3] (خانیہ، عالمگیری)

مسئلہ ۳۱ ایک شخص پر حوالہ کیا کہ وہ اپنے مکان کے ثمن سے دَین ادا کرے گا محتال علیہ اس پر مجبور نہیں کیا جائے گا کہ گھر بیچ کر دَین ادا کرے البتہ جب مکان بیع کرے گا تو دَین ادا کرنے پر مجبور کیا جائے گا۔ [4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲ ایک شخص کے ہاتھ کوئی چیز بیع کی اور یہ شرط کردی کہ بائع اپنے قرض خواہ کو مشتری پر حوالہ کردے گا کہ ثمن سے دَین ادا کرے یہ بیع فاسد ہے اور حوالہ بھی باطل اور اگر یہ شرط کی ہے کہ مشتری ثمن کا کسی اور پر حوالہ کردے گا یہ بیع صحیح ہے اور حوالہ بھی صحیح۔ [5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۳ حوالۂ فاسدہ میں اگر محتال علیہ نے دَین ادا کردیا تو اُسے اختیار ہے محتال لہ سے واپس لے یا محیل سے وصول کرے مثلاً یہ حوالہ کہ محیل کے مکان کو بیع کرکے ثمن سے دَین ادا کرے گا اور محیل نے اس کی اجازت نہ دی ہو یہ حوالہ فاسد ہے۔ [6] (درمختار)

مسئلہ ۳۴ ایک شخص نے دوسرے کی کفالت کی اور یہ شرط ہوگئی کہ اصیل بری ہے یہ حقیقت میں حوالہ ہے اور حوالہ میں یہ شرط قرار پائی کہ اصیل سے بھی مطالبہ کرے گا تو یہ کفالت ہے دائن نے مدیون پر کسی کو حوالہ کردیا اور محتال لہ کا دائن پر دَین نہیں ہے یہ حقیقت میں وکالت ہے حوالہ نہیں۔ ایک شخص نے دوسرے کو کسی پر حوالہ کردیا کہ اس سے اتنے من غلہ لے لینا اور محتال علیہ نے قبول کرلیا مگر حقیقت میں نہ محیل کا محتال علیہ پر کچھ ہے نہ محتال لہ کا محیل پر تو محتال علیہ پر کچھ دینا واجب نہیں۔ [7] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵ آڑھت [8] میں غلہ وغیرہ ہر قسم کی چیز بیچنے والے لاکر جمع کردیتے ہیں اور خریدنے والے آڑھت والے سے خریدتے ہیں اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ خریدار سے ابھی دام وصول نہیں ہوئے اور بیچنے والے اپنے وطن کو واپس جانا

1...... جس شخص پر مطالبہ ہے یعنی مقروض۔ 2...... نادار محتاج۔

3...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الحوالة،الباب الثاني في تقسيم الحوالة، ج٣، ص٣٠١.

و"الفتاوی الخانية"، كتاب الكفالةوالحوالة،مسائل الحوالة، ج٢، ص١٧٩.

4...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الحوالة،الباب الثاني في تقسيم الحوالة، ج٣، ص٣٠٢.

5...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الحوالة،مطلب:في حوالةالغازي...إلخ، ج٨، ص١٩.

6...... "الدرالمختار"، كتاب الحوالة، ج٨، ص١٩.

7...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الحوالة،مسائل شتى، ج٣، ص٣٠٥.

8...... وہ مکان یا دُکان جہاں سوداگروں کا مال کمیشن لیکر بیچا جاتا ہے۔

www.dawateislami.net

چاہتے ہیں آڑھت والے اپنے پاس سے دام دے دیتے ہیں خریدار سے وصول ہوگا تو رکھ لیں گے یہاں اگرچہ بظاہر حوالہ نہیں مگر اس کو حوالہ ہی کے حکم میں سمجھنا چاہیے یعنی بائع نے آڑھتی [1] سے قرض لیا اور مشتری پر حوالہ کر دیا کہ اُس سے وصول کرلے لہٰذا اگر آڑھتی کو مشتری سے دَین وصول نہ ہوسکا کہ وہ مفلس مرا تو آڑھتی بائع سے اُس روپیہ کو وصول کرسکتا ہے۔ [2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶ مدیون نے دائن کو کسی پر حوالہ کر دیا اس شرط پر کہ محتال لہ [3] کو خیار حاصل ہے یہ حوالہ جائز ہے اور محتال لہ کو اختیار ہے کہ حوالہ کو نافذ کرے محتال علیہ [4] سے وصول کرے یا خود محیل [5] سے وصول کرے۔ یوہیں اگر یوں حوالہ کیا کہ محتال لہ جب چاہے محیل پر رجوع کرے یہ حوالہ بھی جائز ہے اور اُسے اختیار ہے جس سے چاہے وصول کرے۔ [6] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷ عقد حوالہ میں میعاد نہیں ہوسکتی ہاں جس دَین کا حوالہ ہوا اُس کے لیے میعاد ہوسکتی ہے یعنی انتقال دَین [7] تو ابھی ہوگیا مگر مطالبہ میعاد پر ہوگا۔ [8] (درمختار)

مسئلہ ۳۸ ہُنڈی بھی حوالہ ہی کی ایک قسم ہے اس کی صورت یہ ہے کہ تاجر کو روپیہ بطورِ قرض دیتے ہیں کہ وہ اس کو دوسرے شہر میں ادا کر دے گا یا اس کے کسی دوست یا عزیز کو دوسرے شہر میں دے دے گا مثلاً اُس تاجر کی دوسرے شہر میں دوکان ہے وہاں لکھ دے گا اس کو یا اس کے عزیز کو وہاں قرض کا روپیہ وصول ہوجائے گا۔ قرض کے طور پر دینے سے مقصود یہ ہے کہ اگر امانت کہہ کر دیتا ہے تو وہی روپیہ بعینہٖ اُس کو پہنچایا جائے گا اور ہوسکتا ہے کہ راستہ میں ضائع ہوجائے اور دینے والے کا نقصان ہو کیوں کہ امانت میں تاوان نہیں لیا جاسکتا اس نفع کی خاطر قرض دیتا ہے لہٰذا یہ مکروہ تحریمی ہے کہ قرض سے ایک نفع حاصل کرنا ہے۔ اور اگر قرض میں دوسری جگہ دینے کی شرط نہ ہو مثلاً اس کا قرض اُس کے ذمہ تھا اُس سے کہا فلاں جگہ کے لیے حوالہ لکھ دو اُس نے لکھ دیا یہ ناجائز نہیں۔ ہنڈی کی یہ صورت بھی ہے کہ دوکاندار دوسرے شہر میں مال لینے جاتا ہے اگر ساتھ میں روپیہ لے جاتا ہے تو ضائع ہونے کا اندیشہ ہے یا اس وقت روپیہ موجود نہیں ہے وہاں مال خرید کر ہُنڈی لکھ دیتا ہے جب یہاں ہُنڈی پہنچتی ہے

---

1 ...... کمیشن پر مال بیچنے والا، کمیشن ایجنٹ۔

2 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الحوالة، مسائل شتى، ج۳، ص۳۰۵.

3 ......یعنی قرض دینے والا۔ 4 ......مقروض قرض کی ادائیگی جس کے سپرد کرے وہ محتال علیہ ہے۔

5 ......اپنے قرض کی ادائیگی دوسرے کے سپرد کرنے والا یعنی مقروض۔

6 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الحوالة، مسائل شتى، ج۳، ص۳۰۵.

7 ......قرض کی منتقلی۔

8 ......"الدرالمختار"، كتاب الحوالة، ج۸، ص۲۰.

www.dawateislami.net

روپیہ ادا کردیا جاتا ہے اکثر یہ ہُنڈی میعادی ہوتی ہے[1] اور کبھی غیر میعادی بھی ہوتی ہے مگر اس میں سود کی ایک رقم شامل ہوتی ہے اس کے حرام ہونے میں کیا شبہ ہے۔

مسئلہ ۳۹: محیل محتال لہ کا وکیل بن کر حوالہ کا روپیہ وصول کرنا چاہتا ہے یہ صحیح نہیں اگر محتال علیہ اسے دینے سے انکار کرے تو دینے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا۔[2] (درمختار)

قضا کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِیْهَا هُدًى وَّ نُوْرٌۚ یَحْكُمُ بِهَا النَّبِیُّوْنَ ﴾[3]

''ہم نے توراۃ نازل کی جس میں ہدایت ونور ہے اُس کے موافق انبیاء حکم کرتے رہے''۔

پھر فرمایا:

﴿ وَ مَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ۝۴۴ ﴾[4]

''جو لوگ خدا کے اُتارے ہوئے پر حکم نہ کریں وہ کافر ہیں''۔

پھر فرمایا:

﴿ وَ مَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۝۴۵ ﴾[5]

''جو لوگ خدا کے اُتارے ہوئے پر حکم نہ کریں وہ ظالم ہیں''۔

پھر فرمایا:

﴿ وَ مَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۝۴۷ ﴾[6]

''جو لوگ خدا کے اُتارے ہوئے کے موافق حکم نہ کریں وہ فاسق ہیں''۔

---

1 ......یعنی اس کا وقت مقرر ہوتا ہے۔

2 ......''الدرالمختار''، کتاب الحوالۃ، ج۸، ص۲۲.

3 ......پ۶، المائدۃ: ٤٤.

4 ......پ۶، المائدۃ: ٤٤.

5 ......پ۶، المائدۃ: ٤٥.

6 ......پ۶، المائدۃ: ٤٧.

www.dawateislami.net

پھر فرمایا:

[redacted]

اِلَيْكَ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ وَ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ﴿۴۹﴾
اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ؕ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۵۰﴾ [1]

''تم حکم کرو اُن کے مابین اُس کے موافق جو خدا نے نازل کیا اور اُنکی خواہشوں کی پیروی نہ کرو اور اُن سے بچتے رہو کہ کہیں تمھیں فتنہ میں نہ ڈال دیں بعض اُن چیزوں سے جو خدا نے تمھاری طرف اُتاری اور اگر وہ اعراض کریں تو جان لو کہ خدا اُنکے بعض گناہوں کی سزا اُن کو پہنچانا چاہتا ہے اور بیشک بہت سے لوگ فاسق ہیں کیا وہ لوگ جاہلیت کا حکم چاہتے ہیں اور اللہ (عزوجل) سے بڑھ کر یقین والوں کے لیے کون حکم دینے والا ہے''۔

اور فرمایا:

[redacted]

وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۶۵﴾ [2]

''تمھارے رب کی قسم وہ مومن نہ ہوں گے جب تک تم کو حکم نہ بنائیں اُس چیز میں جس میں اُن کے مابین اختلاف ہے پھر جو کچھ تم نے فیصلہ کر دیا اُس سے اپنے دل میں تنگی نہ پائیں اور اُسے پورے طور پر تسلیم نہ کریں''۔

اور فرماتا ہے:

[redacted] [3]

''ہم نے تمھاری طرف حق کے ساتھ کتاب اُتاری تاکہ لوگوں کے درمیان اُس کے ساتھ فیصلہ کرو جو خدا نے تمھیں دکھایا اور خیانت کرنے والوں کے لیے جھگڑا نہ کرو''۔

حدیث ۱ امام احمد بن حنبل نے ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ ''چھ دن بعد تم سے جو کچھ کہا جائے اُسے اپنے ذہن میں رکھنا ساتویں دن یہ ارشاد فرمایا کہ میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ ① باطن وظاہر میں اللہ تعالٰی سے ڈرتے رہنا اور ② جب تم سے کوئی برا کام ہوجائے تو نیکی کرنا اور ③ کسی سے کوئی چیز طلب نہ

1 ......پ ٦، المائدة: ٤٩، ٥٠.

2 ......پ ٥، النساء: ٦٥.

3 ......پ ٥، النساء: ١٠٥.

www.dawateislami.net

کرنا اگرچہ تمھارا کوڑا[1] گر جائے یعنی تم سواری پر ہو اور کوڑا گر جائے تو یہ بھی کسی سے نہ کہنا کہ اُٹھا دے ④ کسی کی امانت اپنے پاس نہ رکھنا اور ⑤ دو شخصوں کے مابین فیصلہ نہ کرنا''۔[2]

حدیث ۲ امام احمد و ابن ماجہ اور بیہقی شعب الایمان میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص لوگوں کے مابین حکم[3] کرتا ہے وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ فرشتہ اُس کی گدی[4] پکڑے ہوگا پھر وہ فرشتہ اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھائے گا (اس انتظار میں کہ اس کے لیے کیا حکم ہوتا ہے) اگر یہ حکم ہوگا کہ ڈال دے تو ایسے گڑھے میں ڈالے گا کہ چالیس برس تک گرتا ہی رہے گا یعنی چالیس برس میں تہ تک پہنچے گا''۔[5]

حدیث ۳ امام احمد ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''قاضی عادل قیامت کے دن تمنا کرے گا کہ دو شخصوں کے درمیان ایک پھل کے متعلق بھی فیصلہ نہ کیے ہوتا''۔[6]

حدیث ۴ ترمذی نے روایت کی کہ عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا کرو (عہدۂ قضا کو قبول کرو) اُنھوں نے عرض کی امیر المومنین آپ مجھے معافی دیں فرمایا کہ اس کو ناپسند کیوں رکھتے ہو تمھارے والد فیصلہ کیا کرتے تھے عرض کی اس لیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے: ''جو قاضی ہو اور عدل کے ساتھ فیصلہ کرے اُس کے لیے لائق یہ ہے کہ برابر واپس ہو'' یعنی جس حالت میں تھا ویسا ہی رہ جائے یہی غنیمت ہے۔[7]

حدیث ۵ امام احمد و ابوداود و ترمذی و ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو لوگوں کے مابین قاضی بنایا گیا وہ بغیر چھری کے ذبح کر دیا گیا''۔[8]

حدیث ۶ ابوداود و ترمذی و ابن ماجہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو قضا کا طالب ہو اور اس کی درخواست کرے وہ اپنے نفس کی طرف سپرد کر دیا جائے گا اور جس کو مجبور کر کے قاضی بنایا جائے اللہ تعالیٰ اُس

---

1 ...... چابک۔

2 ...... "المسند"، للإمام أحمد بن حنبل، حديث ابي ذر الغفاري، الحديث: ۲۱۶۲۹، ۲۱۶۳۰، ج۸، ص۱۳۷.

3 ...... یعنی فیصلہ۔ 4 ...... گردن کا پچھلا حصہ۔

5 ......"سنن ابن ماجه"، كتاب الأحكام، باب التغليظ في الحيف... إلخ، الحديث: ۲۳۱۱، ج۳، ص۹۱.

6 ......"المسند"، للإمام أحمد بن حنبل، مسند السيدة عائشة رضى الله عنها، الحديث: ۲۴۵۱۸، ج۹، ص۳۵۱.

7 ......"جامع الترمذي"، كتاب الأحكام، باب ماجاء عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في القاضي، الحديث: ۱۳۲۶، ج۳، ص۶۰.

8 ......"سنن ابي داوٗد"، كتاب الأقضية، باب في طلب القضاء، الحديث: ۳۵۷۲، ج۳، ص۴۱۷.

www.dawateislami.net

کے پاس فرشتہ بھیجے گا جو ٹھیک چلائے گا''۔[1]

حدیث ۷: ابوداود نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے قضا طلب کی[2] اور اُسے مل گئی پھر اس کا عدل اُس کے جور[3] پر غالب رہا۔یعنی عدل نے ظلم کرنے سے روکا اُس کے لیے جنت ہے اور جس کا جور عدل پر غالب آیا اُس کے لیے جہنم ہے''۔[4]

حدیث ۸: صحیح بخاری میں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہتے ہیں میں اور میری قوم کے دو شخص حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کے پاس حاضر ہوئے ایک نے کہا یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) مجھے حاکم کردیجیے اور دوسرے نے بھی ایسا ہی کہا ارشاد فرمایا: ''ہم اُس کو حاکم نہیں بناتے جو اس کا سوال کرے اور نہ اُس کو جو اس کی حرص کرے۔''[5]

حدیث ۹: سنن ابوداود و ترمذی میں عمرو بن مرّہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ ''اللہ تعالٰی امورِ مسلمین[6] میں کوئی کام کسی کو سپرد فرمائے (یعنی اُسے حاکم بنائے) وہ لوگوں کے حوائج و ضرورت و احتیاج میں پردے کے اندر رہے''یعنی اہل حاجت کی اُس تک رسائی نہ ہو سکے اپنے پاس ارباب حاجت[7] کو آنے نہ دے''تو اللہ تعالٰی اُس کی حاجت و ضرورت و احتیاج میں حجاب فرمائے گا''یعنی اُس کو اپنی رحمت سے دور فرمادے گا اور ایک روایت میں ہے کہ ''اللہ تعالٰی اُس کی حاجت کے وقت میں آسمان کے دروازے بند فرمادے گا''۔[8] اسی کی مثل ابوداود و ابن سعد و بغوی و طبرانی و بیہقی و ابن عساکر ابی مریم و احمد و طبرانی معاذ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی۔

حدیث ۱۰: بیہقی حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی جب حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنے عمال (حکام) کو بھیجتے اُن پر یہ شرط کرتے کہ ترکی گھوڑے پر سوار نہ ہونا اور باریک آٹا یعنی میدہ نہ کھانا اور باریک کپڑے نہ پہننا اور لوگوں

---

1 ......"جامع الترمذي"،كتاب الأحكام، باب ماجاء عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في القاضي،الحديث:١٣٢٨،ج٣،ص٦١ .

2 ......یعنی قاضی بننا چاہا۔ 3 ......یعنی انصاف سے فیصلہ نہ کرنا،ظلم۔

4 ......"سنن ابي داوٗد"،كتاب الأقضية، باب في القاضي يخطىء،الحديث:٣٥٧٥،ج٣،ص٤١٨ .

5 ......"صحيح البخاري"،كتاب الأحكام، باب مايكره من الحرص على الإمارة،الحديث:٧١٤٩،ج٤،ص٤٥٦ .

6 ......مسلمانوں کے معاملات۔ 7 ......حاجت مند لوگ۔

8 ......"سنن ابي داوٗد"،كتاب الخراج والفيء والإمارة،باب فيمايلزم الإمام...إلخ،الحديث:٢٩٤٨،ج٣،ص١٨٨ .

و"جامع الترمذي"،كتاب الأحكام،باب ماجاء في إمام الرعية،الحديث:١٣٣٧،ج٣،ص٦٤ .

www.dawateislami.net

کے حوائج [1] کے وقت اپنے دروازے نہ بند کرنا اگر تم نے ان میں سے کسی امر کو کیا تو سزا کے مستحق ہوگے۔ [2]

حدیث ۱۱ ترمذی وابوداود ودارمی نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے جب ان کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجنا چاہا فرمایا کہ ''جب تمھارے سامنے کوئی معاملہ پیش آئے گا تو کس طرح فیصلہ کروگے عرض کی کتاب اللہ سے فیصلہ کروں گا فرمایا اگر کتاب اللہ میں نہ پاؤ تو کیا کروگے عرض کی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی سنت کے ساتھ فیصلہ کروں گا فرمایا اگر سنت رسول اللہ میں بھی نہ پاؤ تو کیا کروگے عرض کی اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور اجتہاد کرنے میں کمی نہ کروں گا حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان کے سینہ پر ہاتھ مارا اور یہ کہا کہ حمد ہے اللہ (عزوجل) کے لیے جس نے رسول اللہ (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کے فرستادہ [3] کو اُس چیز کی توفیق دی جس سے رسول اللہ (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) راضی ہے۔'' [4]

حدیث ۱۲ ابوداود وترمذی وابن ماجہ حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہتے ہیں جب مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجنا چاہا میں نے عرض کی، یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) مجھے بھیجتے ہیں اور میں نوعمر شخص ہوں اور مجھے فیصلہ کرنا آتا بھی نہیں یعنی میں نے کبھی اس کام کو نہیں کیا ہے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالٰی تمھارے قلب کو رہنمائی کرے گا اور تمھاری زبان کو حق پر ثابت رکھے گا۔ جب تمھارے پاس دو شخص معاملہ پیش کریں تو صرف پہلے کی بات سن کر فیصلہ نہ کرنا جب تک دوسرے کی بات سن نہ لو کہ اس صورت میں یہ ہوگا کہ فیصلہ کی نوعیت تمھارے لیے ظاہر ہو جائے گی فرماتے ہیں کہ اس کے بعد کبھی مجھے فیصلہ کرنے میں شک وتردد نہ ہوا۔'' [5]

حدیث ۱۳ صحیح بخاری شریف میں ہے حسن بصری رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ''اللہ تعالٰی نے حکام کے ذمہ یہ بات رکھی ہے کہ خواہش نفسانی کی پیروی نہ کریں اور لوگوں سے خوف نہ کریں اور اللہ (عزوجل) کی آیات کو تھوڑے دام کے بدلے میں نہ خریدیں اس کے بعد یہ آیت پڑھی:

﴿ یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَ لَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَیُضِلَّكَ عَنْ

---

1 ......لوگوں کی ضروریات۔

2 ......"شعب الإيمان"،باب في طاعة أولي الأمر،فصل في فضل الإمام العادل،الحديث:٧٣٩٤،ج٦،ص٢٤.

3 ......بھیجا ہوا، قاصد، سفیر۔

4 ......"سنن أبي داوٗد"،کتاب القضاء،باب اجتهاد الرأی في القضاء،الحديث:٣٥٩٢،ج٣،ص٤٢٤.

5 ......"سنن أبي داوٗد"،کتاب القضاء،باب کيف القضاء،الحديث:٣٥٨٢،ج٣،ص٤٢١.

و"جامع الترمذي"،کتاب الأحکام،باب ماجاء في القاضی لايقضي...إلخ،الحديث:١٣٣٦،ج٣،ص٦٣.

www.dawateislami.net

سَبِیۡلِ اللّٰہِ ؕ اِنَّ الَّذِیۡنَ یَضِلُّوۡنَ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ لَہُمۡ عَذَابٌ شَدِیۡدٌۢ بِمَا نَسُوۡا یَوۡمَ الۡحِسَابِ ﴿۲۶﴾ [1]

''اے داود ہم نے تم کو زمین میں خلیفہ کیا لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کرو اور خواہش کی پیروی نہ کرو کہ وہ تم کو اللہ (عزوجل) کے راستہ سے ہٹا دے گی اور جو اللہ (عزوجل) کے راستہ سے الگ ہو گئے اُن کے لیے سخت عذاب ہے اس وجہ سے کہ حساب کے دن کو بھول گئے۔''

عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں پانچ باتیں قاضی میں جمع ہونی چاہیے اُن میں کی ایک نہ ہو تو اُس میں عیب ہوگا۔(۱) سمجھ دار ہو (۲) بردبار ہو (۳) سخت ہو (۴) عالم ہو (۵) علم کی باتوں کا پوچھنے والا ہو۔ [2]

حدیث ۱۴: بیہقی نے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ ''فریقین مقدمہ کو واپس کر دو تاکہ وہ آپس میں صلح کرلیں کیونکہ معاملہ کا فیصلہ کر دینا لوگوں کے درمیان عداوت [3] پیدا کرتا ہے۔'' [4]

حدیث ۱۵: ابن عسا کر و بیہقی روایت کرتے ہیں کہ شعبی کہتے ہیں حضرت عمر اور ابی بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہما کے مابین ایک معاملہ میں خصومت تھی حضرت عمر نے فرمایا میرے اور اپنے درمیان کسی کو حکم کرلو [5]۔ دونوں صاحبوں نے زید بن ثابت رضی اللہ تعالٰی عنہ کو حکم بنایا اور دونوں ان کے پاس آئے حضرت عمر نے کہا ہم اس لیے تمھارے پاس آئے ہیں کہ ہمارے مابین فیصلہ کردو جب دونوں اُن کے پاس فیصلہ کے لیے پہنچے تو حضرت زید صدر مجلس سے ہٹ گئے اور عرض کی امیر المومنین یہاں تشریف لائیے حضرت عمر نے فرمایا یہ تمھارا پہلا ظلم ہے جو فیصلہ میں تم نے کیا۔ ولیکن میں اپنے فریق کے ساتھ بیٹھوں گا دونوں صاحب اُن کے سامنے بیٹھ گئے۔ ابی بن کعب نے دعویٰ کیا اور حضرت عمر نے اُن کے دعوے سے انکار کیا۔ حضرت زید نے ابی بن کعب سے کہا کہ امیر المومنین کو حلف سے معافی دے دو حضرت عمر نے قسم کھالی اس کے بعد قسم کھا کر کہا کہ زید کو کبھی فیصلہ سپرد نہ کیا جائے جب تک اُن کے نزدیک عمر اور دوسرا مسلمان برابر نہ ہو یعنی جو شخص مدعی [6] و مدعی علیہ [7] میں اس قسم کی تفریق کرے وہ فیصلہ کا اہل نہیں۔ [8]

---

1 ...... پ ۲۳، ص: ۲٦.

2 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الأحكام، باب متى يستوجب الرجل القضاء، ج ٤، ص ٤٦٠.

3 ...... یعنی دشمنی۔

4 ...... "السنن الكبرى" للبيهقي، كتاب الصلح، باب ماجاء في التحلل... إلخ، الحديث: ١٣٦٠٠، ج٦، ص١٠٩.

5 ...... ثالث مقرر کرلو۔ 6 ...... دعوی کرنے والا۔ 7 ...... جس پر دعوی کیا گیا ہے، ملزم۔

8 ...... "السنن الكبرى" للبيهقي، كتاب آداب القاضي، باب انصاف الخصمين... إلخ، الحديث: ٢٠٤٦٣، ج١٠، ص٢٢٩.

www.dawateislami.net

حدیث ۱۶ صحیح بخاری و مسلم میں ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ''حاکم غصہ کی حالت میں دوشخصوں کے مابین فیصلہ نہ کرے۔''(1)

حدیث ۱۷ صحیح بخاری و مسلم میں عبداللہ بن عمرو (2) وابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حاکم نے فیصلہ کرنے میں کوشش کی اور ٹھیک فیصلہ کیا اُس کے لیے دو ثواب اور اگر کوشش کر کے (غور وخوض کر کے) فیصلہ کیا اور غلطی ہوگئی اس کو ایک ثواب۔''(3)

حدیث ۱۸ ابوداود وابن ماجہ بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قاضی تین ہیں ایک جنت میں اور دو جہنم میں، جو قاضی جنت میں جائے گا وہ ہے جس نے حق کو پہچانا اور حق کے ساتھ فیصلہ کیا اور جس نے حق کو پہچانا مگر فیصلہ حق کے خلاف کیا وہ جہنم میں ہے اور جس نے بغیر جانے بوجھے فیصلہ کر دیا وہ جہنم میں ہے''(4) اسی کی مثل ابن عدی و حاکم نے بھی بریدہ سے اور طبرانی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی۔

حدیث ۱۹ ترمذی وابن ماجہ عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''قاضی کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہے جب تک وہ ظلم نہ کرے اور جب وہ ظلم کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس سے جدا ہو جاتا ہے اور شیطان اُس کے ساتھ ہو جاتا ہے۔''(5)

حدیث ۲۰ بیہقی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ فرمایا حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے: ''قاضی جب اپنے اجلاس میں بیٹھتا ہے دو فرشتے اُترتے ہیں جو اُسے ٹھیک راستہ پر لے چلنا چاہتے ہیں اور توفیق دیتے ہیں اور رہنمائی کرتے ہیں جب تک وہ ظلم نہ کرے اور جب ظلم کرتا ہے تو چلے جاتے ہیں اور اسے چھوڑ دیتے ہیں۔''(6)

حدیث ۲۱ ابو یعلیٰ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''حکام عادل وظالم سب کو قیامت کے دن

---

1 ......"صحیح البخاري"، کتاب الأحکام، باب ھل یقضي الحاکم او یفتي وھو غضبان، الحدیث: ۷۱۵۸، ج۴، ص۴۵۸.

2 ......بہارِ شریعت کے نسخوں میں یہاں ایسے ہی مذکور ہے جبکہ ''بخاری ومسلم'' میں اس حدیث کے راوی حضرت ''عبداللہ بن عمرو'' رضی اللہ تعالیٰ عنہ مذکور نہیں ہیں، بہر حال (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الامارۃ والقضاء، باب العمل فی القضاء... إلخ، ج۲، ص۱۴) میں یہ حدیث بخاری ومسلم کے حوالے سے ایسے ہی یعنی حضرت عبداللہ بن عمرو اور حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔...**عِلْمِیه**

3 ......"صحیح البخاري"، کتاب الإعتصام، باب اجر الحاکم اذا اجتھد فاصاب او أخطأ، الحدیث: ۷۳۵۲، ج۴، ص۶۱۱.

4 ......"سنن أبي داوٗد"، کتاب الأقضیة، باب في القاضي یخطئ، الحدیث: ۳۵۷۳، ج۳، ص۴۱۸.

5 ......"جامع الترمذي"، کتاب الأحکام، باب ماجاء في الإمام العادل، الحدیث: ۱۳۳۵، ج۳، ص۶۳.

6 ......"السنن الکبری"، للبیہقي، کتاب آداب القاضي، باب فضل من ابتلی بشیئ... إلخ، الحدیث: ۲۰۱۶۶، ج۱۰، ص۱۵۱.

www.dawateislami.net

پلِ صراط پر روکا جائے گا پھر اللہ عزوجل فرمائے گا تم سے میرا مطالبہ ہے جس حاکم نے فیصلہ میں ظلم کیا ہوگا اور رشوت لی ہوگی صرف ایک فریق کی بات توجہ سے سنی ہوگی وہ جہنم کی اتنی گہرائی میں ڈالا جائے گا جس کی مسافت ستّر سال ہے اور جس نے حد (مقرر) سے زیادہ مارا ہے اُس سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جتنا میں نے حکم دیا تھا اُس سے زیادہ تُو نے کیوں مارا وہ کہے گا اے پروردگار مَیں نے تیرے لیے غضب کیا اللہ (عزوجل) فرمائے گا تیرا غصہ میرے غضب سے بھی زیادہ ہوگیا اور وہ شخص لایا جائے گا جس نے سزا میں کمی کی ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے میرے بندہ تُو نے کمی کیوں کی کہے گا میں نے اُس پر رحم کیا فرمائے گا کیا تیری رحمت میری رحمت سے بھی زیادہ ہوگئی۔ [(1)]

حدیث ۲۲ ابوداود بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کو ہم کسی کام پر مقرر کریں اور اُس کو روزی دیں اب اس کے بعد وہ جو کچھ لے گا خیانت ہے۔'' [(2)]

حدیث ۲۳ ترمذی نے معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف حاکم کر کے بھیجا جب میں چلا تو میرے پیچھے آدمی بھیج کر واپس بلایا اور فرمایا: ''تمھیں معلوم ہے کیوں میں نے آدمی بھیج کر بلایا اس لیے کہ کوئی چیز بغیر میری اجازت نہ لینا کہ وہ خیانت ہوگی اور جو خیانت کرے گا اُس چیز کو قیامت کے دن لے کر آنا ہوگا اسی کہنے کے لیے بلایا تھا اب اپنے کام پر جاؤ۔'' [(3)]

حدیث ۲۴ مسلم و ابو داود عدی بن عمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے لوگو! تم میں جو کوئی ہمارے کسی کام پر مقرر ہوا وہ ایک سوئی یا اس سے بھی کم کوئی چیز ہم سے چھپائے گا وہ خائن ہے قیامت کے دن اُسے لے کر آئے گا انصار میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور یہ کہا یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اپنا یہ کام مجھ سے واپس لیجیے فرمایا کیا وجہ ہے عرض کی میں نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو ایسا ایسا فرماتے سنا فرمایا: ''میں یہ کہتا ہوں جس کو ہم عامل بنائیں وہ تھوڑا یا زیادہ جو کچھ ہو ہمارے پاس لائے پھر جو کچھ ہم دیں اُسے لے اور جس سے منع کیا جائے باز رہے۔'' [(4)]

---

1 ......"كنز العمال"، كتاب الإمارة، الفصل الثاني، الحديث: ١٤٧٦٥، ج٦، ص١٨.

2 ......"سنن أبي داوٗد"، كتاب الخراج... إلخ، باب في ارزاق العمال، الحديث: ٢٩٤٣، ج٣، ص١٨٦.

3 ......"جامع الترمذي"، كتاب الأحكام، باب ماجاء في هدايا الأمراء، الحديث: ١٣٤٠، ج٣، ص٦٥.

4 ......"صحيح مسلم"، كتاب الإمارة، باب تحريم هدايا العمال، الحديث: ٣٠-(١٨٣٣)، ص١٠٢٠.

و"سنن أبي داوٗد"، كتاب الأقضية، باب في هدايا العمال، الحديث: ٣٥٨١، ج٣، ص٤٢٠.

www.dawateislami.net

حدیث ۲۵ ابوداود وابن ماجہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور ترمذی اُن سے اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور امام احمد وبیہقی ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر لعنت فرمائی اور ایک روایت میں اُس پر بھی لعنت فرمائی جو رشوت کا دلال ہے۔[1]

حدیث ۲۶ صحیح بخاری وغیرہ میں ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی اسد میں سے ایک شخص کو جس کو ابن اللُّتبِیَّہ کہا جاتا تھا عامل بنا کر بھیجا جب وہ واپس آئے یہ کہا کہ یہ (مال) تمہارے لیے ہے اور یہ میرے لیے ہدیہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے اور حمد الٰہی اور ثنا کے بعد یہ فرمایا: ''کیا حال ہے اُس عامل کا جس کو ہم بھیجتے ہیں اور وہ آکر یہ کہتا ہے کہ یہ آپ کے لیے ہے اور یہ میرے لیے ہے وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھا رہا دیکھتا کہ اُسے ہدیہ کیا جاتا ہے یا نہیں، قسم ہے اُس کی جس کے ہاتھ میں میرا نفس ہے ایسا شخص قیامت کے دن اُس چیز کو اپنی گردن پر لاد کر لائے گا اگر اونٹ ہے تو وہ چلائے گا اور گائے ہے تو وہ بان بان کرے گی اور بکری ہے تو وہ میں میں کرے گی اس کے بعد حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اپنے ہاتھوں کو اتنا بلند فرمایا کہ بغل مبارک کی سپیدی ظاہر ہونے لگی اور اس کلمہ کو تین بار فرمایا آگاہ[2] میں نے پہنچا دیا۔''[3]

حدیث ۲۷ ابوداود نے ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو کسی کے لیے سفارش کرے اور وہ اس کے لیے کچھ ہدیہ دے اور یہ قبول کرلے وہ سود کے دروازوں میں سے ایک بڑے دروازہ پر آگیا۔''[4]

مسائل فقہیّہ

لوگوں کے جھگڑوں اور منازعات کے فیصلہ کرنے کو قضا کہتے ہیں۔[5] (درمختار)

قضا فرضِ کفایہ ہے کیونکہ بغیر اس کے نہ لوگوں کے حقوق کی محافظت ہوسکتی نہ امن عامہ قائم رہ سکتا ہے۔ جس کو قاضی

❶...... "سنن ابي داوٗد"، كتاب الأقضية، باب في كراهية الرشوة، الحديث: ٣٥٨٠، ج٣، ص٤٢٠.

و"المسند"، للإمام أحمد بن حنبل، حديث ثوبان، الحديث: ٢٢٤٦٢، ج٨، ص٣٢٧.

❷...... یعنی خبردار ہوجاؤ۔

❸...... "صحيح البخاري"، كتاب الحيل، باب إحتيال العامل ليهدى له، الحديث: ٦٩٧٩، ج٤، ص٣٩٨.

و"مشكاة المصابيح"، كتاب الزكاة، الفصل الاول، الحديث: ١٧٧٩، ج١، ص٤٩٥.

❹...... "سنن ابي داوٗد"، كتاب الإجارة، باب في الهدية لقضاء الحاجة، الحديث: ٣٥٤١، ج٣، ص٤٠٧.

❺...... "الدرالمختار"، كتاب القضاء، ج٨، ص٢٥.

www.dawateislami.net

بنایا جاتا ہے اگر وہی اس عہدہ کا صالح ہے دوسرے میں صلاحیت ہی نہ ہو کہ انصاف کرے اس صورت میں عہدہ قضا قبول کر لینا واجب ہے اور اگر دوسرا بھی اس قابل ہے مگر یہ زیادہ صلاحیت رکھتا ہو تو اس کو قبول کر لینا مستحب ہے اور اگر دوسرے بھی اسی قابلیت کے ہیں تو اختیار ہے قبول کرے یا نہ کرے اور اگر یہ صلاحیت رکھتا ہے مگر دوسرا اس سے بہتر ہے تو اس کو قبول کرنا مکروہ ہے اور یہ شخص اگر خود جانتا ہے کہ یہ کام مجھ سے انجام نہ پا سکے گا تو قبول کرنا حرام ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱: قاضی اُسی کو بنا سکتے ہیں جس میں شرائط شہادت پائے جائیں وہ یہ ہیں:

مسلمان۔ عاقل۔ بالغ۔ آزاد ہو۔ اندھا نہ ہو۔ گونگا نہ ہو۔ بالکل بہرہ نہ ہو کہ کچھ نہ سنے۔ محدود فی القذف نہ ہو۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲: کافر کو قاضی بنایا اس لیے کہ وہ کفار کے معاملات کو فیصل کرے[3] یہ ہو سکتا ہے مگر مسلمانوں کے معاملات فیصل کرنے کا اُسے اختیار نہیں۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳: قاضی مقرر کرنا بادشاہ اسلام کا کام ہے یا سلطان کے ماتحت جو ریاستیں خراج گزار ہیں[5] جن کو سلطان نے قضاۃ کے عزل و نصب کا اختیار[6] دیا ہو یہ بھی قاضی مقرر کر سکتی ہیں۔[7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴: فاسق کو قاضی بنانا نہ چاہیے اور اگر مقرر کر دیا گیا تو اس کی قضا نافذ ہوگی۔ فاسق کو مفتی بنانا یعنی اُس سے فتویٰ پوچھنا درست نہیں کیونکہ فتویٰ امور دین سے ہے اور فاسق کا قول دیانات میں نامعتبر[8]۔ قاضی نے اپنے دشمن کے خلاف فیصلہ کیا یہ فیصلہ جائز نہیں جب کہ دونوں میں دنیوی عداوت ہو۔[9] (درمختار)

---

1. ......"الفتاوی الهندية"، كتاب أدب القاضي،الباب الأول في تفسيرمعنى الأدب...إلخ،ج٣،ص٣٠٦.
2. ...... "الدرالمختار"و"ردالمحتار"، كتاب القضاء ،مطلب:الحكم الفعلي،ج٨،ص٢٩.
3. ......یعنی فیصلہ کرے۔
4. ...... "ردالمحتار"، كتاب القضاء،مطلب:الحكم الفعلي،ج٨،ص٣٠.
5. ......یعنی وہ حکومتیں جو خراج ادا کرتی ہیں۔
6. ......یعنی قاضیوں کو معزول کرنے اور مقرر کرنے کا اختیار۔
7. ......"ردالمحتار"، كتاب القضاء،مطلب:في حكم القاضي،الدُّرزي و النصراني،ج٨،ص٣١.
8. ......یعنی دینی معاملات میں فاسق کا قول قابلِ قبول نہیں۔
9. ......"الدرالمختار"، كتاب القضاء،ج٨،ص٣١،٣٦.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۵ جس وقت اُس کو قاضی مقرر کیا تھا اُس وقت عادل (غیر فاسق) تھا اُس کے بعد فاسق ہوگیا تو فسق کی وجہ سے معزول نہ ہوا مگر معزولی کا مستحق ہوگیا بلکہ سلطان پر معزول کر دینا واجب ہے اور اگر سلطان نے اُس کے تقرر کے وقت یہ شرط کر دی ہے کہ اگر فاسق ہو جائے گا تو معزول ہو جائے گا تو فسق کرنے سے خود ہی معزول ہوگیا معزول کرنے کی ضرورت نہیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ٦ جس طرح بادشاہ عادل کی طرف سے عہدہ قبول کرنا جائز ہے بادشاہ ظالم کی طرف سے بھی قبول کرنا صحیح ہے مگر بادشاہ ظالم کی طرف سے اس عہدہ کو قبول کرنا اُس وقت درست ہے جبکہ قاضی عدل و انصاف وحق کے مطابق فیصلہ کرسکتا ہو اس کے فیصلوں میں ناجائز طور پر بادشاہ مداخلت نہ کرتا ہو اور احکام کو مطابق شرع نافذ کرنے سے منع نہ کرتا ہو اور اگر یہ باتیں نہ ہوں بلکہ جانتا ہو کہ حق کے مطابق فیصلہ ناممکن ہوگا یا اس کے فیصلوں میں بے جا مداخلت ہوگی یا بعض احکام کی تنفیذ سے[2] منع کیا جائے گا تو اس عہدہ کو قبول نہ کرے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۷ بادشاہ کو چاہیے کہ رعایا میں[4] جو اس عہدہ کے لیے زیادہ موزوں ہو اُسے قاضی بنائے کیوں کہ حدیث میں ارشاد ہوا کہ جس نے کسی کو کام سپرد کر دیا اور اُس کی رعایا میں اس سے بہتر موجود تھا اُس نے اللہ و رسول (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) و جماعت مسلمین کی خیانت کی۔ قاضی میں یہ اوصاف ہوں معاملہ فہم ہو[5]۔ فیصلہ نافذ کرنے پر قادر ہو۔ وجیہ ہو[6]۔ بارعب ہو۔ لوگوں کی باتوں پر صبر کرتا ہو۔ صاحبِ ثروت ہو[7] تاکہ طمع میں مبتلا نہ ہو۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۸ قاضی اُس کو کیا جائے جو عفت و پارسائی[9] اور عقل و صلاح[10] وفہم[11] وعلم میں معتمد علیہ ہو[12] اُس کے مزاج میں شدت[13] ہو مگر زیادہ شدت نہ ہو اور نرمی ہو تو اتنی نہ ہو جو لوگوں سے دب جائے[14]۔ وجیہ ہو اُس کا رعب لوگوں

---

1 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب أدب القاضی، الباب الأول فی تفسیر معنی الادب، ج۳، ص۳۰۷.

2 ......احکام کو نافذ کرنے سے۔

3 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب أدب القاضی، الباب الأول فی تفسیر معنی الادب، ج۳، ص۲۲۷.

4 ......اپنے محکوم لوگوں میں، عوام۔

5 ......معاملات کو صحیح طریقے سے سمجھنے والا ہو۔

6 ......باوقار، معتبر، معزز۔

7 ......امیر و دولتمند ہو۔

8 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب أدب القاضی، الباب الأول فی تفسیر معنی الادب، ج۳، ص ۳۰۸.

9 ......پاکدامنی اور نیکوکاری۔

10 ......عقلمندی وصلاحیت۔

11 ......سمجھداری۔

12 ......یعنی علم میں قابل اعتماد ہو۔

13 ......طبیعت میں سختی۔

14 ......مغلوب ہو جائے۔

www.dawateislami.net

پر ہو۔لوگوں کی طرف سے جو اُس پر مصائب [1] آئیں اُن پر صبر کرے۔ [2]

تنبیہ: عہدۂ قضا کا قبول کرلینا اگرچہ جائز ہے مگر علما وائمہ کی اس کے متعلق مختلف رائیں ہیں بعض نے اس میں حرج نہ سمجھا اور بعض نے بچنے ہی کو ترجیح دی اور حدیث سے بھی اسی رائے کی ترجیح ظاہر ہوتی ہے ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ ''جو شخص قاضی بنایا گیا وہ بغیر چھری ذبح کر دیا گیا۔''[3] خود ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ [4] نے یہ عہدہ دینا چاہا مگر امام نے انکار کیا۔ یہاں تک کہ نوّے ۹۰ درّے آپ کو لگائے گئے پھر بھی آپ نے اسے قبول نہیں فرمایا اور یہ فرمایا کہ اگر سمندر تیر کر پار کرنے کا مجھے حکم دیا جائے تو یہ کرسکتا ہوں مگر اس عہدہ کو قبول نہیں کرسکتا۔ عبداللہ بن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ کو یہ عہدہ دیا گیا اُنھوں نے انکار کردیا اور پاگل بن گئے جو کوئی ان کے پاس آتا مونھ نوچتے اور کپڑے پھاڑتے اُن کے ایک شاگرد نے سوراخ سے جھانک کر کہا اگر آپ اس عہدۂ قضا کو قبول فرمالیتے اور عدل کرتے تو بہتر ہوتا جواب دیا اے شخص تیری عقل یہ ہے کیا تو نے نہیں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''قاضیوں کا حشر سلاطین کے ساتھ ہوگا اور علما کا حشر انبیاء علیہم السلام کیساتھ ہوگا۔'' امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہا گیا اُنھوں نے اس سے انکار کیا جب قید کردیئے گئے اور پاؤں میں بیڑیاں ڈال دی گئیں مجبوراً اُنھوں نے قبول کیا۔ [5]

مسئلہ ۹: حکومت کی نہ طلب ہونی چاہیے نہ اس کا سوال کرنا چاہیے۔ طلب کا یہ مطلب ہے کہ بادشاہ کے یہاں اس کی درخواست پیش کرے اور سوال کا مطلب یہ کہ لوگوں کے سامنے یہ تذکرہ کرے کہ اگر بادشاہ کی طرف سے مجھے فلاں جگہ کی حکومت ملے گی تو قبول کرلوں گا اور دل میں یہ خواہش ہو کہ یہ خبر کسی طرح بادشاہ تک پہنچ جائے اور وہ مجھے بلا کر حکومت عطا کرے لہٰذا اس کی خواہش نہ دل میں ہو نہ زبان سے اس کا اظہار ہو۔ [6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: جو لوگ عہدۂ قضا کی قابلیت رکھتے ہیں سب نے انکار کردیا اور کسی نااہل کو قاضی بنادیا گیا تو وہ سب گنہگار

---

1 ......تکالیف، پریشانیاں۔

2 ......''تنویرالأبصار''و''ردالمحتار''، کتاب القضاء، مطلب: السلطان یصیر سلطانا بأمرین، ج۸، ص٤٥.

3 ......''سنن ابی داوٗد''، کتاب الأقضیة، باب فی طلب القضاء، الحدیث: ۳۵۷۲، ج۳، ص٤١٧.

4 ......خلیفہ ابوجعفر منصور۔

5 ......''الفتاوی الھندیة''، کتاب أدب القاضی، الباب الثانی فی الدخول فی القضاء، ج۳، ص۳۱۰.

6 ......المرجع السابق، ص۳۱۱.

www.dawateislami.net

ہوئے اور اگر قابلیت والوں کو چھوڑ کر بادشاہ نے نا قابل کو قاضی بنایا تو بادشاہ گنہگار ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: دو شخص عہدۂ قضا کے قابل ہیں مگر ان میں ایک زیادہ فقیہ ہے دوسرا زیادہ پرہیز گار ہے تو اُس کو قاضی مقرر کیا جائے جو زیادہ پرہیز گار ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: قاضی جس کا مقلد ہے[3] اگر اُس کا قول مسئلہ متنازع فیہا[4] میں معلوم و محفوظ ہے تو اُس کے موافق فیصلہ کرے ورنہ فقہا سے فتوی حاصل کر کے اس کے مطابق عمل کرے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: قاضی کے تقرر کو کسی شرط پر معلق کرنا یا کسی وقت کی طرف مضاف کرنا جائز ہے یعنی جب وہ شرط پائی جائے گی یا وہ وقت آجائے گا اُس وقت وہ قاضی ہوگا اُس کے پہلے نہیں ہوگا مثلاً یہ کہا کہ تم جب فلاں شہر میں پہنچ جاؤ تو وہاں کے قاضی ہو یا فلاں مہینہ کے شروع سے تم کو قاضی کیا۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: ایک وقت معین تک کے لیے بھی کسی کو قاضی مقرر کیا جاسکتا ہے مثلاً ایک دن کے لیے قاضی بنایا تو ایک ہی دن قاضی رہے گا اور اگر اُس کو کسی خاص جگہ کا قاضی بنایا ہے تو وہیں کا قاضی ہے دوسری جگہ کے لیے وہ قاضی نہیں اور اس کا بھی پابند کیا جاسکتا ہے کہ فلاں قسم کے مقدمات کی سماعت نہ کرے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کسی خاص شخص کے معاملات کی نسبت استثنا کر دیا جائے یعنی فلاں کے مقدمہ کی سماعت نہ کرے اور بادشاہ یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ جب تک میں سفر سے واپس نہ آؤں فلاں معاملہ کی سماعت نہ کی جائے اس صورت میں اگر مقدمہ کی سماعت کی اور فیصلہ بھی دے دیا وہ نافذ نہیں ہوگا۔ (عالمگیری)[7]

مسئلہ ۱۵: بادشاہ نے کسی شخص کی نسبت یہ کہہ دیا کہ میں نے تمھیں قاضی مقرر کیا اور یہ نہیں ظاہر کیا کہ کہاں کا قاضی اُس کو بنایا تو جہاں تک سلطنت ہے وہ سب جگہ کا قاضی ہوگیا۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: ایک مقدمہ کی سماعت کر کے فیصلہ صادر کر دیا اس کے بعد بادشاہ نے حکم دیا کہ علما کے سامنے دوبارہ مقدمہ

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب أدب القاضي، الباب الثاني في الدخول في القضاء، ج٣، ص٣١١.

2 ...... المرجع السابق.

3 ......یعنی آئمہ اربعہ میں سے جس امام کا پیروکار ہے۔ 4 ......یعنی جس جھگڑے، مقدمے کے متعلق اس نے فیصلہ کرنا ہے۔

5 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب أدب القاضي، الباب الثالث في ترتيب الدلائل للعمل بها، ج٣، ص٣١٢.

6 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب أدب القاضي، الباب الخامس في التقليد والعزل، ج٨، ص٣١٥.

7 ......المرجع السابق. 8 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

کی سماعت کی جائے قاضی پر اس کی پابندی لازم نہیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: کسی شہر کے تمام لوگوں نے متفق ہو کر ایک شخص کو قاضی مقرر کردیا کہ وہ اُن کے معاملات فیصل کیا کرے اُن کے قاضی بنانے سے وہ قاضی نہ ہوگا کہ قاضی بنانا بادشاہ اسلام کا کام ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: قاضی نے کسی کو اپنا نائب[3] بنایا کہ وہ دعوے کی سماعت کرے اور گواہوں کے بیانات لے مگر معاملہ کو فیصل نہ کرے[4] تو یہ نائب اُتنا ہی کرسکتا ہے جتنا قاضی نے اُسے اختیار دیا ہے یعنی فیصلہ نہیں کرسکتا اور جو کچھ اُس نے تحقیقات کرکے قاضی کے روبرو پیش کردیا قاضی گواہوں کے ان بیانات یا مدعیٰ علیہ[5] کے اقرار پر فیصلہ نہیں کرسکتا کہ قاضی کے سامنے نہ گواہوں نے گواہی دی ہے نہ مدعیٰ علیہ نے اقرار کیا ہے بلکہ اس صورت میں قاضی ازسرِنو[6] بیان لے گا اس کے بعد فیصلہ کرے گا۔[7] (خانیہ)

مسئلہ ۱۹: بادشاہ نے قاضی کو معزول کردیا اس کی خبر جب قاضی کو پہنچے گی اُس وقت معزول ہوگا یعنی معزول کرنے کے بعد خبر پہنچنے سے قبل جو فیصلے کرے گا صحیح و نافذ ہوں گے۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: بادشاہ مرگیا تو قاضی وغیرہ حکام جو اُس کے زمانہ میں تھے سب بدستور اپنے اپنے عہدہ پر باقی رہیں گے یعنی بادشاہ کے مرنے سے معزول نہ ہوں گے۔[9] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: قاضی کی آنکھیں جاتی رہیں یا بالکل بہرا ہوگیا یا عقل جاتی رہی یا مرتد ہوگیا تو خود بخود معزول ہوگیا اور اگر پھر یہ اعذار جاتے رہے یعنی مثلاً آنکھیں ٹھیک ہوگئیں تو بدستور سابق قاضی ہوجائے گا۔[10] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲: قاضی نے بادشاہ کے سامنے کہہ دیا میں نے اپنے کو معزول کردیا اور بادشاہ نے سن لیا معزول ہو

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب أدب القاضي، الباب الخامس في التقليد والعزل، ج٣، ص٣١٥.

2 ......المرجع السابق.

3 ......قائم مقام۔

4 ......فیصلہ نہ کرے۔

5 ......جس پر دعویٰ کیا گیا ہے۔

6 ......نئے سرے سے، دوبارہ۔

7 ......"الفتاوی الخانية"، كتاب الدعوى والبينات، الباب الاول في آداب القاضي، الفصل الاول، ج٢، ص٤٦ .

8 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب أدب القاضي، الباب الخامس في التقليد والعزل، ج٣، ص٣١٧.

9 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب أدب القاضي، الباب الخامس في التقليدوالعزل، ج٣، ص٣١٧.

10 ......المرجع السابق، ص٣١٨.

www.dawateislami.net

گیا اور نہ سنا تو معزول نہ ہوا۔ یوہیں بادشاہ کے پاس یہ تحریر بھیج دی کہ میں نے اپنے کو معزول کر دیا اور تحریر پہنچ گئی معزول ہو گیا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳ قاضی کے لڑکے نے کسی پر دعویٰ کیا اور یہ مقدمہ قاضی کے پاس پیش ہوا یا کسی دوسرے نے قاضی کے لڑکے پر دعوی قاضی کے یہاں کیا قاضی اس معاملہ میں غور کرے اگر لڑکے کے خلاف فیصلہ ہو جب تو خود ہی فیصلہ کر دے اور اگر لڑکے کے موافق فیصلہ ہوگا تو دونوں سے کہہ دے اس دعوے کو تم کسی دوسرے کے پاس لے جاؤ۔ بادشاہ جس نے قاضی بنایا ہے قاضی اُس کے موافق فیصلہ کرے گا جب بھی نافذ ہوگا۔ یوہیں قاضی ماتحت نے قاضی بالا کے موافق فیصلہ کیا یہ بھی نافذ ہوگا۔ قاضی نے اپنی ساس کے موافق فیصلہ کیا اگر قاضی کی بی بی زندہ ہے تو فیصلہ ناجائز ہے اور بی بی مر چکی ہے تو جائز ہے۔ سوتیلی ماں کے موافق فیصلہ کیا اگر اس کا باپ زندہ ہے تو ناجائز ہے اور مر چکا ہے تو جائز ہے۔[2] (خانیہ)

مسئلہ ۲۴ دو شخصوں کے مابین مقدمہ ہے ایک نے قاضی کے لڑکے کو اپنا وکیل کیا قاضی نے اس کے موافق فیصلہ کیا ناجائز ہے اور خلاف فیصلہ کیا تو جائز ہے۔ یوہیں اگر قاضی کا بیٹا وصی ہو تو موافق فیصلہ کرنا جائز نہیں۔[3] (بحرالرائق)

مسئلہ ۲۵ قاضی کو قضا کے لیے ایسی جگہ بیٹھنا چاہیے جہاں لوگ آسانی سے پہنچ سکیں ایسی جگہ نہ بیٹھے جہاں مسافر و غریب الوطن[4] پہنچ نہ سکیں۔ سب سے بہتر مسجد جامع ہے پھر وہ مسجد جہاں پنجگانہ جماعت ہوتی ہوا گرچہ اُس میں جمعہ نہ پڑھا جاتا ہو اور اگر مسجد جامع وسط شہر میں نہ ہو بلکہ شہر کے ایک کنارہ پر واقع ہے کہ اکثر لوگوں کو وہاں جانے میں دشواری ہوگی تو وسط شہر میں کوئی دوسری مسجد تجویز کرے یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اپنے محلّہ کی مسجد کو اختیار کرے۔ مسجد بازار چونکہ زیادہ مشہور ہے مسجد محلّہ سے بہتر ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶ قاضی قبلہ کو پیٹھ کر کے بیٹھے جس طرح خطیب و مدرس قبلہ کو پیٹھ کر کے بیٹھتے ہیں۔[6] (درمختار)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب أدب القاضي، الباب الخامس فی التقليد والعزل، ج۳، ص۳۱۸.

2 ......"الفتاوی الخانية"، كتاب الدعوی و البينات، فصل لمن يجوز قضاء القاضی...إلخ، ج۲، ص۱۰۸.

3 ......"البحرالرائق"، كتاب الشهادات، باب من تقبل شهادته و من لاتقبل، ج۷، ص۱۳۸.

4 ......یعنی دوسرے علاقے کے رہنے والے۔

5 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب أدب القاضي، الباب السابع فی جلوس القاضی...إلخ، ج۳، ص۳۱۹-۳۲۰.

6 ......"الدرالمختار"، كتاب القضاء، ج۸، ص۵٦.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۷: اگر اپنے مکان میں اجلاس کرے درست ہے مگر اذن عام ہونا چاہیے یعنی ارباب حاجت[1] کے لیے روک ٹوک نہ ہو۔[2] (درمختار) یہ اُس زمانہ کی باتیں ہیں جب کہ دارالقضا نہ تھا مسجد یا اپنے مکان میں قاضی اجلاس کیا کرتے تھے اور اب دارالقضا موجود ہیں عام طور پر لوگوں کے علم میں یہی بات ہے کہ قاضی کا اجلاس دارالقضا میں ہوتا ہے لہٰذا قاضی کے لیے یہ مناسب جگہ ہے۔

مسئلہ ۲۸: قاضی کہیں بھی اجلاس کرے دربان مقرر کردے کہ مقدمہ والے دربار قاضی میں ہجوم وشوروغل نہ کریں وہ ان کو بیجا باتوں سے روکے گا مگر دربان کو یہ جائز نہیں کہ لوگوں سے کچھ لے کر اندر آنے کی اجازت دے دے۔[3] (خانیہ)

مسئلہ ۲۹: قاضی کے پاس جب مدعی[4] و مدعی علیہ[5] دونوں فریقِ مقدمہ حاضر ہوں تو دونوں کے ساتھ یکساں برتاؤ کرے،[6] نظر کرے تو دونوں کی طرف نظر کرے، بات کرے تو دونوں سے کرے، ایسا نہ کرے کہ ایک کی طرف مخاطب ہو دوسرے سے بے توجہی رکھے، اگر ایک سے بکشادہ پیشانی بات کرے تو دوسرے سے بھی کرے، دونوں کو ایک قسم کی جگہ دے، یہ نہ ہو کہ ایک کو کرسی دے اور دوسرے کو کھڑا رکھے یا فرش پر بٹھائے، اُن میں کسی سے سرگوشی نہ کرے، نہ ایک کی طرف ہاتھ یا سر یا ابرو سے اشارہ کرے، نہ ہنس کر کسی سے بات کرے۔ اجلاس میں ہنسی مذاق نہ کرے، نہ ان دونوں سے، نہ کسی اور سے۔ علاوہ کچہری کے بھی کثرت مزاح سے پرہیز کرے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: دونوں فریق میں سے ایک کی طرف دل جھکتا ہے[8] اور قاضی کا جی چاہتا ہے کہ یہ اپنے ثبوت و دلائل اچھی طرح پیش کرے تو یہ جرم نہیں کہ دل کا میلان اختیاری چیز نہیں ہاں جو چیزیں اختیاری ہوں اُن میں اگر یکساں معاملہ نہ کرے تو بے شک مجرم ہے۔[9] (عالمگیری)

---

1. ......یعنی حاجتمند، محتاج لوگوں۔
2. ......"الدرالمختار"، کتاب القضاء، ج۸، ص۵٦.
3. ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب الدعوی والبینات، الباب الأول فی آداب القاضی، فصل فیمایستحق علی...إلخ، ج۲، ص٤۷.
4. ......دعوی کرنے والا۔
5. ......جس پر دعوی کیا جائے۔
6. ......یعنی ایک جیسا سلوک کرے۔
7. ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب أدب القاضی، الباب السابع فی جلوس القاضی، ج۳، ص۳۲۲.
8. ......یعنی دل مائل ہوتا ہے۔
9. ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب أدب القاضی، الباب السابع فی جلوس القاضی، ج۳، ص۳۲۲.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۱ دونوں میں سے ایک کی دعوت نہ کرے ایک کی دعوت کرتا ہے تو دوسرے کی بھی کرے۔ ایک سے ایسی زبان میں بات نہ کرے جس کو دوسرا نہ جانتا ہو۔ اپنے مکان پر بھی ایک سے تنہائی میں کوئی بات نہ کرے بلکہ اپنے مکان پر آنے کی اُسے اجازت بھی نہ دے بالجملہ ہر اُس بات سے اجتناب کرے جس سے لوگوں کو بدگمانی کا موقع ہاتھ آئے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲ قاضی کو ہدیہ قبول کرنا ناجائز ہے کہ یہ ہدیہ نہیں ہے بلکہ رشوت ہے جیسا کہ آج کل اکثر لوگ حکام کو ڈالی[2] کے نام سے دیتے ہیں اوراس سے مقصود صرف یہی ہوتا ہے کہ اگر کوئی معاملہ ہوگا تو ہمارے ساتھ رعایت ہوگی۔ قاضی کو اگر یہ معلوم ہو کہ اس کی چیز پھیر دی جائے گی[3] تو اسے تکلیف ہوگی تو چیز کو لے لے اور اُس کی واجبی قیمت[4] دے دے، کم قیمت دے کر لینا بھی ناجائز ہے اور اگر کوئی شخص ہدیہ رکھ کر چلا گیا معلوم نہیں کہ وہ کون تھا اُس کا مکان دور ہے پھیرنے میں دقت ہے تو بیت المال میں یہ چیز داخل کردے خود نہ رکھے جب دینے والا مل جائے اُسے واپس کردے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۳۳ جس طرح ہدیہ لینا جائز نہیں ہے دیگر تبرعات بھی ناجائز ہیں مثلاً قرض لینا، عاریت لینا، کسی سے کوئی کام مفت کرانا بلکہ واجبی اجرت سے کم دے کر کام لینا بھی جائز نہیں۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۴ واعظ و مفتی و مدرس و امام مسجد ہدیہ قبول کرسکتے ہیں کہ ان کو جو کچھ دیا جاتا ہے وہ ان کے علم کا اعزاز ہے کسی چیز کی رشوت نہیں ہے۔ اگر مفتی کو اس لیے ہدیہ دیا کہ فتوے میں رعایت کرے تو دینا لینا دونوں حرام اور اگر فتوی بتانے کی اجرت ہے تو یہ بھی حلال نہیں۔ ہاں لکھنے کی اجرت لے سکتا ہے مگر یہ بھی نہ لے تو بہتر ہے۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۵ قاضی کو بادشاہ نے یا کسی حاکم بالا نے ہدیہ دیا تو لینا جائز ہے۔ یوہیں قاضی کے کسی رشتہ دار محرم نے ہدیہ دیا یا ایسے شخص نے ہدیہ دیا جو اس کے قاضی ہونے سے پہلے بھی دیا کرتا تھا اور اُتنا ہی دیا جتنا پہلے دیا کرتا تھا تو قبول کرنا جائز ہے اور پہلے جتنا دیتا تھا اب اُس سے زائد دیا تو جتنا زیادہ دیا ہے واپس کردے ہاں اگر ہدیہ دینے والا پہلے سے اب زیادہ مالدار ہے

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب أدب القاضي، الباب السابع في جلوس القاضي، ج ٣، ص ٣٢٢.

2 ...... تحائف، نذرانے۔ 3 ...... واپس کی گئی۔

4 ...... رائج قیمت، عام طور پر بازار میں اُس چیز کی جو قیمت ہو۔

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب القضاء، ج ٨، ص ٥٧.

6 ...... "ردالمحتار"، كتاب القضاء، مطلب: في هدية القاضي، ج ٨، ص ٥٦-٥٧.

7 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب القضاء، مطلب: في حكم الهدية للمفتي، ج ٨، ص ٥٧.

www.dawateislami.net

اور پہلے جو کچھ دیتا تھا اپنی حیثیت کے لائق دیتا تھا اور اس وقت جو پیش کر رہا ہے اس حیثیت کے مطابق ہے تو زیادتی کے قبول کرنے میں حرج نہیں۔[1] (درمختار، ردالمحتار، فتح)

مسئلہ ۳۶: رشتہ دار یا جس کی عادت پہلے سے ہدیہ دینے کی تھی ان دونوں کے ہدیے قاضی کو قبول کرنا اُس وقت جائز ہے جب کہ ان کے مقدمات اس قاضی کے یہاں نہ ہوں ورنہ دورانِ مقدمہ میں ہدیہ، ہدیہ نہیں بلکہ رشوت ہے ہاں بعد ختم مقدمہ دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۷: دعوت خاصہ قبول کرنا قاضی کے لیے جائز نہیں دعوت عامہ قبول کرسکتا ہے مگر جس کا مقدمہ قاضی کے یہاں ہو اُس کی دعوت عامہ کو بھی قبول نہ کرے دعوت خاصہ وہ ہے کہ اگر معلوم ہو جائے کہ قاضی اس میں شریک نہ ہوگا تو دعوت ہی نہ ہوگی اور عامہ وہ ہے کہ قاضی آئے یا نہ آئے بہر حال لوگوں کی دعوت ہوگی کھانا کھلایا جائے گا مثلاً دعوتِ ولیمہ۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۸: قاضی کو چاہیے کہ کسی سے قرض و عاریت نہ لے مگر جو شخص قاضی ہونے سے پہلے ہی اس کا دوست تھا یا شریک تھا جس سے اس قسم کے معاملات جاری تھے اُس سے قرض لینے اور عاریت لینے میں کوئی حرج نہیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: جنازہ میں جا سکتا ہے مریض کی عیادت کے لیے بھی جائے گا مگر وہاں دیر تک نہ ٹھہرے نہ وہاں اہل مقدمہ کو کلام کا موقع دے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۰: قاضی نے ایسا فیصلہ دیا جو کتاب اللہ کے خلاف ہے یا سنت مشہورہ[6] یا اجماع[7] کے مخالف ہے یہ فیصلہ نافذ نہ ہوگا مثلاً مدعی نے صرف ایک گواہ پیش کیا اور قسم بھی کھائی کہ میرا حق مدعیٰ علیہ کے ذمہ ہے اور قاضی نے ایک گواہ اور یمین[8] سے مدعی کے موافق فیصلہ کردیا یہ فیصلہ نافذ نہیں اگر دوسرے قاضی کے پاس مرافعہ[9] ہوگا اُس فیصلہ کو باطل کردے گا۔

---

1 ……"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب القضاء، مطلب:فی حکم الهدية للمفتی، ج٨، ص٥٨-٥٩.
و"فتح القدیر"، کتاب أدب القاضی، ج٦، ص٣٧١.

2 ……"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب القضاء، مطلب:فی حکم الهدية للمفتی، ج٨، ص٥٨.

3 ……المرجع السابق، ص٥٩.

4 ……"الفتاوی الهندية"، کتاب أدب القاضی، الباب الثامن فی افعال القاضی وصفاته، ج٣، ص٣٢٨.

5 ……المرجع السابق.

6 ……یہاں پر اس سے مراد وہ احکام ہیں جو حدیثِ مشہور سے ثابت ہوں۔

7 ……صحابہ یا مجتہدین وفقہاء کا کسی امر شرعی پر متفق ہونا۔

8 ……قسم۔

9 ……اپیل۔

www.dawateislami.net

یوہیں ولی مقتول نے قسم کے ساتھ بتایا کہ فلاں شخص قاتل ہے محض اس کی یمین پر قاضی نے قصاص کا حکم دے دیا یہ نافذ نہیں۔ یا محض تنہا مُرضِعہ[1] کی شہادت پر کہ ان دونوں میاں بی بی نے میرا دودھ پیا ہے قاضی نے تفریق[2] کا حکم دے دیا یہ نافذ نہیں۔ غلام یا بچہ کا فیصلہ نافذ نہیں۔ کافر نے مسلم کے خلاف فیصلہ کیا یہ بھی نافذ نہیں۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۱: یومِ موت[4] فیصلہ کے تحت میں داخل نہیں یعنی دو شخصوں کے مابین محض اس بات میں اختلاف ہوا کہ فلاں شخص کس دن مرا ہے اس کے متعلق قاضی نے فیصلہ بھی کر دیا اس فیصلہ کا وجود و عدم[5] برابر ہے یعنی اس فیصلہ کے بعد اگر دوسرا شخص اس امر پر گواہ پیش کرے جس سے معلوم ہو کہ اُس وقت مرا نہ تھا تو یہ گواہ مقبول ہوں گے اس کی وجہ یہ ہے کہ فیصلہ کا مقصد رفعِ نزاع[6] ہے کہ گواہوں سے ثابت کر کے نزاع کو دور کریں اور موت فی نفسہٖ[7] محلِ نزاع نہیں لہٰذا اگر اس کے ساتھ کوئی ایسی چیز شامل ہو جو محلِ نزاع[8] بن سکتی ہے تو اُس کے ضمن میں یوم موت تحت قضا داخل ہو سکتا ہے مثلاً ایک شخص نے یہ دعویٰ کیا کہ یہ چیز میرے باپ کی ہے اور وہ فلاں تاریخ میں مر گیا اور میں اُس کا وارث ہوں اور اس کو گواہوں سے ثابت کر دیا قاضی نے اس کے موافق فیصلہ کیا اور چیز اسے دلا دی اس کے بعد ایک عورت دعویٰ کرتی ہے کہ میں اُس میّت کی زوجہ ہوں اُس نے مجھ سے فلاں تاریخ میں نکاح کیا تھا وہ مر گیا مجھ کو مہر اور ترکہ[9] ملنا چاہیے اور نکاح کی جو تاریخ بتاتی ہے یہ اُس کے بعد ہے جو بیٹے نے مرنے کی ثابت کی تھی اور عورت نے بھی اپنے دعوے کو گواہوں سے ثابت کر دیا تو قاضی اس عورت کو بھی مہر و ترکہ ملنے کا حکم دے گا کیوں کہ ان دونوں دعووں کا حاصل یہ ہے کہ مُورِث[10] مر چکا اور میں وارث ہوں تاریخ موت کو اس میں کچھ دخل نہیں ہاں اگر موت مشہور ہے چھوٹے بڑے سب کو معلوم ہے اور عورت اُس تاریخ کے بعد نکاح ہونا بتاتی ہے تو وہ یقیناً جھوٹی ہے اُس کی بات قابل اعتبار نہیں۔ اور اگر یہ سب باتیں قتل کے بعد ہوں کہ پہلے بیٹے نے اپنے باپ کے قتل کیے جانے کی تاریخ گواہوں سے ثابت کی اور قاضی نے فیصلہ کر دیا اس کے بعد عورت نے اُس تاریخ کے بعد اپنا نکاح ہونا بیان کیا تو عورت کے گواہ مقبول نہیں کیونکہ قتل کے متعلق جو احکام ہیں عورت کے گواہ قبول کر لیے جانے میں باطل ہو جاتے ہیں۔[11] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۲: اگر تاریخ سے محض موت کا بتانا مقصود نہ ہو بلکہ اس کا مقصود کچھ اور ہو مثلاً مِلک کا تقدم ثابت کرنا[12] چاہتا

1 ...... دودھ پلانے والی عورت۔ 2 ...... جدائی۔

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب أدب القاضی، مطلب: فی الحکم بما خالف الکتاب او السنة، ج۸، ص۹۶۔۹۹.

4 ...... مرنے کا دن۔ 5 ...... ہونا نہ ہونا۔ 6 ...... جھگڑے کو ختم کرنا۔ 7 ...... بذاتِ خود، بالذات۔

8 ...... جھگڑے کا سبب۔ 9 ...... میت کا چھوڑا ہوا مال و جائیداد۔ 10 ...... وارث کرنے والا۔

11 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب أدب القاضی، مطلب: یوم الموت لایدخل القضاء، ج۸، ص۱۰۱۔۱۰۲.

12 ...... ملکیت کے پہلے ہونے کو ثابت کرنا۔

www.dawateislami.net

ہوتو یوم موت تحت قضا[1] داخل ہے مثلاً دو شخص ایک چیز کے مدعی[2] ہیں جو تیسرے کے ہاتھ میں ہے ہر ایک کا یہ دعویٰ ہے کہ یہ چیز میرے باپ کی ہے وہ مرگیا اوراس چیز کو ترکہ میں چھوڑا تو جو اپنے باپ کے مرنے کی تاریخ کو مقدم ثابت کرے گا وہی پائے گا اور اگر موت کی تاریخ بیان نہ کرتے یا دونوں نے ایک ہی تاریخ بیان کی ہوتی تو دونوں نصف نصف کے حقدار ہوتے۔ ایک شخص نے یہ دعویٰ کیا کہ فلاں شخص کی جو چیز تمھارے پاس ہے اُس نے مجھے وکیل کیا ہے کہ اُس پر قبضہ کروں مدعی علیہ[3] نے گواہوں سے ثابت کیا کہ وہ شخص فلاں روز مرگیا یہ گواہ مقبول ہیں کیوں کہ اس سے مقصود یہ ہے کہ وکیل وکالت سے اُس کے مرنے کی وجہ سے معزول ہوگیا لہٰذا یہ شخص قبضہ نہیں کرسکتا۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۳ بیع وہبہ ونکاح وغیرہا جملہ عقود[5] ومداینات[6] تحتِ قضا داخل ہیں یعنی جب ایک مرتبہ ایک معین دن میں اس کا ہونا ثابت کردیا گیا اور قاضی نے فیصلہ دے دیا تو اس کے بعد کی تاریخ اگر کوئی ثابت کرنا چاہے یہ مقبول نہیں مثلاً ایک شخص نے گواہوں سے یہ ثابت کیا کہ زید نے یہ چیز فلاں تاریخ میں میرے ہاتھ بیع کی ہے دوسرا یہ کہتا ہے کہ اُسی زید نے میرے ہاتھ فلاں تاریخ میں بیع کی ہے اوراس کی تاریخ مؤخر ہے یہ گواہ مقبول نہیں۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۴ جس امر میں نزاع[8] ہے اُس کے متعلق قاضی کے سامنے جیسا ثبوت ہوگا قاضی اُس کے موافق فیصلہ کرنے پر مجبور ہے ہوسکتا ہے کہ قاضی کے سامنے حق دار نے ثبوت نہ پہنچایا اور غیر مستحق نے ثابت کردکھایا اور قاضی نے اس کے حق میں فیصلہ کردیا یہ فیصلہ بظاہر نافذ ہی ہوگا مگر باطناً[9] نافذ ہے یا نہیں اس کی دو صورتیں ہیں بعض چیزیں ایسی ہیں جن میں قضاء قاضی ظاہراً و باطناً ہر طرح نافذ ہے اور بعض ایسی ہیں جن میں ظاہراً نافذ ہے باطناً نافذ نہیں یعنی مدعی وہ چیز مدعیٰ علیہ سے جبراً لے سکتا ہے مگر اُس سے نفع حاصل کرنا بلکہ اُس کو اپنے قبضہ میں لینا ناجائز ہے وہ گنہگار ہے مواخذۂ اخروی[10] میں گرفتار ہے قسم اول عقود وفسوخ ہیں یعنی کسی عقد کے متعلق نزاع ہے مثلاً مدعی نے دعویٰ کیا کہ مدعی علیہ نے یہ چیز میرے ہاتھ بیع کی ہے اور مدعی علیہ منکر ہے مدعی نے گواہوں سے بیع کرنا ثابت کردیا اور قاضی نے بیع کا حکم دے دیا فرض کرو کہ بیع نہیں

---

1 ...... فیصلہ کے تحت۔ 2 ...... دعویٰ کرنے والے۔ 3 ...... جس پر دعویٰ کیا گیا، ملزم۔

4 ......"ردالمحتار"، کتاب أدب القاضی، مطلب: یوم الموت لا یدخل القضاء، ج۸، ص۱۰۱۔۱۰۲۔

5 ...... تمام عقد، لین دین وغیرہ کے تمام قول وقرار۔

6 ...... بہارِ شریعت کے نسخوں میں اس مقام پر " مدانیات" مذکور ہے، جو کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے کیونکہ درست لفظ '' مداینات " ہے، اسی وجہ سے ہم نے درست کردیا ہے۔۔۔ **عِلْمِیه**

7 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب أدب القاضی، مطلب: یوم الموت لا یدخل القضاء، ج۸، ص۱۰۳۔

8 ...... جھگڑا۔ 9 ...... حقیقت میں۔ 10 ...... آخرت کی پکڑ، آخرت کی پوچھ گچھ۔

www.dawateislami.net

ہوئی تھی مگر قاضی کا یہ حکم خود بمنزلہ بیع[1] ہے یا اقالہ[2] کو گواہوں سے ثابت کیا تو اگرا قالہ نہ بھی ہوا ہو یہ حکم قاضی ہی اقالہ ہے۔قسم دوم املاک مرسلہ[3] ہے کہ مدعی نے چیز کے متعلق ملک کا دعویٰ کیا اور اس کا سبب کچھ نہیں بیان کیا مثلاً ہبہ یا خرید نے کے ذریعہ سے میں مالک ہوا ہوں اور گواہوں سے ثابت کردیا اس صورت میں اگر واقع میں مدعی کی ملک نہ ہوتو باوجود فیصلہ اُس کو لینا جائز نہیں اور تصرف[4] حرام ہے۔ یوہیں اگر ملک کا سبب بیان کیا مگر وہ سبب ایسا ہے جس کا انشا ممکن نہیں مثلاً یہ کہتا ہے کہ بذریعہ وراثت یہ چیز مجھے ملی ہے اور حقیقت میں ایسا نہیں تو باوجود قضاء قاضی اس کا لینا جائز نہیں۔ یوہیں اگر کسی عورت پر دعویٰ کیا کہ یہ میری عورت ہے اور گواہوں سے نکاح ثابت کردیا حالانکہ وہ عورت دوسرے کی منکوحہ ہے تو اگرچہ قاضی نے اس کے موافق فیصلہ کردیا اس کو اُس عورت سے صحبت کرنا جائز نہیں۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۵: قضاء قاضی ظاہراً و باطناً نافذ ہونے میں یہ شرط ہے کہ قاضی کو گواہوں کا جھوٹا ہونا معلوم نہ ہو اور اگر خود قاضی کو علم ہے کہ یہ گواہ جھوٹے ہیں باوجود اس کے مدعی کے موافق فیصلہ کردیا یہ قضا بالکل نافذ نہیں نہ ظاہراً نہ باطناً۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۴۶: مدعی کے پاس گواہ نہیں ہیں مدعیٰ علیہ پر حلف دیا گیا اُس نے جھوٹی قسم کھالی اور قاضی نے مدعیٰ علیہ کے موافق فیصلہ کردیا یہ قضا بھی باطناً نافذ نہیں مثلاً عورت نے دعویٰ کیا کہ شوہر نے اُسے تین طلاقیں دے دی ہیں اور شوہر انکار کرتا ہے عورت طلاق کے گواہ نہ پیش کرسکی شوہر پر حلف دیا گیا اُس نے قسم کھالی کہ میں نے طلاق نہیں دی ہے قاضی نے عورت کا دعویٰ خارج کردیا اگر واقع میں عورت اپنے دعوے میں سچی ہے تو اُسے شوہر کے ساتھ رہنے اور وطی[7] پر قدرت دینے کی اجازت نہیں جس طرح ہوسکے اُس سے پیچھا چھوڑائے اور یہ شوہر مرجائے تو اس کی میراث لینا بھی عورت کو جائز نہیں۔[8] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۷: فیصلہ صحیح ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ قاضی اپنے مذہب کے موافق فیصلہ کرے اگر اپنے مذہب کے خلاف فیصلہ کیا دانستہ[9] اُس نے ایسا کیا یا بھول کر بہرحال اُس کا حکم نافذ نہ ہوگا مثلاً حنفی کو[10] یہ اختیار نہیں کہ وہ

---

1 ......بیع کی طرح، بیع کے قائم مقام۔
2 ......بیع کو ختم کرنا۔
3 ......وہ جائیداد جس میں ملکیت کا دعویٰ کیا جائے اور سببِ ملک بیان نہ کیا گیا ہو۔
4 ......اپنے استعمال میں لانا۔
5 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب القضاء، مطلب: فی القضاء بشهادة الزور، ج۸، ص۱۰۵ - ۱۰۷.
6 ......"الدرالمختار"، کتاب القضاء، ج۸، ص۱۰٦.
7 ......ہم بستری، جماع، مباشرت۔
8 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب القضاء، مطلب: فی القضاء بشهادة الزور، ج۸، ص۱۰٦-۱۰۷.
9 ......قصداً یعنی جان بوجھ کر۔
10 ......امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقلید کرنے والے کو۔

www.dawateislami.net

مذہب شافعی کے موافق[1] فیصلہ کرے۔[2] (درمختار)

غائب کے خلاف فیصلہ درست نہیں ہے

مسئلہ ۴۸ قاضی کے لیے یہ درست نہیں کہ غائب کے خلاف فیصلہ کرے خواہ وہ شہادت کے وقت غائب ہو یا بعد شہادت و بعد تزکیۂ شہود[3] غائب ہوا ہو چاہے وہ مجلس قاضی سے غائب ہو یا شہر ہی میں نہ ہو یہ اُس وقت ہے کہ حق کا ثبوت گواہوں سے ہوا ہو۔ اور اگر خود مدعیٰ علیہ نے حق کا اقرار کر لیا ہو تو اس صورت میں فیصلہ کے وقت اُس کا موجود ہونا ضروری نہیں۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۹ مدعیٰ علیہ غائب ہے مگر اُس کا نائب حاضر ہے نائب کی موجودگی میں فیصلہ کرنا درست ہے اگرچہ مدعیٰ علیہ کی عدم موجودگی میں ہو مثلاً اُس کا وکیل موجود ہے تو فیصلہ صحیح ہے کہ یہ حقیقۃً اُس کا نائب ہے یا مدعیٰ علیہ مر گیا ہے مگر اُس کا وصی موجود ہے یا نابالغ مدعیٰ علیہ ہے اور اُس کے ولی مثلاً باپ یا دادا کی موجودگی میں فیصلہ ہوا یا وقف کا متولی[5] کہ یہ واقف کا قائم مقام ہے اس کی موجودگی میں فیصلہ درست ہے۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۰ وکیلِ مدعیٰ علیہ کی موجودگی میں گواہانِ ثبوت پیش ہوئے پھر وہ وکیل مر گیا یا غائب ہو گیا اور موکل[7] کی موجودگی میں فیصلہ ہوا یہ فیصلہ درست ہے۔ یو ہیں موکل کے سامنے گواہ گزرے اور وکیل کی موجودگی میں فیصلہ ہوا یہ بھی درست ہے۔ یو ہیں مدعیٰ علیہ کے سامنے ثبوت گزرا پھر وہ مر گیا اور کسی وارث کے سامنے فیصلہ ہوا یہ بھی درست ہے۔[8] (غرر)

مسئلہ ۵۱ میّت کے ذمہ کسی کا حق ہو یا میّت کا کسی کے ذمہ ہو اس صورت میں ایک وارث سب کے قائم مقام ہو سکتا ہے یعنی اس کے موافق یا مخالف جو فیصلہ ہو گا وہ سب کے مقابل تصور کیا جائے گا کہ یہ فیصلہ حقیقۃً میّت کے مقابل ہے اور یہ

---

1 ......امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب کے مطابق۔

2 ......"الدرالمختار"، کتاب القضاء، ج۸، ص۱۰۸.

3 ......گواہوں کے عادل وغیر عادل ہونے کی تحقیق کے بعد۔

4 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب القضاء، مطلب: فی القضا علی الغائب، ج۸، ص۱۱۱.

5 ......مال وقف کی نگرانی کرنے والا۔

6 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب القضاء، مطلب: فی القضا علی الغائب، ج۸، ص۱۱۱-۱۱۲.

7 ......وکیل کرنے والا۔

8 ......"غررالأحکام"، کتاب القضاء، الجزء الثانی، ص۴۱۱.

www.dawateislami.net

وارث میّت کا قائم مقام ہے مگر عین کا دعویٰ ہو تو وارث اُس وقت مدعیٰ علیہ بن سکتا ہے جب وہ عین اُس کے قبضہ میں ہو۔ اور اگر اُس کو مدعیٰ علیہ بنایا جس کے پاس وہ چیز نہ ہو تو دعویٰ مسموع نہ ہوگا۔ اور اگر دَین کا دعویٰ ہو تو ترکہ کی کوئی چیز اس کے قبضہ میں ہو یا نہ ہو بہرحال یہ مدعیٰ علیہ بن سکتا ہے۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۲ جن لوگوں پر جائداد وقف کی گئی ہے اُن میں سے بعض بقیہ موقوف علیہم[2] کے قائم مقام ہو سکتے ہیں بشرطیکہ وقف ثابت ہو نفس وقف میں نزاع نہ ہو[3] اور اگر نزاع وقف میں ہو کہ وقف ہوا ہے یا نہیں تو ایک شخص دوسرے کے قائم مقام نہ ہوگا۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۵۳ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ حقیقۃً خصم[5] کے قائم مقام کوئی نہیں ہے ایسی صورت میں جانب شرع سے اُس کا نائب مقرر کیا جاتا ہے مثلاً ایک شخص مرا اور اُس نے مال اور نابالغ بچوں کو چھوڑا اور کسی کو وصی نہیں بنایا اس صورت میں قاضی ایک وصی مقرر کرے گا اور یہ اُس میّت کا قائم مقام ہوگا یہی دعویٰ کرے گا اور اسی پر دعویٰ ہوگا اور اسی کی موجودگی میں فیصلہ ہوگا۔[6] (درر)

مسئلہ ۵۴ کبھی حکماً نیابت ہوتی ہے[7] اِس کی صورت یہ ہے کہ غائب پر دعویٰ حاضر پر دعوی کے لیے سبب ہو یعنی دعوی تو حاضر پر ہے مگر اس کا سبب غائب پر دعویٰ ہے بغیر غائب کو مدعیٰ علیہ بنائے حاضر پر دعوی نہیں چل سکتا لہٰذا یہ حاضر اُس غائب کا حکماً قائم مقام ہے اس کی مثال یہ ہے کہ ایک مکان ایک شخص کے قبضہ میں ہے اُس پر کسی نے یہ دعوی کیا کہ میں نے یہ مکان فلاں شخص سے جو غائب ہے خریدا ہے اور اس کو گواہوں سے ثابت کردیا حاکم نے مدعی کے حق میں فیصلہ کردیا تو یہ فیصلہ جس طرح اس حاضر کے مقابل میں ہے اُس غائب کے مقابل میں بھی ہے یعنی اگر وہ غائب حاضر ہو کر انکار کرے تو یہ انکار نامعتبر ہے۔[8] (درر، غرر) اس کی ایک مثال یہ بھی ہے زید نے دعوی کیا کہ عمرو پر میرے اتنے روپے ہیں وہ غائب ہے بکر اُس کے حکم

---

1 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب القضاء، مطلب: فیمن ینصب خصمًا عن غیرہ، ج۸، ص۱۱۳.

2 ......جن پر جائیداد وقف کی گی ہے۔

3 ......یعنی وقف ہونے یا نہ ہونے میں اختلاف نہ ہو۔

4 ......"الدرالمختار"، کتاب القضاء، ج۸، ص۱۱۳.

5 ......مدمقابل۔

6 ......"دررالحکام" شرح "غرر الأحکام"، کتاب القضاء، مسائل شتی، الجزء الثانی، ص۴۱۹.

7 ......یعنی کبھی حکماً قائم مقام ہونا ہوتا ہے۔

8 ......"دررالحکام" و"غررالأحکام"، کتاب القضاء، الجزء الثانی، ص۴۱۱.

www.dawateislami.net

سے اُس کا کفیل ہوا تھا جو موجود ہے اور گواہوں سے ثابت کر دیا قاضی کا فیصلہ عمرو وبکر دونوں پر ہوگا اگرچہ عمرو موجود نہیں ہے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۵ اگر غائب پر دعویٰ حاضر پر دعوی کے لیے شرط ہو تو یہ حاضر اُس غائب کے قائم مقام نہیں ہوگا یعنی یہ فیصلہ نہ حاضر پر ہے نہ غائب پر جب کہ غائب کا ضرر ہو اور اگر غائب کا ضرر نہ ہو تو حاضر پر فیصلہ ہو جائے گا مثلاً غلام نے مولے پر یہ دعوی کیا کہ اس نے کہا تھا کہ فلاں شخص اپنی بی بی کو طلاق دے دے تو تُو آزاد ہے اور اُس نے اپنی زوجہ کو طلاق دے دی اور اس پر گواہ پیش کیے تو یہ گواہ اُس وقت مقبول ہوں گے جب وہ شوہر بھی موجود ہو کیونکہ اس فیصلہ میں اُس کا نقصان ہے۔ اور اگر عورت نے یہ دعویٰ کیا کہ شوہر نے کہا تھا اگر زید مکان میں داخل ہو تو تجھ کو طلاق ہے اور چونکہ شرط طلاق پائی گئی لہٰذا میں مطلقہ ہوں اور زید کی عدم موجودگی میں گواہوں سے ثابت کر دیا طلاق ہوگئی زید کا موجود ہونا اس فیصلہ میں شرط نہیں کہ اس فیصلہ سے زید کا کوئی نقصان نہیں۔[2] (درر، غرر)

مسئلہ ۵۶ ایک شخص مرگیا اُس کے ذمہ اتنا دَین ہے جو سارے ترکہ[3] کو مستغرق ہے[4] ورثہ[5] کو اختیار نہیں ہے کہ ترکہ بیچ کر دَین[6] ادا کریں بلکہ یہ حق قاضی کا ہے یہ اُس وقت ہے کہ سب ورثہ اپنے مال سے دَین ادا کرنے میں متفق نہ ہوں اور اگر سب نے اس امر پر اتفاق کرلیا کہ جو کچھ دَین ہے ہم اپنے مال سے ادا کریں گے اور ترکہ ہم لیں گے تو خود ورثہ ایسا کر سکتے ہیں اور اگر قرض خواہ اس بات پر راضی ہوں کہ ترکہ کو بیع کرکے ورثہ دَین ادا کردیں تو ان کو بیچنا جائز ہے اور ان کی رضامندی کے بغیر بیع کریں گے تو یہ بیع نافذ نہ ہوگی۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۷ قاضی کو یہ حق حاصل ہے کہ مال وقف یا مال غائب یا مال یتیم کسی تونگر[8] کو جو امین ہے قرض دے دے مگر شرط یہ ہے کہ اس مال کی حفاظت کی اس سے بہتر دوسری صورت نہ ہو اور اگر مضاربت پر کوئی لینے والا موجود ہو یا اُس مال سے کوئی ایسی جائداد خریدی جاسکتی ہو جس کی کچھ آمدنی ہو تو قرض دینے کی اجازت نہیں اور قرض دینے کی صورت میں دستاویز

---

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب القضاء، مطلب: المسائل التی یکون القضاء... إلخ، ج۸، ص۱۱۵.

2 ...... "دررالحکام" و "غررالأحکام"، کتاب القضاء، الجزء الثانی، ص۴۱۰.

3 ...... وہ مال وجائیداد جو میت چھوڑ جائے۔

4 ...... گھیرے ہوئے ہے یعنی قرض زیادہ اور ترکہ کم ہے۔

5 ...... ورثاء، میت کے وارث۔

6 ...... قرض۔

7 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب القضاء، مطلب: فی بیع الترکۃ المستغرقۃ بالدین، ج۸، ص۱۲۲-۱۲۳.

8 ...... دولتمند۔

www.dawateislami.net

لکھی جائے تاکہ یادداشت رہے مگر قاضی اپنی ذات کے لیے یہ اموال بطور قرض نہیں لے سکتا۔[1] (درمختار، بحر)

مسئلہ ۵۸ باپ یا وصی کو یہ حق حاصل نہیں کہ نابالغ بچہ کا مال قرض کے طور پر دے دیں یہاں تک کہ خود قاضی بھی اپنے نابالغ بچہ کا مال قرض نہیں دے سکتا اگر یہ لوگ قرض دیں گے ضامن ہوں گے تلف[2] ہونے کی صورت میں تاوان دینا پڑے گا اسی طرح جس نے لقطہ (پڑا مال) پایا ہے یہ بھی اُس مال کو قرض نہیں دے سکتا۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۹ ملتقط[4] نے اگر لقطہ[5] کا اُتنے زمانہ تک اعلان کرلیا جو اُس کے لیے مقرر ہے اور مالک کا پتہ نہ چلا اب اگر یہ قرض دینا چاہے دے سکتا ہے کیوں کہ جب اس وقت اس کو تصدق[6] کرنا جائز ہے تو قرض دینا بدرجۂ اولیٰ جائز ہوگا۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۶۰ باپ یا وصی کو اگر ایسی ضرورت پیش آ گئی کہ بغیر قرض دیے مال کی حفاظت ہی نہ ہوسکتی ہو مثلاً آگ لگ گئی ہے یا لوٹیرے مال لوٹ رہے ہیں اور ایسے وقت کوئی قرض مانگتا ہے اگر یہ نہیں دے گا تو مال تلف ہوجائے گا ایسی حالت میں ان کو بھی قرض دینا جائز ہے۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۶۱ باپ یا وصی فضول خرچ ہیں اندیشہ ہے کہ نابالغ کے مال کو فضول خرچی میں اُڑا دیں گے تو قاضی ان سے مال لے کر ایسے کے پاس امانت رکھے کہ ضائع ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔[9] (درمختار)

افتا کے مسائل

مسئلہ ۱ فتویٰ دینا حقیقۃً مجتہد کا کام ہے کہ سائل کے سوال کا جواب کتاب و سنت و اجماع و قیاس سے وہی دے سکتا ہے۔ افتا کا دوسرا مرتبہ نقل ہے یعنی صاحب مذہب سے جو بات ثابت ہے سائل کے جواب میں اُسے بیان کردینا اس کا کام ہے اور یہ حقیقۃً فتویٰ دینا نہ ہوا بلکہ مستفتی[10] کے لیے مفتی (مجتہد) کا قول نقل کردینا ہوا کہ وہ اس پر عمل کرے۔[11] (عالمگیری)

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب القضاء، ج۸، ص۱۲٤-۱۲٥.
و"البحرالرائق"، کتاب القضاء، باب کتاب القاضی الی القاضی وغیرہ، ج۷، ص۳۹.

2 ......ضائع۔

3 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب القضاء، مطلب: للقاضی اقراض مال الیتیم ونحوہ، ج۸، ص۱۲٥-۱۲٦.

4 ......گری پڑی چیز کو اُٹھانے والا۔ 5 ......گری پڑی چیز۔ 6 ......صدقہ۔

7 ......"الدرالمختار"، کتاب القضاء، ج۸، ص۱۲٦.

8 ......المرجع السابق، ص۱۲٥. 9 ......المرجع السابق.

10 ......فتویٰ طلب کرنے والے۔

11 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب أدب القاضی، الباب الاول فی تفسیر معنی الادب...إلخ، ج۳، ص۳۰۸.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲ مفتی ناقل کے لیے یہ امر ضروری ہے کہ قول مجتہد کو مشہور و متداول[1] ومعتبر کتابوں سے اخذ کرے غیر مشہور کتب سے نقل نہ کرے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳ فاسق مفتی ہوسکتا ہے یا نہیں اکثر متاخرین کی رائے یہ ہے کہ نہیں ہوسکتا کیوں کہ فتویٰ امورِ دین سے ہے اور فاسق کی بات دیانات[3] میں نامعتبر۔ فاسق سے فتویٰ پوچھنا ناجائز اور اُس کے جواب پر اعتماد نہ کرے کہ علم شریعت ایک نور ہے جو تقویٰ کرنے والوں پر فائض ہوتا ہے جو فسق و فجور میں مبتلا ہوتا ہے اس سے محروم رہتا ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۴ ایک شخص کو دیکھا کہ لوگ اُس سے دینی سوالات کرتے ہیں اور وہ جواب دیتا ہے اور لوگ اُسے عظمت کی نظر سے دیکھتے ہیں اگرچہ اس کو یہ معلوم نہیں کہ یہ کون ہیں اور کیسے ہیں اس کو فتویٰ پوچھنا جائز ہے کہ مسلمانوں کا اُن کے ساتھ ایسا برتاؤ کرنا اس کی دلیل ہے کہ یہ قابلِ اعتماد شخص ہیں۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵ مفتی کو بیدار مغز ہوشیار ہونا چاہیے غفلت برتنا اس کے لیے درست نہیں کیونکہ اس زمانہ میں اکثر حیلہ سازی اور ترکیبوں سے واقعات کی صورت بدل کر فتوی حاصل کر لیتے ہیں اور لوگوں کے سامنے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ فلاں مفتی نے مجھے فتوی دے دیا ہے محض فتوی ہاتھ میں ہونا ہی اپنی کامیابی تصور کرتے ہیں بلکہ مخالف پر اس کی وجہ سے غالب آجاتے ہیں اس کو کون دیکھے کہ واقعہ کیا تھا اور اس نے سوال میں کیا ظاہر کیا۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶ مفتی پر یہ بھی لازم ہے کہ سائل سے واقعہ کی تحقیق کرلے اپنی طرف سے شقوق[7] نکال کر سائل کے سامنے بیان نہ کرے مثلاً یہ صورت ہے تو یہ حکم ہے اور یہ ہے تو یہ حکم ہے کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جو صورت سائل کے موافق ہوتی ہے اُسے اختیار کر لیتا ہے اور گواہوں سے ثابت کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تو گواہ بھی بنالیتا ہے بلکہ بہتر یہ کہ نزاعی معاملات[8] میں

---

1 ......مروج، رائج۔

2 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب أدب القاضی، الباب الاول فی تفسير معنی الادب...إلخ، ج۳، ص۳۰۸.

3 ......دینی معاملات۔

4 ......"الدرالمختار"، كتاب القضاء، ج۸، ص۳٦.

5 ......"ردالمحتار"، كتاب القضاء، مطلب: فی قضاء العدو علی عدوه، ج۸، ص۳٦.

6 ......"ردالمحتار"، كتاب القضاء، مطلب: فی قضاء العدو علی عدوه، ج۸، ص۳۷.

7 ......مختلف صورتیں۔ 8 ......وہ معاملات جن میں فریقین کا جھگڑا ہو۔

www.dawateislami.net

اُس وقت فتوی دے جب فریقین کوطلب کرے اور ہر ایک کا بیان دوسرے کی موجودگی میں سنے اور جس کے ساتھ حق دیکھے اُسے فتوی دے دوسرے کو نہ دے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷ استفتا کا جواب اشارہ سے بھی دیا جاسکتا ہے مثلاً سر یا ہاتھ سے ہاں یا نہیں کا اشارہ کرسکتا ہے اور قاضی کسی معاملہ کے متعلق اشارہ سے فیصلہ نہیں کرسکتا ہے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۸ قاضی بھی لوگوں کو فتوی دے سکتا ہے کچہری میں بھی اور بیرون اجلاس بھی مگر متخاصمین (مدعی، مدعی علیہ) کو ان کے دعوے کے متعلق فتویٰ نہیں دے سکتا دوسرے امور میں انھیں بھی فتویٰ دے سکتا ہے۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹ مفتی اگر اونچا سنتا ہے اُس کے پاس تحریری سوال پیش ہوا اُس نے لکھ کر جواب دے دیا اس پر عمل درست ہے مگر جو شخص کارِ افتا[4] پر مقرر ہو اُس کے پاس دیہاتی اور عورتیں ہر قسم کے لوگ فتویٰ پوچھنے آتے ہیں اُس کی سماعت ٹھیک ہونی چاہیے کیونکہ ہر شخص تحریر پیش کرے دشوار ہے اور جب سماعت ٹھیک نہیں ہے تو بہت ممکن ہے کہ پوری بات نہ سنے اور فتویٰ دے دے یہ فتوی قابل اعتبار نہ ہوگا۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول سب پر مقدم ہے پھر قول امام ابو یوسف پھر قول امام محمد پھر امام زفر و حسن بن زیاد کا قول البتہ جہاں اصحاب فتوی اور اصحاب ترجیح نے امام اعظم کے علاوہ دوسرے قول پر فتوی دیا ہو یا ترجیح دی ہو تو جس پر فتوی یا ترجیح ہے اُس کے موافق فتوی دیا جائے۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱ جو شخص فتوی دینے کا اہل ہو اُس کے لیے فتوی دینے میں کوئی حرج نہیں۔[7] (عالمگیری) بلکہ فتوی دینا لوگوں کو دین کی بات بتانا ہے اور یہ خود ایک ضروری چیز ہے کیونکہ کتمانِ علم[8] حرام ہے۔

---

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب القضاء، مطلب: فی قضاء العدو علی عدوہ، ج۸، ص۳۷-۳۸.

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب القضاء، ج۸، ص۳۸.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب القضاء، مطلب: یفتی بقول الا مام علی الاطلاق، ج۸، ص۳۹.

4 ...... فتوی دینے کا کام۔

5 ...... "ردالمحتار"، کتاب القضاء، مطلب: فی قضاء العدو علی عدوہ، ج۸، ص۳۸.

6 ...... "ردالمحتار"، کتاب القضاء، مطلب: فی قضاء العدو علی عدوہ، ج۸، ص۳۸.

7 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب ادب القاضی، الباب الاول فی تفسیر معنی الأدب...إلخ، ج۳، ص۳۰۹.

8 ...... علم کا چھپانا۔

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۲: حاکم اسلام پر یہ لازم ہے کہ اس کا تجسس کرے کون فتویٰ دینے کے قابل ہے اور کون نہیں ہے جو نا اہل ہو اُسے اس کام سے روک دے کہ ایسوں کے فتوے سے طرح طرح کی خرابیاں واقع ہوتی ہیں جن کا اس زمانہ میں پوری طور پر مشاہدہ ہو رہا ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: فتوے کے شرائط سے یہ بھی ہے کہ سائلین[2] کی ترتیب کا لحاظ رکھے امیر و غریب کا خیال نہ کرے یہ نہ ہو کہ کوئی مالدار یا حکومت کا ملازم ہو تو اُس کو پہلے جواب دے دے اور پیشتر سے جو غریب لوگ بیٹھے ہوئے ہیں اُنھیں بٹھائے رکھے بلکہ جو پہلے آیا اُسے پہلے جواب دے اور جو پیچھے آیا اُسے پیچھے، کسے باشد[3]۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: مفتی کو یہ چاہیے کہ کتاب کو عزت و حرمت کے ساتھ لے کتاب کی بے حرمتی نہ کرے اور جو سوال اُس کے سامنے پیش ہو اُسے غور سے پڑھے پہلے سوال کو خوب اچھی طرح سمجھ لے اُس کے بعد جواب دے۔[5] (عالمگیری) بارہا ایسا بھی ہوتا ہے کہ سوال میں پیچیدگیاں ہوتی ہیں جب تک مُستفتی سے دریافت نہ کیا جائے سمجھ میں نہیں آتا ایسے سوال کو مستفتی سے سمجھنے کی ضرورت ہے اُس کی ظاہر عبارت پر ہرگز جواب نہ دیا جائے۔ اور یہ بھی ہوتا ہے کہ سوال میں بعض ضروری باتیں مستفتی ذکر نہیں کرتا اگرچہ اس کا ذکر نہ کرنا بددیانتی کی بنا پر نہ ہو بلکہ اُس نے اپنے نزدیک اُس کو ضروری نہیں سمجھا تھا مفتی پر لازم ہے کہ ایسی ضروری باتیں سائل سے دریافت کرلے تاکہ جواب واقعہ کے مطابق ہو سکے اور جو کچھ سائل نے بیان کر دیا ہے مفتی اُس کو اپنے جواب میں ظاہر کر دے تاکہ یہ شبہہ نہ ہو کہ جواب و سوال میں مطابقت نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۵: سوال کا کاغذ ہاتھ میں لیا جائے اور جواب لکھ کر ہاتھ میں دیا جائے اُسے سائل کی طرف پھینکا نہ جائے کیوں کہ ایسے کاغذت میں اکثر اللہ عزوجل کا نام ہوتا ہے قرآن کی آیات ہوتی ہیں حدیثیں ہوتی ہیں ان کی تعظیم ضروری ہے اور یہ چیزیں نہ بھی ہوں تو فتویٰ خود تعظیم کی چیز ہے کہ اُس میں حکم شریعت تحریر ہے حکم شرع کا احترام لازم ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: جواب کو ختم کرنے کے بعد واللہ تعالیٰ اعلم یا اس کے مثل دوسرے الفاظ تحریر کر دینا چاہیے۔[7] (عالمگیری)

---

1 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب ادب القاضي، الباب الاول في تفسير معنى الأدب... إلخ، ج٣، ص٣٠٩.

2 ......سوال پوچھنے والے، فتویٰ طلب کرنے والے۔　3 ......یعنی کوئی بھی ہو۔

4 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب ادب القاضي، الباب الاول في تفسير معنى الأدب... إلخ، ج٣، ص٣٠٩.

5 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب ادب القاضي، الباب الاول في تفسير معنى الأدب... إلخ، ج٣، ص٣٠٩.

6 ...... المرجع السابق.　7 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۷ مفتی کے لیے یہ ضروری ہے کہ بردبار خوش خلق ہنس مکھ ہو نرمی کے ساتھ بات کرے غلطی ہوجائے تو واپس لے اپنی غلطی سے رجوع کرنے میں کبھی دریغ نہ کرے یہ نہ سمجھے کہ مجھے لوگ کیا کہیں گے کہ غلط فتوی دے کر رجوع نہ کرنا حیا سے ہو یا تکبر سے بہرحال حرام ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸ ایسے وقت میں فتوی نہ دے جب مزاج صحیح نہ ہو مثلاً غصہ یا غم یا خوشی کی حالت میں طبیعت ٹھیک نہ ہو تو فتوی نہ دے۔ یوہیں پاخانہ پیشاب کی ضرورت کے وقت فتوی نہ دے ہاں اگر اُسے یقین ہے کہ اس حالت میں بھی صحیح جواب ہو گا تو فتوی دینا صحیح ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹ بہتر یہ ہے کہ فتوی پر سائل سے اجرت نہ لے مفت جواب لکھے اور وہاں والوں نے اگر اس کی ضروریات کا لحاظ کر کے گزارہ کے لائق مقرر کر رکھا ہو کہ عالمِ دین، دین کی خدمت میں مشغول رہے اور اُس کی ضروریات لوگ اپنے طور پر پورے کریں یہ درست ہے۔[3] (بحرالرائق)

مسئلہ ۲۰ مفتی کو ہدیہ قبول کرنا اور دعوتِ خاص میں جانا جائز ہے۔[4] (عالمگیری) یعنی جب اُسے اطمینان ہو کہ ہدیہ یا دعوت کی وجہ سے فتوے میں کسی قسم کی رعایت نہ ہوگی بلکہ حکم شرع بلا کم وکاست[5] ظاہر کرے گا۔

مسئلہ ۲۱ امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالٰی سے فتویٰ پوچھا گیا وہ سیدھے بیٹھ گئے اور چادر اوڑھ کر عمامہ باندھ کر فتوی دیا یعنی اِفتا کی عظمت کا لحاظ کیا جائے گا۔[6] (عالمگیری)

اس زمانہ میں کہ علمِ دین کی عظمت لوگوں کے دلوں میں بہت کم باقی ہے اہلِ علم کو اس قسم کی باتوں کی طرف توجہ کی بہت ضرورت ہے جن سے علم کی عظمت پیدا ہو اس طرح ہرگز تواضع نہ کی جائے کہ علم و اہلِ علم کی وقعت میں کمی پیدا ہو۔ سب سے بڑھ کر جو چیز تجربہ سے ثابت ہوئی وہ احتیاج[7] ہے جب اہلِ دنیا کو یہ معلوم ہوا کہ ان کو ہماری طرف احتیاج ہے وہیں وقعت کا خاتمہ ہے۔

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب أدب القاضی، الباب الاول فی تفسير معنی الأدب... إلخ، ج٣، ص٣٠٩.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... "البحرالرائق"، كتاب القضاء، فصل فی المستفتی، ج٦، ص٤٥٠.

4 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب ادب القاضی، الباب التاسع فی رزق القاضی وهدية... إلخ، ج٣، ص٣٣٠.

5 ...... کمی بیشی کے بغیر۔

6 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب آدب القاضی الباب الاول فی تفسير معنی الأدب... إلخ، ج٣، ص٣١٠.

7 ...... حاجت، ضرورت۔

www.dawateislami.net

تحکیم کا بیان

تحکیم کے معنی حَکَم بنانا یعنی فریقین اپنے معاملہ میں کسی کو اس لیے مقرر کریں کہ وہ فیصلہ کرے [1] اور نزاع کو دور کردے اسی کو پنچ اور ثالث بھی کہتے ہیں۔

مسئلہ ۱ تحکیم کا رکن ایجاب وقبول ہے یعنی فریقین یہ کہیں کہ ہم نے فلاں کو حکم بنایا اور حکم قبول کرے اور اگر حکم نے قبول نہ کیا پھر فیصلہ کر دیا یہ فیصلہ نافذ نہ ہوگا ہاں اگر انکار کے بعد پھر فریقین نے اُس سے کہا اور اب قبول کرلیا تو حکم ہو گیا۔ [2] (درمختار)

مسئلہ ۲ حکم کا فیصلہ [3] فریقین کے حق میں ویسا ہی ہے جیسا کہ قاضی کا فیصلہ، فرق یہ ہے کہ قاضی کے لیے چونکہ ولایت [4] عامہ ہے سب کے حق میں اس کا فیصلہ ناطق [5] ہے اور حکم کا فیصلہ علاوہ فریقین کے اور اُس شخص کے جو اُس کے فیصلہ پر راضی ہے دوسروں سے تعلق نہیں رکھتا دوسروں کے لیے بمنزلہ مصلح کے [6] ہے گویا طرفین [7] میں صلح کرادی۔ [8] (عالمگیری)

مسئلہ ۳ اس کے لیے چند شرائط ہیں۔

فریقین کا عاقل ہونا شرط ہے۔ حریت واسلام [9] شرط نہیں یعنی غلام اور کافر کو بھی کسی کا حَکَم بنا سکتے ہیں۔ حکم کے لیے ضروری ہے کہ وقت تحکیم و وقت فیصلہ وہ اہل شہادت سے ہو [10] فرض کرو جس وقت اُس کو حکم بنایا اہل شہادت سے نہ تھا مثلاً غلام تھا اور وقت فیصلہ آزاد ہو چکا ہے اس کا فیصلہ درست نہیں یا مسلمانوں نے کافر کو حکم بنایا اور وہ فیصلہ کے وقت مسلمان ہو چکا ہے اس کا فیصلہ نافذ نہیں۔ [11] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۴ ذمیوں نے ذمی کو حکم بنایا یہ تحکیم صحیح ہے اگر حکم فیصلہ کے وقت مسلمان ہو گیا ہے جب بھی فیصلہ صحیح ہے۔ اور

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب القضاء، باب التحکیم، ج۸، ص۱٤٠.
و"الهداية"، کتاب أدب القاضی، باب التحکیم، ج۲، ص۱٠۸.

2 ......"الدرالمختار"، کتاب القضاء، باب التحکیم، ج۸، ص۱٤٠.

3 ......ثالث کا فیصلہ، جرگہ کا فیصلہ۔ 4 ......سرپرستی، سربراہی۔ 5 ......لازم۔

6 ......صلح کروانے والے کی طرح۔ 7 ......یعنی مدعی اور مدعی علیہ۔

8 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب أدب القاضی، الباب الرابع والعشرون فی التحکیم، ج۳، ص۳۹۷.

9 ......آزاد اور مسلمان ہونا۔ 10 ......گواہی دینے کا اہل ہو۔

11 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب أدب القاضی، الباب الرابع والعشرون فی التحکیم، ج۳، ص۳۹۷.
و"الدرالمختار"، کتاب القضاء، باب التحکیم، ج۸، ص۱٤٠، ۱٤۱.

www.dawateislami.net

اگر فریقین میں سے کوئی مسلمان ہوگیا اور حَکَم کافر ہے تو فیصلہ صحیح نہیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۵ حَکَم ایسے کو بنائیں جس کو طرفین جانتے ہوں اور اگر ایسے کو حَکَم بنایا جو معلوم نہ ہو مثلاً جو شخص پہلے مسجد میں آئے وہ حَکَم ہے یہ تحکیم ناجائز اور اس کا فیصلہ کرنا بھی درست نہیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ٦ جس کو پنچ[3] بنایا ہے وہ بیمار ہوگیا یا بیہوش ہوگیا یا سفر میں چلا گیا پھر اچھا ہوگیا یا ہوش میں ہوگیا یا سفر سے واپس ہوا اور فیصلہ کیا یہ فیصلہ صحیح ہے۔ اور اگر اندھا ہوگیا پھر بینائی واپس ہوئی اس کا فیصلہ جائز نہیں۔ اور اگر مرتد ہوگیا پھر اسلام لایا اس کا فیصلہ بھی ناجائز ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۷ حَکَم کو فریقین میں سے کسی نے وکیل بالخصومۃ[5] کیا اور اُس نے قبول کرلیا حَکَم نہ رہا یوہیں جس چیز میں جھگڑا تھا اگر حَکَم نے یا اُس کے بیٹے نے یا کسی ایسے شخص نے خرید لی جس کے حق میں حَکَم کی شہادت درست نہیں ہے تو اب وہ حَکَم نہ رہا۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۸ حدود و قصاص اور عاقلہ پر دیت کے متعلق حَکَم بنانا درست نہیں ہے اور ان امور کے متعلق حَکَم کا فیصلہ بھی درست نہیں اور ان کے علاوہ جتنے حقوق العباد ہیں جن میں مصالحت ہوسکتی ہے سب میں تحکیم ہوسکتی ہے۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۹ حَکَم نے جو کچھ فیصلہ کیا خواہ مدعیٰ علیہ[8] کے اقرار کی بنا پر ہو یا مدعی[9] کے گواہ پیش کرنے پر یا مدعیٰ علیہ نے قسم سے انکار کیا اس بنا پر اُس کا فیصلہ فریقین پر نافذ ہے اُن دونوں پر لازم ہے اُس سے انکار نہیں کر سکتے بشرطیکہ فریقین[10] تحکیم پر[11] وقتِ فیصلہ تک قائم ہوں اور اگر فیصلہ سے قبل دونوں میں سے ایک نے بھی ناراضی ظاہر کی تحکیم کو

---

1 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب أدب القاضی، الباب الرابع والعشرون فی التحکیم، ج۳، ص۳۹۷.

2 ......"الدرالمختار"، کتاب القضاء، باب التحکیم، ج۸، ص۱٤۱.

3 ......ثالث، فیصلہ کرنے والا۔

4 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب أدب القاضی، الباب الرابع والعشرون فی التحکیم، ج۳، ص۳۹۸.

5 ......مقدمہ کی پیروی کا وکیل۔

6 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب أدب القاضی، الباب الرابع والعشرون فی الحکیم، ج۳، ص۳۹۸۔۳۹۹.

7 ......"الدرالمختار"، کتاب القضاء، ج۸، ص۱٤۲.

8 ......جس دعویٰ کیا گیا ہے۔

9 ......دعویٰ کرنے والا۔

10 ......یعنی مدعی اور مدعیٰ علیہ۔

11 ......یعنی حَکَم بنانے پر۔

www.dawateislami.net

توڑ دیا تو فیصلہ نافذ نہ ہوگا کہ وہ اب حکم ہی نہ رہا۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۰ دوشریکوں میں سے ایک نے اور غریم[2] نے کسی کو حکم بنایا اس نے فیصلہ کردیا وہ فیصلہ دوسرے شریک پر بھی لازم ہے اگرچہ دوسرے شریک کی عدم موجودگی میں فیصلہ ہوا کہ حکم کا فیصلہ بمنزلۂ صلح ہے[3] اور صلح کا حکم یہ ہے کہ ایک شریک نے جو صلح کی وہ دوسرے پر لازم ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۱ بائع[5] ومشتری[6] کے مابین مبیع[7] کے عیب میں اختلاف ہوا ان دونوں نے کسی کو حکم بنایا اس نے مبیع واپس کرنے کا حکم دیا تو بائع کو یہ اختیار نہیں کہ اپنے بائع یعنی بائع اول کو واپس دے ہاں اگر بائع اول وثانی ومشتری تینوں کی رضامندی سے حکم ہوا تو بائع اول پر مبیع واپس ہوگی۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۱۲ حکم نے فیصلہ کے وقت یہ کہا کہ تو نے میرے سامنے مدعی کے حق کا اقرار کیا یا میرے نزدیک گواہان عادل سے مدعی کا حق ثابت ہوا میں نے اس بنا پر یہ فیصلہ دیا اب مدعیٰ علیہ یہ کہتا ہے کہ میں نے اقرار نہیں کیا تھا یا وہ گواہ عادل نہ تھے تو یہ انکار نامعتبر ہے وہ فیصلہ لازم ہوجائے گا اور اگر حکم نے بعد فیصلہ کرنے کے یہ خبر دی کہ میں نے اس معاملہ میں یہ فیصلہ کیا تھا یہ خبر اُس کی نامعتبر ہے کہ اب وہ حکم نہیں ہے۔[9] (دررو غیرہ)

مسئلہ ۱۳ اپنے والدین اور اولاد اور زوجہ کے موافق فیصلہ کرے گا یہ نافذ نہ ہوگا اور ان کے خلاف فیصلہ کرے گا وہ نافذ ہوگا کیونکہ ان کے لیے وہ اہل شہادت سے نہیں ان کے خلاف شہادت کا اہل ہے جس طرح قاضی ان کے موافق فیصلہ کرے گا نافذ نہ ہوگا مخالف کرے گا تو نافذ ہوگا۔[10] (درمختار)

مسئلہ ۱۴ فریقین نے دو شخصوں کو پنچ[11] مقرر کیا تو فیصلہ میں دونوں کا مجتمع ہونا[12] ضروری ہے فقط ایک

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب القضاء، ج۸، ص۱٤۲.

2 ......قرض خواہ۔

3 ......یعنی صلح کی طرح ہے۔

4 ......"الدرالمختار"، کتاب القضاء، ج۸، ص۱٤۳.

5 ......بیچنے والا۔

6 ......خریدار۔

7 ......بیچی جانے والی چیز۔

8 ......"الدرالمختار"، کتاب القضاء، ج۸، ص۱٤۳.

9 ......"دررالحکام" شرح "غرر الأحکام"، کتاب القضاء، الجزء الثانی، ص ٤١١، وغیرہ .

10 ......"الدرالمختار"، کتاب القضاء، ج۸، ص۱٤٤.

11 ......ثالث، فیصلہ کرنے والا۔

12 ......حاضر ہونا۔

www.dawateislami.net

کافیصلہ کردینا ناکافی ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ دونوں کا ایک امر پر اتفاق ہوا گرمختلف رائیں ہوئیں تو کوئی رائے پابندی کے قابل نہیں مثلاً شوہر نے عورت سے کہا تُو مجھ پر حرام ہے اور اس لفظ سے طلاق کی نیت کی ان دونوں نے دو شخصوں کو حکم بنایا ایک نے طلاق بائن کا فیصلہ دیا دوسرے نے تین طلاق کا حکم دیا یہ فیصلہ جائز نہ ہوا کہ دونوں کا ایک امر پر اتفاق نہ ہوا۔[1] (درر، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۵: فریقین اس بات پر متفق ہوئے کہ ہمارے مابین فلاں یا فلاں فیصلہ کردے ان میں سے جو ایک فیصلہ کردے گا صحیح ہوگا مگر ایک کے پاس انھوں نے معاملہ پیش کر دیا تو وہی حکم ہونے کے لیے متعین ہوگیا دوسرا حکم نہ رہا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: حکم نے جو فیصلہ کیا اُس کا مرافعہ[3] قاضی کے پاس ہوا اگر یہ فیصلہ قاضی کے مذہب کے موافق ہو تو اسے نافذ کردے اور مذہب قاضی کے خلاف ہو تو باطل کردے اور قاضی کا فیصلہ اگر دوسرے قاضی کے پاس پیش ہوا تو اگرچہ اس کے مذہب کے خلاف ہے اختلافی مسائل میں قاضی اول کے فیصلہ کو باطل نہیں کرسکتا جبکہ قاضی اول نے اپنے مذہب کے موافق فیصلہ کیا ہو۔ یوہیں قاضی نے اگر حکم کے فیصلہ کا امضا[4] کر دیا تو اب دوسرا قاضی اس فیصلہ کو نہیں توڑ سکتا کہ یہ تنہا حکم کا فیصلہ نہیں ہے بلکہ قاضی کا بھی ہے۔[5] (درر، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷: فریقین نے حکم بنایا پھر فیصلہ کرنے کے قبل قاضی نے اُس کے حکم ہونے کو جائز کردیا اور حکم نے رائے قاضی کے خلاف فیصلہ کیا یہ فیصلہ جائز نہیں جبکہ قاضی کو اپنا قائم مقام بنانے کی اجازت نہ ہو اور اگر اُسے نائب و خلیفہ مقرر کرنے کی اجازت ہے اور اُس نے حکم ہونے کو جائز رکھا تو اگرچہ حکم کا فیصلہ رائے قاضی کے خلاف ہو قاضی اس فیصلہ کو نہیں توڑ سکتا۔[6] (عالمگیری)

---

1 ......"دررالحکام" شرح "غرر الأحکام"، کتاب القضاء، الجزء الثانی، ص ٤١١.
و"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب القضاء، مطلب: حکم بینهما قبل تحکیمه...إلخ، ج٨، ص ١٤٤-١٤٥.

2 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب أدب القاضی، الباب الرابع والعشرون فی التحکیم، ج٣، ص ٣٩٨.

3 ......اپیل۔ 4 ......نافذ۔

5 ......"دررالحکام" شرح "غرر الأحکام"، کتاب القضاء، الجزء الثانی، ص ٤١١.
و"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب القضاء، مطلب: حکم منها قبل تحکیمه...إلخ، ج٨، ص ١٤٥.

6 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب أدب القاضی، الباب الرابع والعشرون فی التحکیم، ج٣، ص ٣٩٩.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۸ ایک کو حَکَم بنایا اُس نے فیصلہ کر دیا پھر فریقین نے دوسرے کو حَکَم بنایا اگر اس کے نزدیک پہلے کا فیصلہ صحیح ہے اُسی کو نافذ کر دے اور اگر اس کی رائے کے خلاف ہے باطل کر دے اور ایک نے ایک فیصلہ کیا دوسرے حکم نے دوسرا فیصلہ کیا اور یہ دونوں فیصلے قاضی کے سامنے پیش ہوئے ان میں جو فیصلہ قاضی کی رائے کے موافق ہو اُسے نافذ کر دے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹ حکم کو یہ اختیار نہیں کہ دوسرے کو حَکَم بنائے اور اُس سے فیصلہ کرائے اور اگر دوسرے کو حکم بنا دیا اور اُس نے فیصلہ کر دیا اور فریقین اُس کے فیصلہ پر راضی ہوگئے تو خیر ورنہ بغیر رضامندی فریقین اُس کا فیصلہ کوئی چیز نہیں اور حکم اول چاہے کہ اُس کے فیصلہ کو نافذ کر دے یہ نہیں کرسکتا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰ شخص ثالث[3] نے فریقین میں خود ہی فیصلہ کر دیا انھوں نے اس کو حَکَم نہیں بنایا ہے مگر فریقین اس کے فیصلہ پر راضی ہوگئے تو یہ فیصلہ صحیح ہوگیا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱ فریقین میں ایک نے اپنے آدمی کو حکم بنایا دوسرے نے اپنے آدمی کو اور ہر ایک حکم نے اپنے اپنے فریق کے موافق فیصلہ کیا تو کوئی فیصلہ صحیح نہیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲ زمانۂ تحکیم میں[6] فریقین میں سے کوئی بھی حکم کے پاس ہدیہ پیش کرے یا اُس کی خاص دعوت کرے حکم کو چاہیے کہ قبول نہ کرے۔[7] (درمختار)

مسائل متفرقہ

مسئلہ ۱ دومنزلہ مکان دو شخصوں کے مابین مشترک ہے نیچے کی منزل ایک کی ہے بالاخانہ دوسرے کا ہے ہر ایک اپنے حصہ میں ایسا تصرف کرنے سے روکا جائے گا جس کا ضرر دوسرے تک پہنچتا ہو مثلاً نیچے والا دیوار میں میخ گاڑنا چاہتا ہے

---

1 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب أدب القاضی، الباب الرابع والعشرون فی التحکیم، ج۳، ص۳۹۹.

2 ...... المرجع السابق، ص۴۰۰.

3 ...... یعنی کسی تیسرے شخص۔

4 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب أدب القاضی، الباب الرابع والعشرون فی التحکیم، ج۳، ص۴۰۰.

5 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب أدب القاضی، الباب الرابع والعشرون فی التحکیم، ج۳، ص۴۰۰.

6 ...... یعنی جس وقت تک ان کا ثالث ہے۔

7 ...... "الدرالمختار"، کتاب القضاء، ج۸، ص۱۴۷.

www.dawateislami.net

یا طاق بنانا چاہتا ہے یا بالا خانہ والا اوپر جدید عمارت بنانا چاہتا ہے یا پردہ کی دیواروں پر کڑیاں رکھ کر چھت پاٹنا[1] چاہتا ہے یا جدید پاخانہ[2] بنوانا چاہتا ہے۔ یہ سب تصرفات[3] بغیر مرضی دوسرے کے نہیں کرسکتا اُس کی رضامندی سے کرسکتا ہے اور اگر ایسا تصرف ہے جس سے ضرر کا اندیشہ نہیں ہے مثلاً چھوٹی کیل گاڑنا کہ اس سے دیوار میں کیا کمزوری پیدا ہوسکتی ہے اس کی ممانعت نہیں اور اگر مشکوک حالت ہے معلوم نہیں کہ نقصان پہنچے گا یا نہیں یہ تصرف بھی بغیر رضامندی نہیں کرسکتا۔[4] (ہدایہ، فتح، درمختار وغیرہا)

مسئلہ ۲ اوپر کی عمارت گر چکی ہے صرف نیچے کی منزل باقی ہے اس کے مالک نے اپنی عمارت قصداً گرا دی کہ بالا خانہ والا بھی بنوانے سے مجبور ہو گیا نیچے والے کو مجبور کیا جائے گا کہ وہ اپنی عمارت بنوائے تاکہ بالا خانہ والا اسکے اوپر عمارت طیار کرلے اور اگر اُس نے نہیں گرائی ہے بلکہ اپنے آپ عمارت گر گئی تو بنوانے پر مجبور نہیں کیا جائے گا کہ اس نے اُس کو نقصان نہیں پہنچایا ہے بلکہ قدرتی طور پر اُسے نقصان پہنچ گیا پھر اگر بالا خانہ والا یہ چاہتا ہے کہ نیچے کی منزل بنا کر اپنی عمارت اوپر بنائے تو نیچے والے سے اجازت حاصل کرلے یا قاضی سے اجازت لے کر بنائے اور نیچے کی تعمیر میں جو کچھ صَرفہ[5] ہوگا وہ مالک مکان سے وصول کرسکتا ہے اور اگر نہ اُس سے اجازت لی نہ قاضی سے حاصل کی خود ہی بنا ڈالی تو صرفہ نہیں ملے گا بلکہ عمارت کی بنانے کے وقت جو قیمت ہوگی وہ وصول کرسکتا ہے۔[6] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۳ مکان ایک منزلہ دو شخصوں میں مشترک تھا پورا مکان گر گیا ایک شریک نے بغیر اجازت دوسرے کی اُس مکان کو بنوایا تو یہ بنوانا محض تبرع[7] ہے شریک سے کوئی معاوضہ نہیں لے سکتا کیوں کہ یہ شخص پورا مکان بنوانے پر مجبور نہیں۔ ہوسکتا ہے کہ زمین تقسیم کرا کے صرف اپنے حصہ کی تعمیر کرائے ہاں اگر یہ مکان مشترک اتنا چھوٹا ہے کہ تقسیم کے بعد قابل انتفاع باقی نہیں رہتا تو یہ شخص پورا مکان بنوانے پر مجبور ہے اور شریک سے بقدر اُس کے حصہ کے عمارت کی قیمت لے سکتا ہے۔ یوہیں اگر مکان مشترک کا ایک حصہ گر گیا ہے اور ایک شریک نے تعمیر کرائی تو دوسرے سے اُس کے حصہ کے لائق قیمت وصول کرسکتا ہے

---

1 ......چھت ڈالنا۔ 2 ......نیابیت الخلا۔ 3 ......یہ تمام کام۔

4 ......"الهداية"، كتاب أدب القاضی، باب التحكيم، مسائل شتی من كتاب القضاء، ج۲، ص۱۰۸، ۱۰۹.
و"فتح القدير"، كتاب أدب القاضی، باب التحكيم، مسائل منثورة من كتاب القضاء، ج٦، ص٤١٢.
و"الدرالمختار"، كتاب القضاء، ج٨، ص١٦٥، ١٦٦، وغيرها.

5 ......خرچہ۔

6 ......"الدرالمختار"، كتاب القضاء، ج٨، ص١٦٦، وغيره.

7 ......احسان، نیکی بھلائی۔

www.dawateislami.net

جبکہ یہ مکان چھوٹا ہو اور اگر بڑا مکان ہو جو قابل قسمت[1] ہے اور کچھ حصہ گر گیا ہے تو تقسیم کرالے اگر منہدم حصہ[2] اس کے حصہ میں پڑے درست کرالے اور شریک کے حصہ میں پڑے تو وہ جو چاہے کرے۔[3] (ردالمحتار)

قاعدہ کلیہ

جو شخص اپنے شریک کو کام کرنے پر مجبور کرسکتا ہو وہ بغیر اجازت شریک خود ہی اگر اُس کام کو تنہا کرلے گا متبرع[4] قرار پائے گا شریک سے معاوضہ نہیں لے سکتا مثلاً نہر پٹ گئی[5] ہے یا کشتی عیب دار ہوگئی ہے شریک درستی پر مجبور ہے اور اگر وہ خود درست نہیں کراتا ہے قاضی کے یہاں درخواست دے کر مجبور کرائے اور اگر شریک کو مجبور نہیں کرسکتا اور تنہا ایک شخص کرے گا تو معاوضہ لے سکتا ہے مثلاً بالا خانہ والا نیچے والے کو تعمیر پر مجبور نہیں کرسکتا یہ بغیر اُس کے حکم کے بنائے گا جب بھی معاوضہ پائے گا اس کی دوسری مثال یہ ہے کہ جانور دو شخصوں میں مشترک ہے ایک شریک نے بغیر اجازت دوسرے کے اُسے کھلایا معاوضہ نہیں پائے گا کیونکہ ہوسکتا ہے کہ قاضی کے پاس معاملہ پیش کرے اور قاضی دوسرے کو مجبور کرے اور زراعت مشترک میں قاضی شریک کو مجبور نہیں کرسکتا اس میں معاوضہ پائے گا۔[6] (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۴ بالا خانہ والے نے جب نیچے کی عمارت بنوالی تو نیچے والے کو اُس میں سکونت سے[7] روک سکتا ہے جب تک جو رقم واجب ہے ادا نہ کرلے اسی طرح ایک دیوار مشترک ہے جس پر دو شخصوں کی کڑیاں[8] ہیں وہ گر گئی ایک نے بنوائی جب تک دوسرا اس کا معاوضہ ادا نہ کرلے اُس پر کڑیاں رکھنے سے روکا جاسکتا ہے۔[9] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵ ایک دیوار پر دو شخصوں کے چھپر[10] یا کھپریلیں[11] ہیں دیوار خراب ہوگئی ہے ایک شخص اُس کو درست کرانا چاہتا ہے دوسرا انکار کرتا ہے پہلا شخص دوسرے سے کہہ دے کہ تم بانس، بلی[12] وغیرہ لگا کر اپنے چھپر یا کھپریل

---

1 ......تقسیم کے قابل۔
2 ......گرا ہوا حصہ۔
3 ......"ردالمحتار"، کتاب القضاء،مطلب:فیمالو انہدم المشترك واراد...إلخ،ج۸،ص۱٦٦.
4 ......احسان کرنے والا۔
5 ......مٹی وغیرہ سے بھر گئی،خراب ہوگئی۔
6 ......"ردالمحتار"، کتاب القضاء،مطلب:فیمالو انہدم المشترك واراد...إلخ،ج۸،ص۱٦٧ وغیرہ.
7 ......رہائش سے،رہنے سے۔
8 ......کڑی کی جمع شہتیر۔
9 ......"ردالمحتار"، کتاب القضاء، مطلب :فیمالو انہدم المشترك واراد...إلخ،ج۸،ص۱٦٧.
10 ......پھوس کی چھت،سائبان۔
11 ......ٹائل،چوکے وغیرہ جن سے چھت بنائی جاتی ہے۔
12 ......لکڑی کا لٹھا،مظبوط لمبا بانس۔

www.dawateislami.net

کوروک لو ورنہ میں دیوار گراؤں گا تمھارا نقصان ہوگا اور اس پر لوگوں کو گواہ کرلے اگر اُس نے انتظام کرلیا فبہا[1] ورنہ یہ دیوار گرادے دوسرے کا جو کچھ نقصان ہوگا اُس کا تاوان اس کے ذمہ نہیں کیوں کہ وہ خود اپنے نقصان کے لیے طیار ہوا ہے اس کا قصور نہیں۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ٦ ایک[3] لمبا راستہ ہے جس میں سے ایک کوچۂ غیر نافذہ نکلا ہے یعنی کچھ دور کے بعد یہ گلی بند ہوگئی ہے جن لوگوں کے مکانات کے دروازے پہلے راستہ میں ہیں اُن کو یہ حق حاصل نہیں کہ کوچۂ غیر نافذہ میں دروازے نکالیں کیونکہ کوچۂ غیر نافذہ میں اُن لوگوں کے لیے آمد ورفت[4] کا حق نہیں ہے ہاں اگر ہوا آنے جانے کے لیے کھڑکی بنانا چاہتے ہیں یا روشندان کھولنا چاہتے ہیں تو اس سے روکے نہیں جاسکتے کہ اس میں کوچۂ سربستہ[5] والوں کا کوئی نقصان نہیں ہے اور کوچۂ سربستہ والے اگر پہلے راستہ میں اپنا دروازہ نکالیں تو منع نہیں کیا جاسکتا کیوں کہ وہ راستہ اُن لوگوں کے لیے مخصوص نہیں۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ٧ اگر اُس لمبے راستہ میں ایک شاخ[7] مستدیر (گول)[8] نکلی ہو جو نصف دائرہ یا کم ہو تو جن لوگوں کے دروازے پہلے راستہ میں ہوں وہ اس کوچۂ مستدیرہ[9] میں بھی اپنا دروازہ نکال سکتے ہیں کہ یہ میدان مشترک ہے سب کے لیے

---

1 ...... تو صحیح ہے، تو بہتر ہے۔

2 ...... "ردالمحتار"، کتاب القضاء، مطلب: فیمالو انهدم المشترك واراد... إلخ، ج٨، ص١٦٨.

3 ...... اس کی صورت یہ ہے

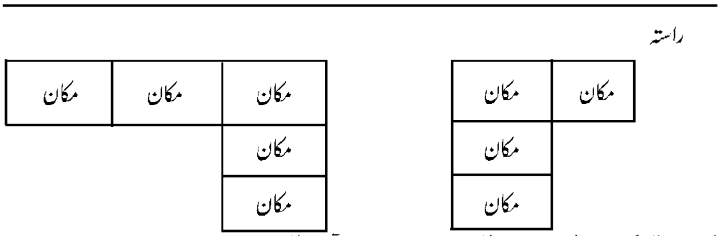

4 ...... آنے جانے۔

5 ...... ایک طرف سے بند گلی۔

6 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب القضاء، مطلب: فی فتح باب آخر للدار، ج ٨، ص ١٦٨، ١٧٠.

7 ...... یعنی گلی۔

8 ...... اس کی صورت یہ ہے

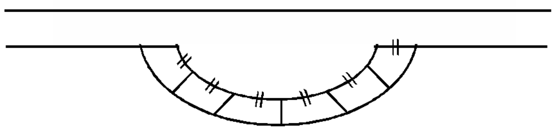

9 ...... گول گلی۔

www.dawateislami.net

اس میں حق آسائش ہے۔[1] (ہدایہ وغیرہا)

مسئلہ ۸ ہر شخص اپنی مِلک میں جو تصرف چاہے کرسکتا ہے دوسرے کو منع کرنے کا اختیار نہیں مگر جبکہ ایسا تصرف کرے کہ اس کی وجہ سے پڑوس والے کو کھلا ہوا ضرر پہنچے تو یہ اپنے تصرف سے روک دیا جائے گا مثلاً اس کے تصرف کرنے سے پڑوس والے کی دیوار گر جائے گی یا پڑوسی کا مکان قابل انتفاع نہ رہے گا مثلاً اپنی زمین میں دیوار اُٹھا رہا ہے جس سے دوسرے کا روشندان بند ہوجائے گا اُس میں بالکل اندھیرا ہوجائے گا۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹ کوئی شخص اپنے مکان میں تنور گاڑنا چاہتا ہے جس میں ہر وقت روٹی پکے گی جس طرح دوکانوں میں ہوتا ہے یا اجرت پر آٹا پیسنے کی چکی لگانا چاہتا ہے یا دھوبی کا پاٹا رکھوانا چاہتا ہے جس پر کپڑے دھلتے رہیں گے ان چیزوں سے منع کیا جاسکتا ہے کہ تنور کی وجہ سے ہر وقت دھواں آئے گا جو پریشان کرے گا چکی اور کپڑے دھونے کی دھمک سے پڑوسی کی عمارت کمزور ہوگی اس لیے ان سے مالک مکان کو منع کرسکتا ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ بالاخانہ پر کھڑکی بناتا ہے جس سے پڑوس والے کے مکان کی بے پردگی ہوگی اس سے روکا جائے گا۔[4] (درمختار، ردالمحتار) یوہیں چھت پر چڑھنے سے منع کیا جائے گا جب کہ اس کی وجہ سے بے پردگی ہوتی ہو۔

مسئلہ ۱۱ دو مکانوں کے درمیان میں پردہ کی دیوار تھی گر گئی جس کی دیوار ہے وہ بنائے اور مشترک ہو تو دونوں بنوائیں تاکہ بے پردگی دور ہو۔[5]

مسئلہ ۱۲ ایک شخص نے دوسرے پر دعویٰ کیا کہ فلاں وقت اُس نے یہ مکان مجھے ہبہ کر دیا تھا اور قبضہ بھی دے دیا مدعی سے ہبہ کے گواہ مانگے گئے تو کہنے لگا اُس نے ہبہ سے انکار کر دیا تھا لہٰذا میں نے یہ مکان اُس سے خرید لیا اور خرید نے کے گواہ پیش کیے اگر یہ گواہ خریدنے کا وقت ہبہ کے بعد کا بتاتے ہیں مقبول ہیں اور پہلے کا بتائیں تو مقبول نہیں کہ تناقض پیدا ہوگیا اور اگر ہبہ اور بیع دونوں کے وقت مذکور نہ ہوں یا ایک کے لیے وقت ہو دوسرے کے لیے وقت نہ ہو جب بھی گواہ

---

1 ......"الهداية"، كتاب أدب القاضي، باب التحكيم، مسائل شتى من كتاب القضاء، ج٢، ص١٠٩ وغيرها.

2 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب القضاء، مطلب: اقتسموا دارًا وأرا د... إلخ، ج٨، ص١٧١-١٧٣.

3 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب أدب القاضي، الباب الثاني والثلاثون في المتفرقات، ج٣، ص٤٤٥.

4 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب القضاء، مطلب: اقتسموا دارًا وأرا د... إلخ، ج٨، ص١٧٢.

5 ......"البحرالرائق"، كتاب الحوالة، باب التحكيم، ج٧، ص٥٧.

www.dawateislami.net

مقبول ہیں کہ دونوں قولوں میں توفیق ممکن ہے۔[1] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۳ مکان کے متعلق دعوی کیا کہ یہ مجھ پر وقف ہے پھر یہ کہتا ہے میرا ہے یا پہلے دوسرے کے لیے دعوی کیا پھر اپنے لیے دعوی کرتا ہے یہ مقبول نہیں کہ تناقض ہے اور اگر پہلے اپنی ملک کا دعوی کیا پھر اپنے اوپر وقف بتایا یا پہلے اپنے لیے دعوی کیا پھر دوسرے کے لیے یہ مقبول ہے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۴ ایک شخص نے دوسرے سے کہا میرے ذمہ تمھارے ہزار روپے ہیں اُس نے کہا میرا تم پر کچھ نہیں ہے پھر اُسی جگہ اُس نے کہا ہاں میرے تمھارے ذمہ ہزار روپے ہیں تو اب کچھ نہیں لے سکتا کہ اُس کا اقرار اس کے رد کرنے سے رد ہو گیا اب یہ اس کا دعوی ہے گواہ سے ثابت کرے یا وہ شخص اس کی تصدیق کرے تو لے سکتا ہے ورنہ نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵ ایک شخص نے دوسرے پر ہزار روپے کا دعوی کیا مدعی علیہ نے انکار کیا کہ میرے ذمہ تمھارا کچھ نہیں ہے یا یہ کہا کہ میرے ذمہ کبھی کچھ نہ تھا اور مدعی نے اُس کے ذمہ ہزار روپے ہونا گواہوں سے ثابت کیا اور مدعی علیہ نے گواہوں سے ثابت کیا کہ میں ادا کر چکا ہوں یا مدعی معاف کر چکا ہے مدعی علیہ کے گواہ مقبول ہیں اور اگر مدعی علیہ نے یہ کہا کہ میرے ذمہ کچھ نہ تھا اور میں تمھیں پہچانتا بھی نہیں اسکے بعد ادا یا ابراکے[4] گواہ قائم کئے مقبول نہیں۔[5] (ہدایہ)

مسئلہ ۱۶ چار سو روپے کا دعوی کیا مدعی علیہ نے انکار کر دیا مدعی نے گواہوں سے ثابت کیا اس کے بعد مدعی نے یہ اقرار کیا کہ مدعی علیہ کے اسکے ذمہ تین سو ہیں اس اقرار کی وجہ سے مدعی علیہ سے تین سو ساقط نہ ہوں گے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۱۷ دعوی کیا کہ تم نے فلاں چیز میرے ہاتھ بیع کی ہے مدعی علیہ منکر ہے مدعی نے گواہوں سے بیع ثابت کر دی اور قاضی نے چیز دلا دی اس کے بعد مدعی نے دعوی کیا کہ اس چیز میں عیب ہے لہٰذا واپس کرا دی جائے بائع جواب میں کہتا ہے کہ میں ہر عیب سے دست بردار ہو چکا تھا اور اس کو گواہوں سے ثابت کرنا چاہتا ہے بائع کے گواہ نامقبول ہیں۔[7] (عالمگیری)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب أدب القاضي،الباب الثاني والثلاثون في المتفرقات،ج۳،ص٤٤٤،وغيره.

2 ......"الدرالمختار"، كتاب القضاء،ج۸،ص۱۷۷.

3 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب أدب القاضي،الباب الثاني والثلاثون في المتفرقات،ج۳،ص٤٤٤.

4 ......معاف کرنے کے۔

5 ......"الهداية"، كتاب أدب القاضي،باب التحكيم،مسائل شتى من القضاء،ج۲،ص۱۱۰.

6 ......"الدرالمختار"، كتاب القضاء،ج۸،ص۱۸۱.

7 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب أدب القاضي،الباب الثاني والثلاثون في المتفرقات،ج۳،ص٤٤٥.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۸ ایک شخص دستاویز[1] پیش کرتا ہے کہ اس کی رو سے تم نے فلاں چیز کا میرے لیے اقرار کیا ہے وہ کہتا ہے ہاں میں نے اقرار کیا تھا مگر تم نے اُس کو رد کر دیا مقرلہ کو حلف دیا جائے گا[2] اگر وہ حلف سے یہ کہہ دے کہ میں نے رد نہیں کیا تھا وہ چیز مقر سے[3] لے سکتا ہے۔ یوہیں ایک شخص نے دعویٰ کیا کہ تم نے یہ چیز میرے ہاتھ بیع کی ہے بائع کہتا ہے کہ ہاں بیع کی تھی مگر تم نے اقالہ کر لیا مدعی پر حلف دیا جائے گا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹ کافر ذمی مر گیا اُس کی عورت میراث کا دعویٰ کرتی ہے اور یہ عورت اس وقت مسلمان ہے کہتی ہے میں اُس کے مرنے کے بعد مسلمان ہوئی ہوں اور ورثہ[5] یہ کہتے ہیں کہ اُس کے مرنے سے پہلے مسلمان ہو چکی تھی لہٰذا میراث کی حقدار نہیں ہے ورثہ کا قول معتبر ہے اور مسلمان مر گیا اُس کی عورت کافرہ تھی وہ کہتی ہے میں شوہر کی زندگی میں مسلمان ہو چکی ہوں اور ورثہ کہتے ہیں مرنے کے بعد مسلمان ہوئی ہے اس صورت میں بھی ورثہ کا قول معتبر ہے۔[6] (ہدایہ)

مسئلہ ۲۰ میّت کے کفر و اسلام میں اختلاف ہے کہ وہ مسلمان ہوا تھا یا کافر ہی تھا جو اُس کے اسلام کا مدعی ہے اُس کا قول معتبر ہے مثلاً ایک شخص مر گیا جس کے والدین کافر ہیں اور اولاد مسلمان ہے والدین یہ کہتے ہیں کہ ہمارا بیٹا کافر تھا اور کافر مرا اور اُس کی اولاد یہ کہتی ہے کہ ہمارا باپ مسلمان ہو چکا تھا اسلام پر مرا اولاد کا قول معتبر ہے یہی اُس کے وارث قرار پائیں گے ماں باپ کو ترکہ نہیں ملے گا۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱ پن چکی ٹھیکہ پر دے دی ہے مالک اجرت کا مطالبہ کرتا ہے ٹھیکہ دار یہ کہتا ہے کہ نہر کا پانی خشک ہو گیا تھا اس وجہ سے چکی چل نہ سکی اور میرے ذمہ اجرت واجب نہیں مالک اس سے انکار کرتا ہے اور کہتا ہے پانی جاری تھا چکی بند رہنے کی کوئی وجہ نہیں اور گواہ کسی کے پاس نہیں اگر اس وقت پانی جاری ہے مالک کا قول معتبر ہے اور جاری نہیں ہے تو ٹھیکہ دار کا قول معتبر۔[8] (درمختار)

---

1 ......یعنی ایسا تحریری ثبوت جس سے اپنا حق ثابت کیا جا سکے۔
2 ......جس کے لیے اقرار کیا تھا اس سے قسم لی جائے گی۔
3 ......اقرار کرنے والے سے۔
4 ......"الفتاوی الھندیة"،کتاب أدب القاضی،الباب الثانی و الثلاثون فی المتفرقات،ج۳،ص۴۴۷.
5 ......میت کے وارث۔
6 ......"الھدایة"،کتاب أدب القاضی،فصل فی القضاء بالمواریث،ج۲،ص۱۱۱.
7 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"،کتاب القضاء،مطلب:اقتسموا دارًا وأرا د...إلخ،ج۸،ص۱۸۵.
8 ......"الدرالمختار"،کتاب القضاء،ص۱۸۴.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۲: ایک شخص نے اپنی چیز کسی کے پاس امانت رکھی تھی وہ مرگیا امین ایک شخص کی نسبت یہ کہتا ہے یہ شخص اُس امانت رکھنے والے کا بیٹا ہے اس کے سوا اُس کا کوئی وارث نہیں حکم دیا جائے گا کہ امانت اسے دے دے۔ اس کے بعد وہ امین ایک دوسرے شخص کی نسبت یہ اقرار کرتا ہے کہ یہ اُس میت کا بیٹا ہے مگر وہ پہلا شخص انکار کرتا ہے تو یہ شخص اُس امانت میں سے کچھ نہیں لے سکتا ہاں اگر پہلے شخص کو امین نے بغیر قضائے قاضی [1] امانت دے دی ہے تو دوسرے کے حصہ کی قدر امین کو اپنے پاس سے دینا پڑے گا۔ مدیون [2] نے یہ اقرار کیا کہ یہ میرے دائن [3] کا بیٹا ہے اس کے سوا اُس کا کوئی وارث نہیں تو دَین [4] اُسے دے دینا ضروری ہے۔ [5] (درمختار)

مسئلہ ۲۳: صورتِ مذکورہ میں امین نے یہ اقرار کیا کہ یہ شخص اُس کا بھائی ہے اور اس کے سوا میّت کا کوئی وارث نہیں تو قاضی فوراً دینے کا حکم نہ دے گا بلکہ انتظار کرے گا کہ شاید اُس کا کوئی بیٹا ہو۔ جو شخص بہرحال وارث ہوتا ہے جیسے بیٹی باپ ماں یہ سب بیٹے کے حکم میں ہیں اور جو کبھی وارث ہوتا ہے کبھی نہیں وہ بھائی کے حکم میں ہے۔ [6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۴: امین نے اقرار کیا کہ جس نے امانت رکھی ہے یہ اُس کا وکیل بالقبض [7] ہے یا وصی ہے یا اس نے اُس سے اس چیز کو خرید لیا ہے تو ان سب کو دینے کا حکم نہیں دیا جائے گا۔ اور اگر مدیون نے کسی شخص کی نسبت یہ اقرار کیا کہ یہ اُس کا وکیل بالقبض ہے تو دے دینے کا حکم دیا جائے گا۔ عاریت اور عینِ مغصوبہ [8] امانت کے حکم میں ہیں جہاں امانت دے دینا جائز ان کا بھی دے دینا جائز اور جہاں وہ ناجائز یہ بھی ناجائز۔ [9] (بحرالرائق)

مسئلہ ۲۵: میّت کا ترکہ وارثوں یا قرض خواہوں میں تقسیم کیا گیا اگر ورثہ یا قرض خواہوں کا ثبوت گواہوں سے ہوا ہو تو ان لوگوں سے اس بات کا ضامن نہیں لیا جائے گا کہ اگر کوئی وارث یا دائن ثابت ہوا تو تم کو واپس کرنا ہوگا اور اگر

---

1 ...... قاضی کے فیصلے کے بغیر۔
2 ...... مقروض۔
3 ...... یعنی قرض دینے والا۔
4 ...... قرض۔
5 ...... "الدرالمختار"، کتاب القضاء، ج۸، ص۱۸۵.
6 ...... "ردالمحتار"، کتاب القضاء، مطلب: اقتسموا دارًا وأرادوا... إلخ، ج۸، ص۱۸۵.
7 ...... کسی چیز پر قبضہ کرنے کا وکیل۔
8 ...... جس چیز پر ناجائز قبضہ کیا گیا ہو۔
9 ...... "البحرالرائق"، کتاب الوکالة، باب الوکالة بالخصومة والقبض، ج۷، ص۳۱۳-۳۱۴.

www.dawateislami.net

اِرث[1] یا دَین اقرار سے ثابت ہو تو کفیل[2] لیا جائے گا۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۲۶ ایک شخص نے یہ دعویٰ کیا کہ یہ مکان میرا اور میرے بھائی کا ہے جو ہم کو میراث میں ملا ہے اور اُس کا بھائی غائب ہے اس موجود نے گواہوں سے ثابت کر دیا آدھا مکان اس کو دے دیا جائے گا اور آدھا قابض کے ہاتھ میں چھوڑ دیا جائے گا جب وہ غائب آجائے گا تو اُسکا حصہ اُسے مل جائے گا نہ اُسے گواہ قائم کرنے کی ضرورت پڑے گی نہ جدید فیصلہ کی وہ پہلا ہی فیصلہ اُس کے حق میں بھی فیصلہ ہے۔ جائداد منقولہ[4] کا بھی یہی حکم ہے۔[5] (درمختار، بحرالرائق)

مسئلہ ۲۷ کسی شخص نے یہ کہا کہ میرا مال صدقہ ہے یا جو کچھ میری مِلک میں ہے صدقہ ہے تو جو اموال ازقبیل زکاۃ ہیں یعنی سونا، چاندی، سائمہ، اموال تجارت یہ سب مساکین پر تصدق کرے[6]۔ اور اگر اُس کے پاس اموال زکاۃ کے سوا کوئی دوسرا مال ہی نہ ہو تو اس میں سے بقدر قوت روک لے[7] باقی صدقہ کر دے پھر جب کچھ مال ہاتھ میں آجائے تو جتنا روک لیا تھا اوتنا صدقہ کردے۔[8] (ہدایہ وغیرہا)

مسئلہ ۲۸ کسی شخص کو وصی بنایا اور اُسے خبر نہ ہوئی یہ ایصا[9] صحیح ہے اور وصی نے اگر تصرف کر لیا تو یہ تصرف صحیح ہے اور کسی کو وکیل بنایا اور وکیل کو علم نہ ہوا یہ توکیل صحیح نہیں اور اسی لاعلمی میں وکیل نے تصرف کر ڈالا یہ تصرف بھی صحیح نہیں۔[10] (درمختار)

---

1 ...... وراثت۔
2 ...... ضامن۔
3 ...... "الدرالمختار"، كتاب القضاء، ج٨، ص١٨٥-١٨٧.
4 ...... وہ جائیداد جو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کی جاسکتی ہو۔
5 ...... "الدرالمختار"، كتاب القضاء، ج٨، ص١٨٧.
و"البحرالرائق"، كتاب الحوالة، باب التحكيم، ج٧، ص٧٧.
6 ...... یعنی صدقہ کر دے۔
7 ...... یعنی اتنی مقدار جو اس کی گزر بسر کے لیے کافی ہو۔
8 ...... "الهداية"، كتاب أدب القاضي، باب التحكيم، فصل في القضاء بالمواريث، ج٢، ص١١٣، وغيرها.
9 ...... یعنی وصی مقرر کرنا۔
10 ...... "الدرالمختار"، كتاب القضاء، ج٨، ص١٨٩.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۹ قاضی یا امین قاضی نے کسی کی چیز قرض خواہ کے دَین ادا کرنے کے لیے بیع کر دی اور ثمن پر قبضہ کر لیا مگر یہ ثمن قاضی یا اُس کے امین کے پاس سے ضائع ہوگیا اور وہ چیز جو بیع کی گئی تھی اُسکا کوئی حقدار پیدا ہوگیا یا مشتری کو دینے سے پہلے وہ چیز ضائع ہوگئی تو اس صورت میں نہ قاضی پر تاوان ہے نہ اُس کے امین پر بلکہ مشتری جو ثمن ادا کر چکا ہے اُن قرض خواہوں سے اس کا تاوان وصول کرے گا اور اگر وصی نے دَین ادا کرنے کے لیے میّت کا مال بیچا ہے اور یہی صورت واقع ہوئی تو مشتری وصی سے وصول کرے گا اگرچہ وصی نے قاضی کے حکم سے بیچا ہو پھر وصی دائن سے وصول کرے گا اس کے بعد اگر میّت کے کسی مال کا پتہ چلے تو دائن[1] اُس سے اپنا دَین وصول کرے ورنہ گیا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۳۰ کسی نے ایک ثلث مال[3] کی فقرا کے لیے وصیت کی قاضی نے ثلث مال ترکہ[4] میں سے نکال لیا مگر ابھی فقیروں کو دیا نہ تھا کہ ضائع ہوگیا تو فقرا کا مال ہلاک ہوا یعنی باقی دو تہائی[5] میں سے ثلث نہیں نکالا جائے گا بلکہ یہ دو تہائیاں ورثہ[6] کو دی جائیں گی۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۳۱ قاضی عالم و عادل اگر حکم دے کہ میں نے اس شخص کے رجم یا ہاتھ کاٹنے کا حکم دے دیا ہے یا کوڑے مارنے کا حکم دیا ہے تو یہ سزا قائم کر تو اگرچہ ثبوت اس کے سامنے نہیں گذرا ہے مگر اس کو کرنا درست ہے اور اگر قاضی عادل ہے مگر عالم نہیں تو اُس سے اُس سزا کے شرائط دریافت کرے اگر اُس نے صحیح طور پر شرائط بیان کر دیئے تو اُس کے حکم کی تعمیل کرے ورنہ نہیں۔ یوہیں اگر قاضی عادل نہ ہو تو جب تک ثبوت کا خود معاینہ کیا ہو وہ کام نہ کرے اور اس زمانہ میں احتیاط کا مقتضٰی[8] یہی ہے کہ بہر صورت بدون معاینۂ ثبوت[9] قاضی کے کہنے پر افعال نہ کرے۔[10] (درمختار وغیرہ)

---

1 ......قرض دینے والا۔

2 ......"الدرالمختار"، کتاب القضاء، ج۸، ص۱۹۰-۱۹۱.

3 ......ایک تہائی مال۔ 4 ...... وہ مال جو مرنے والا چھوڑ جائے۔

5 ......تین حصوں میں سے دو حصے۔ 6 ......میت کے وارث۔

7 ......"الدرالمختار"، کتاب القضاء، ج۸، ص۱۹۱-۱۹۲.

8 ......احتیاط کا تقاضا۔

9 ......ثبوت کا معائنہ کئے بغیر۔

10 ......"الدرالمختار"، کتاب القضاء، ج۸، ص۱۹۲، وغیرہ.

www.dawateislami.net

گواہی کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ
الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ؕ وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ وَلَا تَسْـَٔمُوْۤا اَنْ تَكْتُبُوْهُ
صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰۤى اَجَلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰۤى اَلَّا تَرْتَابُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً
حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ؕ وَاَشْهِدُوْۤا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۪ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ
وَّلَا شَهِيْدٌ ؕ۬ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۲﴾ ﴾ (1)

''اپنے مردوں میں سے دو کو گواہ بنالو اور اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں اُن گواہوں سے جن کو تم پسند کرتے ہو کہ کہیں ایک عورت بھول جائے تو اُسے دوسری یاد دلا دے گی۔ گواہ جب بلائے جائیں تو انکار نہ کریں۔ معاملہ کسی میعاد تک ہو تو اُس کے لکھنے سے مت گھبراؤ چھوٹا معاملہ ہو یا بڑا۔ یہ اللہ (عزوجل) کے نزدیک انصاف کی بات ہے اور شہادت کو درست رکھنے والا ہے اور اس کے قریب ہے کہ تمھیں شبہہ نہ ہو ہاں اس صورت میں کہ تجارت فوری طور پر ہو جس کو تم آپس میں کر رہے ہو تو اس کے نہ لکھنے میں حرج نہیں۔ اور جب خرید وفروخت کرو تو گواہ بنالو اور نہ تو کاتب نقصان پہنچائے نہ گواہ اور اگر تم نے ایسا کیا تو یہ تمھارا فسق ہے اور اللہ (عزوجل) سے ڈرو اور اللہ (عزوجل) تم کو سکھاتا ہے اور اللہ (عزوجل) ہر چیز کا جاننے والا ہے۔''

اور فرماتا ہے:

﴿ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۳﴾ ﴾ (2)

''اور شہادت کو نہ چھپاؤ اور جو اسے چھپائے گا اُس کا دل گنہگار ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ (عزوجل) اُس کو جانتا ہے۔''

حدیث ۱: امام مالک و مسلم و احمد و ابوداود و ترمذی زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم کو یہ خبر نہ دوں کہ بہتر گواہ کون ہے وہ جو گواہی دیتا ہے اس سے قبل کہ اُس سے گواہی کے لیے کہا جائے''۔ (3)

حدیث ۲: بیہقی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر لوگوں کو محض

1 ...... پ۳، البقرۃ: ۲۸۲.

2 ...... پ۳، البقرۃ: ۲۸۳.

3 ...... "صحیح مسلم"، کتاب الأقضیة، باب بیان خیر الشھود، الحدیث: ۱۹ ـ (۱۷۱۹)، ص ۹۴۶.

www.dawateislami.net

اُن کے دعوے پر چیز دلائی جائے تو بہت سے لوگ خون اور مال کے دعوے کر ڈالیں گے ولیکن مدعی [1] کے ذمہ بینہ (گواہ) ہے اور منکر پر قسم۔ [2]

حدیث ۳ ابوداود نے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ دو شخصوں نے میراث کے متعلق حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت میں دعویٰ کیا اور گواہ کسی کے پاس نہ تھے ارشاد فرمایا کہ اگر کسی کے موافق اُس کے بھائی کی چیز کا فیصلہ کر دیا جائے تو وہ آگ کا ٹکڑا ہے یہ سن کر دونوں نے عرض کی یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں اپنا حق اپنے فریق کو دیتا ہوں فرمایا یوں نہیں بلکہ تم دونوں جا کر اُسے تقسیم کرو اور ٹھیک ٹھیک تقسیم کرو۔ پھر قرعہ اندازی کر کے اپنا اپنا حصہ لے لو اور ہر ایک دوسرے سے (اگر اس کے حصہ میں اُس کا حق پہنچ گیا ہو) معافی کرالے۔ [3]

حدیث ۴ شرح سنت میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ دو شخصوں نے ایک جانور کے متعلق دعویٰ کیا ہر ایک نے اس بات پر گواہ کئے کہ میرے گھر کا بچہ ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کے موافق فیصلہ کیا جس کے قبضہ میں تھا۔ [4]

حدیث ۵ ابوداود نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے زمانۂ اقدس میں دو شخصوں نے ایک اونٹ کے متعلق دعویٰ کیا اور ہر ایک نے گواہ پیش کیے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے دونوں کے مابین نصف نصف تقسیم فرما دیا۔ [5]

حدیث ٦ صحیح مسلم میں ہے علقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص حضرموت کا اور ایک قبیلۂ کندہ کا دونوں حاضر ہوئے حضرموت والے نے کہا یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اس نے میری زمین زبردستی لے لی کندی نے کہا وہ زمین میری ہے اور میرے قبضہ میں ہے اُس میں اس شخص کا کوئی حق نہیں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے حضرموت والے سے فرمایا کیا تمھارے پاس گواہ ہیں عرض کی نہیں۔ فرمایا تو اب اُس پر حلف دے سکتے ہو عرض کی، یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) یہ شخص فاجر ہے اس کی پرواہ بھی نہ کرے گا کہ کس چیز پر قسم کھاتا ہے ایسی باتوں سے پرہیز نہیں کرتا ارشاد فرمایا

---

1 ......دعویٰ کرنے والا۔

2 ......"السنن الکبری" للبیهقي، کتاب الدعوی والبینات، باب البینة علی المدعی...إلخ، الحدیث: ۲۱۲۰۱، ج۱۰، ص۴۲۷.

3 ......"سنن أبي داود"، کتاب القضاء، باب في قضاء القاضي اذا أخطأ، الحدیث: ۳۵۸۳، ۳۵۸٤، ج۳، ص۴۲۱.

4 ......"شرح السنة"، کتاب الإمارة والقضاء، باب المتداعیین اذا أقام کل واحد بینة، الحدیث: ۲٤۹۸، ج۵، ص۳٤۳.

5 ......"سنن أبي داود"، کتاب القضاء، باب الرجلین یدعیان شیئًا...إلخ، الحدیث: ۳٦۱۵، ج۳، ص٤۳٤.

www.dawateislami.net

اس کے سوا دوسری بات نہیں۔ جب وہ شخص قسم کے لیے آمادہ ہوا ارشاد فرمایا اگر یہ دوسرے کے مال پر قسم کھائے گا کہ بطور ظلم اُس کا مال کھا جائے تو خدا سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس سے اعراض[1] فرمانے والا ہے۔[2]

حدیث ۷ ترمذی نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ نہ خیانت کرنے والے مرد اور خیانت کرنے والی عورت کی گواہی جائز اور نہ اُس مرد کی جس پر حد لگائی گئی اور نہ ایسی عورت کی اور نہ اُس کی جس کو اُس سے عداوت ہے جس کے خلاف گواہی دیتا ہے اور نہ اُس کی جس کی جھوٹی گواہی کا تجربہ ہو چکا ہو اور نہ اُس کے موافق جس کا یہ تابع ہے (یعنی اس کا کھانا پینا جس کے ساتھ ہو) اور نہ اُس کی جو وِلا یا قرابت میں متہم ہو۔[3]

حدیث ۸ صحیح بخاری و مسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''کبیرہ گناہ یہ ہیں اللہ (عزوجل) کے ساتھ شریک کرنا۔ ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ کسی کو ناحق قتل کرنا۔ اور جھوٹی گواہی دینا''۔[4]

حدیث ۹ ابوداود و ابن ماجہ نے خریم بن فاتک اور امام احمد و ترمذی نے ایمن بن خریم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز صبح پڑھ کر قیام کیا اور یہ فرمایا کہ جھوٹی گواہی شرک کے ساتھ برابر کر دی گئی پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی: ﴿ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۙ۝۳۰ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ﴾[5]

''بتوں کی ناپاکی سے بچو اور جھوٹی بات سے بچو اللہ (عزوجل) کے لیے باطل سے حق کی طرف مائل ہو جاؤ اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو''۔[6]

حدیث ۱۰ بخاری و مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے بہتر میرے زمانہ کے لوگ ہیں پھر جو اُن کے بعد ہیں پھر وہ جو اُن کے بعد ہیں پھر ایسی قوم آئے گی کہ اُن کی گواہی قسم پر سبقت کرے گی اور قسم گواہی پر'' یعنی گواہی دینے اور قسم کھانے میں بے باک ہوں گے۔[7]

---

1 ...... یعنی اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

2 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب الإیمان، باب وعید من اقتطع حق مسلم... إلخ، الحدیث: ۲۲۳۔(۱۳۹)، ص۸٤.

3 ...... ''جامع الترمذی''، کتاب الشهادات، باب ماجاء فیمن لا تجوز شهادته، الحدیث: ۲۳۰۵، ج٤، ص۸٤.

4 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب الإیمان، باب الکبائر واکبرها، الحدیث: ۱٤٤۔(۸۸)، ص۵۹.

5 ...... پ۱۷، الحج: ۳۰، ۳۱.

6 ...... ''سنن أبي داوٗد''، کتاب القضاء، باب في شهادة الزور، الحدیث: ۳۵۹۹، ج۳، ص٤۲۷.

و''المسند'' للإمام أحمد بن حنبل، مسندالکوفیین، حدیث خریم بن فاتك رضی اللہ تعالیٰ عنہ، الحدیث: ۱۸۹۲٤، ج٦، ص٤۸۵.

7 ...... ''صحیح البخاري''، کتاب الشهادات، باب لایشهد علی شهادة جور... إلخ، الحدیث: ۲٦۵۲، ج۲، ص۱۹۳.

www.dawateislami.net

حدیث ۱۱ ابن ماجہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جھوٹے گواہ کے قدم ہٹنے بھی نہ پائیں گے کہ اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جہنم واجب کردے گا۔[1]

حدیث ۱۲ طبرانی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایسی گواہی دی جس سے کسی مرد مسلم کا مال ہلاک ہوجائے یا کسی کا خون بہایا جائے اُس نے جہنم واجب کرلیا۔[2]

حدیث ۱۳ بیہقی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرمایا جو شخص لوگوں کے ساتھ یہ ظاہر کرتے ہوئے چلا کہ یہ بھی گواہ ہے حالانکہ یہ گواہ نہیں وہ بھی جھوٹے گواہ کے حکم میں ہے اور جو بغیر جانے ہوئے کسی کے مقدمہ کی پیروی کرے وہ اللہ (عزوجل) کی ناخوشی میں ہے جب تک اُس سے جدا نہ ہوجائے۔[3]

حدیث ۱۴ طبرانی ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا جو گواہی کے لیے بلایا گیا اور اُس نے گواہی چھپائی یعنی ادا کرنے سے گریز کی وہ ویسا ہی ہے جیسا جھوٹی گواہی دینے والا۔[4]

مسائل فقہیّہ

مسئلہ ۱ کسی حق کے ثابت کرنے کے لیے مجلس قاضی میں لفظ شہادت کے ساتھ سچی خبر دینے کو شہادت یا گواہی کہتے ہیں۔[5]

مسئلہ ۲ مدعی[6] کے طلب کرنے پر گواہی دینا لازم ہے اور اگر گواہ کو اندیشہ ہو کہ گواہی نہ دے گا تو صاحب حق[7] کا حق تلف[8] ہوجائے گا یعنی اُسے معلوم ہی نہیں ہے کہ فلاں شخص معاملہ کو جانتا ہے کہ اُسے گواہی کے لیے طلب کرتا اس صورت میں بغیر طلب بھی گواہی دینا لازم ہے۔[9] (درمختار)

---

1 ......"سنن ابن ماجه"،ابواب الأحكام،باب شهادة الزور،الحديث:۲۳۷۳،ج۳،ص۱۲۳.

2 ......"المعجم الكبير"،الحديث:۱۱۵٤۱،ج۱۱،ص۱۷۲۔۱۷۳.

3 ......"السنن الكبرى"،للبيهقي،كتاب الوكالة،باب اثم من خاصم...إلخ،الحديث:۱۱٤٤٤،ج٦،ص۱۳٦.

4 ......"المعجم الأوسط"،من اسمه على،الحديث:٤۱٦۷،ج۳،ص۱۵٦.

5 ......"تنوير الأبصار"،كتاب الشهادات،ج۸،ص۱۹٦.

6 ......دعویٰ کرنے والا۔ 7 ......حق دار۔ 8 ......ضائع۔

9 ......"الدرالمختار"،كتاب الشهادات،ج۸،ص۱۹٦.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳ شہادت فرضِ کفایہ ہے بعض نے کرلیا تو باقی لوگوں سے ساقط اور دو ہی شخص ہوں تو فرض عین ہے۔ خواہ تحمل ہو یا ادا یعنی گواہ بنانے کے لیے بلائے گئے یا گواہی دینے کے لیے دونوں صورتوں میں جانا ضروری ہے۔[1] (بحر)

مسئلہ ۴ جس چیز کے گواہ ہوں اگر وہ مؤجل ہے یعنی اُس کے لیے کوئی میعاد ہو تو لکھ لینا چاہیے ورنہ نہ لکھنے میں کوئی حرج نہیں۔[2] (بحر)

مسئلہ ۵ شہادت کے لیے دو قسم کی شرطیں ہیں۔ شرائط تحمل و شرائط ادا۔

تحمل یعنی معاملہ کے گواہ بننے کے لیے تین شرطیں ہیں۔

(۱) بوقتِ تحمل عاقل ہونا، (۲) انکھیارا ہونا[3]، (۳) جس چیز کا گواہ بنے اُس کا مشاہدہ کرنا۔

لہٰذا مجنوں یا لایعقل بچہ[4] یا اندھے کی گواہی درست نہیں۔ یوہیں جس چیز کا مشاہدہ نہ کیا ہو محض سنی سنائی بات کی گواہی دینا جائز نہیں۔ ہاں بعض امور کی شہادت بغیر دیکھے محض سننے کے ساتھ ہوسکتی ہے جن کا ذکر آئے گا۔ تحمل کے لیے بلوغ، حریت، اسلام، عدالت شرط نہیں یعنی اگر وقت تحمل[5] بچہ یا غلام یا کافر یا فاسق تھا مگر ادا کے وقت بچہ بالغ ہوگیا ہے غلام آزاد ہو چکا ہے کافر مسلمان ہو چکا ہے فاسق تائب ہو چکا ہے تو گواہی مقبول ہے۔[6] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۶ شرائطِ ادا یہ ہیں۔ (۱) گواہ کا عاقل (۲) بالغ (۳) آزاد (۴) انکھیارا ہونا (۵) ناطق ہونا[7] (۶) محدود فی القذف نہ ہونا یعنی اُسے تہمت کی حد[8] نہ ماری گئی ہو (۷) گواہی دینے میں گواہ کا نفع یا دفع ضرر مقصود نہ ہونا[9] (۸) جس چیز کی شہادت دیتا ہو اُس کو جانتا ہو اس وقت بھی اُسے یاد ہو (۹) گواہ کا فریق مقدمہ نہ ہونا (۱۰) جس کے خلاف شہادت دیتا ہے وہ مسلمان ہو تو گواہ کا مسلمان ہونا (۱۱) حدود و قصاص میں گواہ کا مرد ہونا (۱۲) حقوق العباد میں جس چیز کی گواہی دیتا ہے اُس کا

---

1 ...... "البحرالرائق"، کتاب الشہادات، ج۷، ص۹۷.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... یعنی دیکھ سکتا ہو۔

4 ...... ناسمجھ بچہ۔

5 ...... یعنی جس وقت گواہ بن رہا تھا۔

6 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الشہادات، الباب الاول فی بیان تعریفھا... إلخ، ج ۳، ص ۴۵۰، وغیرہ.

7 ...... یعنی گفتگو کرسکتا ہو۔

8 ...... یعنی کسی کو زنا کی جھوٹی تہمت لگانے کی شرعی سزا۔

9 ...... یعنی گواہی اپنے نفع یا نقصان دور کرنے کے لیے نہ ہو۔

www.dawateislami.net

پہلے سے دعوٰے ہونا (۱۳) شہادت کا دعوے کے موافق ہونا۔[1] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۷ شہادت کا رکن یہ ہے کہ بوقت ادا گواہ یہ لفظ کہے کہ میں گواہی دیتا ہوں اس لفظ کا یہ مطلب ہے کہ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اس بات پر مطلع ہوا اور اب اس کی خبر دیتا ہوں۔ اگر گواہی میں یہ لفظ کہہ دیا کہ میرے علم میں یہ ہے یا میرا گمان یہ ہے تو گواہی مقبول نہیں۔[2] (درمختار) آج کل انگریزی کچہریوں میں ان لفظوں سے گواہی دی جاتی ہے میں خدا کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں۔ یہ شرع کے خلاف ہے۔

مسئلہ ۸ شہادت کا حکم یہ ہے کہ گواہوں کا جب تزکیہ ہو جائے[3] اُس کے موافق حکم کرنا واجب ہے اور جب تمام شرائط پائے گئے اور قاضی نے گواہی کے موافق فیصلہ نہ کیا گنہگار ہوا اور مستحق عزل وتعزیر[4] ہے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۹ ادائے شہادت واجب ہونے کے لیے چند شرائط ہیں: (۱) حقوق العباد میں مدعی کا طلب کرنا اور اگر مدعی کو اس کا گواہ ہونا معلوم نہ ہو اور اس کو معلوم ہو کہ گواہی نہ دے گا تو مدعی کی حق تلفی ہو گی اس صورت میں بغیر طلب گواہی دینا واجب ہے۔ (۲) یہ معلوم ہو کہ قاضی اس کی گواہی قبول کرلے گا اور اگر معلوم ہو کہ قبول نہیں کرے گا تو گواہی دینا واجب نہیں۔ (۳) گواہی کے لیے یہ معین ہے اور اگر معین نہ ہو یعنی اور بھی بہت سے گواہ ہوں تو گواہی دینا واجب نہیں جب کہ دوسرے لوگ گواہی دے دیں اور وہ اس قابل ہوں کہ اُن کی گواہی مقبول ہو گی۔ اور اگر ایسے لوگوں نے شہادت دی جن کی گواہی مقبول نہ ہو گی اور اس نے نہ دی تو یہ گنہگار ہے اور اگر اس کی گواہی دوسروں کی بہ نسبت جلد قبول ہو گی اگر چہ دوسروں کی بھی قبول ہو گی اور اُس نے نہ دی گنہگار ہے۔ (۴) دو عادل کی زبانی اس امر کا بطلان معلوم نہ ہوا ہو جس کی شہادت دینا چاہتا ہے مثلاً مدعی نے دَین کا دعوٰی کیا ہے جس کا یہ شاہد ہے مگر دو عادل سے معلوم ہوا کہ مدعی علیہ[6] دَین[7] ادا کر چکا ہے یا زوج نکاح کا مدعی ہے[8] اور گواہ کو معلوم ہوا کہ تین طلاقیں دے چکا ہے یا مشتری غلام خریدنے کا دعوٰی کرتا ہے اور گواہ کو معلوم ہوا ہے کہ مشتری اُسے آزاد کر چکا ہے

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الشهادات، الباب الاول فی بيان تعريفها...إلخ، ج٣، ص ٤٥٠ـ٤٥١.
و "الدرالمختار"، كتاب الشهادات، ج٨، ص١٩٦.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الشهادات، ج٨، ص١٩٨.

3 ...... یعنی جب قاضی گواہوں کے متعلق یہ تحقیق کرلے کہ وہ عادل اور معتبر ہیں یا نہیں۔

4 ...... یعنی وہ قاضی اس بات کا مستحق ہے کہ اسے معزول کر کے تادیباً سزا دی جائے۔

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الشهادات، ج٨، ص١٩٨.

6 ...... جس پر دعوٰی کیا گیا۔　7 ...... قرض۔　8 ...... شوہر نکاح کا دعوٰی کرتا ہے۔

www.dawateislami.net

یا قتل کا دعویٰ ہے اور معلوم ہے کہ ولی معاف کر چکا ہے ان سب صورتوں میں دَین و نکاح و بیع وقتل کی گواہی دینا درست نہیں۔ اور اگر خبر دینے والے عادل نہ ہوں تو گواہ کو اختیار ہے گواہی دے اور قاضی کے سامنے جو کچھ سنا ہے ظاہر کر دے اور یہ بھی اختیار ہے کہ گواہی سے انکار کر دے۔ اور اگر خبر دینے والا ایک عادل ہو تو گواہی سے انکار نہیں کر سکتا۔ نکاح کے دعوے میں گواہ سے دو عادل نے کہا کہ ہم نے خود معاینہ کیا ہے کہ دونوں نے ایک عورت کا دودھ پیا۔ یا گواہوں نے دیکھا ہے کہ مدعی اُس چیز میں اُس طرح تصرف کرتا ہے جیسے مالک کیا کرتے ہیں اور دو عادل نے ان کے سامنے یہ شہادت دی کہ وہ چیز دوسرے شخص کی ہے تو گواہی دینا جائز نہیں۔ (۵) جس قاضی کے پاس شہادت کے لیے بلایا جاتا ہے وہ عادل ہو۔ (۶) گواہ کو یہ معلوم نہ ہو کہ مقر [1] نے خوف کی وجہ سے اقرار کیا ہے۔ اگر یہ معلوم ہو جائے تو گواہی نہ دے مثلاً مدعیٰ علیہ سے جبراً ایک چیز کا اقرار کرایا گیا تو اس اقرار کی شہادت درست نہیں۔ (۷) گواہ ایسی جگہ ہو کہ وہ کچہری سے قریب ہو یعنی قاضی کے یہاں جا کر گواہی دے کر شام تک اپنے مکان کو واپس آ سکتا ہو اور اگر زیادہ فاصلہ ہو کہ شام تک واپس نہ آ سکتا ہو تو گواہی نہ دینے میں گناہ نہیں اور اگر بوڑھا ہے کہ پیدل کچہری تک نہیں جا سکتا اور خود اُسکے پاس سواری نہیں ہے مدعی اپنی طرف سے اُسے سوار کر کے لے گیا اس میں حرج نہیں اور گواہی مقبول ہے اور اگر اپنی سواری پر جا سکتا ہو اور مدعی سوار کر کے لے گیا تو گواہی مقبول نہیں۔ [2] (بحرالرائق)

مسئلہ ۱۰: آج کل انگریزی کچہریوں میں گواہی دینے کی جو صورت ہے وہ اہلِ معاملہ پر مخفی نہیں [3] وکیلِ مدعی [4] جھوٹ بولنے پر زور دیتے ہیں اور وکیل مدعیٰ علیہ جھوٹا بنانے کی کوشش کرتے ہیں ایسی گواہی سے خدا بچائے۔

مسئلہ ۱۱: مدعی نے گواہوں کو کھانا کھلایا اگر اس کی صورت یہ ہے کہ کھانا طیار تھا اور گواہ اس موقع پر پہنچ گیا اُسے بھی کھلا دیا تو گواہی مقبول ہے اور اگر خاص گواہوں کے لیے کھانا طیار ہوا ہے تو گواہی مقبول نہیں مگر امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ اس صورت میں بھی مقبول ہے۔ [5] (بحرالرائق)

مسئلہ ۱۲: حقوق اللہ میں گواہی دینا بغیر طلب مدعی بھی واجب ہے بلکہ گواہی میں تاخیر کرنا بھی اس کے لیے جائز نہیں

---

1 ......اقرار کرنے والا۔

2 ......"البحرالرائق"، کتاب الشهادات، ج۷، ص۹۷۔۹۸.

3 ......پوشیدہ نہیں۔

4 ......دعویٰ کرنے والے کا وکیل۔

5 ......"البحرالرائق"، کتاب الشهادات، ج۷، ص۹۸.

www.dawateislami.net

اگر بلا عذر شرعی تاخیر کرے گا فاسق ہوجائے گا اور اس کی گواہی مردود ہوگی مثلاً کسی نے اپنی عورت کو بائن طلاق دے دی ہے اسکی گواہی دینا ضروری ہے اور اگر مغلظہ طلاق کے بعد [1] وہ دونوں میاں بی بی کی طرح رہتے ہوں اور اسے معلوم ہے اور گواہی نہیں دی کچھ دنوں کے بعد گواہی دیتا ہے مردود الشہادۃ [2] ہے۔ [3] (درمختار، بحر)

مسئلہ ۱۳ ایک شخص مرگیا اُس نے زوجہ اور دیگر وارث چھوڑے گواہوں نے گواہی دی کہ اُس نے صحت کی حالت میں ہمارے سامنے اقرار کیا تھا کہ عورت کو تین طلاقیں دے دی ہیں یا بائن طلاق دی ہے یہ گواہی مردود ہے جب کہ وہ عورت اُسی مرد کے ساتھ رہی ہو کہ ان لوگوں نے اب تک دیکھا اور خاموش رہے لہٰذا فاسق ہوگئے۔ [4] (بحرالرائق)

مسئلہ ۱۴ ہلال رمضان و عید الفطر و عید اضحٰے کی شہادت دینا بھی واجب ہے اور وقف کی گواہی بھی ضروری ہے۔ [5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۵ حدود کی گواہی میں دونوں پہلو ہیں ایک ازالۂ منکر [6] ورفع فساد [7] اور دوسرا مسلم کی پردہ پوشی کرنا، گواہ کو اختیار ہے کہ پہلی صورت اختیار کرے اور گواہی دے یا دوسری صورت اختیار کرے اور گواہی دینے سے اجتناب کرے اور یہ دوسری صورت زیادہ بہتر ہے مگر جب کہ وہ شخص بیباک ہو [8] حدود شرعیہ کی محافظت نہ کرتا ہو۔ [9] (درمختار)

مسئلہ ۱۶ چوری کی شہادت میں بہتر یہ کہنا ہے کہ اس نے اس شخص کا مال لے لیا یہ نہ کہے کہ چوری کی کہ اُس طرح کہنے میں احیاءِ حق بھی ہوجاتا ہے [10] اور پردہ پوشی بھی۔ [11] (ہدایہ)

مسئلہ ۱۷ نصاب شہادت زنا میں چار مرد ہیں بقیہ حدود و قصاص کے لیے دو مرد ان دونوں چیزوں میں عورتوں کی

---

1 ......یعنی تین طلاقوں کے بعد۔
2 ......یعنی گواہی قابل قبول نہیں۔
3 ......"الدرالمختار"، کتاب الشهادات، ج ۸، ص ۱۹۹.
و"البحرالرائق"، کتاب الشهادات، ج ۷، ص ۹۷.
4 ......"البحرالرائق"، کتاب الشهادات، ج ۷، ص ۹۷.
5 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الشهادات، ج ۸، ص ۱۹۹.
6 ......گناہ، برائی کو مٹانا۔
7 ......جھگڑا، فساد کو ختم کرنا۔
8 ......بے خوف یعنی گناہ کرنے سے نہ گھبراتا ہو۔
9 ......"الدرالمختار"، کتاب الشهادات، ج ۸، ص ۲۰۰.
10 ......یعنی حق بھی ثابت ہوجاتا ہے۔
11 ......"الهداية"، کتاب الشهادات، ج ۲، ص ۱۱٦.

www.dawateislami.net

گواہی معتبر نہیں ہاں اگر کسی نے طلاق کو شراب پینے پر معلق کیا تھا اور اس کے شراب پینے کی گواہی ایک مرد اور دو عورتوں نے دی تو طلاق واقع ہونے کا حکم دیا جائے گا اگرچہ حد نہیں جاری ہوگی۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۸ کسی مرد کافر کے اسلام لانے کا ثبوت بھی دو مردوں کی شہادت سے ہوگا۔ اسی طرح مسلمان کے مرتد ہونے کا ثبوت بھی دو مردوں کی گواہی سے ہوگا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۹ ولادت[3] وبکارت[4] اور عورتوں کے وہ عیوب جن پر مردوں کو اطلاع نہیں ہوتی ان میں ایک عورت حرہ مسلمہ[5] کی گواہی کافی ہے اور دو عورتیں ہوں تو بہتر اور بچہ زندہ پیدا ہوا، پیدا ہونے کے وقت رویا تھا اس کی نماز جنازہ پڑھنے کے حق میں ایک عورت کی گواہی کافی ہے۔ مگر حق وراثت میں امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے نزدیک ایک عورت کی گواہی کافی نہیں۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۲۰ عورتوں کے وہ عیوب جن پر مردوں کو اطلاع نہیں ہوتی اور ولادت کے متعلق اگر ایک مرد نے شہادت دی تو اس کی دو صورتیں ہیں اگر کہتا ہے میں نے بالقصد اُدھر نظر کی تھی گواہی مقبول نہیں کہ مرد کو نظر کرنا جائز نہیں۔ اور اگر یہ کہتا ہے کہ اچانک میری اُس طرف نظر چلی گئی تو گواہی مقبول ہے۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱ مکتب کے بچوں میں مارپیٹ جھگڑے ہوجائیں ان میں تنہا معلم کی گواہی مقبول ہے۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲ ان کے علاوہ دیگر معاملات میں دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی معتبر ہے جس حق کی شہادت دی گئی ہو وہ مال ہو یا غیر مال مثلاً نکاح، طلاق، عتاق، وکالت کہ یہ مال نہیں۔[9] (درمختار)

مسئلہ ۲۳ کسی معاملہ میں تنہا چار عورتیں گواہی دیں جن کے ساتھ مرد کوئی نہیں یہ گواہی نامعتبر ہے۔[10] (درمختار)

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الشهادات، ج ۸، ص ۲۰۰.

2 ......المرجع السابق، ص ۲۰۱.

3 ......بچہ جننا۔ 4 ......عورت کا کنواری ہونا۔ 5 ......مسلمان آزاد عورت۔

6 ......"الدرالمختار"، کتاب الشهادات، ج ۸، ص ۲۰۱.

7 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الشهادات، ج ۸، ص ۲۰۲.

8 ......"الفتاوى الهندية"، کتاب الشهادات، الباب الاول فی بیان تعریفها...إلخ، ج ۳، ص ۴۷۰.

9 ......"الدرالمختار"، کتاب الشهادات، ج ۸، ص ۲۰۲.

10 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۴ گواہی کی ہر صورت میں یہ کہنا ضروری ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں یعنی صیغۂ حال کہنا ضروری ہے اور جہاں یہ لفظ شرط نہ ہو مثلاً پانی کی طہارت اور رویت ہلالِ رمضان کہ یہ از قبیل شہادت نہیں بلکہ اخبار ہے۔ شہادت کے واجب القبول ہونے کے لیے عدالت شرط ہے۔ صحتِ قضا کے لیے عدالت شرط نہیں اگر غیر عادل کی شہادت قاضی نے قبول کرلی اور فیصلہ دے دیا تو یہ فیصلہ نافذ ہے اگرچہ قاضی گنہگار ہوا اور اگر قاضی کے لیے بادشاہ کا یہ حکم ہے کہ فاسق کی گواہی قبول نہ کرنا اور قاضی نے قبول کرلی تو فیصلہ نافذ نہ ہوگا۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۲۵ گواہی ایسے شخص پر دیتا ہو جو موجود ہے تو گواہ کو مدعی[2] و مدعی علیہ[3] و مشہود بہ (وہ چیز جس کے متعلق شہادت دیتا ہے) کی طرف اشارہ کرنا ضروری ہے جب کہ مشہود بہ عین ہو اور غائب یا میّت پر شہادت دیتا ہو تو اُس کا اور اُس کے باپ اور دادا کا نام لینا ضروری ہے اور اگر اُس کے باپ اور پیشہ کا نام لیا دادا کا نام نہ لیا یہ کافی نہیں ہاں اگر اس کی وجہ سے ایسا ممتاز ہو جائے کہ کسی قسم کا شبہہ باقی نہ رہے تو کافی ہے اور اگر وہ اتنا معروف ہے کہ فقط نام یا لقب ہی سے بالکل ممتاز ہو جائے تو یہی کافی ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۲۶ قاضی کو اگر گواہوں کا عادل ہونا معلوم ہو تو ان کے حالات کی تحقیق کی کیا حاجت اور معلوم نہ ہو تو حدود و قصاص میں تحقیقات کرنا ہی ہے مدعیٰ علیہ اس کی درخواست کرے یا نہ کرے اور ان کے غیر میں اگر مدعیٰ علیہ ان پر طعن کرتا ہو تو ضرور ہے ورنہ قاضی کو اختیار ہے۔ اور اس زمانہ میں مخفی طور پر گواہوں کے حالات دریافت کیے جائیں علانیہ دریافت کرنے میں بڑے فتنے ہیں۔[5] (ہدایہ وغیرہ)

مسئلہ ۲۷ جو چیز دیکھنے کی ہے اُسے آنکھ سے دیکھا اور جو چیز سننے کی ہے اُسے اپنے کان سے سنا مگر جس سے سُنا اُس کو بھی آنکھ سے دیکھا ہو تو گواہی دینا جائز ہے اگرچہ پردہ کی آڑ سے دیکھا ہو کہ اس نے دیکھا اور اُس نے نہ دیکھا یہ ضرور نہیں کہ اُس نے کہہ دیا ہو کہ میں نے تمھیں گواہ بنایا مثلاً دو شخصوں کے مابین بیع ہوئی اس نے دونوں کو دیکھا اور دونوں کے الفاظ سُنے یا بطور تعاطی[6] دو شخصوں کے مابین بیع ہوئی جس کو خود اس نے دیکھا یہ بیع کا گواہ ہے یا مجلس نکاح میں یہ حاضر ہے الفاظ ایجاب و

---

1 ……"الدرالمختار"، کتاب الشھادات، ج۸، ص۲۰۲.

2 ……دعویٰ کرنے والا۔

3 ……جس پر دعویٰ کیا گیا ہے۔

4 ……"الدرالمختار"، کتاب الشھادات، ج۸، ص۲۰۳.

5 ……"الھدایۃ"، کتاب الشھادات، ج۲، ص۱۱۸، وغیرہ.

6 ……یعنی بغیر بولے صرف لین دین کے ذریعے خرید و فروخت کرنا۔

www.dawateislami.net

قبول اپنے کان سے سُنے اور دونوں کو بوقت سُننے کے دیکھ رہا ہے یہ نکاح کا گواہ ہے اگرچہ رسمی طور پر اس کو گواہی کے لیے نامزد نہ کیا ہو۔ یو ہیں اگر اس کے سامنے مقر نے اقرار کیا یہ اقرار کا گواہ ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۲۸ جس کی بات اس نے سُنی وہ پردے میں ہے آواز سُنتا ہے مگر اُسے دیکھتا نہیں ہے اُس کے متعلق اس کی گواہی درست نہیں اگرچہ آواز سے معلوم ہو رہا ہے کہ یہ فلاں کی آواز ہے ہاں اگر اسے واضح طور پر یہ معلوم ہے کہ اُس کے سوا کوئی دوسرا نہیں ہے یوں کہ یہ خود پہلے مکان میں گیا تھا اور دیکھ آیا تھا کہ مکان میں اُس کے سوا کوئی نہیں ہے اور یہ دروازہ پر بیٹھا رہا کوئی دوسرا مکان کے اندر گیا نہیں اور مکان میں جانے کا کوئی دوسرا راستہ بھی نہیں ایسی حالت میں جو کچھ اندر سے آواز آئی اور اس نے سُنی اُس کی شہادت دے سکتا ہے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲۹ ایک عورت نے کوئی بات کہی یہ اُس کو دیکھ رہا ہے مگر چہرہ نہیں دیکھا کہ پہچانتا اور دو شخصوں نے اس کے سامنے یہ شہادت دی کہ یہ فلانی عورت ہے تو نام و نسب کے ساتھ یعنی فلانی عورت فلاں کی بیٹی نے یہ اقرار کیا یوں گواہی دینا جائز ہے اور اگر دیکھا نہیں فقط آواز سُنی اور دو شخصوں نے اس کے سامنے شہادت دی کہ یہ فلانی عورت ہے اس صورت میں گواہی دینا جائز نہیں۔ اور اگر چہرہ اس نے خود دیکھ لیا اور اُس نے خود اپنے مونھ سے کہہ دیا کہ میں فلانہ بنت فلاں ہوں تو جب تک وہ زندہ ہے یہ گواہی دے سکتا ہے اور اُس کی طرف اشارہ کر کے یہ کہہ سکتا ہے کہ اس نے میرے سامنے یہ اقرار کیا تھا اس صورت میں اس کی ضرورت نہیں کہ دو شخص اس کے سامنے گواہی دیں کہ یہ فلانی ہے اور اُس کے مرنے کے بعد یہ شہادت دینا جائز نہیں کہ فلانی عورت نے میرے سامنے اقرار کیا جب کہ یہ خود پہچانتا نہیں محض اُس کے کہنے سے جان لیا ہو۔[3] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۳۰ ایک عورت کے متعلق نام و نسب کے ساتھ گواہی دی اور عورت کچہری میں حاضر ہے حاکم نے دریافت کیا کہ اُس عورت کو پہچانتے ہو گواہ نے کہا نہیں یہ گواہی مقبول نہیں اور اگر گواہوں نے یہ کہا کہ وہ عورت جس کا نام و نسب یہ ہے اُس نے جو بات کہی تھی ہم اُس کے شاہد ہیں مگر یہ ہم کو معلوم نہیں کہ یہ وہی ہے یا دوسری تو اُس نَـامُبُرْدَہ[4] پر شہادت صحیح ہے مگر مدعی کے ذمہ یہ ثابت کرنا ہے کہ یہ عورت جو حاضر ہے وہی ہے۔[5] (عالمگیری)

---

1 ......"الدرالمختار"،کتاب الشهادات،ج٨،ص٢٠٥.

2 ......المرجع السابق،ص٢٠٦.

3 ......"الفتاوى الهندية"،کتاب الشهادات،الباب الثانی فی بیان تحمل الشهادة...إلخ،ج٣،ص٤٥٢.
و"الدرالمختار"، کتاب الشهادات،ج٨،ص٢٠٦.

4 ......جس کا نام لیا جا چکا ہے۔

5 ......"الفتاوى الهندية"،کتاب الشهادات،الباب الثانی فی بیان تحمل الشهادة...إلخ،ج٣،ص٤٥٣.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۱ ایک شخص کے ذمہ کسی کا مطالبہ ہے وہ تنہائی میں اقرار کرلیتا ہے مگر جب لوگوں کے سامنے دریافت کرتا ہے تو انکار کردیتا ہے صاحب حق نے یہ حیلہ کیا کہ کچھ لوگوں کو مکان کے اندر چھپادیا اور اُس کو بلایا اور دریافت کیا اُس نے یہ سمجھ کر کہ یہاں کوئی نہیں ہے اقرار کرلیا جس کو اُن لوگوں نے سُنا اگر اُن لوگوں نے دروازہ کی جھری[1] یا سوراخ سے اُس شخص کو دیکھ لیا گواہی دینا درست ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲ مِلک کو جانتا ہے مگر مالک کو نہیں پہچانتا مثلاً ایک مکان ہے جس کو اس نے دیکھا ہے اور اُس کے حدود اربعہ کو پہچانتا ہے اور لوگوں سے اس نے سُنا ہے کہ یہ مکان فلاں بن فلاں کا ہے جس کو یہ پہچانتا نہیں اس کو گواہی دینا جائز ہے اور گواہی مقبول ہے اور اگر مِلک و مالک دونوں کو نہیں پہچانتا مثلاً یہ سُنا ہے کہ فلاں بن فلاں کا فلاں گاؤں میں ایک مکان ہے جس کے حدود یہ ہیں نہ مکان کو دیکھا نہ مالک کو تصرف کرتے دیکھا اس صورت میں گواہی دینا جائز نہیں اور اگر مالک کو دیکھا ہے مگر مِلک کو نہیں دیکھا ہے مثلاً اس شخص کو خوب پہچانتا ہے اور لوگوں سے سُنتا ہے کہ فلاں جگہ اس کا ایک مکان ہے جس کے حدود یہ ہیں اس صورت میں گواہی دینا جائز نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳ مالک و مِلک دونوں کو دیکھا ہے اُس شخص کو دیکھا ہے کہ اُس مِلک میں اُس قسم کا تصرف[4] کرتا ہے جس طرح مالک کرتے ہیں اور وہ کہتا ہے کہ یہ چیز میری ہے اور گواہ کی سمجھ میں بھی یہ بات آگئی کہ یہ اسی کی ہے پھر کچھ دنوں کے بعد وہ چیز دوسرے کے قبضہ میں دیکھی شخص اول کی مِلک کی شہادت دے سکتا ہے مگر قاضی کے سامنے اگر یہ بیان کردے گا کہ مجھے اُس کی مِلک ہونا اس طرح معلوم ہوا ہے کہ میں نے اُسے تصرف کرتے دیکھا ہے تو گواہی رد کردی جائے گی ہاں اگر دو عادل نے گواہ کو یہ خبر دی کہ یہ چیز شخصِ ثانی ہی کی ہے اس نے پہلے کے پاس امانت رکھی تھی تو اب پہلے کے لیے گواہی دینا جائز نہیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴ جو بات معروف و مشہور ہو جس میں سُن کر بھی گواہی دینا جائز ہو جاتا ہے مثلاً کسی کی موت، نکاح، نسب جب کہ دل میں یہ بات آتی ہے کہ جو کچھ لوگ کہہ رہے ہیں ٹھیک ہے اُس کے متعلق اگر دو عادل یہ کہہ دیں کہ ویسا نہیں ہے جو

---

1 ......شگاف، چیر، درز۔

2 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الشهادات، الباب الثانی فی بیان تحمل الشهادة... إلخ، ج۳، ص۴۵۳.

3 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الشهادات، الباب الثانی فی بیان تحمل الشهادة... إلخ، ج۳، ص۴۵۳-۴۵۴.

4 ......عمل دخل۔

5 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الشهادات، الباب الثانی فی بیان تحمل الشهادة... إلخ، ج۳، ص۴۵۴.

www.dawateislami.net

تمھارے دل میں ہے اب گواہی دینا جائز نہیں ہاں اگر گواہ کو یقین ہے کہ یہ جو کچھ کہہ رہے ہیں غلط ہے تو گواہی دے سکتا ہے اور اگر ایک عادل نے اس کے خلاف کی شہادت دی ہے تو گواہی دینا جائز ہے مگر جب دل میں یہ بات آئے کہ یہ شخص سچ کہتا ہے تو ناجائز ہے۔[1] (خانیہ)

مسئلہ ۳۵ مدعی[2] نے ایک تحریر پیش کی کہ یہ مدعی علیہ[3] کی تحریر ہے اور مدعی علیہ کہتا ہے کہ یہ میری تحریر نہیں، مدعی علیہ سے ایک تحریر لکھوائی گئی دونوں تحریروں کو ملایا گیا بالکل مشابہ ہیں محض اتنی بات سے مدعیٰ علیہ کی تحریر قرار دے کر اُس پر مال لازم نہیں کیا جاسکتا جب تک گواہوں سے وہ تحریر اُس کی ثابت نہ ہو اور اگر مدعیٰ علیہ اپنی تحریر بتاتا ہے مگر مال سے انکار کرتا ہے اگر وہ تحریر باضابطہ ہے یعنی اُس طرح لکھی ہے جس طرح اقرارنامہ لکھا جاتا ہے تو مدعیٰ علیہ پر مال لازم ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۳۶ دستاویز[5] پر اس کی گواہی لکھی ہوئی ہے اگر اس کے سامنے دستاویز پیش ہوئی پہچان لیا کہ یہ میرے دستخط ہیں اگر واقعہ اس کو یاد آگیا اگرچہ اس سے پہلے یاد نہ تھا گواہی دینا جائز ہے۔ اور اگر اب بھی یاد نہیں آتا یا یہ یاد آتا ہے کہ میں نے اس کاغذ پر گواہی لکھی تھی مگر مال دیا گیا یہ یاد نہیں تو امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک گواہی دینا جائز ہے۔ یہ پہچانتا ہے کہ دستخط میرے ہیں مگر معاملہ بالکل یاد نہیں اگر کاغذ اس کی حفاظت میں تھا جب تو امام ابویوسف کے نزدیک بھی گواہی دینا جائز ہے اور فتوے اس پر ہے کہ اگر اُسے یقین ہے کہ یہ دستخط میرے ہی ہیں تو چاہے کاغذ اس کے پاس ہو یا مدعی کے پاس ہو گواہی دینا جائز ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷ دستخط پہچانتا ہے کہ میرے ہی ہیں اور مقر[7] کا اقرار بھی یاد ہے اور مقرلہ[8] کو بھی پہچانتا ہے مگر یہ یاد نہیں کہ وہ کیا وقت تھا اور کونسی جگہ تھی گواہی دینا حلال ہے۔[9] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸ گواہوں کے سامنے دستاویز لکھی گئی مگر پڑھ کر سُنائی نہیں گئی گواہوں سے کہا جو کچھ اس میں لکھا ہے اُس

---

1 ......"الفتاوی الخانیة"،کتاب الشھادات،فصل فی الشاھدیشھد بعدماأخبربزوال الحق...إلخ،ج۲،ص۱۴۰.

2 ......دعویٰ کرنے والا۔ 3 ......جس پر دعویٰ کیا جاتا ہے۔

4 ......"الدرالمختار"،کتاب الشھادات،ج۸،ص۲۰۷.

5 ......ایسا تحریری ثبوت جس سے اپنا حق ثابت کرسکیں۔

6 ......"الفتاوی الھندیة"،کتاب الشھادات،الباب الثانی فی بیان تحمل الشھادة...إلخ،ج۳،ص۴۵۶.

7 ......اقرار کرنے والا۔

8 ......جس کے لیے اقرار کیا۔

9 ......"الفتاوی الھندیة"،کتاب الشھادات،الباب الثانی فی بیان تحمل الشھادة...إلخ،ج۳،ص۴۵۶.

www.dawateislami.net

کے گواہ ہو جاؤ ان لوگوں کو شہادت دینا جائز نہیں۔ گواہی دینا اُس وقت جائز ہے کہ اُنھیں پڑھ کر سُنا دے یا دوسرے نے دستاویز لکھی اور مقر نے خود پڑھ کر سُنائی اور یہ کہہ دیا کہ جو کچھ اس میں لکھا ہے اُس کے گواہ ہو جاؤ یا گواہوں کے سامنے خود مقر نے لکھی اور گواہوں کو معلوم ہے جو کچھ اُس میں لکھا ہے اور مقر نے کہہ دیا جو کچھ میں نے اس میں لکھا ہے اُس کے تم گواہ ہو جاؤ۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹ مقر نے دستاویز لکھی اور گواہوں کو معلوم ہے جو کچھ اُس میں لکھا ہے مگر مقر نے گواہوں سے یہ نہیں کہا کہ تم اس کے گواہ ہو جاؤ اگر وہ اقرار نامہ رسم کے مطابق ہے اور گواہوں کے سامنے لکھا ہے اُن کو گواہی دینا جائز ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۰ جس چیز کی گواہی دی جاتی ہے اُس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک یہ کہ محض اُس کا معاینہ گواہی دینے کے لیے کافی ہے جیسے بیع، اقرار، غصب، قتل کہ بائع و مشتری سے بیع کے الفاظ سُنے یا مقر سے اقرار سُنا یا غصب و قتل کرتے ہوئے دیکھا گواہی دینا دُرست ہے اس کو گواہ بنایا ہو یا نہ بنایا ہو۔ اگر گواہ نہیں بنایا ہے تو یہ کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں یہ نہیں کہے گا کہ مجھے گواہ بنایا ہے۔ دوسری قسم یہ ہے کہ بغیر گواہ بنائے ہوئے گواہی دینا درست نہیں جیسے کسی کو گواہی دیتے ہوئے دیکھا تو یہ گواہی نہیں دے سکتا یعنی یوں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اُس نے یہ گواہی دی ہاں اگر اس نے اس کو گواہ بنایا تو گواہی دے سکتا ہے۔[3] (ہدایہ وغیرہ)

مسئلہ ۴۱ قاضی نے اس کے سامنے فیصلہ سُنایا یہ گواہی دے سکتا ہے کہ فلاں قاضی نے اس معاملہ میں یہ فیصلہ کیا ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۴۲ چند چیزیں وہ ہیں کہ محض شہرت اور سُننے کے بنا پر اُن کی شہادت دینا درست ہے اگرچہ اس نے خود مشاہدہ نہ کیا ہو جب کہ ایسے لوگوں سے سُنا ہو جن پر اعتماد ہو۔

(۱) نکاح (۲) نسب (۳) موت (۴) قضا (۵) دخول۔

مثلاً ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایک عورت کے پاس جاتا ہے اور لوگوں سے سُنا کہ یہ اُس کی بی بی ہے یہ نکاح کی گواہی

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الشهادات، الباب الثانی فی بيان تحمل الشهادة... إلخ، ج٣، ص٤٥٦.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... "الهداية"، كتاب الشهادات، فصل مايتحمله الشاهدعلى ضربين، ج٢، ص١١٩، وغيره.

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الشهادات، ج٨، ص٢٠٨.

www.dawateislami.net

دے سکتا ہے۔ یا لوگوں سے سُنا ہے کہ یہ شخص فلاں کا بیٹا ہے شہادت دے سکتا ہے۔ یا ایک شخص کو دیکھا کہ لوگوں کے معاملات فیصل کرتا ہے اور لوگوں سے سُنا کہ یہ یہاں کا قاضی ہے۔ گواہی دے سکتا ہے کہ یہ قاضی ہے اگرچہ بادشاہ نے جب قاضی بنایا اس نے مشاہدہ نہیں کیا۔ یا ایک شخص کی نسبت لوگوں سے سُنا کہ مرگیا اُس کی موت کی شہادت دے سکتا ہے مگران صورتوں میں گواہ کو چاہیے کہ یہ ظاہر نہ کرے کہ میں نے ایسا سُنا ہے اگر سُنتا بیان کردے گا تو گواہی رد ہوجائے گی۔[1] (ہدایہ، عالمگیری)

مسئلہ ۴۳: مرد وعورت کو ایک گھر میں رہتے دیکھا اور یہ کہ وہ اس طرح رہتے ہیں جیسے میاں بی بی اس صورت میں نکاح کی گواہی دے سکتا ہے۔[2] (ہدایہ)

مسئلہ ۴۴: اگرکسی کے دفن میں یہ خود حاضر تھا یا اُس کے جنازہ کی نماز پڑھی تو یہ معاینہ ہی کے حکم میں ہے اگرچہ نہ مرتے وقت حاضر تھا نہ میّت کا چہرہ کھول کر دیکھا۔ اگر اس امر کو قاضی کے سامنے بھی ظاہر کردے گا جب بھی گواہی مقبول ہے۔[3] (ہدایہ)

مسئلہ ۴۵: کسی کے مرنے کی خبر آئی اور گھر والوں نے وہ چیزیں کیں جو اموات کے لیے کرتے ہیں مثلاً سوم۔ و ایصال ثواب[4] وغیرہ محض اتنی بات معلوم ہونے پر موت کی شہادت دینا درست نہیں جب تک معتبر آدمی یہ خبر نہ دے کہ وہ مرگیا اور اُس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۶: (۶) اصل وقف کی شہادت سُننے کی بنا پر جائز ہے شرائط کے متعلق سُن کر شہادت دینا نادرست ہے کیونکہ عام طور پر وقف ہی کی شہرت ہوا کرتی ہے اور یہ بات کہ اُس کی آمدنی اس نوعیت سے خرچ کی جائے گی اس کو خاص ہی جانتے ہیں۔[6] (ہدایہ)

کس کی گواہی مقبول ھے اور کس کی نھیں

مسئلہ ۱: گونگے اوراندھے کی گواہی مقبول نہیں چاہے وہ پہلے ہی سے اندھا تھا یا پہلے اندھا نہ تھا وہ شے دیکھی تھی جس

1 ......"الهداية"، كتاب الشهادات، فصل مايتحمله الشاهد على ضربين، ج۲، ص۱۲۰.
و"الفتاوى الهندية"، كتاب الشهادات، الباب الثاني في بيان تحمل الشهادة...إلخ، ج۳، ص۴۵۹.
2 ......"الهداية"، كتاب الشهادات، فصل مايتحمله الشاهد على ضربين، ج۲، ص۱۲۰.
3 ......المرجع السابق.
4 ......کسی فوت شدہ مسلمان کے لیے بخشش ومغفرت کی دعا اور صدقہ وخیرات کرنا۔
5 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الشهادات، الباب الثاني في بيان تحمل الشهادة...إلخ، ج۳، ص۴۵۹.
6 ......"الهداية"، كتاب الشهادات، فصل مايتحمله الشاهد على ضربين، ج۲، ص۱۲۰.

www.dawateislami.net

کی گواہی دیتا ہے مگر گواہی دینے کے وقت اندھا ہے بلکہ اگر گواہی دینے کے وقت انکھیارا ہے[1] اور ابھی فیصلہ نہیں ہوا ہے کہ اندھا ہوگیا اس گواہی پر فیصلہ نہیں ہوسکتا پہلے اندھا تھا گواہی رد ہوگئی پھر انکھیارا ہوگیا اور اسی معاملہ میں گواہی دی اب قبول ہو گی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲: کافر کی گواہی مسلم کے خلاف قبول نہیں۔ مرتد کی گواہی اصلاً مقبول نہیں۔ ذمی کی گواہی ذمی پر قبول ہے اگرچہ دونوں کے مختلف دین ہوں مثلاً ایک یہودی ہے دوسرا نصرانی[3]۔ یوہیں ذمی کی شہادت مستامن پر درست ہے اور مستامن کی ذمی پر درست نہیں۔ ایک مستامن دوسرے مستامن پر گواہی دے سکتا ہے جب کہ دونوں ایک سلطنت کے رہنے والے ہوں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۳: دوشخصوں میں دنیوی عداوت[5] ہوتو ایک کی گواہی دوسرے کے خلاف مقبول نہیں اور اگر دین کی بنا پر عداوت ہوتو قبول کی جاسکتی ہے جبکہ اُن کے مذہب میں مخالف مذہب کے مقابل جھوٹی گواہی دینا جائز نہ ہواور وہ حد کفر کو بھی نہ پہنچا ہو۔[6] (درمختار) آج کل کے وہابی اولاً کفر کی حد کو پہنچ گئے ہیں دوم تجربہ سے یہ بات ثابت ہے کہ سنّیوں کے مقابل میں جھوٹ بولنے میں بالکل باک نہیں رکھتے[7] ان کی گواہی سنّیوں کے مقابل ہرگز قابل قبول نہیں۔

مسئلہ ۴: جو شخص صغیرہ گناہ کا مرتکب ہے مگر اُس پر اصرار نہ کرتا ہو یعنی متعدد بار نہ کیا ہو اور کبیرہ سے اجتناب کرتا ہو اُس کی گواہی مقبول ہے اور کبیرہ کا ارتکاب کرے گا تو گواہی قبول نہیں۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۵: جس کا کسی عذر کی وجہ سے ختنہ نہیں ہوا ہے یا اُس کے انثیین[9] نکال ڈالے گئے ہوں یا مقطوع الذکر ہو یا ولدالزنا ہو یا خنثیٰ[10] ہو اُس کی گواہی مقبول ہے۔[11] (درمختار)

---

1 ...... آنکھوں والا، جو دیکھ سکتا ہو۔

2 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الشھادات، الباب الرابع فیمن تقبل شھادتہ ومن لاتقبل، ج۳، ص۴۶۴.

3 ...... عیسائی۔

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الشھادات، باب القبول وعدمہ، ج۸، ص۲۱۶.

5 ...... کسی دنیاوی معاملے کی وجہ سے دشمنی۔

6 ...... "الدرالمختار"، کتاب الشھادات، باب القبول وعدمہ، ج۸، ص۲۱۴.

7 ...... ڈر، خوف نہیں رکھتے۔

8 ...... "الدرالمختار"، کتاب الشھادات، باب القبول وعدمہ، ج۸، ص۲۱۴.

9 ...... فوطے، خصیے۔ 10 ...... ہیجڑا۔

11 ...... "الدرالمختار"، کتاب الشھادات، باب القبول وعدمہ، ج۸، ص۲۱۶.

www.dawateislami.net

مسئلہ ٦ بھائی کی گواہی بھائی کے لیے بھتیجے کی چچا کے لیے یا چچا کی اولاد کے لیے یا بالعکس یا ماموں اور خالہ اور ان کی اولاد کے لیے یا بالعکس، ساس سسر، سالی، سالے، داماد کے لیے درست ہے۔ مابین مدعی و گواہ کے حرمت رضاعت یا مصاہرت ہو گواہی قبول ہے۔[1] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ٧ ملازمین سلطنت اگر ظلم پر اعانت نہ کرتے ہوں تو ان کی گواہی مقبول ہے۔ کسی امیر کبیر نے دعویٰ کیا اُس کے ملازمین اور رعایا کی گواہی اُس کے حق میں مقبول نہیں۔ یوہیں زمیندار کے حق میں اسامیوں[2] کی گواہی مقبول نہیں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ٨ غلام اور بچہ کی گواہی اور وہ لوگ جو دنیا کی باتوں سے بے خبر رہتے ہیں یعنی مجذوب یا مجذوب صفت ان کی گواہی بھی مقبول نہیں۔ غلام نے یا کسی نے بچپن میں کسی معاملہ کو دیکھا تھا آزاد ہونے اور بالغ ہونے کے بعد گواہی دیتا ہے یا زمانۂ کفر میں مشاہدہ کیا تھا اسلام لانے کے بعد مسلم کے خلاف گواہی دیتا ہے مقبول ہے کہ مانع موجود نہ رہا۔[4] (درمختار)

مسئلہ ٩ جس پر حدقذف قائم کی گئی (یعنی کسی پر زنا کی تہمت لگائی اور ثبوت نہیں دے سکا اس وجہ سے اُس پر حد ماری گئی) اُس کی گواہی کبھی مقبول نہیں اگرچہ تائب ہو چکا ہو ہاں کافر پر حدقذف قائم ہوئی پھر مسلمان ہو گیا تو اس کی گواہی مقبول ہے۔ جس کا جھوٹا ہونا مشہور ہے یا جھوٹی گواہی دے چکا ہے جس کا ثبوت ہو چکا ہے اُس کی گواہی مقبول نہیں۔[5] (درمختار)

مسئلہ ١٠ زوج و زوجہ میں سے ایک کی گواہی دوسرے کے حق میں مقبول نہیں بلکہ تین طلاقیں دے چکا ہے اور ابھی عدت میں ہے جب بھی ایک کی گواہی دوسرے کے حق میں قبول نہیں بلکہ گواہی دینے کے بعد نکاح ہوا اور ابھی فیصلہ نہیں ہوا ہے یہ گواہی بھی باطل ہو گئی اور ان میں ایک کی گواہی دوسرے کے خلاف مقبول ہے۔ مگر شوہر نے عورت کے زنا کی شہادت دی تو یہ گواہی مقبول نہیں۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الشھادات، باب القبول وعدمه، ج٨، ص٢١٦.

و"الفتاوی الھندیة"، کتاب الشھادات، الباب الرابع فیمن تقبل شھادته ومن لاتقبل، ج٣، ص٤٧٠.

2 ...... کاشتکار، وہ لوگ جو کاشتکاری کے لیے زمیندار سے ٹھیکے پر زمین لیتے ہیں۔

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الشھادات، باب القبول وعدمه، ج٨، ص٢١٧.

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الشھادات، باب القبول وعدمه، ج٨، ص٢٢٠.

5 ...... "الدرالمختار"، کتاب الشھادات، باب القبول وعدمه، ج٨، ص٢٢١.

6 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الشھادات، باب القبول وعدمه، ج٨، ص٢٢٢.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۱ فرع کی گواہی اصل کے لیےاور اصل کی فرع کے لیے یعنی اولاد اگر ماں باپ دادا دادی وغیرہم اصول کے حق میں گواہی دیں یا ماں باپ دادا دادی وغیرہم اپنی اولاد کے حق میں گواہی دیں یہ نامقبول ہے۔ہاں اگر باپ بیٹے کے مابین مقدمہ ہےاوردادا نے باپ کے خلاف پوتے کے حق میں گواہی دی تو مقبول ہےاوراصل نے فرع کے خلاف یا فرع نے اصل کے خلاف گواہی دی تو مقبول ہے۔مگر میاں بی بی میں جھگڑا ہےاور بیٹے نے باپ کے خلاف ماں کے موافق گواہی دی تو مقبول نہیں یہاں تک کہ اس کی سوتیلی ماں نے اس کے باپ پر طلاق کا دعویٰ کیا اوراس کی ماں زندہ ہےاوراس کے باپ کے نکاح میں ہےاس نے طلاق کی گواہی دی یہ مقبول نہیں کہ اس میں اس کی ماں کا فائدہ ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۲ ایک شخص نے اپنی عورت کو طلاق دی جس کی گواہی بیٹے دیتے ہیں اور وہ شخص طلاق دینے سے انکار کرتا ہےاسکی دوصورتیں ہیں ان کی ماں طلاق کا دعویٰ کرتی ہے یانہیں اگر کرتی ہےتو بیٹوں کی گواہی قبول نہیں اور مدعی نہیں ہےتو مقبول ہے۔[2] (بحرالرائق)

مسئلہ ۱۳ بیٹوں نے یہ گواہی دی کہ ہماری سوتیلی ماں معاذ اللہ مرتدہ ہوگئی اور وہ منکر ہے[3] اگران لڑکوں کی ماں زندہ ہے یہ گواہی مقبول نہیں اور اگر زندہ نہیں ہےتو دوصورتیں ہیں باپ مدعی ہے یانہیں اگر باپ مدعی ہے جب بھی مقبول نہیں ورنہ مقبول ہے۔[4] (بحر)

مسئلہ ۱۴ ایک شخص نے اپنی عورت کو طلاق دی پھر نکاح کیا بیٹے یہ کہتے ہیں کہ تین طلاقیں دی تھیں اوربغیر حلالہ کے نکاح کیا باپ اگر مدعی ہےتو مقبول نہیں ورنہ مقبول ہے۔[5] (بحرالرائق)

مسئلہ ۱۵ دوشخص باہم شریک ہیں اُن میں ایک دوسرے کے حق میں اُس شے کے بارے میں شہادت دیتا ہے جو دونوں کی شرکت کی ہے یہ گواہی مقبول نہیں کہ خود اپنی ذات کے لیے یہ گواہی ہوگئی اور اگر وہ چیز شرکت کی نہ ہوتو گواہی مقبول ہے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۱۶ گاؤں کے زمینداروں نے یہ شہادت دی کہ یہ زمین اسی گاؤں کی ہے یہ شہادت مقبول نہیں کہ یہ شہادت

---

1 ......"الدرالمختار"،کتاب الشهادات،باب القبول وعدمه،ج۸،ص۲۲۲.

2 ......"البحرالرائق"،کتاب الشهادات،باب من تقبل شهادته ومن لا تقبل،ج۷،ص۱۳۶.

3 ......انکارکرتی ہے۔

4 ......"البحرالرائق"،کتاب الشهادات،باب من تقبل شهادته ومن لا تقبل،ج۷ص۱۳۷.

5 ......المرجع السابق.

6 ......"الدرالمختار"،کتاب الشهادات،باب القبول وعدمه،ج۸،ص۲۲۳.

www.dawateislami.net

اپنی ذات کے لیے ہے یوہیں کوچۂ غیرنافذہ[1] کے رہنے والے ایک نے دوسرے کے حق میں ایسی گواہی دی جس کا نفع خود اس کی طرف بھی عائد ہوتا ہے۔ یہ گواہی مقبول نہیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۷: محلّہ کے لوگوں نے مسجد محلّہ کے وقف کی شہادت دی کہ یہ چیز اس مسجد پر وقف ہے یا اہلِ شہر نے مسجد جامع کے اوقاف کی شہادت دی یا مسافروں نے یہ گواہی دی کہ یہ چیز مسافروں پر وقف ہے مثلاً مسافر خانہ یہ گواہیاں مقبول ہیں۔ علمائے مدرسہ نے مدرسہ کی جائداد موقوفہ[3] کی گواہی دی یا کسی ایسے شخص نے گواہی دی جس کا بچہ مدرسہ میں پڑھتا ہے یہ گواہی بھی مقبول ہے۔[4] (بحرالرائق)

مسئلہ ۱۸: اہلِ مدرسہ نے آمدنی وقف کے متعلق کوئی ایسی گواہی دی جس کا نفع خود اس کی طرف بھی عائد ہوتا ہے یہ گواہی مقبول نہیں۔[5] (بحرالرائق)

مسئلہ ۱۹: کسی کاریگر کے پاس کام سیکھنے والے جن کی نہ کوئی تنخواہ ہے نہ مزدوری پاتے ہیں اپنے اُستاد کے پاس رہتے اور اُس کے یہاں کھاتے پیتے ہیں ان کی گواہی اُستاد کے حق میں مقبول نہیں۔[6] (ہدایہ)

مسئلہ ۲۰: اجیر خاص جو ایک مخصوص شخص کا کام کرتا ہے کہ اُن اوقات میں دوسرے کا کام نہیں کرسکتا خواہ وہ نوکر ہو جو ہفتہ وار، ماہوار، ششماہی، برسی[7] پر تنخواہ پاتا یا روزانہ کا مزدور ہو کہ صبح سے شام تک کا مثلاً مزدور ہے دوسرے دن مستاجر[8] نے بلایا تو کام کرے گا ورنہ نہیں ان سب کی گواہی مستاجر کے حق میں مقبول نہیں اور اجیر مشترک جسے اجیر عام بھی کہتے ہیں جیسے درزی، دھوبی کہ یہ سبھی کے کپڑے سیتے اور دھوتے ہیں کسی کے نوکر نہیں کام کریں گے تو مزدوری پائیں گے ورنہ نہیں ان کی گواہی مقبول ہے۔[9] (ہدایہ، بحر)

---

1 ...... ایسی گلی جو کچھ فاصلہ کے بعد بند ہو یعنی عام راستہ نہ ہو۔

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الشهادات، باب القبول وعدمه، ج۸، ص۲۲۳.

3 ...... وہ جائیداد جو راہ خدا عزوجل میں وقف کی گئی ہو۔

4 ...... "البحرالرائق"، کتاب الشهادات، باب تقبل شهادته ومن لا تقبل، ج۷، ص۱٤۱.

5 ...... المرجع السابق، ص۱٤۰.

6 ...... "الهداية"، کتاب الشهادات، باب من تقبل شهادته ومن لا تقبل، ج۲، ص۱۲۲.

7 ...... سالانہ۔ 8 ...... ٹھیکیدار، مزدوری دے کر کام کروانے والا۔

9 ...... "الهداية"، کتاب الشهادات، باب من تقبل شهادته ومن لا تقبل، ج۲، ص۱۲۲.
و"البحرالرائق"، کتاب الشهادات، باب تقبل شهادته ومن لا تقبل، ج۷، ص۱۳۹.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۱ مخنث[1] جس کے اعضا میں لچک اور کلام میں نرمی ہو کہ یہ خلقی چیز ہے اس کی شہادت مقبول ہے اور جو برے افعال کراتا ہو اُس کی گواہی مردود۔ یوہیں گویّا اور گانے والی عورت ان کی گواہی مقبول نہیں اور نوحہ کرنے والی[2] جس کا پیشہ ہو کہ دوسرے کے مصائب میں جا کر نوحہ کرتی ہو اسکی گواہی مقبول نہیں اور اگر اپنی مصیبت پر بے اختیار ہو کر صبر نہ کرسکی اور نوحہ کیا تو گواہی مقبول ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۲۲ جو شخص اٹکل پچو[4] باتیں اُڑاتا ہو یا کثرت سے قسم کھاتا ہو یا اپنے بچوں کو یا دوسروں کو گالی دینے کا عادی ہو یا جانور کو بکثرت گالی دیتا ہو جیسا یکہ[5] تانگہ گاڑی[6] والے اور ہل جوتنے والے کہ خواہ مخواہ جانوروں کو گالیاں دیتے رہتے ہیں ان کی گواہی مقبول نہیں۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۲۳ جو شاعر ہجو کرتا ہو اُس کی گواہی مقبول نہیں اور مرد صالح نے ایسا شعر پڑھا جس میں فحش[8] ہے تو اس کی گواہی مردود نہیں۔ یوہیں جس نے جاہلیت کے اشعار سیکھے اگر یہ سیکھنا عربیت کے لیے ہو تو گواہی مردود نہیں۔ اگرچہ ان اشعار میں فحش ہو۔[9] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴ جس کا پیشہ کفن اور مردہ کی خوشبو بیچنے کا ہو کہ وہ اس انتظار میں رہتا ہو کہ کوئی مرے اور کفن فروخت ہو اس کی گواہی مقبول نہیں۔[10] (درمختار) یہاں ہندوستان میں ایسے لوگ نہیں پائے جاتے جو یہ کام کرتے ہوں عام طور پر بزاز[11] کے یہاں سے کفن لیا جاتا ہے اور پنساریوں[12] کے یہاں سے لوبان[13] وغیرہ لیتے ہیں۔ ہاں شہروں میں تکیہ دار فقیر[14] جو گورکن[15] ہوتے ہیں یا گورکنی[16] نہ بھی کرتے ہوں تو چادر وغیرہ لینا اُن کا کام ہے اور اُسی پر اُن کی گزر اوقات ہے اُن کی

---

1 ......ہیجڑا۔ 2 ......میت کے اوصاف مبالغہ کے ساتھ بیان کرکے آواز سے رونے والی۔

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الشهادات، باب القبول وعدمه، ج۸، ص۲۲۵.

4 ......اوٹ پٹانگ۔ 5 ......ایک قسم کی گاڑی جس میں صرف ایک ہی گھوڑا جوتا جاتا ہے۔

6 ......وہ گھوڑا گاڑی جس میں آگے پیچھے چھ سواریاں بیٹھ سکتی ہیں۔

7 ......"الدرالمختار"، کتاب الشهادات، باب القبول وعدمه، ج۸، ص۲۲٦.

8 ......بیہودہ بات۔

9 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الشهادات، الباب الرابع فیمن تقبل شهادته ومن لاتقبل، الفصل الثانی، ج۳، ص٤٦٨.

10 ......"الدرالمختار"، کتاب الشهادات، باب القبول وعدمه، ج۸، ص۲۲۷.

11 ......کپڑا بیچنے والا۔ 12 ......پنساری کی جمع، دیسی دوائیاں، جڑی بوٹی بیچنے والا۔ 13 ......ایک قسم کا گوند جو آگ پر رکھنے سے خوشبو دیتا ہے۔

14 ......قبرستان میں رہنے والا فقیر۔ 15 ......قبر کھودنے والا۔ 16 ......قبر کھودنے کا کام۔

www.dawateislami.net

نسبت بار ہا ایسا سنا گیا ہے یہاں تک کہ وبا کے زمانہ میں یہ لوگ کہتے ہیں آج کل خوب سہا لگ ہے۔[1] لوگوں کے مرنے پر یہ لوگ خوش ہوتے ہیں ایسے لوگ قابلِ قبول شہادت نہیں۔

مسئلہ ۲۵ جس کا پیشہ دلالی ہو کہ وہ کثرت سے جھوٹ بولتا ہے اسکی گواہی مقبول نہیں۔[2] (درمختار) وکالت و مختاری کا پیشہ کرنے والوں کی نسبت عموماً یہ بات مشہور ہے کہ جان بوجھ کر جھوٹ کو سچ کرنا چاہتے ہیں بلکہ گواہوں کو جھوٹ بولنے کی تعلیم و تلقین کرتے ہیں۔

مسئلہ ۲۶ خمر یعنی انگوری شراب ایک مرتبہ پینے سے بھی فاسق اور مردود الشہادۃ ہو جاتا ہے[3] اور اس کے علاوہ دوسری شراب پینے کا عادی ہو اور لہو کے طور پر پیتا ہو تو اُس کی شہادت بھی مردود ہے۔ اور اگر علاج کے طور پر کسی نے ایسا کیا اگرچہ یہ بھی ناجائز ہے مگر اختلاف کی وجہ سے فسق سے بچ جائے گا۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۲۷ جانور کے ساتھ کھیلنے والا جیسے مرغ بازی[5]، کبوتر بازی،[6] بٹیر بازی[7] کرنے والے کی گواہی مقبول نہیں اسی طرح مینڈھا[8] لڑانے والے، بھینسا لڑانے والے اور طرح طرح کے اس قسم کے کھیل کرنے والے کہ ان کی بھی گواہی مقبول نہیں ہاں اگر محض دل بہلنے کے لیے کسی نے کبوتر پال لیا ہے بازی نہیں کرتا یعنی اُڑاتا نہ ہو تو جائز ہے مگر جب کہ دوسروں کے کبوتر پکڑ لیتا ہو جیسا کہ اکثر کبوتر بازوں کی عادت ہوتی ہے اور وہ اسے عیب بھی نہیں سمجھتے یہ حرام اور سخت حرام ہے کہ پرایا مال ناحق لینا ہے۔[9] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۸ جو شخص کبیرہ کا ارتکاب کرتا ہے بلکہ جو مجلس فجور میں بیٹھتا ہے اگرچہ وہ خود اس حرام کا مرتکب نہیں ہے اُس کی گواہی بھی مقبول نہیں ہے۔[10] (عالمگیری)

---

1 ...... خوشی کے دن ہیں۔

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الشہادات، باب القبول وعدمہ، ج۸، ص۲۲۸.

3 ...... یعنی اس کی گواہی قبول نہیں ہوتی۔

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الشہادات، باب القبول وعدمہ، ج۸، ص۲۲۸.

5 ...... مرغ لڑانا۔ 6 ...... کبوتر پالنے اور اڑانے کا مشغلہ۔ 7 ...... بٹیر پالنا اور لڑانا۔ 8 ...... دنبہ، بھیڑ کا نر۔

9 ...... "الدرالمختار"، کتاب الشہادات، باب القبول وعدمہ، ج۸، ص۲۲۹، وغیرہ.

10 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الشہادات، الباب الرابع فیمن تقبل شہادته ومن لاتقبل، الفصل الثانی، ج۳، ص۴۶۶.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۹ حمام میں برہنہ غسل کرنے والا، سودخوار اور جواری اور چوسر[1]، پچیسی[2] کھیلنے والا اگرچہ اس کے ساتھ جوا شامل نہ ہو یا شطرنج[3] کے ساتھ جوا کھیلنے والا یا اس کھیل میں نماز فوت کردینے والا یا شطرنج راستہ پر کھیلنے والا ان سب کی گواہی مقبول نہیں۔[4] (درمختار عالمگیری)

مسئلہ ۳۰ جوعبادتیں وقت معین میں فرض ہیں کہ وقت نکل جانے پر قضا ہوجاتی ہیں جیسے نماز روزہ اگر بغیر عذر شرعی ان کو وقت سے مؤخر کرے فاسق مردودالشہادۃ ہے اور جن کے لیے وقت معین نہیں جیسے زکوٰۃ اور حج ان میں اختلاف ہے تاخیر سے مردودالشہادۃ ہوتا ہے یا نہیں صحیح یہ ہے کہ نہیں ہوتا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۱ بلاعذر جمعہ ترک کرنے والا فاسق ہے یعنی محض اپنی کاہلی اور سستی سے جو ترک کرے اور اگر عذر کی وجہ سے نہیں پڑھا مثلاً بیمار ہے یا کسی تاویل کی بنا پر نہیں پڑھتا مثلاً یہ کہتا ہے کہ امام فاسق ہے اس وجہ سے نہیں پڑھتا ہوں تو یہ چھوڑنے والا فاسق نہیں۔[6] (عالمگیری) یہ عذر اُس وقت مسموع ہوگا[7] کہ ایک ہی جگہ جمعہ ہوتا ہو یا کئی جگہ جمعہ ہوتا ہے مگر سب امام اسی قسم کے ہوں۔

مسئلہ ۳۲ محض کاہلی اور سستی سے نماز یا جماعت ترک کرنے والا مردودالشہادۃ ہے اور اگر ترک جماعت کے لیے عذر ہو مثلاً امام فاسق ہے کہ اُس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور امام کو ہٹا بھی نہیں سکتا یا امام گمراہ بدعتی ہے اس وجہ سے اُس کے پیچھے نہیں پڑھتا گھر میں تنہا پڑھ لیتا ہے تو اس کی گواہی مقبول ہے۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳ فاسق نے توبہ کرلی تو جب تک اتنا زمانہ نہ گزر جائے کہ توبہ کے آثار اُس پر ظاہر ہوجائیں اُس وقت تک گواہی مقبول نہیں اور اس کے لیے کوئی مدت نہیں ہے بلکہ قاضی کی رائے پر ہے۔[9] (عالمگیری)

---

1 ...... ایک قسم کا کھیل۔ 2 ...... ایک قسم کا کھیل جو سات کوڑیوں سے کھیلا جاتا ہے۔

3 ...... ایک قسم کا کھیل جو ۶۴ چکور خانوں کی بساط پر دورنگ کے ۳۲ مہروں سے کھیلا جاتا ہے۔

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الشهادات، باب القبول وعدمه، ج۸، ص۲۳۰.

و"الفتاوی الهندية"، کتاب الشهادات، الباب الرابع فيمن تقبل شهادته ومن لا تقبل، الفصل الثاني، ج۳، ص۴٦٦.

5 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الشهادات، الباب الرابع فيمن تقبل شهادته ومن لا تقبل، الفصل الثاني، ج۳، ص۴٦٦.

6 ...... المرجع السابق.

7 ...... قبول ہوگا۔

8 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الشهادات، الباب الرابع فيمن تقبل شهادته ومن لا تقبل، الفصل الثاني، ج۳، ص۴٦٦.

9 ...... المرجع السابق، ص۴٦۸.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۴ جو شخص بزرگانِ دین، پیشوایانِ اسلام مثلاً صحابہ وتابعین رضی اللہ تعالٰی عنہم کو برے الفاظ سے علانیہ یاد کرتا ہو اُس کی گواہی مقبول نہیں۔ اُنھیں بزرگانِ دین سلف صالحین میں امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ بھی ہیں مثلاً روافض[1] کہ صحابۂ کرام کی شان میں دشنام بکتے ہیں[2] اور غیر مقلدین[3] کہ ائمہ مجتہدین خصوصاً امام اعظم کی شان میں سب وشتم[4] وبیہودہ گوئی کرتے ہیں۔[5] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۳۵ جو شخص حقیر وذلیل افعال کرتا ہو اُس کی شہادت مقبول نہیں جیسے راستہ پر پیشاب کرنا۔ راستہ پر کوئی چیز کھانا۔ بازار میں لوگوں کے سامنے کھانا۔ صرف پاجامہ یا تہبند پہن کر بغیر کرتہ پہنے یا بغیر چادر اوڑھے گزرگاہ عام پر چلنا۔ لوگوں کے سامنے پاؤں دراز کر کے بیٹھنا۔ ننگے سر ہو جانا جہاں اس کو خفیف و بے ادبی وقلت حیا تصور کیا جاتا ہو۔[6] (عالمگیری، ہدایہ، فتح)

مسئلہ ۳۶ دو شخصوں نے یہ گواہی دی کہ ہمارے باپ نے فلاں شخص کو وصی مقرر کیا ہے اگر یہ شخص مدعی[7] ہو تو گواہی مقبول ہے۔ اور منکر ہو تو مقبول نہیں کیوں کہ قبول وصیت پر قاضی کسی کو مجبور نہیں کرسکتا۔ اسی طرح میت کے دائن[8] یا مدیون[9] یا موصےٰ لہ[10] نے گواہی دی کہ میت نے فلاں شخص کو وصی بنایا ہے تو ان کی گواہیاں بھی مقبول ہیں۔[11] (ہدایہ)

مسئلہ ۳۷ دو شخصوں نے یہ گواہی دی کہ ہمارا باپ پردیس چلا گیا ہے اُس نے فلاں شخص کو اپنا قرضہ اور دَین وصول کرنے کے لیے وکیل کیا ہے یہ گواہی مقبول نہیں وہ شخص ثالث وکالت کا مدعی ہو یا منکر دونوں کا ایک حکم ہے۔ اور اگر ان کا باپ

---

1 ......رافضی کی جمع، تفصیل کے لیے دیکھئے بہار شریعت، ج۱، ص۲۰۵۔
2 ......بیہودہ بکتے ہیں۔
3 ......تفصیل کے لیے دیکھئے بہار شریعت، ج۱، ص۲۳۵۔
4 ......گالی گلوچ، لعن طعن۔
5 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الشهادات، الباب الرابع فيمن تقبل شهادته ومن لا تقبل، الفصل الثاني، ج۳، ص٤٦٨، وغيره.
6 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الشهادات، الباب الرابع فيمن تقبل شهادته ومن لا تقبل، الفصل الثاني، ج۳، ص٤٦٨.
و"الهداية"، كتاب الشهادات، باب من تقبل شهادته ومن لا تقبل، ج۲، ص۱۲۳.
و"فتح القدير"، كتاب الشهادات، باب من تقبل شهادته ومن لا تقبل، ج٦، ص٤٨٥، ٤٨٦.
7 ......دعوی کرنے والا۔
8 ......جس نے میت کو قرض دیا ہے۔
9 ......مقروض۔
10 ......میت نے جس کے لیے وصیت کی ہے۔
11 ......"الهداية"، كتاب الشهادات، باب من تقبل شهادته ومن لا تقبل، ج۲، ص۱۲٤.

www.dawateislami.net

یہیں موجود ہو تو دعویٰ ہی مسموع نہیں شہادت کس بات کی ہوگی۔ وکیل کے بیٹے پوتے یا باپ دادا نے وکالت کی گواہی دی نامقبول ہے۔[1] (ہدایہ، فتح، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۸ دو شخص کسی امانت کے امین ہیں اُنھوں نے گواہی دی کہ یہ امانت اُس کی مِلک ہے جس نے ان کے پاس رکھی ہے گواہی مقبول ہے اور اگر یہ گواہی دیتے ہیں کہ یہ شخص جو اس چیز کا دعویٰ کرتا ہے اس نے خود اقرار کیا ہے کہ امانت رکھنے والے کی مِلک ہے تو گواہی مقبول نہیں مگر جب کہ ان دونوں نے امانت اُس شخص کو واپس دے دی ہو جس نے رکھی تھی۔[2] (فتح القدیر)

مسئلہ ۳۹ دو مرتہن یہ گواہی دیتے ہیں کہ مرہون شے[3] اُس کی مِلک ہے جو دعویٰ کرتا ہے گواہی مقبول ہے اور اُس چیز کے ہلاک ہونے کے بعد یہ گواہی دیں تو نامقبول ہے مگر ان دونوں کے ذمہ اُس چیز کا تاوان لازم ہو گیا یعنی مدعی[4] کو اُس کی قیمت ادا کریں کہ ان دونوں نے غصب کا خود اقرار کرلیا اور اگر مرتہن یہ گواہی دیں کہ خود مدعی نے مِلک راہن[5] کا اقرار کیا تھا تو مقبول نہیں اگرچہ مرہون ہلاک ہو چکا ہو۔ ہاں اگر راہن کو واپس کرنے کے بعد یہ گواہی دیں تو مقبول ہے۔ ایک شخص نے مرتہن پر دعویٰ کیا کہ مرہون چیز میری ہے اور مرتہن منکر ہے اور راہن نے گواہی دی تو قبول نہیں مگر راہن پر تاوان لازم ہے۔[6] (فتح القدیر)

مسئلہ ۴۰ غاصب نے[7] شہادت دی کہ مغصوب چیز[8] مدعی کی ہے مقبول نہیں مگر جب کہ جس سے غصب کی تھی اُس کو واپس دینے کے بعد گواہی دی تو قبول ہے اور اگر غاصب کے ہاتھ میں چیز ہلاک ہو گئی پھر مدعی کے حق میں شہادت دی تو مقبول نہیں۔[9] (فتح القدیر)

مسئلہ ۴۱ مستقرض (قرض لینے والے) نے گواہی دی کہ چیز مدعی کی ہے تو گواہی مقبول نہیں چیز واپس کر چکا ہو یا

---

1 ......"الهداية"، كتاب الشهادات، باب من تقبل شهادته ومن لا تقبل، ج٢، ص١٢٥.
و"فتح القدير"، كتاب الشهادات، باب من تقبل شهادته ومن لا تقبل شهادته، ج٦، ص٤٩٤، ٤٩٥.
و"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الشهادات، باب القبول وعدمه، ج٨، ص٢٣٢.

2 ......"فتح القدير"، كتاب الشهادات، باب من تقبل شهادته ومن لا تقبل شهادته، ج٦، ص٤٩٤، ٤٩٥.

3 ......گروی رکھی گئی چیز۔ 4 ......دعویٰ کرنے والا۔ 5 ......گروی رکھنے والے کی ملکیت۔

6 ......"فتح القدير"، كتاب الشهادات، باب من تقبل شهادته ومن لا تقبل، ج٦، ص٤٩٤.

7 ......ناجائز قبضہ کرنے والے نے۔ 8 ......وہ چیز جس پر ناجائز قبضہ کیا گیا ہو۔

9 ......"فتح القدير"، كتاب الشهادات، باب من تقبل شهادته ومن لا تقبل، ج٦، ص٤٩٤.

www.dawateislami.net

نہیں۔ بیع فاسد کے ساتھ چیز خریدی اور قبضہ کر چکا مشتری گواہی دیتا ہے کہ مدعی کی مِلک ہے مقبول نہیں۔ اور اگر قاضی نے اس بیع کو توڑ دیا یا خود بائع و مشتری نے اپنی رضامندی سے توڑ دیا اور چیز ابھی مشتری کے پاس ہے اور مشتری نے مدعی کے حق میں گواہی دی مقبول نہیں۔ اور اگر مبیع بائع کو واپس کر دینے کے بعد مدعی کے حق میں گواہی دیتا ہے قبول ہے۔ [1] (فتح القدیر)

مسئلہ ۴۲ مشتری نے جو چیز خریدی ہے اُس کے متعلق گواہی دیتا ہے کہ مدعی کی مِلک ہے اگرچہ بیع کا اقالہ ہو چکا ہو یا عیب کی وجہ سے بغیر قضائے قاضی [2] واپس ہو چکی ہو گواہی مقبول نہیں۔ یوہیں بائع نے بیع کے بعد یہ گواہی دی کہ مبیع مِلک مدعی ہے یہ مقبول نہیں۔ اگر بیع کو اس طرح پر رد کیا گیا ہو جو فسخ [3] قرار پائے تو گواہی مقبول ہے۔ [4] (فتح)

مسئلہ ۴۳ مدیون کی یہ گواہی کہ دَین جو اس پر تھا وہ اس مدعی کا ہے مقبول نہیں اگرچہ دَین ادا کر چکا ہو۔ مستاجر [5] نے گواہی دی کہ مکان جو میرے کرایہ میں ہے مدعی کی مِلک ہے اور مدعی یہ کہتا ہے کہ میرے حکم سے یہ مکان مدعی علیہ نے اسے کرایہ پر دیا تھا یہ گواہی مقبول نہیں۔ اور اگر مدعی یہ کہتا ہے کہ بغیر میرے حکم کے دیا گیا تو مقبول ہے اور جو شخص بغیر کرایہ مکان میں رہتا ہے اُس کی گواہی مدعی کے موافق و مخالف دونوں مقبول۔ [6] (فتح)

مسئلہ ۴۴ ایک شخص کو وکیل بالخصومۃ کیا [7] اُس نے قاضی کے علاوہ کسی دوسرے شخص کے پاس مقدمہ پیش کیا پھر موکل نے وکیل کو معزول کر کے قاضی کے پاس پیش کیا۔ وکیل نے گواہی دی یہ مقبول ہے۔ اور اگر قاضی کے پاس وکیل نے مقدمہ پیش کر دیا اس کے بعد وکیل کو معزول کیا تو گواہی مقبول نہیں۔ [8] (فتح القدیر)

مسئلہ ۴۵ وصی کو قاضی نے معزول کر کے دوسرا وصی اُس کے قائم مقام مقرر کیا یا ورثہ بالغ ہو گئے اب وہ وصی یہ گواہی دیتا ہے کہ میت کا فلاں شخص پر دَین ہے یہ گواہی نامقبول اور معزولی سے قبل کی گواہی تو بدرجۂ اولیٰ نامقبول ہے۔ [9] (درمختار)

مسئلہ ۴۶ جو شخص کسی معاملہ میں خصم [10] ہو چکا اُس معاملہ میں اُسکی گواہی مقبول نہیں اور جو ابھی تک خصم نہیں ہوا

---

1 ......"فتح القدير"، كتاب الشهادات، باب من تقبل شهادته ومن لا تقبل، ج٦، ص٤٩٤.

2 ......قاضی کے فیصلہ کے بغیر۔ 3 ......ختم کرنا۔

4 ......"فتح القدير"، كتاب الشهادات، باب من تقبل شهادته ومن لا تقبل، ج٦، ص٤٩٤.

5 ......کرائے پر لینے والا، کرایہ دار۔

6 ......"فتح القدير"، كتاب الشهادات، باب من تقبل شهادته ومن لا تقبل، ج٦، ص٤٩٤.

7 ......مقدمے کا وکیل بنایا۔

8 ......"فتح القدير"، كتاب الشهادات، باب من تقبل شهادته ومن لا تقبل، ج٦، ص٤٩٤.

9 ......"الدرالمختار"، كتاب الشهادات، باب القبول وعدمه، ج٨، ص٢٣٢.

10 ......مدمقابل، حریف۔

www.dawateislami.net

ہے مگر قریب ہونے کے ہے اُس کی گواہی مقبول ہے پہلے کی مثال وصی ہے دوسرے کی مثال وکیل بالخصومۃ ہے جس نے قاضی کے یہاں دعویٰ نہیں کیا اور معزول ہوگیا۔[1] (تبیین)

مسئلہ ۴۷ وکیل بالخصومۃ نے قاضی کے یہاں ایک ہزار روپے کا دعویٰ کیا اس کے بعد موکل نے اُسے معزول کردیا اس کے بعد وکیل نے موکل کے لیے یہ گواہی دی کہ اس کی فلاں شخص کے ذمہ سو اشرفیاں ہیں یہ گواہی مقبول ہے کہ یہ دوسرا دعویٰ ہے جس میں یہ شخص وکیل نہ تھا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۴۸ دو شخصوں نے میت کے ذمہ دَین کا دعویٰ کیا ان کی گواہی دو شخصوں نے دی پھر ان دونوں گواہوں نے اُسی میت پر اپنے دَین کا دعویٰ کیا اور ان مدعیوں نے ان کے موافق شہادت دی سب کی گواہیاں مقبول ہیں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۴۹ دو شخصوں نے گواہی دی کہ میت نے فلاں اور فلاں کے لیے ایک ہزار کی وصیت کی ہے اور ان دونوں نے بھی اُن گواہوں کے لیے یہی شہادت دی کہ میت نے اُن کے لیے ہزار کی وصیت کی ہے تو ان میں کسی کی گواہی مقبول نہیں۔ اور اگر عین کی وصیت کا دعویٰ ہو اور گواہوں نے شہادت دی کہ میت نے اس چیز کی وصیت فلاں وفلاں کے لیے کی ہے اور ان دونوں نے گواہوں کے لیے ایک دوسری معین چیز کی وصیت کرنے کی شہادت دی تو سب گواہیاں مقبول ہیں۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۰ میت نے دو شخصوں کو وصی کیا ان دونوں نے ایک وارث بالغ کے حق میں شہادت ایک اجنبی کے مقابل میں دی اور جس مال کے متعلق شہادت دی وہ میت کا ترکہ[5] نہیں ہے یہ گواہی مقبول ہے اور اگر میت کا ترکہ ہے تو گواہی مقبول نہیں اور اگر نابالغ وارث کے حق میں شہادت ہو تو مطلقاً مقبول نہیں میت کا ترکہ ہو یا نہ ہو۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۵۱ جرح مُجَرَّد (یعنی جس سے محض گواہ کا فسق بیان کرنا مقصود ہو، حق اللہ یا حق العبد کا ثابت کرنا مقصود نہ ہو) اس پر گواہی نہیں ہوسکتی مثلاً اس کی گواہی کہ یہ گواہ فاسق ہیں یا زانی یا سود خوار یا شرابی ہیں یا انھوں نے خود اقرار کیا ہے کہ جھوٹی گواہی دی ہے یا شہادت سے رجوع کرنے کا انھوں نے اقرار کیا ہے یا اقرار کیا ہے کہ اجرت لے کر یہ گواہی دی ہے یا یہ اقرار کیا

---

1 ...... "تبيين الحقائق"، كتاب الديات، باب القسامة، ج٧، ص٣٦٠.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الشهادات، باب القبول وعدمه، ج٨، ص٢٣٢.

3 ...... المرجع السابق، ص٢٣٤.

4 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الشهادات، باب القبول وعدمه، ج٨، ص٢٣٤.

5 ...... وہ مال واسباب جو میت چھوڑ جائے۔

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الشهادات، باب القبول وعدمه، ج٨، ص٢٣٥.

www.dawateislami.net

ہے کہ مدعی کا یہ دعویٰ غلط ہے یا یہ کہ اس واقعہ کے ہم لوگ شاہد نہ تھے ان امور پر شہادت کو نہ قاضی سُنے گا اور نہ اس کے متعلق کوئی حکم دے گا۔[1] (ہدایہ، فتح القدیر)

مسئلہ ۵۲ مدعی علیہ[2] نے گواہوں سے ثابت کیا کہ گواہوں نے اجرت لے کر گواہی دی ہے مدعی[3] نے ہمارے سامنے اجرت دی ہے یہ گواہی بھی مقبول نہیں کہ یہ بھی جرح مجرد ہے اور مدعی کا اجرت دینا اگرچہ امر زائد ہے مگر مدعی کا اس کے متعلق کوئی دعویٰ نہیں ہے کہ اس پر شہادت لی جائے۔[4] (بحرالرائق)

مسئلہ ۵۳ جرح مُجَرَّد پر گواہی مقبول نہ ہونا اُس صورت میں ہے جب دربار قاضی میں یہ شہادت گزرے اور مخفی طور پر مدعیٰ علیہ نے قاضی کے سامنے اُن کا فاسق ہونا بیان کیا اور طلب کرنے پر اُس نے گواہ پیش کردیے تو یہ شہادت مقبول ہوگی یعنی گواہوں کی گواہی رد کردے گا اگرچہ اُن کی عدالت ثابت ہو کہ جرح تعدیل[5] پر مقدم ہے۔[6] (بحر)

مسئلہ ۵۴ فسق کے علاوہ اگر گواہوں پر اور کسی قسم کا طعن کیا اور اس کی شہادت پیش کردی مثلاً گواہ مدعی کا شریک ہے یا مدعی کا بیٹا یا باپ ہے یا احدالزوجین[7] ہے یا اُس کا مملوک[8] ہے یا حقیر و ذلیل افعال کرتا ہے اس قسم کی شہادت مقبول ہے۔[9] (بحر)

مسئلہ ۵۵ جس شخص کے فسق سے عام طور پر لوگوں کو ضرر پہنچتا ہے مثلاً لوگوں کو گالیاں دیتا ہے یا اپنے ہاتھ سے مسلمانوں کو ایذا پہنچاتا ہے اس کے متعلق گواہی دینا جائز ہے تاکہ حکومت کی طرف سے ایسے شریر سے نجات کی کوئی صورت تجویز ہو اور حقیقۃً یہ شہادت نہیں ہے۔[10] (بحر)

مسئلہ ۵۶ جرح اگر مجرد نہ ہو بلکہ اُس کے ساتھ کسی حق کا تعلق ہو اس پر شہادت ہوسکتی ہے مثلاً مدعیٰ علیہ نے گواہوں پر دعویٰ کیا کہ میں نے ان کو کچھ روپے اس لیے دیے تھے کہ اس جھوٹے مقدمہ میں شہادت نہ دیں اور انھوں نے گواہی دے دی لہٰذا

---

1 ...... "فتح القدير"، كتاب الشهادات، باب من تقبل شهادته ومن لاتقبل، ج٦، ص٤٩٥.
و"الهداية"، كتاب الشهادات، باب من تقبل شهادته ومن لاتقبل، ج٢، ص١٢٥.

2 ...... جس پر دعویٰ کیا جائے۔ 3 ...... دعویٰ کرنے والا۔

4 ...... "البحرالرائق"، كتاب الشهادات، باب من تقبل شهادته ومن لا تقبل، ج٧، ص١٦٦.

5 ...... یعنی گواہوں کا عادل ہونا، قابل شہادت ہونا۔

6 ...... "البحرالرائق"، كتاب الشهادات، باب من تقبل شهادته ومن لاتقبل، ج٧، ص١٦٩.

7 ...... یعنی میاں بیوی میں سے کوئی ایک۔ 8 ...... غلام۔

9 ...... "البحرالرائق"، كتاب الشهادات، باب من تقبل شهادته ومن لاتقبل، ج٧، ص١٧٠.

10 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

میرے روپے واپس ملنے چاہیے یا یہ دعویٰ کیا کہ مدعی کے پاس میرا مال تھا اُس نے وہ مال گواہوں کو اس لیے دے دیا کہ وہ میرے خلاف مدعی کے حق میں گواہی دیں میرا وہ مال ان گواہوں سے دلایا جائے یا کسی اجنبی نے گواہوں پر دعویٰ کیا کہ ان لوگوں کو میں نے اتنے روپے دیے تھے کہ فلاں کے خلاف گواہی نہ دیں میرے روپے واپس دلائے جائیں اور یہ بات مدعیٰ علیہ نے گواہوں سے ثابت کردی یا انھوں نے خود اقرار کرلیا یا قسم سے انکار کیا وہ مال ان گواہوں سے دلایا جائے گا اور اسی ضمن میں ان کے فسق کا بھی حکم ہوگا۔ اور جو گواہی یہ دے چکے ہیں رد ہوجائے گی۔ اور اگر مدعیٰ علیہ نے محض اتنی بات کہی کہ میں نے ان کو اس لیے روپے دیے تھے کہ گواہی نہ دیں اور مال کا مطالبہ نہیں کرتا تو اس پر شہادت نہیں لی جائے گی کہ یہ جرح مجرد ہے۔[1] (ہدایہ، فتح القدیر، بحر)

مسئلہ ۵۷ مدعی نے اقرار کیا ہے کہ گواہوں کو اس نے اجرت دی ہے یا اقرار کیا ہے کہ وہ فاسق ہیں، یا اقرار کیا ہے کہ اُنہوں نے جھوٹی گواہی دی ہے اس پر شہادت ہوسکتی ہے۔[2] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۵۸ گواہوں پر یہ دعویٰ کہ انھوں نے چوری کی ہے یا شراب پی ہے یا زنا کیا ہے اس پر شہادت لی جائے گی کہ یہ جرح مجرد نہیں اس کے ساتھ حق اللہ کا تعلق ہے یعنی اگر ثبوت ہوگا تو حد قائم ہوگی اور اسی کے ساتھ وہ گواہی جو دے چکے ہیں رد کردی جائے گی۔[3] (فتح القدیر)

مسئلہ ۵۹ گواہ نے گواہی دی اور ابھی وہیں قاضی کے پاس موجود ہے باہر نہیں گیا ہے اور کہتا ہے کہ گواہی میں مجھ سے کچھ غلطی ہوگئی اس کہنے سے اُس کی گواہی باطل نہ ہوگی بلکہ اگر وہ عادل ہے تو گواہی مقبول ہے غلطی اگر اس قسم کی ہے جس سے شہادت میں کوئی فرق نہیں آتا یعنی جس چیز کے متعلق شہادت ہے اُس میں کچھ کمی بیشی نہیں ہوتی مثلاً یہ لفظ بھول گیا تھا کہ میں گواہی دیتا ہوں تو باہر سے آکر بھی یہ کہہ سکتا ہے اس کی وجہ سے متہم نہیں کیا جاسکتا اور وہ غلطی جس سے فرق پیدا ہوتا ہے اُس کی دو صورتیں ہیں جو کچھ پہلے کہا تھا اُس سے اب زائد بتاتا ہے یا کم کہتا ہے مثلاً پہلے بیان میں ایک ہزار کہا تھا اب ڈیڑھ ہزار کہتا ہے یا پانسو اگر کمی بتاتا ہے یعنی جتنا پہلے کہا تھا اب اُس سے کم کہتا ہے یعنی مدعی کے مدعیٰ علیہ کے ذمہ پانسو ہیں اس صورت میں حکم یہ ہے کہ کم کرنے کے بعد جو کچھ بچے اُس کا فیصلہ ہوگا اور زیادہ بتاتا ہو یعنی کہتا ہے بجائے ڈیڑھ ہزار کے میری زبان سے ہزار نکل

---

1 ......"فتح القدير"، كتاب الشهادات، باب من تقبل شهادته ومن لاتقبل، ج٦، ص٤٩٥.
و"الهداية"، كتاب الشهادات، باب من تقبل شهادته ومن لا تقبل، ج٢، ص١٢٥.
و"البحرالرائق"، كتاب الشهادات، باب من تقبل شهادته ومن لاتقبل، ج٧، ص١٧١.

2 ......"الهداية"، كتاب الشهادات، باب من تقبل شهادته ومن لا تقبل، ج٢، ص١٢٥.
و"الدرالمختار"، كتاب الشهادات، باب القبول وعدمه، ج٨، ص٢٣٧.

3 ......"فتح القدير"، كتاب الشهادات، باب من تقبل شهادته ومن لاتقبل، ج٦، ص٤٩٦.

www.dawateislami.net

گیا اس کی دوصورتیں ہیں۔ مدعی کا دعویٰ ڈیڑھ ہزار کا ہے یا ہزار کا اگر مدعی کا دعویٰ ڈیڑھ ہزار کا ہے تو یہ زیادت مقبول ہے ورنہ نہیں۔[1] (فتح، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۰ حدود یا نسب میں غلطی کی مثلاً شرقی حد کی جگہ غربی بول گیا یا محمد بن عمر بن علی کی جگہ محمد بن علی بن عمر کہہ دیا اور اُسی مجلس میں اس غلطی کی تصحیح کردی تو گواہی معتبر ہوجائے گی۔[2] (ہدایہ)

مسئلہ ۶۱ شہادت قاصرہ جس میں بعض ضروری باتیں ذکر کرنے سے رہ گئیں اس کی تکمیل دوسرے نے کردی یہ گواہی معتبر ہے مثلاً ایک مکان کے متعلق گواہی گزری کہ یہ مدعی کی مِلک ہے مگر گواہوں نے یہ نہیں بتایا کہ وہ مکان اس وقت مدعیٰ علیہ کے قبضہ میں ہے مدعی نے دوسرے گواہوں سے مدعیٰ علیہ کا قبضہ ثابت کردیا گواہی معتبر ہوگئی۔ یا گواہوں نے ایک محدود شے میں مِلک کی شہادت دی اور حدود ذکر نہیں کیے، دوسرے گواہوں سے حدود ثابت کیے گواہی معتبر ہوگئی۔ یا ایک شخص کے مقابل میں نام ونسب کے ساتھ شہادت دی اور مدعیٰ علیہ کو پہچانا نہیں دوسرے گواہوں سے یہ ثابت کیا کہ جس کا یہ نام ونسب ہے وہ یہ شخص ہے گواہی معتبر ہوگئی۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۶۲ ایک گواہ نے گواہی دی باقی گواہ یوں گواہی دیتے ہیں کہ جو اُس کی گواہی ہے وہی ہماری شہادت ہے یہ مقبول نہیں بلکہ اُن کو بھی وہ باتیں کہنی ہوں گی جن کی گواہی دینا چاہتے ہیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۶۳ نفی کی گواہی نہیں ہوتی یعنی مثلاً یہ گواہی دی کہ اس نے بیع نہیں کی ہے یا اقرار نہیں کیا ہے ایسی چیزوں کو گواہوں سے نہیں ثابت کرسکتے۔ نفی صورۃً ہو یا معنًی دونوں کا ایک حکم ہے مثلاً وہ نہیں تھا یا غائب تھا کہ دونوں کا حاصل ایک ہے۔ گواہ کو یقینی طور پر نفی کا علم ہو یا نہ ہو بہرحال گواہی نہیں دے سکتا مثلاً گواہوں نے یہ گواہی دی کہ زید نے عمرو کے ہاتھ یہ چیز بیع کی ہے اب یہ گواہی نہیں دی جاسکتی کہ زید تو وہاں تھا ہی نہیں ہاں اگر نفی متواتر ہو سب لوگ جانتے ہوں کہ وہ اُس جگہ یا اُس وقت موجود نہ تھا تو نفی کی گواہی صحیح ہے کہ دعویٰ ہی مسموع نہ ہوگا۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ......"فتح القدير"، كتاب الشهادات، باب من تقبل شهادته ومن لاتقبل، ج٦، ص٤٩٧.

و"الدرالمختار"، كتاب الشهادات، باب القبول وعدمه، ج٨، ص٢٣٧.

2 ......"الهداية"، كتاب الشهادات، باب من تقبل شهادته ومن لا تقبل، ج٢، ص١٢٥.

3 ......"الدرالمختار"، كتاب الشهادات، باب القبول وعدمه، ج٨، ص٢٤٤.

4 ......المرجع السابق.

5 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، باب القبول وعدمه، ج٨، ص٢٤٤.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۶۴: شہادت کا جب ایک جز باطل ہوگیا تو کل شہادت باطل ہوگئی یہ نہیں کہ ایک جز صحیح ہو اور ایک جز باطل مگر بعض صورتیں ایسی ہیں کہ ایک جز صحیح اور ایک جز باطل مثلاً ایک غلام مشترک ہے اُس کا مالک ایک مسلم اور ایک نصرانی ہے، دو نصرانیوں نے شہادت دی کہ ان دونوں نے غلام کو آزاد کر دیا نصرانی کے خلاف میں گواہی صحیح ہے یعنی اس کا حصہ آزاد اور مسلمان کا حصہ آزاد نہ ہوگا۔[1] (درمختار)

شہادت میں اختلاف کا بیان

اختلاف شہادت کے مسائل کی بنا چند اصول پر ہے:

(۱) حقوق العباد میں شہادت کے لیے دعویٰ ضروری ہے یعنی جس بات پر گواہی گزری مدعی[2] نے اُس کا دعویٰ نہیں کیا ہے یہ گواہی معتبر نہیں کہ حق العبد کا فیصلہ[3] بغیر مطالبہ نہیں کیا جا سکتا اور یہاں مطالبہ نہیں اور حقوق اللہ میں دعوے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہر شخص کے ذمہ اس کا اثبات ہے گویا دعویٰ موجود ہے۔

(۲) گواہوں نے اُس سے زیادہ بیان کیا جتنا مدعی دعویٰ کرتا ہے تو گواہی باطل ہے اور کم بیان کیا تو مقبول ہے اور اُتنے ہی کا فیصلہ ہوگا جتنا گواہوں نے بیان کیا۔

(۳) مِلک مطلق مِلک مقید سے زیادہ ہے کہ وہ اصل سے ثابت ہوتی ہے اور مقید وقت سبب سے معتبر ہوگی۔

(۴) دونوں شہادتوں میں لفظاً و معنےً ہر طرح اتفاق ہونا ضروری ہے اور شہادت و دعویٰ میں باعتبار معنے متفق ہونا ضرور ہے لفظ کے مختلف ہونے کا اعتبار نہیں۔[4] (درر)

مسئلہ ۱: مدعی نے مِلک مطلق کا دعویٰ کیا یعنی کہتا ہے کہ یہ چیز میری ہے یہ نہیں بتاتا کہ کس سبب سے ہے مثلاً خریدی ہے یا کسی نے ہبہ کی ہے[5] اور گواہوں نے مِلک مقید بیان کی یعنی سبب مِلک کا اظہار کیا مثلاً مدعی نے خریدی ہے یہ گواہی

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الشهادات،باب القبول وعدمه،ج۸،ص۲٤٤.

2 ......دعوی کرنے والا۔

3 ......بندے کے حق کا فیصلہ۔

4 ......"دررالحكام" شرح "غرر الأحكام"،باب الاختلاف في الشهادة،الجزء الثاني،ص۳۸٤.

5 ......یعنی بطور تحفہ دی ہے۔

www.dawateislami.net

مقبول ہے اوراس کا عکس ہو یعنی مدعی نے مِلک مقید کا دعویٰ کیا اور گواہوں نے مِلک مطلق بیان کی یہ گواہی مقبول نہیں بشرطیکہ مدعی نے یہ بیان کیا کہ میں نے فلاں شخص سے خریدی ہے اور بائع کو اس طرح بیان کردے کہ اُس کی شناخت ہو جائے اور خریدنے کے ساتھ قبضہ کا ذکر نہ کرے۔ اور اگر دعوے میں بائع کا ذکر نہیں یا یہ کہ میں نے ایک شخص سے خریدی ہے یا یہ کہ میں نے عبداللہ سے خریدی ہے یا خریدنے کے ساتھ دعوے میں قبضہ کا بھی ذکر ہے اور گواہوں نے ان صورتوں میں مِلک مطلق کی شہادت دی تو مقبول ہے۔[1] (درمختار، بحرالرائق)

مسئلہ ۲ یہ اختلاف اُس وقت معتبر ہے جب اُس شے کے لیے متعدد اسباب ہوں اور اگر ایک ہی سبب ہو مثلاً مدعی نے دعویٰ کیا کہ یہ میری عورت ہے میں نے اس سے نکاح کیا ہے گواہوں نے بیان کیا کہ اُس کی منکوحہ ہے شہادت مقبول ہے۔[2] (بحر)

مسئلہ ۳ مدعی نے اپنی مِلک کا سبب میراث بتایا کہ وراثۃً میں اس کا مالک ہوں یا مدعی نے کہا کہ یہ جانور میرے گھر کا بچہ ہے اور گواہوں نے مِلک مطلق کی شہادت دی یہ گواہی مقبول ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۴ ودیعت[4] کا دعویٰ کیا کہ میں نے یہ چیز فلاں کے پاس ودیعت رکھی ہے گواہوں نے بیان کیا کہ مدعی علیہ[5] نے ہمارے سامنے اقرار کیا ہے کہ یہ چیز میرے پاس فلاں کی امانت ہے۔ یوہیں غصب یا عاریت کا دعویٰ کیا اور گواہوں نے مدعی علیہ کے اقرار کی شہادت دی یا نکاح کا دعویٰ کیا اور گواہوں نے اقرار نکاح کی گواہی دی یا دَین کا دعویٰ کیا اور گواہی یہ دی کہ مدعی علیہ نے اپنے ذمہ اُس کے مال کا اقرار کیا ہے یا قرض کا دعویٰ ہے اور گواہی یہ ہوئی کہ اپنے ذمہ مال کا اقرار کیا ہے اور سبب کچھ نہیں بیان کیا ان سب صورتوں میں گواہی مقبول ہے۔ بیع کا دعویٰ کیا اور اقرار بیع کی شہادت گزری گواہی مقبول ہے۔ دعویٰ یہ ہے کہ میرے دس من گیہوں فلاں شخص پر بیع سلم کی رو سے واجب ہیں اور گواہوں نے یہ بیان کیا کہ مدعیٰ علیہ نے اپنے ذمہ دس من گیہوں کا اقرار کیا ہے یہ گواہی مقبول نہیں۔[6] (بحرالرائق)

---

1. ......"الدرالمختار"،کتاب الشهادات،باب الاختلاف فی الشهادة...إلخ،ج۸،ص۲٤۷.
   و"البحرالرائق"،کتاب الشهادات،باب الاختلاف فی الشهادة،ج۷،ص۱۷٤ـ۱۷۵.
2. ......"البحرالرائق"،کتاب الشهادات،باب الاختلاف فی الشهادة،ج۷،ص۱۸۰.
3. ......"الدرالمختار"،کتاب الشهادات،باب الاختلاف فی الشهادة...إلخ،ج۸،ص۲٤۸.
4. ......امانت۔
5. ......جس پر دعویٰ کیا گیا ہے۔
6. ......"البحرالرائق"،کتاب الشهادات،باب الاختلاف فی الشهادة،ج۷،ص۱۸۳.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۵ دونوں گواہوں کے بیان میں لفظاً و معنےً اتفاق ہو اس کا مطلب یہ ہے کہ دونوں لفظوں کے ایک معنے ہوں یہ نہ ہو کہ ہر لفظ کے جدا جدا معنے ہوں اور ایک دوسرے میں داخل ہوں مثلاً ایک نے کہا دو روپے دوسرے نے کہا چار روپے یہ اختلاف ہو گیا کہ دو اور چار کے الگ الگ معنے ہیں یہ نہیں کہا جائے گا کہ چار میں دو بھی ہیں لہٰذا دو روپے پر دونوں گواہوں کا اتفاق ہو گیا۔ اور اگر لفظ دو ہیں مگر دونوں کے معنی ایک ہیں تو یہ اختلاف نہیں مثلاً ایک نے کہا ہبہ دوسرے نے کہا عطیہ یا ایک نے کہا نکاح دوسرے نے کہا تزویج یہ اختلاف نہیں اور گواہی معتبر ہے۔[1] (بحر، درمختار)

مسئلہ ۶ ایک گواہ نے دو ہزار روپے بتائے دوسرے نے ایک ہزار یا ایک نے دوسو دوسرے نے ایک سو یا ایک نے کہا ایک طلاق یا دو طلاق دوسرے نے کہا تین طلاقیں دیں یہ گواہیاں رد کر دی جائیں گی کہ دونوں میں اختلاف ہو گیا یا ایک نے کہا مدعیٰ علیہ نے غصب کیا دوسرے نے کہا غصب کا اقرار کیا یا ایک نے کہا قتل کیا دوسرے نے کہا قتل کا اقرار کیا دونوں نامقبول ہیں۔ اور اگر دونوں اقرار کی شہادت دیتے قبول ہوتی۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۷ جب قول و فعل کا اجتماع ہو گا یعنی ایک گواہ نے قول بیان کیا دوسرے نے فعل تو گواہی مقبول نہ ہو گی مثلاً ایک نے کہا غصب کیا دوسرے نے کہا غصب کا اقرار کیا دوسری مثال یہ ہے کہ مدعی نے ایک شخص پر ہزار روپے کا دعویٰ کیا ایک گواہ نے مدعی کا دینا بیان کیا دوسرے نے مدعی علیہ کا اقرار کرنا بیان کیا یہ نامقبول ہے البتہ جس مقام پر قول و فعل دونوں لفظ میں متحد ہوں مثلاً ایک نے بیع[3] یا قرض یا طلاق یا عتاق کی[4] شہادت دی دوسرے نے ان کے اقرار کی شہادت دی کہ ان سب میں دونوں کے لیے ایک لفظ ہے یعنی یہ لفظ کہ میں نے طلاق دی طلاق دینا بھی ہے اور اقرار بھی اسی طرح سب میں لہٰذا فعل و قول کا اختلاف ان میں معتبر نہیں دونوں گواہیاں مقبول ہیں۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۸ ایک نے گواہی دی کہ تلوار سے قتل کیا دوسرے نے بتایا کہ چھری سے یہ گواہی مقبول نہیں۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۹ ایک نے گواہی دی ایک ہزار کی دوسرے نے ایک ہزار اور ایک سو کی اور مدعی کا دعویٰ گیارہ سو کا ہو تو ایک ہزار کی گواہی مقبول ہے کہ دونوں اس میں متفق ہیں اور اگر دعویٰ صرف ہزار کا ہے تو نہیں مگر جب کہ مدعی کہہ دے کہ تھا تو ایک ہزار

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الشھادات، باب الاختلاف فی الشھادة... إلخ، ج۸، ص۲۴۸.
و"البحرالرائق"، کتاب الشھادات، باب الاختلاف فی الشھادة، ج۷، ص۱۸۴.
2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الشھادات، باب الاختلاف فی الشھادة... إلخ، ج۸، ص۲۴۸.
3 ...... تجارت، خرید و فروخت۔　4 ...... غلام آزاد کرنے کی۔
5 ...... "الدرالمختار"، کتاب الشھادات، باب الاختلاف فی الشھادة... إلخ، ج۸، ص۲۴۹.
6 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

ایک سو مگر ایک سو اُس نے دیدیا یا میں نے معاف کردیا جس کا علم اس گواہ کو نہیں تو اب قبول ہے۔[1] (درمختار) اور اگر گواہ نے ایک ہزار ایک سو کی جگہ گیارہ سو کہا تو اختلاف ہو گیا کہ لفظاً دونوں مختلف ہیں۔

مسئلہ ۱۰ ایک گواہ نے دو معین چیز کی شہادت دی اور دوسرے نے ان میں سے ایک معین کی تو جس ایک معین پر دونوں کا اتفاق ہوا اس کے متعلق گواہی مقبول ہے۔ اور اگر عقد میں یہی صورت ہو مثلاً ایک نے کہا یہ دونوں چیزیں مدعی نے خریدی ہیں اور ایک نے ایک معین کی نسبت کہا کہ یہ خریدی ہے تو گواہی مقبول نہیں یا ثمن میں اختلاف ہوا ایک کہتا ہے ایک ہزار میں خریدی ہے دوسرا ایک ہزار ایک سو بتاتا ہے تو عقد ثابت نہ ہوگا کہ مبیع یا ثمن کے مختلف ہونے سے عقد مختلف ہو جاتا ہے اور عقد کے دعوے میں ثمن کا ذکر کرنا ضروری ہے کیونکہ بغیر ثمن کے بیع نہیں ہوسکتی ہاں اگر گواہ یہ کہیں کہ بائع نے اقرار کیا ہے کہ مشتری نے یہ چیز خریدی اور ثمن ادا کر دیا ہے تو مقدار ثمن کے ذکر کی حاجت نہیں کیونکہ اس صورت میں فیصلہ کا تعلق عقد سے نہیں ہے بلکہ مشتری کے لیے مِلک ثابت کرنا ہے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۱ مدعی نے پانسو کا دعویٰ کیا اور گواہوں نے ایک ہزار کی شہادت دی مدعی نے بیان کیا کہ تھا تو ایک ہزار مگر پانسو مجھے وصول ہو گئے فوراً کہا ہو یا کچھ دیر کے بعد گواہی مقبول ہے اور اگر یہ کہا کہ مدعیٰ علیہ کے ذمہ پانسو ہی تھے تو شہادت باطل ہے۔[3] (خانیہ)

مسئلہ ۱۲ راہن[4] نے دعویٰ کیا اور گواہوں نے زرِ رہن[5] میں اختلاف کیا ایک نے ایک ہزار بتایا دوسرے نے ایک ہزار ایک سو اور راہن زائد کا مدعی ہے یا کم کا، بہرحال شہادت معتبر نہیں کہ مقصود اثبات عقد ہے۔ اور اگر مرتہن[6] مدعی ہو اور گواہوں میں اختلاف ہو اور مرتہن زائد کا مدعی ہو تو گواہی معتبر ہے یعنی ایک ہزار کی رقم پر دونوں کا اتفاق ہے اسی کا فیصلہ ہو جائے گا۔ اور اگر مرتہن نے کم یعنی ایک ہزار ہی کا دعویٰ کیا ہے تو گواہی معتبر نہیں۔ خلع میں اگر عورت مدعی ہو اور گواہوں میں اختلاف ہو تو گواہی معتبر نہیں اور اگر شوہر مدعی ہو تو زیادت کی صورت میں معتبر ہے جیسا دَین کا حکم ہے۔[7] (درمختار)

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الشهادات، باب الاختلاف فی الشهادة...إلخ، ج٨، ص٢٤٩.

2 ......المرجع السابق.

3 ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب الشهادات، فصل الشهادة التی تخالف الاصل، ج٢، ص٣٠.

4 ......اپنی چیز گروی رکھنے والا۔ 5 ......وہ روپیہ جس کے لیے کوئی چیز رہن رکھی جائے۔ 6 ......جس کے پاس رہن رکھا جاتا ہے۔

7 ......"الدرالمختار"، کتاب الشهادات، باب الاختلاف فی الشهادة...إلخ، ج٨، ص٢٤٩-٢٥١.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۳ اجارہ کا دعویٰ ہے اور گواہوں کے بیان میں اجرت کی مقدار میں اسی قسم کا اختلاف ہوا اس کی چار صورتیں ہیں۔ مستاجر[1] مدعی ہے یا موجر[2]۔ ابتدائے مدت اجارہ میں دعویٰ ہے یا ختم مدت کے بعد۔ اگر ابتدائے مدت میں دعویٰ ہوا ہے گواہی مقبول نہیں کہ اس صورت میں مقصود اثبات عقد ہے اور زمانۂ اجارہ ختم ہونے کے بعد دعویٰ ہوا ہے اور موجر مدعی ہے تو گواہی مقبول ہے اور مستاجر مدعی ہے مقبول نہیں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۴ نکاح کا دعویٰ ہے اور گواہوں نے مقدار مہر میں اسی قسم کا اختلاف کیا تو نکاح ثابت ہو جائے گا اور کم مقدار مثلاً ایک ہزار مہر قرار پائے گا مرد مدعی ہو یا عورت۔ دعوے میں مہر کم بتایا ہو یا زیادہ سب کا ایک حکم ہے کیونکہ یہاں مال مقصود نہیں جو چیز مقصود ہے یعنی نکاح اُس میں دونوں متفق ہیں لہٰذا یہ اختلاف معتبر نہیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۵ میراث کا دعویٰ ہو مثلاً زید نے عمرو پر یہ دعویٰ کیا کہ فلاں چیز جو تمھارے پاس ہے یہ میرے باپ کی میراث ہے اس میں گواہوں کا مِلک مورث[5] ثابت کر دینا کافی نہیں ہے بلکہ یہ کہنا پڑے گا کہ وہ شخص مرا اور اس چیز کو ترکہ[6] میں چھوڑا، یا یہ کہنا ہوگا کہ وہ شخص مرتے وقت اس چیز کا مالک تھا یا یہ چیز موت کے وقت اُس کے قبضے میں یا اُس کے قائم مقام کے قبضے میں تھی مثلاً جب مرا تھا یہ چیز اُس کے مستاجر کے پاس یا مستعیر[7] یا امین یا غاصب[8] کے ہاتھ میں تھی کہ جب مورث کا قبضہ بوقت موت ثابت ہو گیا تو یہ قبضہ مالکانہ ہی قرار پائے گا کیونکہ موت کے وقت کا قبضہ قبضۂ ضمان ہے۔ اگر قبضۂ ضمان نہ ہوتا تو ظاہر کر دیتا اُس کا ظاہر نہ کرنا کہ یہ چیز فلاں کی میرے پاس امانت ہے قبضۂ ضمان کر دیتا ہے اور جب مورث کی مِلک ہوئی تو وارث کی طرف منتقل ہی ہوگی۔[9] (درمختار، بحر)

مسئلہ ۱۶ میراث کے دعوے میں گواہوں کو سبب وراثت بھی بیان کرنا ہوگا فقط اتنا کہنا کافی نہ ہوگا کہ یہ اُس کا وارث ہے بلکہ مثلاً یہ کہنا ہوگا کہ اُس کا بھائی ہے اور جب بھائی بتا چکا تو یہ بتانا بھی ہوگا کہ حقیقی بھائی ہے یا علاتی ہے یا اخیافی۔[10] (بحر)

---

1 ......اجرت پر لینے والا، ٹھیکیدار۔
2 ......اجرت پر دینے والا، ٹھیکے پر دینے والا۔
3 ......"الدرالمختار"، کتاب الشهادات، باب الاختلاف فی الشهادة...إلخ، ج۸، ص۲۵۱.
4 ......المرجع السابق.
5 ......وارث بنانے والے کی ملکیت۔
6 ......وہ مال جو میت چھوڑ جائے، میراث۔
7 ......عاریتاً لینے والا۔
8 ......ناجائز قبضہ کرنے والا۔
9 ......"الدرالمختار"، کتاب الشهادات، باب الاختلاف فی الشهادة...إلخ، ج۸، ص۲۵۲.
و"البحرالرائق"، کتاب الشهادات، باب الاختلاف فی الشهادة، ج۷، ص۱۹۹۔۲۰۰.
10 ......"البحرالرائق"، کتاب الشهادات، باب الاختلاف فی الشهادة، ج۷، ص۲۰۰.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۷ گواہ کو یہ بھی بتانا ہوگا کہ اس کے سوا میت کا کوئی وارث نہیں ہے یا یہ کہے کہ اس کے سوا کوئی دوسرا وارث میں نہیں جانتا اس کے بعد قاضی نسب نامہ[1] پوچھے گا تاکہ معلوم ہو سکے کوئی دوسرا وارث ہے یا نہیں۔[2] (بحر)

مسئلہ ۱۸ یہ بھی ضروری ہے کہ گواہوں نے میت کو پایا ہو اگر یہ بیان کیا کہ فلاں شخص مرگیا اور یہ مکان ترکہ میں چھوڑا اور خود ان گواہوں نے میت کو نہیں پایا ہے تو یہ گواہی باطل ہے۔ میت کا نام لینا ضرور نہیں اگر یہ کہہ دیا کہ اس مدعی کا باپ یا اس کا دادا جب بھی گواہی مقبول ہے۔[3] (درمختار، بحر)

مسئلہ ۱۹ گواہوں نے گواہی دی کہ یہ مرد اُس عورت کا جو مرگئی ہے شوہر ہے یا یہ عورت اُس مرد کی زوجہ ہے جو مر گیا اور ہمارے علم میں میت کا کوئی دوسرا وارث نہیں ہے عورت کے ترکہ سے[4] شوہر کو نصف دے دیا جائے اور شوہر کے ترکہ سے عورت کو چوتھائی دی جائے اور اگر گواہوں نے فقط اتنا ہی کہا ہے کہ یہ اُس کا شوہر ہے یا یہ اُس کی بی بی ہے تو یہ حصہ یعنی نصف و چہارم نہ دیا جائے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ میت کی اولاد ہو اور اس صورت میں زوج و زوجہ کو حصہ کم ملے گا لہٰذا ایک حد تک قاضی انتظار کرے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰ ایک شخص نے مکان کا دعویٰ کیا گواہوں نے یہ گواہی دی کہ ایک مہینہ ہوا مدعی کے قبضہ میں ہے یہ گواہی مقبول نہیں اور اگر یہ کہیں کہ مدعی کی مِلک میں ہے تو مقبول ہے یا کہہ دیں کہ مدعی سے مدعیٰ علیہ نے چھین لیا جب بھی مقبول۔[6] (ہدایہ) محصل یہ ہے کہ زمانۂ گذشتہ کی مِلک پر شہادت مقبول ہے اور زمانۂ گذشتہ میں زندہ کا قبضہ ثابت ہونا مِلک کے لیے کافی نہیں ہے اور موت کے وقت قبضہ ہونا دلیلِ مِلک[7] ہے۔

مسئلہ ۲۱ مدعیٰ علیہ نے خود مدعی کے قبضہ کا اقرار کیا یا اُس کا اقرار کرنا گواہوں سے ثابت ہوگیا تو چیز مدعی کو دلا دی

---

1 ......یعنی باپ دادا کا نام وغیرہ۔

2 ......"البحرالرائق"، کتاب الشھادات، باب الاختلاف فی الشھادۃ، ج۷، ص۲۰۰.

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الشھادات، باب الاختلاف فی الشھادۃ...إلخ، ج۸، ص۲۵۳.

و"البحرالرائق"، کتاب الشھادات، باب الاختلاف فی الشھادۃ، ج۷، ص۲۰۱.

4 ......یعنی مرحومہ بیوی کے چھوڑے ہوئے مال سے۔

5 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الشھادات، الباب السادس فی الشھادۃ فی المواریث، ج۳، ص۴۸۹.

6 ......"الھدایۃ"، کتاب الشھادات، فصل فی الشھادۃ علی الإرث، ج۲، ص۱۲۸.

7 ......ملکیت کی دلیل

www.dawateislami.net

جائے گی۔[1] (ہدایہ) مدعی علیہ[2] نے کہا کہ میں نے یہ چیز مدعی[3] سے چھینی ہے کیونکہ یہ میری مِلک ہے مدعی چھیننے سے انکار کرتا ہے تو اس کو نہیں ملے گی کہ اقرار کورد کردیا اور مدعی تصدیق کرتا ہو تو مدعی کو دلائی جائے گی اور قبضہ مدعی کا مانا جائے گا لہٰذا اُس کے مقابل میں جو شخص ہے وہ گواہ پیش کرے یا اس سے حلف لیا جائے۔[4] (بحر)

مسئلہ ۲۲ مدعی علیہ اقرار کرتا ہے کہ چیز مدعی کے ہاتھ میں ناحق طریقہ سے تھی یہ قبضۂ مدعی کا اقرار ہوگیا اور جائداد غیر منقولہ میں قبضۂ مدعی کے لیے اقرار مدعیٰ علیہ کافی نہیں بلکہ مدعی گواہوں سے ثابت کرے یا قاضی کو خود علم ہو۔[5] (بحر)

مسئلہ ۲۳ گواہوں کے بیانات میں اگر تاریخ و وقت کا اختلاف ہو جائے یا جگہ میں اختلاف ہو بعض صورتوں میں اختلاف کا لحاظ کر کے گواہی قبول نہیں کرتے اور بعض صورتوں میں اختلاف کا لحاظ نہیں کرتے گواہی قبول کرتے ہیں۔ بیع و شرا[6] وطلاق۔ عتق[7]۔ وکالت۔ وصیت۔ دَین۔ براءت[8]۔ کفالہ۔ حوالہ۔ قذف ان سب میں گواہی قبول ہے۔ اور جنایت۔ غصب۔ قتل۔ نکاح۔ رہن۔ ہبہ۔ صدقہ میں اختلاف ہوا تو گواہی مقبول نہیں۔ اس کا قاعدۂ کلیہ یہ ہے کہ جس چیز کی شہادت دی جاتی ہے وہ قول ہے یا فعل۔ اگر قول ہے جیسے بیع وطلاق وغیرہ ان میں وقت اور جگہ کا اختلاف معتبر نہیں یعنی گواہی مقبول ہے ہوسکتا ہے کہ وہ لفظ بار بار کہے گئے لہٰذا وقت اور جگہ کے بیان میں اختلاف پیدا ہوگیا اور اگر مشہود بہ[9] فعل ہے جیسے غصب و جنایت یا مشہود بہ قول ہے مگر اُس کی صحت کے لیے فعل شرط ہے جیسے نکاح کہ یہ ایجاب وقبول کا نام ہے جو قول ہے مگر گواہوں کا وہاں حاضر ہونا کہ یہ فعل ہے نکاح کے لیے شرط ہے یا وہ ایسا عقد ہو جس کی تمامیت[10] فعل سے ہو جیسے ہبہ ان میں گواہوں کا یہ اختلاف مضر[11] ہے گواہی معتبر نہیں۔[12] (بحرالرائق)

---

1 ......"الهداية"، كتاب الشهادات، فصل في الشهادة على الإرث، ج٢، ص١٢٨.

2 ......جس پر دعویٰ کیا جائے۔　3 ......دعویٰ کرنے والا۔

4 ......"البحرالرائق"، كتاب الشهادات، باب الاختلاف في الشهادة، ج٧، ص٢٠٢.

5 ......المرجع السابق.

6 ......خرید وفروخت۔　7 ......غلام آزاد کرنا۔

8 ......کسی کو دَین (قرض) سے بَری کرنا، قرض معاف کرنا۔

9 ......یعنی جس چیز کے متعلق گواہی دی۔　10 ......مکمل ہونا۔　11 ......نقصان دہ۔

12 ......"البحرالرائق"، كتاب الشهادات، باب الاختلاف في الشهادة، ج٧، ص١٩٠-١٩٢.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۴ ایک شخص نے گواہی دی کہ زید نے اپنی زوجہ کو ۱۰ ذی الحجہ کو مکہ میں طلاق دی اور دوسرے نے یہ گواہی دی کہ اُسی تاریخ میں بی بی کو زید نے کوفہ میں طلاق دی یہ گواہی باطل ہے کہ دونوں میں ایک یقیناً جھوٹا ہے اور اگر دونوں کی ایک تاریخ نہیں بلکہ دو تاریخیں ہیں اور دونوں میں اتنے دن کا فاصلہ ہے کہ زید وہاں پہنچ سکتا ہے تو گواہی جائز ہے۔ یوہیں اگر گواہوں نے دو مختلف بیبیوں کے نام لے کر طلاق دینا بیان کیا اور تاریخ ایک ہے مگر ایک کو مکہ میں طلاق دینا دوسری کو کوفہ میں اُسی تاریخ میں طلاق دینا بیان کیا یہ بھی مقبول نہیں۔[1] (بحر)

مسئلہ ۲۵ ایک زوجہ کے طلاق دینے کے گواہ پیش ہوئے کہ زید نے اپنی اس زوجہ کو مکہ میں فلاں تاریخ کو طلاق دی اور قاضی نے حکم طلاق دے دیا اس کے بعد دو گواہ دوسرے پیش ہوتے ہیں جو اُسی تاریخ میں زید کا دوسری زوجہ کو کوفہ میں طلاق دینا بیان کرتے ہیں ان گواہوں کی طرف قاضی التفات بھی نہ کرے گا۔[2] (بحرالرائق)

مسئلہ ۲۶ اولیائے مقتول نے گواہ پیش کیے کہ اُسی زخم سے مرا اور زخمی کرنے والے نے گواہ پیش کیے کہ زخم اچھا ہو گیا تھا یا دس روز کے بعد مرا اولیا کے گواہ کو ترجیح ہے۔[3] (درمختار، بحر)

مسئلہ ۲۷ وصی نے یتیم کا مال بیچا یتیم نے بالغ ہوکر یہ دعویٰ کیا کہ غبن (ٹوٹے) کے ساتھ مال بیع کیا گیا اور مشتری نے گواہ قائم کیے کہ واجبی قیمت پر فروخت کیا گیا غبن کے گواہ کو ترجیح ہوگی۔ مرد نے عورت سے خلع کیا اس کے بعد مرد نے گواہوں سے ثابت کیا کہ خلع کے وقت میں مجنون تھا اور عورت نے گواہ پیش کیے کہ عاقل تھا عورت کے گواہ مقبول ہیں۔ بائع نے گواہ پیش کیے کہ نابالغی میں اُس نے بیچا تھا اور مشتری نے ثابت کیا کہ وقتِ بیع بالغ تھا مشتری کے گواہ معتبر ہیں۔ ایک شخص نے وارث کے لیے اقرار کیا مقرلہ[4] یہ کہتا ہے کہ حالتِ صحت میں اقرار کیا تھا دیگر ورثہ[5] کہتے ہیں کہ مرض میں اقرار کیا تھا گواہ مقرلہ کے معتبر ہیں اور اُس کے پاس گواہ نہ ہوں تو ورثہ کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہے۔ بیع و صلح و اقرار میں اکراہ[6] اور غیر اکراہ دونوں قسم کے گواہ پیش ہوئے تو گواہ اکراہ اولے ہیں۔ بائع و مشتری[7] بیع کی صحت و فساد میں مختلف ہیں تو قول اُس کا معتبر ہے

---

1 ......"البحرالرائق"، كتاب الشهادات، باب الاختلاف في الشهادة، ج٧، ص١٩٢.

2 ......المرجع السابق.

3 ......"الدرالمختار"، كتاب الجنايات، ج١٠، ص١٧٨.

و"البحرالرائق"، كتاب الشهادات، باب الاختلاف في الشهادة، ج٧، ص١٩٢.

4 ......جس کے لیے اقرار کیا تھا۔

5 ......میت کے دوسرے وارث۔

6 ......زبردستی کرنا مراد اکراہ شرعی ہے۔

7 ......بیچنے والا اور خریدار۔

www.dawateislami.net

جو مدعی صحت ہے اور گواہ اُس کے معتبر ہیں جو مدعی فساد ہو۔[1] (بحر الرائق، منحۃ الخالق)

مسئلہ ۲۸ دو شخصوں نے شہادت دی کہ اس نے گائے چُرائی ہے مگر ایک نے اُس گائے کا رنگ سیاہ بتایا دوسرے نے سفید اور مدعی نے رنگ کے متعلق کچھ نہیں بیان کیا ہے تو گواہی مقبول ہے اور اگر مدعی نے کوئی رنگ متعین کر دیا ہے تو گواہی مقبول نہیں۔ اور اگر ایک گواہ نے گائے کہا دوسرے نے بیل تو مطلقاً گواہی مردود ہے۔ اور دعویٰ غصب کا ہو اور گواہوں نے رنگ کا اختلاف کیا تو شہادت مردود ہے۔[2] (ہدایہ، بحر)

مسئلہ ۲۹ زندہ آدمی کے دَین کی شہادت دی کہ اُس کے ذمہ اتنا دَین تھا گواہی مقبول ہے ہاں اگر مدعیٰ علیہ نے سوال کیا کہ بتاؤ اب بھی ہے یا نہیں گواہوں نے یہ کہا ہمیں یہ نہیں معلوم تو گواہی مقبول نہیں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۳۰ مدعی نے یہ دعویٰ کیا کہ یہ چیز میری مِلک تھی اور گواہوں نے بیان کیا کہ اُس کی مِلک ہے یہ گواہی مقبول نہیں۔ یوہیں اگر گواہوں نے بھی زمانۂ گذشتہ میں مِلک ہونا بتایا کہ اُس کی مِلک تھی جب بھی معتبر نہیں کہ مدعی کا یہ کہنا میری مِلک تھی بتاتا ہے کہ اب اُس کی مِلک نہیں ہے کیونکہ اگر اس وقت بھی اُس کی مِلک ہوتی تو یہ نہ کہتا کہ مِلک تھی۔ اور اگر مدعی نے دعویٰ کیا ہے کہ میری مِلک ہے اور گواہوں نے زمانۂ گذشتہ کی طرف نسبت کی تو مقبول ہے کیونکہ پہلے مِلک ہونا معلوم ہے اور اس وقت بھی اُسی کی مِلک ہے یہ گواہوں کو اسی بنا پر معلوم ہوا کہ وہی پہلی مِلک چلی آئی ہے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱ مدعی نے دعویٰ کیا کہ یہ مکان جس کے حدود دستاویز میں مکتوب ہیں[5] میرا ہے اور گواہوں نے یہ گواہی دی کہ وہ مکان جس کے حدود دستاویز میں لکھے ہیں مدعی کا ہے یہ دعویٰ اور شہادت دونوں صحیح ہیں اگرچہ حدود کو تفصیل کے ساتھ خود نہ بیان کیا ہو۔ یوہیں اگر یہ شہادت دی کہ جو مال اس دستاویز میں لکھا ہے وہ مدعی علیہ کے ذمہ ہے اور تفصیل نہیں بیان کی گواہی مقبول ہے۔ یوہیں مکان متنازع فیہ[6] کے متعلق گواہی دی کہ وہ مدعی کا ہے مگر اُس کے حدود نہیں بیان کئے اگر فریقین اس بات پر متفق ہیں کہ گواہ کی شہادت متنازع فیہ کے ہی متعلق ہے گواہی مقبول ہے۔[7] (ردالمحتار)

---

1 ......"البحرالرائق"، کتاب الشهادات، باب الاختلاف فی الشهادة، ج۷، ص۱۹۳.
و"منحة الخالق"، کتاب الشهادات، باب الاختلاف فی الشهادة، ج۷، ص۱۹۳۔۱۹٤.

2 ......"الهداية"، کتاب الشهادة، باب الاختلاف فی الشهادة، ج۲، ص۱۲۷.
و"البحرالرائق"، کتاب الشهادات، باب الاختلاف فی الشهادة، ج۷، ص۱۹٥.

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الشهادات، باب الاختلاف فی الشهادة، ج۸، ص۲٥٥.

4 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الشهادات، باب الاختلاف فی الشهادة، ج۸، ص۲٥٤.

5 ......یعنی تحریری ثبوت میں لکھے ہوئے ہیں۔

6 ......ایسا مکان جس کی ملکیت کے متعلق فریقین میں اختلاف ہو۔

7 ......"ردالمحتار"، کتاب الشهادات، باب الاختلاف فی الشهادة، ج۸، ص۲٥٦.

www.dawateislami.net

شہادۃ علی الشہادۃ کا بیان

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جو شخص اصل واقعہ کا شاہد ہے کسی وجہ سے اُس کی گواہی نہیں ہوسکتی مثلاً وہ سخت بیمار ہے کہ کچہری نہیں جا سکتا یا سفر میں گیا ہے ایسی صورتوں میں یہ ہوسکتا ہے کہ اپنی جگہ دوسرے کو کر دے اور یہ دوسرا جا کر گواہی دے گا اس کو شہادۃ علی الشہادۃ کہتے ہیں۔[1]

مسئلہ ۱: جملہ حقوق میں شہادۃ علی الشہادۃ جائز ہے مگر حدود وقصاص میں جائز نہیں یعنی اس کے ذریعہ سے ثبوت ہونے پر حد اور قصاص نہیں جاری کریں گے۔[2] (ہدایہ)

مسئلہ ۲: جو شخص واقعہ کا گواہ ہے وہ دوسرے کو مطلقاً گواہ بنا سکتا ہے یعنی اُسے عذر ہو یا نہ ہو گواہ بنانے میں مضایقہ نہیں[3] مگر اس کی گواہی قبول اُس وقت کی جائے گی جب اصل گواہ شہادت دینے سے معذور ہو اس کی چند صورتیں ہیں۔ اصل گواہ مرگیا یا ایسا بیمار ہے کہ کچہری حاضر نہیں ہوسکتا یا سفر میں گیا ہے یا اتنی دور پر ہے کہ مکان سے آئے اور گواہی دے کر رات تک گھر پہنچ جانا چاہے تو نہ پہنچے، یہ بھی اصلی گواہ کے عذر کے لیے کافی ہے یا وہ پردہ نشین عورت ہے کہ ایسی جگہ جانے کی اُس کی عادت نہیں جہاں اجانب سے اختلاط ہو[4]۔ اور اگر وہ اپنی ضرورت کے لیے کبھی کبھی نکلتی ہو یا غسل کے لیے حمام میں جاتی ہو جب بھی پردہ نشین ہی کہلائی گی، الغرض جب اصلی گواہ معذور ہو اُس وقت وہ شخص گواہی دے سکتا ہے جس کو اُس نے اپنا قائم مقام کیا ہے اگرچہ قائم مقام کرنے کے وقت معذور نہ ہو۔[5] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۳: شاہد فرع میں عدد بھی شرط ہے یعنی اصلی گواہ اپنے قائم مقام دو مردوں یا ایک مرد دو عورتوں کو مقرر کرے بلکہ عورت گواہ ہے اور وہ اپنی جگہ کسی کو گواہ کرنا چاہتی ہے تو اُسے بھی لازم ہے کہ دو مرد یا ایک مرد دو عورتیں اپنی جگہ مقرر کرے۔[6] (درمختار)

---

1 ......"الهداية"، كتاب الشهادات، باب الشهادة على الشهادة، ج۲، ص۱۲۹.

2 ......المرجع السابق.

3 ......حرج نہیں۔

4 ......غیر محرم لوگوں سے میل ملاپ ہو۔

5 ......"الدرالمختار"، كتاب الشهادات، باب الشهادة على الشهادة، ج۸، ص۲۵٦، وغيره.

6 ......"الدرالمختار"، كتاب الشهادات، باب الشهادة على الشهادة، ج۸، ص۲۵۷.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴ ایک شخص کی گواہی کے دو شاہد ہیں [1] مگران میں ایک ایسا ہے جو خود نفس واقعہ کا بھی شاہد ہے یعنی اس نے اپنی طرف سے بھی شہادت ادا کی اور شاہد اصل کی طرف سے بھی یہ گواہی مقبول نہیں۔ [2] (عالمگیری)

مسئلہ ۵ ایک اصلی گواہ ہے جو واقعہ کا شاہد ہے اور دو شخص دوسرے اصلی گواہ کے قائم مقام ہیں یوں تین شخصوں نے گواہی دی یہ مقبول ہے۔ اور اگر ایک اصلی گواہ نے دو شخصوں کو اپنی جگہ کیا دوسرے اصلی نے بھی اُنھیں دونوں کو اپنی جگہ پر کیا بلکہ فرض کرو بہت سے لوگ گواہ تھے اور سب نے انھیں دونوں کو اپنے اپنے قائم مقام کیا یہ درست ہے یعنی اِنھیں دونوں کی گواہی سب کی جگہ پر قرار پائے گی۔ [3] (عالمگیری)

مسئلہ ۶ گواہ بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ گواہ اصل کسی دوسرے شخص کو جس کو اپنے قائم مقام کرنا چاہتا ہے خطاب کر کے یہ کہے تم میری اس گواہی پر گواہ ہو جاؤ میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ مثلاً زید کے عمرو کے ذمہ اتنے روپے ہیں۔ یا یوں کہے میں گواہی دیتا ہوں کہ زید نے میرے سامنے یہ اقرار کیا ہے اور تم میری اس گواہی کے گواہ ہو جاؤ۔ غرض اصلی گواہ اس وقت اُس طرح گواہی دے گا جس طرح قاضی کے سامنے گواہی ہوتی ہے اور فرع کو [4] اس پر گواہ بنائے گا اور فرع اس کو قبول کرے بلکہ فرع نے سکوت کیا جب بھی شاہد کے قائم مقام ہو جائے گا اور اگر انکار کر دے گا کہہ دے گا کہ تمھاری جگہ گواہ ہونے کو مَیں قبول نہیں کرتا تو گواہی رد ہوگئی یعنی اب اُس کی جگہ گواہی نہیں دے سکتا۔ [5] (درمختار)

مسئلہ ۷ شاہد فرع قاضی کے پاس یوں گواہی دے گا میں گواہی دیتا ہوں کہ فلاں شخص نے مجھے اپنی فلاں گواہی پر گواہ بنایا تھا اور مجھ سے کہا تھا کہ تم میری اس شہادت پر گواہ ہو جاؤ۔ اور اس سے مختصر عبارت یہ ہے کہ اصل گواہ کہے تم میری اس گواہی پر گواہ ہو جاؤ اور فرع یہ کہے میں فلاں شخص کی اس شہادت کی شہادت دیتا ہوں۔ [6] (درمختار)

مسئلہ ۸ شاہد فرع کو معلوم ہے کہ اصلی گواہ عادل نہیں ہے بلکہ اگر اُس کا عادل ہونا کچھ معلوم نہ ہو تو اُس کی جگہ پر گواہی نہ دینا چاہیے۔ [7] (درمختار)

مسئلہ ۹ دوسرے کو اپنی جگہ گواہ بنانا چاہتا ہو تو یہ کرنا چاہیے کہ طالب ومطلوب [8] دونوں کو سامنے بلا کر شاہد فرع [9]

---

1 ......دو گواہ ہیں۔

2 ......"الفتاوی الهندية"،كتاب الشهادات،باب الحادی عشرفی الشهادة علی الشهادة،ج٣،ص٥٢٤.

3 ......المرجع السابق،ص٥٢٣،٥٢٤.

4 ......قائم مقام گواہ کو۔

5 ......"الدرالمختار"،كتاب الشهادات،باب الشهادة علی الشهادة،ج٨،ص٢٥٨.

6 ......المرجع السابق.

7 ......المرجع السابق،ص٢٥٩.

8 ......یعنی مدعی اور مدعیٰ علیہ۔

9 ......قائم مقام گواہ۔

www.dawateislami.net

کے سامنے دونوں کی طرف اشارہ کرکے شہادت دے مثلاً اس شخص نے اس شخص کے لیے اس چیز کا اقرار کیا ہے اور اگر طالب و مطلوب موجود نہ ہوں تو نام و نسب کے ساتھ شہادت دے یعنی فلاں بن فلاں بن فلاں اور شاہد فرع جب قاضی کے پاس شہادت دے تو شاہد اصل کا نام اور اُس کے باپ دادا کے نام ضرور ذکر کرے اور ذکر نہ کرے تو گواہی مقبول نہیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ گواہانِ فرع اگر اصلی گواہ کی تعدیل کریں[2] یہ درست ہے جس طرح دو گواہوں میں سے ایک دوسرے کی تعدیل کرسکتا ہے اور اگر فرع نے تعدیل نہیں کی تو قاضی خود نظر کرے اور دیکھے کہ عادل ہے یا نہیں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۱ چند امور ایسے ہیں جن کی وجہ سے فرع کی شہادت باطل ہوجاتی ہے۔

(۱) اصلی گواہ نے گواہی دینے سے منع کردیا۔(۲) اصلی گواہ خود قابل قبول شہادت نہ رہا مثلاً فاسق ہوگیا گونگا ہوگیا اندھا ہوگیا۔(۳) اصل گواہ نے شہادت سے انکار کردیا مثلاً ہم واقعہ کے گواہ نہیں یا ہم نے اُن لوگوں کو گواہ نہیں بنایا یا ہم نے گواہ بنایا مگر یہ ہماری غلطی ہے۔(۴) اگر اصول[4] خود قاضی کے پاس فیصلہ کے قبل حاضر ہوگئے تو فروع کی شہادت پر فیصلہ نہیں ہوگا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ شاہد اصل نے دوسروں کو اپنے قائم مقام گواہ کردیا اس کے بعد اصل ایسی حالت میں ہوگیا کہ اُس کی گواہی جائز نہیں اس کے بعد پھر ایسے حال میں ہوا کہ اب گواہی جائز ہے مثلاً فاسق ہوگیا تھا پھر تائب ہوگیا اس کے بعد فرع نے شہادت دی یہ گواہی جائز ہے۔ یوہیں اگر دونوں فرع ناقابل شہادت ہوگئے پھر قابل شہادت ہوگئے اور اب شہادت دی یہ بھی جائز ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ قاضی نے اگر فرع کی شہادت اس وجہ سے رد کی ہے کہ اصل متہم ہے تو نہ اصل کی قبول ہوگی نہ فرع کی اور اگر اس وجہ سے رد کی کہ فرع میں تہمت ہے تو اصل کی شہادت قبول ہوسکتی ہے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴ فروع[8] یہ کہتے ہیں اصول نے ہم کو فلاں بن فلاں پر شاہد کیا تھا ہم اس کی شہادت دیتے ہیں مگر ہم اُس کو پہچانتے نہیں اس صورت میں مدعی کے ذمہ یہ لازم ہے کہ گواہوں سے ثابت کرے کہ جس کے متعلق شہادت گزری ہے یہ شخص ہے۔[9] (عالمگیری) فرض کرو ایک عورت کے مقابل میں نام و نسب کے ساتھ گواہی گزری مگر گواہوں نے کہہ دیا ہم

---

1 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الشھادات، الباب الحادی عشر فی الشھادۃ علی الشھادۃ، ج۳، ص۵۲۴.

2 ......یعنی قائم مقام گواہ اصلی گواہ کا عادل و گواہی کے قابل ہونا بتائیں۔

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الشھادات، باب الشھادۃ علی الشھادۃ ج۸، ص۲۵۹.

4 ......یعنی اصلی گواہ۔

5 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الشھادات، الباب الحادی عشرفی الشھادۃ علی الشھادۃ، ج۳، ص۵۲۵.

6 ......المرجع السابق.

7 ......المرجع السابق۵۲۵، ۵۲۶.

8 ......قائم مقام گواہ۔

9 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الشھادات، الباب الحادی عشر فی الشھادۃ علی الشھادۃ، ج۳، ص۵۲۶.

www.dawateislami.net

اُس کو پہچانتے نہیں اور مدعی ایک عورت کو پیش کرتا ہے کہ یہ وہی عورت ہے بلکہ خود عورت بھی اقرار کرتی ہے کہ ہاں میں ہی وہ ہوں یہ کافی نہیں بلکہ مدعی کو گواہوں سے ثابت کرنا ہوگا کہ یہی وہ عورت ہے بلکہ اگر مدعیٰ علیہ یہ کہتا ہو کہ یہ نام ونسب دوسرے شخص کے بھی ہیں اُس سے قاضی ثبوت طلب کرے گا اگر ثبوت ہو جائے گا دعویٰ خارج۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۵ جس نے جھوٹی گواہی دی قاضی اُس کی تشہیر کرے گا یعنی جہاں کا وہ رہنے والا ہے اُس محلّہ میں ایسے وقت آدمی بھیجے گا کہ لوگ کثرت سے مجتمع ہوں وہ شخص قاضی کا یہ پیغام پہنچائے گا کہ ہم نے اسے جھوٹی گواہی دینے والا پایا تم لوگ اس سے بچو اور دوسرے لوگوں کو بھی اس سے پرہیز کرنے کو کہو۔[2] (ہدایہ)

مسئلہ ۱۶ جھوٹی گواہی کا ثبوت گواہوں سے نہیں ہوسکتا کیونکہ نفی کے متعلق گواہی نہیں ہوسکتی بلکہ اس کا ثبوت صرف گواہ کے اقرار سے ہوسکتا ہے خواہ اُس نے خود قاضی کے یہاں اقرار کیا ہو یا قاضی کے پاس اُس کے اقرار کے متعلق گواہ پیش ہوئے۔[3] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۱۷ اگر گواہی رد کردی گئی کسی تہمت کی وجہ سے یا اس وجہ سے کہ شہادت ودعوے میں مخالفت تھی یا اس وجہ سے کہ دونوں شہادتوں میں باہم مخالفت تھی اس کو جھوٹا گواہ قرار دیکر تعزیر نہیں کریں گے کیا معلوم کہ یہ جھوٹا ہے یا مدعی جھوٹا ہے یا اس کا ساتھی دوسرا گواہ جھوٹا ہے۔[4] (بحرالرائق)

مسئلہ ۱۸ اگر فاسق نے جھوٹی گواہی دی اور اُس کا جھوٹ ثابت ہوگیا پھر تائب ہوگیا تو اب اُس کی گواہی مقبول ہے کہ اس کا سبب فسق تھا وہ زائل ہوگیا اور اگر عادل یا مستور الحال نے جھوٹی گواہی دی پھر تائب ہوگیا تو بعد توبہ بھی اُس کی گواہی ہمیشہ کے لیے مردود ہے[5] مگر فتویٰ قول امام ابو یوسف پر ہے کہ اگر تائب ہو جائے اور قاضی کے نزدیک اُس کی گواہی قابلِ اطمینان ہو جائے تو اب مقبول ہے۔[6] (درمختار)

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الشھادات، باب الشھادة علی الشھادة، ج۸، ص ۲٦١ .

2 ......"الهداية"، کتاب الشھادات، باب الشھادة علی الشھادة، ج ۲، ص ١٣١ .

3 ......"الهداية"، کتاب الشھادات، باب الشھادة علی الشھادة، ج ۲، ص ١٣١ .

و"الدرالمختار"، کتاب الشھادات، باب الشھادة علی الشھادة، ج۸، ص ٢٦٣ .

4 ......"البحرالرائق"، کتاب الشھادات، باب الشھادة علی الشھادة، ج۷، ص ٢١٢ .

5 ......نامقبول ہے۔

6 ......"الدرالمختار"، کتاب الشھادات، باب الشھادة علی الشھادة، ج۸، ص ٢٦٢ .

www.dawateislami.net

گواہی سے رجوع کرنے کا بیان

گواہی سے رجوع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ خود کہے کہ میں نے اپنی شہادت سے رجوع کیا یا اس کے مثل دوسرے الفاظ کہے اور اگر گواہی سے انکار کرتا ہے کہتا ہے میں نے گواہی دی ہی نہیں تو اس کو رجوع نہیں کہیں گے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱: اگر فیصلہ سے قبل رجوع کیا ہے تو قاضی اس کی گواہی پر فیصلہ ہی نہیں کرے گا کیونکہ اس کے دونوں قول متناقض ہیں[2] کیا معلوم کونسا قول سچا ہے اور اس صورت میں گواہ پر تاوان واجب نہیں کہ اُس نے کسی کو نقصان نہیں پہنچایا ہے جس کا تاوان دے۔[3] (ہدایہ)

مسئلہ ۲: اگر فیصلہ کے بعد رجوع کیا تو جو فیصلہ ہو چکا وہ توڑا نہیں جائے گا بخلاف اُس صورت کے کہ گواہ کا غلام ہونا یا محدود فی القذف ہونا ثابت ہو جائے کہ یہ فیصلہ ہی صحیح نہیں ہوا اور اس صورت میں مدعی نے جو کچھ لیا ہے واپس کرے اور اس صورت میں گواہوں پر تاوان نہیں کہ یہ غلطی قاضی کی ہے کیونکہ ایسے لوگوں کی شہادت پر فیصلہ کیا جو قابلِ شہادت نہ تھے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۳: رجوع کے لیے شرط یہ ہے کہ مجلس قاضی میں رجوع کرے خواہ اُسی قاضی کی کچہری میں رجوع کرے جس کے یہاں شہادت دی ہے یا دوسرے قاضی کے یہاں لہٰذا اگر مدعیٰ علیہ جس کے خلاف اُس نے گواہی دی یہ دعویٰ کرتا ہے کہ گواہ نے غیر قاضی کے پاس رجوع کیا اور اس پر گواہ پیش کرنا چاہتا ہے یا اُس گواہ رجوع کرنے والے پر حلف دینا چاہتا ہے یہ قبول نہیں کیا جائے گا کہ اُس کا دعویٰ ہی غلط ہے۔ ہاں اگر یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اُس نے کسی قاضی کے پاس رجوع کیا ہے یا رجوع کا اقرار غیر قاضی کے پاس کیا ہے اور وہ کہتا ہے مجھے تاوان دلایا جائے کیونکہ اُس کی غلط گواہی سے میرے خلاف فیصلہ ہوا ہے اور رجوع یا اقرار رجوع پر گواہ پیش کرنا چاہتا ہے تو گواہ لیے جائیں گے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۴: فیصلہ کے بعد گواہوں نے رجوع کیا تو جس کے خلاف فیصلہ ہوا ہے گواہ اُس کو تاوان دیں کہ اُس کا جو کچھ نقصان ہوا ان گواہوں کی بدولت ہوا ہے مدعی سے وہ چیز نہیں لی جاسکتی کہ اُس کے موافق فیصلہ ہو چکا ان کے رجوع کرنے سے اُس پر اثر نہیں پڑتا۔[6] (ہدایہ وغیرہا)

---

1. ''الدرالمختار''، کتاب الشهادات، باب الرجوع عن الشهادة، ج۸، ص۲٦٤.
2. یعنی اس کے دونوں قول ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔
3. ''الهداية''، کتاب الرجوع عن الشهادة، ج۳، ص۱۳۲.
4. ''الدرالمختار''، کتاب الشهادات، باب الرجوع عن الشهادة، ج۸، ص۲٦٥.
5. المرجع السابق، ص۲٦٤.
6. ''الهداية''، کتاب الرجوع عن الشهادة، ج۲، ص۱۳۲، وغيرها.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۵ تاوان کے بارے میں اعتبار اُس کا ہوگا جو باقی رہ گیا ہو اُس کا اعتبار نہیں جو رجوع کر گیا مثلاً دو گواہ تھے ایک نے رجوع کیا نصف تاوان دے اور تین گواہ تھے ایک نے رجوع کیا کچھ تاوان نہیں کہ اب بھی دو باقی ہیں اور اگر ان میں سے پھر ایک رجوع کر گیا تو نصف تاوان دونوں سے لیا جائے گا اور تیسرا بھی رجوع کر گیا تو تینوں پر ایک ایک تہائی۔ ایک مرد، دو عورتیں گواہ تھیں ایک عورت نے رجوع کیا چوتھائی تاوان اس کے ذمہ ہے اور دونوں نے رجوع کیا تو دونوں پر نصف اور اگر ایک مرد، دس عورتیں گواہ تھیں ان میں آٹھ رجوع کر گئیں تو کچھ تاوان نہیں اور نویں بھی رجوع کر گئی تو اب ان نو پر ایک چوتھائی تاوان ہے اور سب رجوع کر گئے یعنی ایک مرد اور دسوں عورتیں تو چھٹا حصہ مرد اور باقی پانچ حصے دسوں عورتوں پر یعنی بارہ حصے تاوان کے ہوں گے ہر ایک عورت ایک ایک حصہ دے اور مرد، دو حصے۔ دو مرد اور ایک عورت نے گواہی دی تھی اور سب رجوع کر گئے تو عورت پر تاوان نہیں کہ ایک عورت گواہ ہی نہیں۔[1] (ہدایہ وغیرہا)

مسئلہ ۶ نکاح کی شہادت دی اس کی تین صورتیں ہیں مہر مثل کے ساتھ یا مہر مثل سے زاید یا کم کے ساتھ۔ اور تینوں صورتوں میں مدعی نکاح مرد ہے یا عورت یہ کل چھ صورتیں ہوئیں۔ مرد مدعی ہے جب تو رجوع کرنے کی تینوں صورتوں میں تاوان نہیں۔ اور عورت مدعی ہے اور مہر مثل سے زیادہ کے ساتھ نکاح ہونا گواہوں نے بیان کیا ہے تو جتنا مہر مثل سے زائد ہے وہ تاوان میں واجب ہے باقی دو صورتوں میں کچھ تاوان نہیں۔[2] (ہدایہ)

مسئلہ ۷ گواہوں نے عورت کے خلاف یہ گواہی دی کہ اس نے اپنے پورے مہر پر یا اُس کے جز پر قبضہ کرلیا پھر رجوع کیا تو تاوان دینا ہوگا۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۸ قبل دخول طلاق کی شہادت دی اور قاضی نے طلاق کا حکم دے دیا اس کے بعد گواہوں نے رجوع کیا تو نصف مہر کا تاوان دینا پڑے گا۔[4] (ہدایہ)

مسئلہ ۹ بیع کی گواہی دی پھر رجوع کر گئے اگر واجبی قیمت[5] پر بیع ہونا بتایا تو تاوان کچھ نہیں مدعی بائع ہو یا مشتری

---

1 ......"الھدایة"، کتاب الرجوع عن الشھادة، ج۲، ص۱۳۲، ۱۳۳، وغیرھا.

2 ......"الھدایة"، کتاب الرجوع عن الشھادة، ج۲، ص۱۳۳.

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الشھادات، باب الرجوع عن الشھادة، ج۸، ص۲۶۸.

4 ......"الھدایة"، کتاب الرجوع عن الشھادة، ج۲، ص۱۳۳.

5 ......رائج قیمت، لاگو قیمت۔

www.dawateislami.net

اور اصلی قیمت سے زیادہ پر بیع ہونا بتایا اور مدعی بائع ہے تو بقدر زیادتی تاوان واجب ہے اور بائع مدعی نہ ہو تو تاوان نہیں۔ اور واجبی قیمت سے کم کی شہادت دی پھر رجوع کیا تو واجبی قیمت سے جو کچھ کم ہے اُس کا تاوان دے یہ اُس صورت میں ہے کہ مدعی مشتری ہو اور بائع مدعی ہو تو کچھ نہیں۔[1] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۰ بیع کی شہادت دی اور اس کی بھی کہ مشتری نے بائع کو ثمن دے دیا اور رجوع کیا اگر ایک ہی شہادت میں بیع اور ادائے ثمن دونوں کی گواہی دی ہے کہ زید نے عمرو سے فلاں چیز اتنے میں خریدی اور ثمن ادا کر دیا اس صورت میں قیمت کا تاوان ہے یعنی اُس چیز کی واجبی قیمت[2] جو ہو وہ تاوان ہے اور اگر دونوں باتوں کی گواہی دو شہادتوں میں دی ہے تو ثمن کا تاوان ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۱ بائع کے خلاف یہ گواہی دی کہ اُس نے یہ چیز دو ہزار میں ایک سال کی میعاد پر بیچی ہے اور چیز کی واجبی قیمت ایک ہزار ہے اور گواہوں نے رجوع کیا تو بائع کو اختیار ہے گواہوں سے اس وقت کی قیمت کا تاوان لے یعنی ایک ہزار یا مشتری سے سال بھر بعد دو ہزار لے ان دونوں صورتوں میں جو صورت اختیار کرے گا دوسرا بری ہو جائے گا مگر گواہوں سے اُس نے ایک ہزار لے لیے تو گواہ مشتری سے ثمن یعنی دو ہزار وصول کریں گے اور اس میں سے ایک ہزار صدقہ کر دیں۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲ بیع بات اور بیع بالخیار دونوں کا ایک حکم ہے یعنی اگر گواہوں نے یہ شہادت دی کہ اس نے یہ چیز واجبی قیمت سے کم پر بیع کی ہے اور اس کو خیار ہے اگرچہ اب بھی مدت خیار باقی ہو اور فرض کرو قاضی نے فیصلہ بیع بالخیار کا کر دیا اور اندرون مدت بائع نے بیع کو فسخ نہیں کیا[5] اور گواہوں نے رجوع کیا تو تاوان واجب ہوگا۔ ہاں اگر اندرون مدت بائع نے بیع کو جائز کر دیا تو گواہوں سے ضمان ساقط ہو جائے گا۔[6] (ہدایہ، فتح القدیر)

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الشهادات، باب الرجوع عن الشهادة ج٨، ص٢٦٨، وغيره.

2 ......بازار میں رائج قیمت۔

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الشهادات، باب الرجوع عن الشهادة، ج٨، ص٢٦٩.

4 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الشهادات، باب الرجوع عن الشهادة، ج٨، ص٢٦٩.

5 ......ختم نہیں کیا۔

6 ......"الهداية"، کتاب الرجوع عن الشهادة، ج٢، ص١٣٣.

و"فتح القدير"، کتاب الرجوع عن الشهادة، ج٦، ٥٤٤، ٥٤٥.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۳ دو گواہوں نے قبل دخول[1] تین طلاق کی شہادت دی اور ایک گواہ نے ایک طلاق قبل دخول کی شہادت دی اور سب رجوع کر گئے تو تاوان اُن پر ہے جنھوں نے تین طلاق کی گواہی دی ہے اُس پر نہیں ہے جس نے ایک طلاق کی گواہی دی اور اگر وطی یا خلوت کے بعد طلاق کی شہادت دی پھر رجوع کیا تو کچھ تاوان واجب نہیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۴ دو گواہوں نے طلاق قبل الدخول کی شہادت دی اور دو نے دخول کی پھر یہ سب رجوع کر گئے دخول کے گواہوں پر مہر کے تین ربع[3] کا تاوان ہے اور طلاق کے گواہوں پر ایک ربع کا۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۵ اصلی گواہوں نے دوسرے لوگوں کو اپنے قائم مقام کیا تھا فروع نے رجوع کیا تو ان پر تاوان واجب ہے اور اگر فیصلہ کے بعد اصلی گواہوں نے یہ کہا کہ ہم نے فروع کو اپنی گواہی پر شاہد بنایا ہی نہ تھا یا ہم نے غلطی کی کہ ان کو گواہ بنایا تو اس صورت میں تاوان واجب نہیں نہ اصول پر نہ فروع پر۔ یوہیں اگر فروع نے یہ کہا کہ اصول نے جھوٹ کہا یا غلطی کی تو تاوان نہیں۔ اور اگر اصول و فروع سب رجوع کر گئے تو تاوان صرف فروع پر ہے اصول پر نہیں۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۱۶ تزکیہ کرنے والے[6] جنھوں نے گواہ کی تعدیل کی تھی یہ بتایا تھا کہ یہ قابل شہادت ہے رجوع کر گئے اگر علم تھا کہ یہ قابلِ شہادت نہیں ہے مثلاً غلام ہے اور تزکیہ کر دیا تو تاوان دینا ہوگا اور اگر دانستہ[7] نہیں کیا ہے بلکہ غلطی سے تزکیہ کر دیا تو تاوان نہیں۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۱۷ دو گواہوں نے تعلیق کی گواہی دی مثلاً شوہر نے یہ کہا ہے اگر تو اس گھر میں گئی تو تجھ کو طلاق ہے یا مولیٰ نے کہا اگر یہ کام کروں تو میرا غلام آزاد ہے اور دو گواہوں نے یہ شہادت دی کہ شرط پائی گئی لہٰذا بی بی کو طلاق کا اور غلام کو آزاد ہونے کا حکم ہو گیا پھر یہ سب گواہ رجوع کر گئے تو تعلیق کے گواہ کو تاوان دینا ہوگا غلام آزاد ہوا ہے تو اُس کی قیمت اور عورت کو طلاق کا حکم ہوا اور قبل دخول ہے تو نصف مہر تاوان دیں۔[9] (ہدایہ)

---

1 ......یعنی ہمبستری سے پہلے۔

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الشهادات، باب الرجوع عن الشهادة، ج۸، ص ۲۷۰.

3 ......تین چوتھائی۔

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الشهادات، باب الرجوع عن الشهادة، ج۸، ص ۲۷۰.

5 ......"الدرالمختار"، کتاب الشهادات، باب الرجوع عن الشهادة، ج۸، ص ۲۷۱.

6 ......گواہوں کے قابل شہادت ہونے کی تحقیق کرنے والے۔ 7 ......قصداً، جان بوجھ کر۔

8 ......"الدرالمختار"، کتاب الشهادات، باب الرجوع عن الشهادة، ج۸، ص ۲۷۱.

9 ......"الهداية"، کتاب الرجوع عن الشهادة، ج۲، ص ۱۳۴۔۱۳۵.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۸ دو گواہوں نے گواہی دی کہ مرد نے عورت کو طلاق سپرد کر دی اور دو نے یہ گواہی دی کہ عورت نے اپنے کو طلاق دے دی پھر یہ سب رجوع کر گئے تو تاوان اُن پر ہے جو طلاق دینے کے گواہ ہیں اُن پر نہیں جو سپرد کرنے کے گواہ ہیں۔ یوہیں شہود احصان [1] پر رجوع کرنے سے دیت واجب نہیں کہ رجم کی علت زنا ہے اور احصان محض شرط ہے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۹ عورت نے دعویٰ کیا کہ شوہر سے دس روپے ماہوار نفقہ پر میری مصالحت ہوگئی ہے شوہر کہتا ہے پانچ روپے ماہوار پر صلح ہوئی ہے عورت نے گواہوں سے دس روپے ماہوار پر صلح ہونا ثابت کیا اور قاضی نے فیصلہ دے دیا اس کے بعد گواہ رجوع کر گئے اگر عورت ایسی ہے کہ اس جیسی کا نفقہ دس روپے یا زیادہ ہونا چاہیے جب تو کچھ نہیں اور اگر ایسی نہیں ہے تو جو کچھ زیادہ اس گذشتہ زمانہ میں دیا گیا مثلاً پانچ روپے کی حیثیت تھی اور دلائے گئے دس روپے تو ماہوار پانچ روپے زیادہ دیے گئے لہٰذا فیصلہ کے بعد سے اب تک جو کچھ شوہر سے زیادہ لیا گیا ہے اُس کا تاوان گواہوں پر لازم ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰ قاضی نے شوہر پر دس روپے ماہوار نفقہ کے مقرر کر دیے ایک برس کے بعد عورت نے مطالبہ کیا کہ آج تک مجھ کو میرا نفقہ نہیں وصول ہوا ہے شوہر نے دو گواہ پیش کر دیے جنھوں نے شہادت دی کہ شوہر نے برابر ماہ بماہ نفقہ ادا کیا ہے قاضی نے اس گواہی کے موافق فیصلہ کر دیا پھر گواہ رجوع کر گئے اُن کو اس پوری مدت کے نفقہ کا تاوان دینا ہوگا۔ اولاد یا کسی محرم [4] کا نفقہ قاضی نے مقرر کر دیا اور اُس میں یہی صورت پیش آئی تو اُس کا بھی وہی حکم ہے۔[5] (عالمگیری)

وکالت کا بیان

انسان کو اللہ تعالیٰ نے مختلف طبائع عطا کیے ہیں کوئی قوی ہے اور کوئی کمزور بعض کم سمجھ ہیں اور بعض عقلمند ہر شخص میں خود ہی اپنے معاملات کو انجام دینے کی قابلیت نہیں نہ ہر شخص اپنے ہاتھ سے اپنے سب کام کرنے کے لیے طیار لہٰذا انسانی حاجت کا یہ تقاضا ہوا کہ وہ دوسروں سے اپنا کام کرائے۔ قرآن مجید نے بھی اس کے جواز کی طرف اشارہ کیا اللہ تعالیٰ نے اصحاب کہف کا قول ذکر فرمایا۔

﴿ فَابْعَثُوْۤا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖۤ اِلَى الْمَدِیْنَةِ فَلْیَنْظُرْ اَیُّهَاۤ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْیَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ ﴾[6]

---

1 ...... مرد یا عورت کا شادی ہونے کی گواہی دینے والے۔

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الشهادات، باب الرجوع عن الشهادة، ج۸، ص۲۸۲.

3 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الرجوع عن الشهادة، الباب الحادی عشر فی المتفرقات، ج۳، ص۵۵۷.

4 ...... ایسا قریبی رشتہ دار جس سے نکاح کرنا ہمیشہ کے لیے حرام ہو۔

5 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الرجوع عن الشهادة، الباب الحادی عشر فی المتفرقات، ج۳، ص۵۵۷.

6 ...... پ۱۵، الکهف: ۱۹.

www.dawateislami.net

''اپنے میں سے کسی کو یہ چاندی دے کر شہر میں بھیجو وہاں سے حلال کھانا دیکھ کر تمھارے پاس لائے۔''

خود حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعض امور میں لوگوں کو وکیل بنایا، حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قربانی کا جانور خریدنے کے لیے وکیل کیا۔[1] اور بعض صحابہ کو نکاح کا وکیل کیا وغیرہ وغیرہ۔ اور وکالت کے جواز پر اجماع امت بھی منعقد لہٰذا کتاب وسنت واجماع سے اس کا جواز ثابت۔ وکالت کے یہ معنیٰ ہیں کہ جو تصرف خود کرتا اُس میں دوسرے کو اپنے قائم مقام کر دینا۔[2]

مسئلہ ۱ یہ کہہ دیا کہ میں نے تجھے فلاں کام کرنے کا وکیل کیا یا میں یہ چاہتا ہوں کہ تم میری یہ چیز بیچ دو یا میری خوشی یہ ہے کہ تم یہ کام کر دو یہ سب صورتیں توکیل کی[3] ہیں۔ وکیل کا قبول کرنا صحت وکالت کے لیے ضروری نہیں یعنی اُس نے وکیل بنایا اور وکیل نے کچھ نہیں کہا یہ بھی نہیں کہ میں نے قبول کیا اور اُس کام کو کر دیا تو مؤکل پر لازم ہوگا۔ ہاں اگر وکیل نے رد کر دیا تو وکالت نہیں ہوئی فرض کرو ایک شخص نے کہا تھا کہ میری یہ چیز بیچ دو اُس نے انکار کر دیا اس کے بعد پھر بیع کر دی تو یہ بیع مؤکل پر لازم نہ ہوئی کہ یہ اُس کا وکیل نہیں بلکہ فضولی ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲ زید نے عمرو کو اپنی زوجہ کو طلاق دینے کے لیے وکیل کیا عمرو نے انکار کر دیا اب طلاق نہیں دے سکتا اور اگر خاموش رہا اور اُس کو طلاق دے دی تو طلاق ہوگئی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۳ یہ ضروری ہے کہ وہ تصرف جس میں وکیل بناتا ہے معلوم ہو اور اگر معلوم نہ ہو تو سب سے کم درجہ کا تصرف یعنی حفاظت کرنا اس کا کام ہوگا۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۴ اس کے لیے شرط یہ ہے کہ توکیل اُسی چیز میں ہوسکتی ہے جس کو مؤکل خود کر سکتا ہو اور اگر کسی خاص وجہ سے مؤکل کا تصرف ممتنع ہوگیا اور اصل میں جائز ہو تو کیل درست ہے مثلاً مُحرِم[7] نے شکار بیع کرنے کے لیے غیر محرم کو وکیل کیا۔[8] (درمختار)

---

1 ...... "سنن ابی داود"، کتاب البیوع، باب فی المضارب یخالف، الحدیث: ۳۳۸۶، ج۳، ص۳۵۰.

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الوکالۃ، ج۸، ص۲۷۳۔۲۷۶.

3 ...... وکیل بنانے کی۔

4 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الوکالۃ، الباب الاول فی بیان معناھا شرعاً... إلخ، ج۳، ص۵۶۰.

5 ...... المرجع السابق. 6 ...... المرجع السابق.

7 ...... حج وعمرہ کی نیت سے احرام باندھنے والا مُحرِم کہلاتا ہے۔

8 ...... "الدرالمختار"، کتاب الوکالۃ، ج۸، ص۲۷۶.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۵: مجنون یا لایعقل بچہ[1] نے وکیل بنایا یہ توکیل مطلقاً صحیح نہیں اور سمجھ وال بچہ نے وکیل کیا اس کی تین صورتیں ہیں۔(۱) اُس چیز کا وکیل کیا جس کو خود نہیں کرسکتا ہے مثلاً زوجہ کو طلاق دینا۔غلام کو آزاد کرنا۔ ہبہ کرنا۔صدقہ دینا یعنی ایسے تصرفات جن میں ضرر محض ہے ان میں توکیل صحیح نہیں۔(۲) اور اگر ایسے تصرفات میں وکیل کیا جو نفع محض ہیں یہ توکیل درست ہے مثلاً ہبہ قبول کرنا۔صدقہ قبول کرنا۔(۳) اور ایسے تصرفات میں وکیل کیا جن میں نفع وضرر دونوں ہوں جیسے بیع واجارہ وغیرہما اس میں ولی نے اجازت تجارت دی ہو تو توکیل صحیح ہے ورنہ ولی کی اجازت پر موقوف ہے اجازت دے گا صحیح ہوگی ورنہ باطل۔[2] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۶: مرتد نے کسی کو وکیل کیا یہ توکیل موقوف ہے اگر مسلمان ہوگیا نافذ ہے اور اگر قتل کیا گیا یا مرگیا یا دارالحرب میں چلا گیا توکیل باطل ہے اور اگر دارالحرب میں چلا گیا تھا پھر مسلمان ہوکر واپس ہوا اور قاضی نے اسکے دارالحرب چلے جانے کا حکم دے دیا تھا وہ توکیل باطل ہوچکی اور قاضی نے ابھی حکم نہیں دیا ہے کہ مسلمان ہوکر واپس آگیا توکیل باقی ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۷: مرتدہ عورت نے کسی کو وکیل بنایا یہ توکیل جائز ہے۔وکیل بنانے کے بعد معاذ اللہ مرتدہ ہوگئی یہ توکیل بدستور باقی ہے ہاں اگر مرتدہ عورت اپنے نکاح کا وکیل بنائے یہ توکیل باطل ہے اگر زمانۂ ارتداد میں[4] وکیل نے نکاح کر دیا یہ نکاح بھی باطل اور اگر مسلمان ہونے کے بعد وکیل نے اس کا نکاح کیا یہ نکاح صحیح ہے اور اگر وکیل نے اُس وقت نکاح کیا تھا جب وہ مسلمان تھی پھر معاذ اللہ مرتدہ ہوگئی پھر مسلمان ہوگئی اب وکیل نے اُس کا نکاح کیا یہ نکاح جائز نہیں ہے کہ توکیل باطل ہوگئی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۸: کافر کی کافر کے ذمہ شراب باقی ہے اُس نے مسلمان کو تقاضے کے لیے[6] وکیل کیا مسلمان کو ایسی وکالت قبول نہ کرنی چاہیے۔[7] (عالمگیری)

---

1 ......ناسمجھ بچہ۔

2 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الوكالة،الباب الاول فی بيان معناها شرعاً...إلخ،ج۳،ص ۵۶۱،وغیرہ.

3 ......المرجع السابق،ص ۵۶۱۔۵۶۲.

4 ......مرتد ہونے کے زمانے میں۔

5 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الوكالة،الباب الاول فی بيان معناها شرعاً...إلخ،ج۳،ص ۵۶۲.

6 ......مطالبے کے لیے، لینے کے لیے۔

7 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الوكالة،الباب الاول فی بيان معناها شرعاً...إلخ،ج۳،ص ۵۶۲.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۹ باپ نے نابالغ بچہ کے لیے کسی چیز کے خریدنے یا بیچنے کا کسی کو وکیل کیا یہ توکیل درست ہے باپ کے وصی کا بھی یہی حکم ہے کہ وہ بچے کے لیے چیز خریدنے یا بیچنے کا کسی کو وکیل بنا سکتا ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ توکیل کے لیے وکیل کا عاقل ہونا شرط ہے یعنی مجنون یا اتنا چھوٹا بچہ جو لا یعقل ہو وکیل نہیں ہوسکتا بلوغ اور حریت[2] اس کے لیے شرط نہیں یعنی نابالغ سمجھ وال کو اور غلام مجور[3] کو بھی وکیل بنا سکتے ہیں۔ وکیل نے بھنگ پی لی کہ عقل میں فتور[4] پیدا ہوگیا وہ اپنی وکالت پر نہ رہا یعنی اس حالت میں جو تصرف کرے گا وہ مؤکل پر نافذ نہیں ہوگا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱ وکیل کو علم ہوجانا صحت توکیل کے لیے شرط نہیں فرض کرو اُس نے کسی کو وکیل کردیا ہے اور اُس وقت وکیل کو خبر نہ ہوئی بعد کو وکیل نے معلوم کیا اور تصرف کیا یہ تصرف جائز ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ وکیل بنانے کے لیے وکیل کو علم ہوجانا اگرچہ شرط نہیں ہے مگر وہ وکیل اُس وقت ہوگا جب اُسے علم ہوجائے لہٰذا اگر غلام بیچنے یا زوجہ کو طلاق دینے کا وکیل کیا اور وکیل کو ابھی علم نہیں ہوا ہے بطور خود اُس وکیل نے غلام کو بیچ دیا یا اُس کی بی بی کو طلاق دے دی نہ بیع جائز ہوئی نہ طلاق۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ حقوق دو قسم ہیں حقوق العبد، حقوق اللہ۔

حقوق اللہ دو قسم ہیں۔ اُس میں دعویٰ شرط ہے یا نہیں۔ جن حقوق اللہ میں دعویٰ شرط ہے جیسے حد قذف، حد سرقہ ان کے اثبات کے لیے توکیل صحیح ہے۔ موکل موجود ہو یا غائب وکیل اس کا ثبوت پیش کرسکتا ہے اور ان کا استیفا یعنی قذف میں درّے لگانا یا چوری میں ہاتھ کاٹنا اس کے لیے موکل کی موجودگی ضروری ہے۔ اور جن حقوق اللہ میں دعوے شرط نہیں جیسے حد زنا، حد شرب خمر[8] ان کے اثبات یا استیفا کسی میں توکیل جائز نہیں۔

حقوق العباد بھی دو قسم ہیں شبہہ سے ساقط ہوتے ہیں یا نہیں۔ اگر ساقط ہوجائیں جیسے قصاص اسکے اثبات کی توکیل صحیح

1 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الوكالة، الباب الاول فى بيان معناها شرعاً...إلخ، ج۳، ص۵٦۲.

2 ......آزادی یعنی غلام نہ ہونا۔

3 ......ایسا غلام جسے آقا نے تجارت کرنے سے روک دیا ہو۔

4 ......نقص، خرابی، خلل۔

5 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الوكالة، الباب الاول فى بيان معناها شرعاً...إلخ، ج۳، ص۵٦۱.

6 ......المرجع السابق، ص۵٦۳. 7 ......المرجع السابق.

8 ......شراب پینے کی سزا۔

www.dawateislami.net

ہے اور استیفا کی توکیل یعنی قصاص جاری کرنے کا وکیل بنانا یہ اگر موکل یعنی ولی کی موجودگی میں ہو تو درست ہے ورنہ نہیں۔ اور حقوق العبد جوشبہہ سے ساقط نہیں ہوتے ان سب میں وکیل بالخصومۃ[1] بنانا درست ہے وہ حق از قبیل دَین ہو[2] یا عین[3]۔ تعزیر کے اثبات اور استیفا دونوں کے لیے وکیل بنانا جائز ہے موکل موجود ہو یا غائب۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: مباحات میں وکیل بنانا جائز نہیں جیسے جنگل کی لکڑی کاٹنا، گھاس کاٹنا، دریا یا کوئیں سے پانی بھرنا، جانور کا شکار کرنا، کان سے جواہر نکالنا جو کچھ ان سب میں حاصل ہوگا وہ سب وکیل کا ہے موکل اُس میں سے کسی شے کا حقدار نہیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: وکیل بالخصومۃ میں خصم[6] کا راضی ہونا شرط ہے یعنی بغیر اُس کی رضا مندی کے وکالت لازم نہیں اگر وہ رد کر دے گا تو وکالت رد ہو جائے گی خصم یہ کہہ سکتا ہے کہ وہ خود حاضر ہو کر جواب دے۔ خصم مدعی[7] ہو یا مدعیٰ علیہ[8] دونوں کا ایک حکم ہے اور اگر موکل بیمار ہو کہ پیدل کچہری نہ جاسکتا ہو یا سواری پر جانے میں مرض کا اضافہ ہو جاتا ہو یا موکل سفر میں ہو یا سفر کا ارادہ رکھتا ہو یا عورت پردہ نشین ہو یا عورت حیض و نفاس والی ہو اور حاکم مسجد میں اجلاس کرتا ہو یا کسی دوسرے حاکم نے اُسے قید کر دیا ہو یا اپنا دعویٰ اچھی طرح بیان نہ کرسکتا ہو ان سب نے وکیل کیا تو وکالت بغیر رضا مندی خصم لازم ہوگی۔[9] (درمختار)

مسئلہ ۱۶: مدعی مدعیٰ علیہ میں سے ایک معزز ہے دوسرا کم درجہ کا ہے وہ معزز مقدمہ کی پیروی کے لیے وکیل کرتا ہے یہ عذر نہیں اس کی وجہ سے وکالت لازم نہ ہوگی اُس کا فریق کہہ سکتا ہے کہ وہ خود کچہری میں حاضر ہو کر جواب دہی کرے۔[10] (درمختار)

مسئلہ ۱۷: خصم راضی ہوگیا تھا مگر ابھی دعوے کی سماعت نہیں ہوئی ہے اس رضا مندی کو واپس لے سکتا ہے اور دعوے کی سماعت کے بعد واپس نہیں لے سکتا۔[11] (درمختار)

---

1 ...... مقدمے کا وکیل۔ 2 ...... یعنی قرض کی قسم سے ہو۔ 3 ...... یعنی کوئی مخصوص چیز۔

4 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الوكالة، الباب الاول فی بیان معناها شرعاً... إلخ، ج٣، ص٥٦٣-٥٦٤.

5 ...... المرجع السابق، ص٥٦٤.

6 ...... مدمقابل۔ 7 ...... دعوی کرنے والا۔

8 ...... جس پر دعوی کیا جاتا ہے۔

9 ...... "الدرالمختار"، كتاب الوكالة، ج٨، ص٢٧٨.

10 ...... المرجع السابق، ص٢٧٩. 11 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۸ عقد دو قسم کے ہیں بعض وہ ہیں جن کی اضافت[1] موکل[2] کی طرف کرنا ضروری نہیں خود اپنی طرف بھی اضافت کرے جب بھی موکل ہی کے لیے ہو جیسے بیع اجارہ اور بعض وہ ہیں جن کی اضافت موکل کی طرف کرنا ضروری ہے اگر اپنی طرف اضافت کردے تو موکل کے لیے نہ ہو بلکہ وکیل ہی کے لیے ہو جیسے نکاح کہ اس میں موکل کا نام لینا ضروری ہے اگر یہ کہہ دے کہ میں نے تجھ سے نکاح کیا تو اسی کا نکاح ہوگا موکل کا نہیں ہوگا۔ قسم اوّل کے حقوق کا تعلق خود وکیل سے ہوگا موکل سے نہیں ہوگا مثلاً بائع کا وکیل ہے تو تسلیم مبیع[3] اور قبض ثمن[4] وکیل کرے گا اور مشتری کا وکیل ہے تو ثمن دینا اور مبیع لینا اسی کا کام ہے مبیع میں استحقاق ہوا[5] تو مشتری وکیل سے ثمن واپس لے گا وہ بائع سے لے گا اور مشتری کے وکیل نے خریدا ہے تو یہ وکیل ہی بائع سے ثمن واپس لے گا یہ کام موکل یعنی مشتری کا نہیں اور مبیع میں عیب ظاہر ہوا تو اس میں جو کچھ کرنا پڑے خصومت وغیرہ[6] وہ سب وکیل ہی کا کام ہے۔[7] (ہدایہ)

مسئلہ ۱۹ عقد کی اضافت اگر وکیل نے موکل کی طرف کردی مثلاً یہ کہا کہ یہ چیز تم سے فلاں شخص نے خریدی اس صورت میں عقد کے حقوق موکل سے متعلق ہوں گے۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۲۰ موکل نے یہ شرط کردی کہ عقد کے حقوق کا تعلق وکیل سے نہ ہوگا بلکہ مجھ سے ہوگا یہ شرط باطل ہے یعنی باوجود اس شرط کے بھی وکیل ہی سے تعلق ہوگا۔[9] (درمختار)

مسئلہ ۲۱ اس صورت میں حقوق کا تعلق اگرچہ وکیل سے ہے مگر ملک ابتدا ہی سے موکل کے لیے ہوتی ہے یہ نہیں کہ پہلے اُس چیز کا وکیل مالک ہو پھر اُس سے موکل کی طرف منتقل ہو لہٰذا غلام خریدنے کا اسے وکیل کیا تھا اس نے اپنے قریبی رشتہ دار کو جو غلام ہے خریدا آزاد نہیں ہوگا یا باندی[10] خریدنے کو کہا تھا اس نے اپنی زوجہ کو جو باندی ہے خریدا نکاح فاسد نہیں کہ وکیل ان کا مالک ہوا ہی نہیں اور موکل کے ذی رحم محرم کو خریدا آزاد ہو جائے گا اور موکل کی زوجہ کو خریدا نکاح فاسد ہو جائے گا۔[11] (درمختار)

---

1 ...... نسبت یعنی منسوب کرنا۔
2 ...... وکیل بنانے والا۔
3 ...... یعنی فروخت شدہ چیز خریدار کو دینا۔
4 ...... یعنی خریدار سے چیز کی مقرر کردہ قیمت لینا۔
5 ...... جو چیز بیچی گئی ہے اس میں کسی کا حق ثابت ہوا۔
6 ...... مقدمہ وغیرہ۔
7 ...... "الهداية"، كتاب الوكالة، ج۳، ص۱۳۷-۱۳۸.
8 ...... "الدرالمختار"، كتاب الوكالة، ج۸، ص۲۸۱.
9 ...... المرجع السابق.
10 ...... لونڈی۔
11 ...... "الدرالمختار"، كتاب الوكالة، ج۸، ص۲۸۲.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۲ جس عقد کی موکل کی طرف اضافت ضروری ہے جیسے نکاح، خلع، دم عمد [1] سے صلح، انکار کے بعد صلح، مال کے بدلے میں آزاد کرنا، کتابت، ہبہ، تصدق [2]، عاریت، امانت رکھنا، رہن [3]، قرض دینا، شرکت، مضاربت کہ اگر ان کو موکل کی طرف نسبت نہ کرے تو موکل کے لیے نہیں ہوں گے ان میں عقد کے حقوق کا تعلق موکل سے ہوگا وکیل سے نہیں ہوگا۔ وکیل ان عقود میں [4] سفیر محض ہوتا ہے قاصد کی طرح کہ پیغام پہنچا دیا اور کسی بات سے کچھ تعلق نہیں لہٰذا نکاح میں شوہر کے وکیل سے مہر کا مطالبہ نہیں ہوسکتا عورت کے وکیل سے تسلیمِ زوجہ کا مطالبہ نہیں ہوسکتا۔ [5] (درمختار)

مسئلہ ۲۳ وکیل سے چیز خریدی ہے موکل ثمن کا مطالبہ کرتا ہے مشتری انکار کرسکتا ہے کہہ سکتا ہے کہ میں نے تم سے نہیں خریدی جس سے خریدی اُس کو دام دوں گا مگر مشتری نے موکل کو دے دیا تو دینا صحیح ہے اگرچہ وکیل نے منع کر دیا ہو کہہ دیا ہو کہ مجھی کو دینا موکل کو نہ دینا۔ وکیل کے سامنے موکل کو دے یا اُس کی غیبت [6] میں ثمن ادا ہو جائے گا وکیل دوبارہ مطالبہ نہیں کر سکتا۔ [7] (ہدایہ، بحر)

مسئلہ ۲۴ وکیل کے مرجانے کے بعد وصی اس کے قائم مقام ہے موکل قائم مقام نہیں۔ [8] (بحر)

مسئلہ ۲۵ ایک شخص نے خریدنے کے لیے دوسرے کو وکیل کیا خریدنے سے پہلے یا بعد میں وکیل کو زرِ ثمن دے دیا کہ اسے ادا کر کے مبیع لاؤ وکیل نے روپیہ ضائع کر دیا اور وکیل خود تنگدست ہے اپنے پاس سے اس وقت روپیہ نہیں دے سکتا اس صورت میں بائع کو اختیار ہے کہ مبیع کو روک لے اُس پر قبضہ نہ دے جب تک ثمن وصول نہ کر لے مگر موکل سے ثمن کا مطالبہ نہیں کرسکتا اور فرض کرو کہ موکل نہ ثمن دیتا ہے نہ مبیع پر قبضہ لیتا ہے تو قاضی ان دونوں کی رضامندی سے چیز کو بیع کر دے گا۔ [9] (بحرالرائق)

---

1 ...... جان بوجھ کر کسی کو قتل کرنا۔

2 ...... صدقہ کرنا۔

3 ...... کسی کے پاس اپنی کوئی چیز گروی رکھنا۔

4 ...... ان معاملات میں۔

5 ...... "الدرالمختار"، کتاب الوکالة، ج۸، ص۲۸۲.

6 ...... عدم موجودگی۔

7 ...... "الهداية"، کتاب الوکالة، ج۳، ص۱۳۸.
و"البحرالرائق"، کتاب الوکالة، ج۷، ص۲۵۸.

8 ...... "البحرالرائق"، کتاب الوکالة، ج۷، ص۲۵۸.

9 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۶ وکیلِ بائع سے ایک چیز خریدی اور مشتری کا دَین موکل یا وکیل یا دونوں کے ذمہ ہے چاہتا یہ ہے کہ دام (1) نہ دینا پڑے بقایا میں مجرا کردیا جائے (2) اگر موکل کے ذمہ دَین ہے تو محض عقد کرنے ہی سے مقاصہ یعنی ادلا بدلا ہوگیا اور اگر وکیل وموکل دونوں کے ذمہ ہے تو موکل کے دَین کے مقابلہ میں مقاصہ ہوگا وکیل کے نہیں اور تنہا وکیل پر دَین ہو تو اس سے بھی مقاصہ ہوجائے گا مگر وکیل پر لازم ہوگا کہ اپنے پاس سے موکل کو ثمن ادا کرے۔ (3) (بحرالرائق)

مسئلہ ۲۷ وصی نے کسی کو یتیم کی چیز بیچنے کو کہا وکیل نے بیچ کر دام یتیم کو دے دیے یہ دینا جائز نہیں بلکہ وصی کو دے۔ بیع صرف میں وکیل کیا ہے وکیل نے عقد کیا اور موکل نے عوض پر قبضہ کیا یہ درست نہیں عقد صرف باطل ہوجائے گا کہ اس میں مجلس عقد میں عاقد کا قبضہ ضروری ہے۔ (4) (درمختار)

مسئلہ ۲۸ کسی کو اس لیے وکیل کیا کہ وہ فلاں شخص سے یا کسی سے قرض لادے یہ توکیل صحیح نہیں اور اگر اس لیے وکیل کیا ہے کہ میں نے فلاں سے قرض لیا ہے تو اُس پر قبضہ کرلے یہ توکیل صحیح ہے۔ اور قرض لینے کے لیے قاصد بنانا صحیح ہے۔ (5) (درمختار)

مسئلہ ۲۹ وکیل کو کام کرنے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا ہاں وکیل اس لیے کیا کہ یہ چیز فلاں کو دے دے وکیل کو دینا لازم ہے مثلاً کسی سے کہا یہ کپڑا فلاں شخص کو دے دینا اُس نے منظور کرلیا وہ شخص چلا گیا اس کو دینا لازم ہے۔ غلام آزاد کرنے پر وکیل کیا اور موکل غائب ہوگیا وکیل آزاد کرنے پر مجبور نہیں۔ (6) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰ وکیل کو یہ اختیار نہیں کہ جس کام کے لیے وکیل بنایا گیا ہے دوسرے کو اُس کا وکیل کردے ہاں اگر موکل نے اُس کو یہ اختیار دیا ہو کہ خود کردے یا دوسرے سے کرادے تو وکیل بنا سکتا ہے یا وکیل کے وکیل نے کام کرلیا اُس کو موکل نے جائز کردیا تو اب درست ہوگیا۔ وکیل سے کہہ دیا جو کچھ تو کرے منظور ہے وکیل نے وکیل کرلیا یہ توکیل درست ہے اور یہ وکیلِ ثانی موکل کا وکیل قرار پائے گا وکیل کا وکیل نہیں یعنی اگر وکیل اوّل مرجائے یا مجنون ہوجائے یا معزول کردیا جائے تو اس کا اثر وکیل ثانی پر کچھ نہیں اور اگر وکیل اوّل نے ثانی کو معزول کردیا معزول ہوجائے گا۔ اگر وکیل اوّل نے دوسرے کو وکیل بناتے

---

1 ...... قیمت۔
2 ...... کاٹ دیا جائے۔
3 ...... "البحرالرائق"، کتاب الوکالۃ، ج۷، ص۲۵۸۔
4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الوکالۃ، ج۸، ص۲۸۳۔
5 ...... المرجع السابق.
6 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الوکالۃ، الباب الاول فی بیان معنا ھا شرعاً...إلخ، ج۳، ص۵٦٦۔

www.dawateislami.net

وقت یہ کہہ دیا کہ تو جو کرے گا جائز ہے اور اس وکیل دوم نے کسی کو وکیل کیا یہ درست نہیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۱ وکالت میں تھوڑی سی جہالت مضر نہیں مثلاً کہہ دیا ململ کا تھان[2] خرید دو۔ شروط فاسدہ سے وکالت فاسد نہیں ہوتی۔ اس میں شرط خیار نہیں ہوسکتی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲ وکالتِ عقد لازم نہیں وکیل و موکل ہر ایک بغیر دوسرے کی موجودگی کے معزول کرسکتا ہے مگر یہ ضرور ہے کہ موکل اگر وکیل کو معزول کرے تو جب تک وکیل کو خبر نہ ہو معزول نہیں یعنی اس درمیان میں جو تصرف[4] کرلے گا نافذ ہوگا موکل یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں معزول کرچکا ہوں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳ وکیل کے قبضہ میں جو چیز ہوتی ہے وہ بطورِ امانت ہے یعنی ضائع ہو جانے سے ضمان واجب نہیں۔[6] (عالمگیری)

خرید و فروخت میں توکیل کا بیان

مسئلہ ۱ موکل نے یہ کہا کہ جو چیز مناسب سمجھو میرے لیے خرید لو یہ خریداری کی وکالت عامہ ہے جو کچھ بھی خریدے گا موکل انکار نہیں کرسکتا۔ یوہیں اگر یہ کہہ دیا کہ میرے لیے جو کپڑا چاہو خرید لو یہ کپڑے کے متعلق وکالت عامہ ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ کسی خاص چیز کی خریداری کے لیے وکیل کیا ہو مثلاً یہ گائے یہ بکری یہ گھوڑا خرید دو۔ اس صورت کا حکم یہ ہے کہ وہی معین چیز جس کی خریداری کا وکیل کیا ہے خرید سکتا ہے اُس کے سوا دوسری چیز نہیں خرید سکتا۔ تیسری صورت یہ ہے کہ نہ تعمیم ہے نہ تخصیص مثلاً یہ کہہ دیا کہ میرے لیے ایک گائے خرید دو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر جہالت تھوڑی سی ہو توکیل درست ہے اور جہالت فاحشہ ہو توکیل باطل[7]۔[8] (درمختار وغیرہ)

---

1 ......"الفتاوی الهندیه"، کتاب الوکالة،الباب الاول فی بیان معنا ها شرعاً...إلخ، ج۳، ص٥٦٦.

2 ......ایک قسم کے باریک سوتی کپڑے کا تھان۔

3 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الوکالة،الباب الاول فی بیان معنا ها شرعاً...إلخ، ج۳، ص٥٦٧.

4 ......عمل دخل۔

5 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الوکالة،الباب الاول فی بیان معنا ها شرعاً...إلخ، ج۳، ص٥٦٧، ٦٣٧.

6 ......المرجع السابق.

7 ......یعنی وکیل بنانا درست نہیں۔

8 ......"الدرالمختار"، کتاب الوکالة، باب الوکالة بالبیع و الشراء، ج۸، ص٢٨٤، وغیره.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲ جب خریدنے کا وکیل کیا جائے تو ضرور ہے کہ اُس چیز کی جنس وصفت یا جنس وثمن بیان کردیا جائے تاکہ جہالت میں کمی پیدا ہوجائے۔ اگر ایسا لفظ ذکر کیا جس کے نیچے کئی جنسیں شامل ہیں مثلاً کہہ دیا چوپایہ خریدلاؤ یہ توکیل صحیح نہیں اگرچہ ثمن بیان کردیا گیا ہو کیونکہ اُس ثمن میں مختلف جنسوں کی اشیاء خرید سکتے ہیں اور اگر وہ لفظ ایسا ہے جس کے نیچے کئی نوعیں ہیں [1] تو نوع بیان کرے یا ثمن بیان کرے اور نوع یا ثمن بیان کرنے کے بعد وصف یعنی اعلیٰ، اوسط، ادنیٰ بیان کرنا ضرور نہیں۔ [2] (ہدایہ)

مسئلہ ۳ یہ کہا کہ میرے لیے گھوڑا خریدلاؤ یا تنزیب کا تھان [3] خریدلاؤ یہ توکیل صحیح ہے اگرچہ ثمن نہ ذکر کیا ہو کہ اس میں بہت کم جہالت ہے اور وکیل اس صورت میں ایسا گھوڑا یا ایسا کپڑا خریدے گا جو موکل کے حال سے مناسب ہو۔ غلام یا مکان خریدنے کو کہا تو ثمن ذکر کرنا ضروری ہے یعنی اس قیمت کا خریدنا یا نوع بیان کردے مثلاً حبشی غلام ورنہ توکیل صحیح نہیں یہ کہا کہ کپڑا خریدلاؤ یہ توکیل صحیح نہیں اگرچہ ثمن بھی بتادیا ہو کہ یہ لفظ بہت جنسوں کو شامل ہے۔ [4] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۴ طعام خریدنے کے لیے بھیجا مقدار بیان کردی یا ثمن دے دیا تو عرف کا لحاظ کرتے ہوئے طیار کھانا لیا جائے گا گوشت روٹی وغیرہ۔ [5] (درمختار)

مسئلہ ۵ یہ کہا کہ موتی کا ایک دانہ خریدلاؤ یا یاقوت سرخ کا نگینہ خریدلاؤ اور ثمن ذکر کیا تو توکیل صحیح ہے ورنہ نہیں۔ [6] (عالمگیری)

مسئلہ ۶ گیہوں وغیرہ غلہ خریدنے کو کہا نہ مقدار ذکر کی کہ اتنے سیر یا اتنے مَن اور نہ ثمن ذکر کیا کہ اتنے کا یہ توکیل صحیح نہیں اور اگر بیان کردیا ہے تو صحیح ہے۔ [7] (عالمگیری)

مسئلہ ۷ گاؤں کے کسی آدمی نے یہ کہا میرے لیے فلاں کپڑا خریدلو اور ثمن نہیں بتایا وکیل وہ کپڑا خریدے جو گاؤں والے استعمال کرتے ہیں اور ایسا کپڑا خریدنا جو گاؤں والوں کے استعمال میں نہیں آتا ہو، ناجائز ہے یعنی موکل اُس کے لینے سے انکار کرسکتا ہے۔ [8] (عالمگیری)

---

1 ......یعنی کئی قسمیں ہیں۔

2 ......"الهداية"، كتاب الوكالة، باب الوكالة بالبيع والشراء، ج٢، ص١٣٩.

3 ......باریک اور کلف دار سوتی کپڑے کا تھان۔

4 ......"الدرالمختار"، كتاب الوكالة، باب الوكالة بالبيع والشراء، ج٨، ص٢٨٤، وغيره.

5 ......المرجع السابق، ص٢٨٥.

6 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الوكالة، الباب الثانى فى التوكيل بالشراء، ج٣، ص٥٧٤.

7 ......المرجع السابق.

8 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ٨ دلال[1] کو روپے دیے کہ اس کی میرے لیے چیز خرید دو اور چیز کا نام نہیں لیا اگر وہ کسی خاص چیز کی دلالی کرتا ہو تو وہی چیز مراد ہے ورنہ توکیل فاسد۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ٩ توکیل میں موکل[3] نے کوئی قید ذکر کی ہے اُس کا لحاظ ضروری ہے اُس کے خلاف کرے گا تو خریداری کا تعلق موکل سے نہیں ہوگا ہاں اگر موکل کے خلاف کیا اور اُس سے بہتر کیا جس کو موکل نے بتایا تھا تو یہ خریداری موکل پر نافذ ہوگی وکیل سے کہا خدمت کے لیے یا روٹی پکانے کے لیے لونڈی خرید لاؤ یا فلاں کام کے لیے غلام خرید لاؤ کنیز[4] یا غلام ایسا خریدا جس کی آنکھیں نہیں یا ہاتھ پاؤں نہیں یہ خریداری موکل پر نافذ نہیں ہوگی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ١٠ موکل نے جو جنس متعین کی تھی وکیل نے دوسری جنس سے بیع کی موکل پر نافذ نہیں اگرچہ وہ چیز اُس کی بہ نسبت زیادہ کام کی ہے جس کو موکل نے کہا ہے مثلاً وکیل سے کہا تھا میرا غلام ہزار روپے کو بیچنا اُس نے ہزار اشرفی کو بیع کر دیا اور اگر وصف یا مقدار کے لحاظ سے مخالفت ہے تو دو صورتیں ہیں اس مخالفت میں موکل کا نفع ہے یا نقصان اگر نفع ہے موکل پر نافذ ہے مثلاً اُس نے ایک ہزار روپے میں بیچنے کو کہا تھا اس نے ڈیڑھ ہزار میں بیع کی اور نقصان ہے تو نافذ نہیں مثلاً نو سو میں بیع کی۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ١١ وکیل نے کوئی چیز خریدی اور اُس میں عیب ظاہر ہوا جب تک وہ چیز وکیل کے پاس ہو اُس کے واپس کرنے کا حق وکیل کو ہے اور اگر وکیل مر گیا تو اُس کے وصی یا وارث کا یہ حق ہے اور یہ نہ ہوں تو یہ حق موکل کے لیے ہے اور اگر وکیل نے وہ چیز موکل کو دیدی تو اب بغیر اجازت موکل وکیل کو پھیرنے کا حق نہیں ہے۔ یہی حکم وکیل بالبیع[7] کا ہے کہ جب تک مبیع کی تسلیم نہیں کی واپسی کا حق اس کو ہے۔ وکیل نے عیب پر مطلع ہو کر بیع سے رضامندی ظاہر کر دی تو اب وہ بیع وکیل پر لازم ہوگئی واپسی کا حق جاتا رہا اور موکل کو اختیار ہے چاہے اس بیع کو قبول کرلے اور انکار کر دے گا تو وکیل کی وہ چیز ہو جائے گی موکل سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔[8] (بحر، درمختار)

---

1 ......سودا طے کرانے والا، آڑھتی۔

2 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الوکالة، الباب الثانی فی التوکیل بالشراء، ج٣، ص٥٧٤.

3 ......وکیل بنانے والا۔　4 ......لونڈی۔

5 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الوکالة، الباب الثانی فی التوکیل بالشراء، ج٣، ص٥٧٤، ٥٧٥.

6 ......المرجع السابق، ص٥٧٥.

7 ......فروخت کرنے کا وکیل۔

8 ......"البحرالرائق"، کتاب الوکالة، باب الوکالة بالبیع والشراء، ج٧، ص٢٦٢.

و"الدرالمختار"، کتاب الوکالة، باب الوکالة بالبیع والشراء، ج٨، ص٢٨٥.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۲ وکیل بالبیع نے چیز بیع کی مشتری[1] کو مبیع[2] کے عیب پر اطلاع ہوئی اگر مشتری نے ثمن وکیل کو دیا ہے تو وکیل سے واپس لے اور موکل کو دیا ہے تو موکل سے واپس لے اور مشتری نے وکیل کو دیا وکیل نے موکل کو دے دیا اس صورت میں بھی وکیل سے واپس لے گا۔[3] (بحرالرائق)

مسئلہ ۱۳ مشتری نے مبیع میں عیب پایا موکل اُس عیب کا اقرار کرتا ہے مگر وکیل منکر ہے مبیع واپس نہیں ہوسکتی کیونکہ عقد کے حقوق وکیل سے متعلق ہیں موکل اجنبی ہے اس کا اقرار کوئی چیز نہیں اور اگر وکیل اقرار کرتا ہے موکل انکار کرتا ہے وکیل پر واپسی ہوجائے گی پھر اگر وہ عیب اس قسم کا ہے کہ اتنے دنوں میں کہ موکل کے یہاں سے چیز آئی پیدا نہیں ہوسکتا جب تو چیز موکل پر واپس ہوجائے گی اور اگر وہ عیب ایسا ہے کہ اتنے دنوں میں پیدا ہوسکتا ہے تو وکیل کو گواہوں سے ثابت کرنا ہوگا کہ یہ عیب موکل کے یہاں تھا اور اگر وکیل کے پاس گواہ نہ ہوں تو موکل پر قسم دے گا اگر قسم سے انکار کرے چیز واپس ہوگی اور قسم کھالے تو وکیل پر لازم ہوگی۔[4] (بحرالرائق)

مسئلہ ۱۴ وکیل نے بیع فاسد کے ساتھ چیز خریدی یا بیچی اگر موکل ثمن دے چکا ہے یا مبیع کی تسلیم کردی ہے اور ثمن وصول کر کے موکل کو دے چکا ہے بہرحال وکیل کو بیع فسخ کر دینے کا اختیار[5] ہے اور ثمن موکل سے لیکر بائع کو واپس کر دے کہ یہ فسخ بیع حق موکل کی وجہ سے نہیں ہے کہ اُس سے اجازت لے بلکہ حق شرع کی وجہ سے ہے۔[6] (بحرالرائق)

مسئلہ ۱۵ وکیل کو یہ اختیار ہے کہ جب تک موکل سے ثمن نہ وصول کرلے چیز اپنے قبضہ میں رکھے موکل کو نہ دے خواہ وکیل نے ثمن اپنے پاس سے بائع کو دے دیا ہو یا نہ دیا ہو یہ اُس صورت میں ہے کہ ثمن مؤجل نہ ہو اور اگر ثمن مؤجل ہو یعنی ادا کی کوئی میعاد مقرر ہو تو موکل کے حق میں بھی مؤجل ہوگیا یعنی جب تک میعاد پوری نہ ہو موکل سے مطالبہ نہیں کرسکتا۔ اگر بیع میں ثمن مؤجل نہ تھا بیع کے بعد بائع نے ثمن کے لیے کوئی میعاد مقرر کردی تو موکل پر مؤجل نہ ہوگا یعنی وکیل اسی وقت اُس سے مطالبہ کرسکتا ہے۔[7] (بحرالرائق)

---

1 ......خریدار۔ 2 ......بیچی ہوئی چیز۔

3 ......"البحرالرائق"، کتاب الوکالۃ، باب الوکالۃ بالبیع والشراء، ج۷، ص۲۶۲.

4 ......المرجع السابق.

5 ......سوداختم کرنے کا اختیار۔

6 ......"البحرالرائق"، کتاب الوکالۃ، باب الوکالۃ بالبیع والشراء، ج۷، ص۲۶۳.

7 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۶: وکیل نے ہزار روپے میں چیز خریدی بائع نے وہ ہزار وکیل کو ہبہ کردیے وکیل موکل سے پورے ہزار کا مطالبہ کرے گا اور اگر بائع نے پانسو ہبہ کردیے تو یہ پانسو موکل سے ساقط ہوگئے بقیہ پانسو کا مطالبہ ہوگا اور اگر پہلے پانسو ہبہ کردیے پھر پانسو ہبہ کئے پہلے پانسو موکل سے ساقط ہوگئے بعد والے پانسو کا وکیل مطالبہ کرسکتا ہے۔[1] (بحر)

مسئلہ ۱۷: وکیل نے ثمن وصول کرنے کے لیے مبیع کو روک لیا اس کے بعد مبیع ہلاک ہوگئی تو وکیل کا نقصان ہوا موکل سے کچھ نہیں لے سکتا اور روکی نہیں تھی اور ہلاک ہوگئی تو موکل کا نقصان ہوا موکل کو ثمن دینا ہوگا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۸: بیع صرف وسلم میں مجلسِ عقد میں[3] قبضہ ضروری ہے بدونِ قبضہ[4] جدا ہوجانا عقد کو باطل کردیتا ہے اس سے مراد وکیل کی جدائی ہے موکل کے جدا ہونے کا اعتبار نہیں فرض کرو موکل بھی وہاں موجود تھا عقد کے بعد قبضہ سے پہلے موکل چلا گیا عقد باطل نہ ہوا اور وکیل چلا گیا باطل ہوگیا اگرچہ موکل موجود ہو۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۱۹: وکیل بالشرا[6] کو موکل نے روپے دیدیے تھے اُس نے چیز خریدی اور دام نہیں دیے وہ چیز موکل کو دے دی اور موکل کے روپے خرچ کرڈالے اور بائع کو روپے اپنے پاس سے دیدیے یہ خریداری موکل ہی کے حق میں ہوگی اور اگر دوسرے روپے سے چیز خریدی مگر ادا کیے موکل کے روپے، تو خریداری وکیل کے حق میں ہوگی موکل کے لیے ضمان دینا ہوگا۔[7] (بحر)

مسئلہ ۲۰: وکیل بالشراء نے موکل سے ثمن نہیں لیا ہے تو یہ نہیں کہہ سکتا کہ موکل سے ملے گا تب دوں گا اُسے اپنے پاس سے دینا ہوگا اور وکیل بالبیع نے چیز بیچ ڈالی اور ابھی دام نہیں ملے ہیں تو موکل سے کہہ سکتا ہے کہ مشتری دے گا تو دوں گا اُس کو اِس پر مجبور نہیں کیا جاسکتا کہ اپنے پاس سے دیدے۔[8] (بحرالرائق)

مسئلہ ۲۱: وکیل بالبیع[9] نے موکل سے کہا کہ میں نے تمھارا کپڑا فلاں کے ہاتھ بیچ ڈالا میں اُس کی طرف سے تمھیں اپنے پاس سے دام دے دیتا ہوں تو متبرع[10] ہے مشتری سے نہیں لے سکتا اور اگر یہ کہا کہ میں تمھیں اپنے پاس سے دام دے دیتا

---

1 ......"البحرالرائق"، کتاب الوکالۃ، باب الوکالۃ بالبیع والشراء، ج۷، ص۲۶۳.

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الوکالۃ، باب الوکالۃ بالبیع والشراء، ج۸، ص۲۸۶.

3 ......یعنی جہاں خرید وفروخت ہو وہیں۔ 4 ......قبضہ کے بغیر۔

5 ......"الدرالمختار"، کتاب الوکالۃ، باب الوکالۃ بالبیع والشراء، ج۸، ص۲۸۷.

6 ......چیز خریدنے کا وکیل۔

7 ......"البحرالرائق"، کتاب الوکالۃ، باب الوکالۃ بالبیع والشراء، ج۷، ص۲۶۳.

8 ......المرجع السابق.

9 ......کسی چیز کو فروخت کرنے کا وکیل۔ 10 ......احسان، بھلائی کرنے والا۔

www.dawateislami.net

ہوں مشتری کے ذمہ جو دام ہیں وہ میں لے لوں گا اس طرح دینا جائز نہیں جو کچھ موکل کو دیا اُس سے واپس لے۔[1] (بحر)

مسئلہ ۲۲ آڑھتی[2] کے پاس لوگ اپنے مال رکھ دیتے ہیں اور بیچنے کو کہہ دیتے ہیں اُس نے چیز بیع کی اور اپنے پاس سے دام دے دیے کہ مشتری سے ملیں گے تو میں لے لوں گا مشتری مفلس ہو گیا اُس سے ملنے کی اُمید نہیں تو جو کچھ آڑھتی نے مال والوں کو دیا ہے اُن سے واپس لے سکتا ہے۔[3] (بحر)

مسئلہ ۲۳ موکل نے وکیل کو ہزار روپے چیز خریدنے کے لیے دیے اُس نے چیز خریدی مگر ابھی بائع کو ثمن ادا نہیں کیا اور وہ روپے ضائع ہو گئے تو موکل کے ضائع ہوئے یعنی اُس کو دوبارہ دینا ہوگا اور اگر موکل نے پہلے روپے نہیں دیے ہیں وکیل کے خریدنے کے بعد دیے اور بائع کو ابھی دیے نہیں روپے ضائع ہو گئے تو وکیل کے ہلاک ہوئے اور اگر پہلے دے دیے تھے اور وکیل نے بائع کو نہیں دیے اور ہلاک ہو گئے تو وکیل موکل سے دوبارہ لے گا اور اس مرتبہ بھی ہلاک ہو گئے تو اب موکل سے نہیں لے سکتا اپنے پاس سے دینا ہوگا۔[4] (بحر)

مسئلہ ۲۴ غلام خریدنے کے لیے ہزار روپے کسی نے دیے تھے روپے گھر میں رکھ کر بازار گیا اور غلام خرید لایا بائع کو روپیہ دینا چاہتا ہے دیکھتا ہے کہ روپے چوری گئے اور غلام بھی اسی کے گھر مر گیا ایک طرف بائع آیا کہ روپیہ دو، دوسری طرف موکل آتا ہے کہتا ہے غلام لاؤ، اس کا حکم یہ ہے کہ موکل سے ہزار روپے لے کر بائع کو دے اور پہلے کے روپے اور غلام یہ ہلاک ہوئے موکل ان کا کوئی معاوضہ نہیں لے سکتا کہ امانت تھے۔[5] (خانیہ)

مسئلہ ۲۵ ایک شخص سے کہا کہ ایک روپیہ کا پانچ سیر گوشت لادو، وہ ایک روپیہ کا دس سیر گوشت لایا اور گوشت بھی وہ ہے جو بازار میں روپیہ کا پانچ سیر ملتا ہے موکل کو صرف پانچ سیر آٹھ آنے میں لینا ضروری ہے اور باقی گوشت وکیل کے ذمہ۔ اور اگر پاؤ آدھ سیر زائد لایا ہے مگر اتنے ہی میں جتنے میں موکل نے بتایا تھا تو یہ زیادتی موکل کے ذمہ لازم ہے اس کے لینے سے انکار نہیں کر سکتا اور اگر گوشت روپیہ کا پانچ سیر والا نہیں ہے بلکہ یہ گوشت روپیہ کا دس سیر بکتا ہے تو اس میں سے موکل کو کچھ لینا ضرور نہیں۔ یہی حکم ہر وزنی چیز کا ہے۔ اور اگر قیمی چیز ہو مثلاً یہ کہا کہ پانچ روپے کا ململ[6] کا تھان لاؤ وکیل پانچ روپے میں دو

1 ......"البحرالرائق"، کتاب الوکالۃ، باب الوکالۃبالبیع والشراء، ج۷، ص۲٦٤ .

2 ......دلال یعنی وہ شخص جو کمیشن لیکر لوگوں کا مال بیچتا ہے۔

3 ......"البحرالرائق"، کتاب الوکالۃ، باب الوکالۃبالبیع والشراء، ج۷، ص۲٦٤ .

4 ......المرجع السابق.

5 ......"الفتاوی الخانیۃ"، کتاب الوکالۃ، فصل فی التوکیل بالبیع والشراء، ج۲، ص۱٥۸ .

6 ......ایک قسم کا باریک سوتی کپڑا۔

www.dawateislami.net

تھان لایا مگر تھان وہی ہے جو بازار میں پانچ کا آتا ہے تو موکل کو لینا لازم نہیں۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶ ایک چیز معین کرکے کہا کہ یہ چیز میرے لیے خریدلاؤ مثلاً یہ بکری یہ گائے یہ بھینس تو وکیل کو وہ چیز اپنے لیے یا موکل کے علاوہ کسی دوسرے کے لیے خریدنا جائز نہیں اگر وکیل کی نیت اپنے لیے خریدنے کی ہے یا مونھ سے کہہ دیا کہ اس کو اپنے لیے یا فلاں کے لیے خریدتا ہوں جب بھی وہ چیز موکل ہی کے لیے ہے۔[2] (ہدایہ، بحر)

مسئلہ ۲۷ وکیل مذکور نے موکل کی موجودگی میں چیز اپنے لیے خریدی یعنی صاف طور پر کہہ دیا کہ اپنے لیے خریدتا ہوں یا ثمن جو کچھ اُس نے بتایا تھا اُس کے خلاف دوسری جنس کو ثمن کیا اُس نے روپیہ کہا تھا اس نے اشرفی[3] یا نوٹ سے وہ چیز خریدی یا موکل نے ثمن کی جنس کو معین نہیں کیا تھا اس نے نقود کے علاوہ دوسری چیز کے عوض میں خریدی یا اس نے خود نہیں خریدی بلکہ دوسرے کو خریدنے کے لیے وکیل کیا اور اُس نے اس کی عدم موجودگی میں خریدی ان سب صورتوں میں وکیل کی مِلک ہوگی موکل کی نہیں ہوگی اور اگر وکیل کے وکیل نے وکیل کی موجودگی میں خریدی تو موکل کی ہوگی۔[4] (ہدایہ)

مسئلہ ۲۸ غیر معین چیز خریدنے کے لیے وکیل کیا تو جو کچھ خریدے گا وہ خود وکیل کے لیے ہے مگر دو صورتوں میں موکل کے لیے ہے ایک یہ کہ خریداری کے وقت اُس نے موکل کے لیے خریدنے کی نیت کی دوسری یہ کہ موکل کے مال سے خریدی یعنی عقد کو وکیل نے مال موکل کی طرف نسبت کیا مثلاً یہ چیز فلاں کے روپے سے خریدتا ہوں۔[5] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۲۹ عقد کو اپنے روپے کی طرف نسبت کیا تو اسی کے لیے ہے اور اگر عقد کو مطلق روپے سے کیا نہ یہ کہا کہ موکل کے روپے سے نہ یہ کہ اپنے روپے سے تو جو نیت ہو۔ اپنے لیے نیت کی تو اپنے لیے موکل کے لیے نیت کی تو موکل کے لئے۔ اور اگر نیتوں میں اختلاف ہے تو یہ دیکھا جائے گا کہ کس کے روپے اُس نے دیے اپنے دیے تو اپنے لیے خریدی ہے موکل کے دیے تو اُس کے لیے خریدی ہے۔[6] (بحر)

---

1. ……"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب الوکالۃ،باب الوکالۃبالبیع والشراء،ج۸،ص۲۸۷.
2. ……"الھدایۃ"، کتاب الوکالۃ،باب الوکالۃ بالبیع والشراء،ج ۲،ص ۱۴۱.
و"البحرالرائق"، کتاب الوکالۃ،باب الوکالۃبالبیع والشراء،ج۷،ص۲۶۸.
3. ……سونے کا سکہ۔
4. ……"الھدایۃ"، کتاب الوکالۃ،باب الوکالۃ بالبیع والشراء،ج۲،ص ۱۴۱.
5. ……"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب الوکالۃ،باب الوکالۃبالبیع والشراء،ج۸،ص۲۸۸.
و"الھدایۃ"، کتاب الوکالۃ، باب الوکالۃ بالبیع والشراء،ج۲،ص۱۴۲.
6. ……"البحرالرائق"، کتاب الوکالۃ،باب الوکالۃبالبیع والشراء،ج۷،ص۲۷۰-۲۷۱.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۰ وکیل و موکل میں اختلاف ہے وکیل کہتا ہے میں نے تمھارے (موکل کے) لیے خریدی ہے موکل کہتا ہے تم نے اپنے لیے خریدی ہے اس صورت میں موکل کا قول معتبر ہے جبکہ موکل نے روپیہ نہ دیا ہو اور اگر موکل نے روپیہ دے دیا ہو تو وکیل کا قول معتبر ہے۔[1] (ہدایہ)

مسئلہ ۳۱ معین غلام کی خریداری کا وکیل تھا پھر وکیل و موکل میں اختلاف ہوا اگر غلام زندہ ہے وکیل کا قول معتبر ہے موکل نے دام[2] دیے ہوں یا نہ دیے ہوں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۳۲ خریدار نے کہا یہ چیز میرے ہاتھ زید کے لیے بیچو اُس نے بیچی اس کے بعد خریدار یہ کہتا ہے کہ زید نے مجھے خریدنے کا حکم نہیں کیا تھا مقصود یہ ہے کہ اس کو میں خود لوں زید کو نہ دوں اگر زید لینا چاہتا ہے تو چیز لے لیگا اور خریدار کا انکار لغو و بیکار ہے۔ ہاں اگر زید بھی یہی کہتا ہے کہ میں نے اُسے حکم نہیں دیا تھا تو خریدار لے گا زید کو نہیں ملے گی مگر جب کہ باوجود اس کے کہ زید نے کہہ دیا ہے کہ میں نے اُس سے لینے کو نہیں کہا ہے خریدار نے وہ چیز زید کو دے دی اور زید نے لے لی تو اب زید کی ہوگئی اور یہ تعاطی کے طور پر[4] زید سے بیع ہوئی۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۳۳ دو چیزیں خریدنے کے لیے حکم دیا خواہ دونوں معین ہوں یا غیر معین اور ثمن معین نہیں کیا ہے کہ اتنے میں خریدی جائیں وکیل نے ایک خریدی اگر یہ واجبی قیمت[6] میں خریدی ہے یا خفیف سی زیادتی کے ساتھ خریدی کہ اتنی زیادتی کے ساتھ لوگ خرید لیتے ہوں تو یہ بیع موکل کے لیے ہوگی اور اگر بہت زیادہ داموں کے ساتھ خریدی تو موکل کے لیے لینا ضرور نہیں۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۳۴ دو چیزیں خریدنے کے لیے وکیل کیا اور ثمن معین کر دیا ہے مثلاً ہزار روپے میں دونوں خرید و اور فرض کرو کہ دونوں قیمت میں یکساں ہیں وکیل نے ایک کو پانسو یا کم میں خریدا تو موکل پر نافذ ہے اور پانسو سے زیادہ میں خریدی اگرچہ تھوڑی ہی زیادتی ہو تو موکل پر نافذ نہیں مگر جب کہ دوسری باقی روپے میں موکل کے مقدمہ دائر کرنے سے پہلے خرید لے مثلاً پہلی ساڑھے

---

1 ......"الهداية"، كتاب الوكالة، باب الوكالة بالبيع والشراء، ج٢، ص١٤١-١٤٢.

2 ......روپے۔

3 ......"الدرالمختار"، كتاب الوكالة، باب الوكالة بالبيع والشراء، ج٨، ص٢٨٩.

4 ......ایجاب وقبول کے بغیر صرف لین دین سے۔

5 ......"الدرالمختار"، كتاب الوكالة، باب الوكالة بالبيع والشراء، ج٨، ص٢٨٩-٢٩٠.

6 ......بازار میں کسی چیز کی معین قیمت جس میں کمی بیشی نہیں کی جاتی۔

7 ......"الدرالمختار"، كتاب الوكالة، باب الوكالة بالبيع والشراء، ج٨، ص٢٩٠.

www.dawateislami.net

پانسو میں خریدی اور دوسری ساڑھے چار سو میں کہ دونوں ایک ہزار میں ہوگئیں اب دونوں موکل پر لازم ہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۳۵: زید کا عمرو پر دَین[2] ہے زید نے عمرو سے کہا کہ تمھارے ذمہ جو میرے روپے ہیں اُن کے بدلے فلاں چیز معین میرے لیے خریدلو یا فلاں سے فلاں چیز خریدلو یعنی چیز معین کردی ہو یا بائع کو معین کردیا ہو یہ توکیل صحیح ہے عمرو خرید کر جب وہ روپیہ بائع کو دیدے گا زید کے دَین سے بری الذمہ ہوجائے گا زید نہ تو چیز کے لینے سے انکار کرسکتا ہے نہ اب دَین کا مطالبہ کر سکتا ہے اور اگر نہ چیز کو معین کیا نہ بائع کو معین کیا اور مدیون[3] نے چیز خریدلی اور روپیہ ادا کردیا تو برئ الذمہ نہیں ہوا زید اس سے دَین کا مطالبہ کرسکتا ہے اور وہ چیز جو خریدی ہے مدیون کی ہے زید اُس کے لینے سے انکار کرسکتا ہے اور فرض کرو ہلاک ہوگئی تو مدیون کی ہلاک ہوئی زید سے تعلق نہیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۳۶: دائن[5] نے مدیون سے کہہ دیا کہ میرا روپیہ جو تمھارے ذمہ ہے اُسے خیرات کردو یہ کہنا صحیح ہے خیرات کردے گا تو دائن کی طرف سے ہوگا اب دَین کا مطالبہ نہیں کرسکتا۔ یوہیں مالک مکان نے کرایہ دار سے یہ کہا کہ کرایہ جو تمھارے ذمہ ہے اُس سے مکان کی مرمت کرادو اُس نے کرادی درست ہے کرایہ کا مطالبہ نہیں ہوسکتا۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۳۷: ایک چیز ہزار روپے میں خریدنے کو کہا تھا اور روپے بھی دے دیے اُس نے خریدلی اور چیز بھی ایسی ہے جس کی واجبی قیمت ہزار روپے ہے وہ شخص کہتا ہے یہ پانسو میں تم نے خریدی ہے اور وکیل کہتا ہے نہیں میں نے ہزار میں خریدی ہے اس میں وکیل کا قول معتبر ہوگا اور اگر واجبی قیمت اُس کی پانسو ہی ہے تو موکل کا قول معتبر ہے اور اگر روپے نہیں دیے ہیں اور واجبی قیمت پانسو ہے جب بھی موکل کا قول معتبر ہے اور اگر واجبی قیمت ہزار ہے تو دونوں پر حلف دیا جائے گا اگر دونوں قسم کھا جائیں تو عقد فسخ ہوجائے گا[7] اور وہ چیز وکیل کے ذمہ لازم ہوجائے گی۔[8] (درمختار، بحر)

مسئلہ ۳۸: موکل نے چیز کو معین کردیا ہے مگر ثمن نہیں معین کیا کہ کتنے میں خریدنا اور یہی اختلاف ہوا یعنی وکیل کہتا

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الوکالة، باب الوکالة بالبیع والشراء، ج٨، ص٢٩٠.

2 ......قرض۔ 3 ......مقروض۔

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الوکالة، باب الوکالة بالبیع والشراء، ج٨، ص٢٩٠.

5 ......قرض دینے والا۔

6 ......"الدرالمختار"، کتاب الوکالة، باب الوکالة بالبیع والشراء، ج٨، ص٢٩٠.

7 ......یعنی وکیل و مؤکل کے درمیان یہ معاملہ ختم ہوجائے گا۔

8 ......"الدرالمختار"، کتاب الوکالة، باب الوکالة بالبیع والشراء، ج٨، ص٢٩١.

و"البحرالرائق"، کتاب الوکالة، باب الوکالة بالبیع والشراء، ج٧، ص٢٧٧-٢٧٨.

www.dawateislami.net

ہے میں نے ہزار میں خریدی ہے موکل کہتا ہے پانسو میں خریدی ہے یہاں بھی دونوں پر حلف ہے[1] اگرچہ بائع وکیل کی تصدیق کرتا ہو کہ اس کی تصدیق کا کچھ لحاظ نہیں کیونکہ یہ اس معاملہ میں اجنبی ہے اور بعد حلف وہ چیز وکیل پر لازم ہے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۳۹ موکل یہ کہتا ہے میں نے تم سے کہا تھا کہ پانسو میں خریدنا اور وکیل کہتا ہے تم نے ہزار روپے میں خریدنے کو کہا تھا یہاں موکل کا قول معتبر ہے اور اگر دونوں گواہ پیش کریں تو وکیل کے گواہ معتبر ہیں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۴۰ ایک شخص سے کہا تھا کہ میری یہ چیز اتنے میں بیع کردو اور اُس وقت اُس چیز کی اُتنی ہی قیمت تھی مگر بعد میں قیمت زیادہ ہوگئی تو وکیل کو اُتنے میں بیچنا اب درست نہیں یعنی نہیں بیچ سکتا۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۱ خرید وفروخت واجارہ وبیع سلم وبیع صرف کا وکیل اُن لوگوں کے ساتھ عقد نہیں کرسکتا جن کے حق میں اس کی گواہی مقبول نہیں اگرچہ واجبی قیمت کے ساتھ عقد کیا ہو ہاں اگر موکل نے اس کی اجازت دے دی ہو کہہ دیا ہو کہ جس کے ساتھ تم چاہو عقد کرو تو ان لوگوں سے واجبی قیمت پر عقد کرسکتا ہے اور اگر موکل نے عام اجازت نہیں دی ہے اور واجبی قیمت سے زیادہ پر ان لوگوں کے ہاتھ چیز بیع کی تو جائز ہے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۴۲ وکیل کو یہ جائز نہیں کہ اُس چیز کو خود خریدلے جس کی بیع کے لیے اس کو وکیل کیا ہے یعنی یہ بیع ہی نہیں ہوسکتی کہ خو ہی بائع ہوا اور خود مشتری۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۴۳ موکل نے اُن لوگوں سے بیع کی صریح لفظوں میں اجازت دے دی ہو جب بھی اپنی ذات یا نابالغ لڑکے یا اپنے غلام کے ہاتھ جس پر دَین نہ ہو بیع کرنا جائز نہیں۔[7] (بحرالرائق)

---

1 ......قسم ہے۔

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الوکالۃ،باب الوکالۃ بالبیع والشراء،ج۸،ص۲۹۲.

3 ......المرجع السابق.

4 ......"ردالمحتار"، کتاب الوکالۃ،باب الوکالۃ بالبیع والشراء،ج۸،ص۲۹۳.

5 ......"الدرالمختار"، کتاب الوکالۃ،فصل لایعقد وکیلُ البیع والشراء...إلخ،ج۸،ص۲۹۳.

6 ......"الدرالمختار"، کتاب الوکالۃ،باب الوکالۃ بالبیع والشراء،ج۸،ص۲۸۸.

7 ......"البحرالرائق"، کتاب الوکالۃ،باب الوکالۃبالبیع والشراء،ج۷،ص۲۹٤.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴۴ وکیل کم یا زیادہ جتنی قیمت پر چاہے خرید و فروخت کرسکتا ہے جب کہ تہمت کی جگہ نہ ہو اور مؤکل نے دام بتائے نہ ہوں[1] مگر بیع صرف میں غبن فاحش کے ساتھ بیع کرنا درست نہیں اور وکیل یہ بھی کرسکتا ہے کہ چیز کو غیر نقود کے بدلے میں بیع کرے۔[2] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۴۵ بیع کا وکیل چیز اُدھار بھی بیع کرسکتا ہے جب کہ مؤکل بطور تجارت چیز بیچنا چاہتا ہو اور اگر ضرورت و حاجت کے لیے بیع کرتا ہے مثلاً خانہ داری کی چیزیں ضرورت کے وقت بیچ ڈالتے ہیں اس صورت میں وکیل کو اُدھار بیچنا جائز نہیں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۴۶ عورت نے سوت کات کر کسی کو بیچنے کے لیے دیا اُدھار بیچنا جائز نہیں غرض اگر قرینہ سے یہ ثابت ہو کہ مؤکل کی مراد نقد بیچنا ہے تو اُدھار بیچنا درست نہیں اور جہاں اُدھار بیچنا درست ہے اُس سے مراد اُتنے زمانہ کے لیے اُدھار بیچنا ہے جس کا رواج ہو اور اگر زمانہ طویل کردیا مثلاً عام طور پر لوگ ایک مہینے کی مدت دیتے تھے اس نے زیادہ کردی یہ جائز نہیں۔[4] (بحر، درمختار)

مسئلہ ۴۷ مؤکل نے کہا اس چیز کو سو روپے میں اُدھار بیچ دینا اُس نے سو روپے نقد میں بیچ دی یہ جائز ہے اور اگر مؤکل نے دام نہ بتائے ہوں یہ کہا کہ اس کو اُدھار بیچنا وکیل نے نقد بیچ دی یہ جائز نہیں۔[5] (بحرالرائق)

مسئلہ ۴۸ وکالت کو زمانہ یا مکان کے ساتھ مقید کرنا درست ہے یعنی مؤکل نے کہہ دیا کہ اسکو کل بیچنا یا خریدنا یا فلاں جگہ خریدنا یا بیچنا وکیل آج عقد نہیں کرسکتا نہ اس جگہ کے علاوہ دوسری جگہ کرسکتا ہے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۴۹ وکیل سے کہا جاؤ بازار سے فلاں چیز فلاں شخص کی معرفت خرید لاؤ وکیل نے بغیر اُس کی معرفت کے خریدی یہ درست ہے یعنی اگر وہ چیز ضائع ہوگئی تو وکیل ضامن نہیں اور اگر یہ کہا تھا کہ بغیر اُس کی معرفت کے مت خریدنا وکیل نے بغیر معرفت خرید لی یہ جائز نہیں ہلاک ہوجائے تو وکیل کا نقصان ہے مؤکل سے تعلق نہیں۔[7] (درمختار)

---

1 ...... قیمت نہ بتائی ہو۔

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الوکالۃ، فصل لایعقد وکیلُ البیع والشراء...إلخ، ج۸، ص۲۹٤، وغیرہ.

3 ......المرجع السابق، ص۲۹۵.

4 ......"البحرالرائق"، کتاب الوکالۃ، باب الوکالۃ بالبیع والشراء، ج۷، ص۲۹٤.

و"الدرالمختار" کتاب الوکالۃ، فصل لایعقد وکیلُ البیع والشراء...إلخ، ج۸، ص۲۹۵.

5 ......"البحرالرائق"، کتاب الوکالۃ، باب الوکالۃ بالبیع والشراء، ج۷، ص۲۸٤.

6 ......"الدرالمختار"، کتاب الوکالۃ، فصل لایعقد وکیلُ البیع والشراء...إلخ، ج۸، ص۲۹٦.

7 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۵۰: ایسی چیز بیچنے کے لیے وکیل کیا ہے جس میں بار برداری صَرف ہوگی [1] اور وکیل وموکل دونوں ایک ہی شہر میں ہیں تو اُس سے مراد اُسی شہر میں بیچنا ہے دوسرے شہر میں لے جانا جائز نہیں فرض کرو دوسری جگہ بار کرا کے لے گیا اور چوری گئی یا ضائع ہوگئی وکیل کو تاوان دینا ہوگا۔ اور اگر بار برداری کا صرفہ نہ ہوتا ہو اور موکل نے جگہ کی تعیین نہیں کی ہے تو اس شہر کی خصوصیت نہیں وکیل کو اختیار ہے جہاں چاہے لے جائے۔ [2] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۱: موکل نے وکیل پر کوئی شرط کر دی ہے جو پوری طور پر مفید ہے وکیل کو اُس شرط کی رعایت واجب ہے مثلاً کہا تھا اس کو خیار کے ساتھ بیع کرنا وکیل نے بلا خیار بیع کر دی یہ جائز نہیں۔ موکل نے کہا تھا کہ میرے لیے اس میں خیار رکھنا اور خیار کی شرط نہیں کی جب تو بیع ہی جائز نہیں اور اگر موکل کے لیے خیار شرط کیا تو وکیل وموکل دونوں کے لیے ہوگا۔ موکل نے مطلق بیع کی اجازت دی وکیل نے موکل یا اجنبی کے لیے خیار شرط کیا یہ بیع صحیح ہے۔ موکل نے ایسی شرط لگائی جس کا کوئی فائدہ نہیں اس کا کوئی اعتبار نہیں۔ [3] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۲: وکیل نے اُدھار بیچی تو ثمن کے لیے مشتری سے کفیل [4] لے سکتا ہے یا ثمن کے مقابل [5] میں کوئی چیز رہن [6] رکھ سکتا ہے لہٰذا اس صورت میں وکیل کے پاس سے رہن کی چیز ہلاک ہوگئی یا کفیل سے وصولی کی کوئی صورت ہی نہ رہی تو وکیل ضامن نہیں۔ [7] (درمختار)

مسئلہ ۵۳: موکل نے کہہ دیا ہے کہ جس کے ہاتھ بیع کرو اُس سے کفیل لینا یا کوئی چیز رہن رکھ لینا وکیل نے بغیر رہن وکفالت [8] بیع کر دی یہ جائز نہیں۔ وکیل وموکل میں اختلاف ہوا موکل کہتا ہے میں نے رہن یا کفالت کے لیے کہا تھا وکیل کہتا ہے نہیں کہا تھا اس میں موکل کا قول معتبر ہے۔ [9] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۴: وکیل نے بیع کی اور مشتری کی طرف سے ثمن کی خود ہی کفالت کی یہ کفالت جائز نہیں اور اگر وہ بیع کا وکیل

---

1. ……یعنی مزدوری دینی پڑے گی۔
2. ……"الفتاوی الھندیة"، کتاب الوکالة، الباب الثالث فی الوکالة بالبیع، ج۳، ص۵۸۹.
3. ……المرجع السابق.
4. ……ضامن، ذمہ دار۔
5. ……یعنی قیمت کے بدلے۔
6. ……گروی۔
7. ……"الدرالمختار"، کتاب الوکالة، فصل لایعقد وکیلُ البیع والشراء...إلخ، ج۸، ص۲۹۶.
8. ……رہن رکھے بغیر یا کفیل لیے بغیر۔
9. ……"الفتاوی الھندیة"، کتاب الوکالة، الباب الثالث فی الوکالة بالبیع...إلخ، ج۳، ص۵۹۰.

www.dawateislami.net

نہیں ہے بلکہ مشتری سے ثمن وصول کرنے کے لیے وکیل ہے یہ مشتری کی طرف سے ثمن کی کفالت کرتا ہے جائز ہے اور مشتری سے ثمن معاف کردے تو معاف نہ ہوگا۔[1] (خانیہ)

مسئلہ ۵۵ وکیل نے مشتری سے ثمن وصول کرنے میں تاخیر کردی یعنی بیع کے بعد اُس کے لیے میعاد مقرر کردی یا ثمن معاف کردیا یا مشتری نے حوالہ کردیا اس نے قبول کرلیا یا اُس نے کھوٹے روپے دے دیے اس نے لے لیے یہ سب درست ہے یعنی جو کچھ کرچکا ہے مشتری سے اُس کے خلاف نہیں کرسکتا مگر مؤکل کے لیے تاوان دینا ہوگا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۶ جو شخص خریدنے کا وکیل ہوا اُس کی خریداری کے لیے موکل نے ثمن کی تعیین نہ کی ہو تو اُتنے ہی دام کے ساتھ خرید سکتا ہے جو چیز کی اصلی قیمت ہے یا کچھ زیادہ کے ساتھ خرید سکتا ہے کہ عام طور پر لوگوں کے خریدنے میں یہ دام ہوتے ہوں۔ یہ اُن چیزوں میں ہے جن کا ثمن معروف و مشہور نہ ہو اور اگر ثمن معروف ہے جیسے روٹی۔ گوشت۔ ڈبل روٹی۔ بسکٹ اور انکے علاوہ بہت سی چیزیں ان کو وکیل نے زیادہ ثمن سے خریدا اگرچہ بہت تھوڑی زیادتی ہے مثلاً چار پیسے میں چار روٹیاں آتی ہیں اس نے پانچ کی چار خریدیں یہ بیع موکل پر نافذ نہیں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۵۷ چیز بیچنے کے لیے وکیل کیا وکیل نے اُس میں سے آدھی بیچ دی اور چیز ایسی ہے جس میں تقسیم نہ ہو سکے جیسے لونڈی، غلام، گائے، بکری کہ ان میں تقسیم نہیں ہوسکتی اگر موکل کے دعویٰ کرنے سے پہلے وکیل نے دوسرا نصف بھی بیچ دیا جب تو جائز ہے ورنہ نہیں اور اگر چیز ایسی ہے جس کے حصہ کرنے میں نقصان نہ ہو جیسے جَو، گیہوں[4] تو نصف کی بیع صحیح ہے چاہے باقی کو بیع کرے یا نہ کرے اور اگر خریدنے کا وکیل ہے اور آدھی چیز خریدی تو جب تک باقی کو خرید نہ لے موکل پر نافذ نہ ہو گی اُس چیز کے حصے ہوسکتے ہوں یا نہ ہوسکیں دونوں کا ایک حکم ہے۔[5] (درمختار، بحر)

مسئلہ ۵۸ مشتری نے مبیع میں عیب پایا اور وکیل پر اس کو رد کردیا اس کی چند صورتیں ہیں مشتری نے گواہوں سے عیب ثابت کیا ہے یا وکیل پر حلف دیا گیا اس نے حلف سے انکار کیا یا خود وکیل نے عیب کا اقرار کیا بشرطیکہ اس تیسری صورت میں

---

1 ......الفتاویٰ الخانیہ، کتاب الوکالۃ، فصل فی التوکیل بالبیع والشراء، ج۲، ص۱۵٦.

2 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الوکالۃ، الباب الثالث فی الوکالۃ بالبیع، ج۳، ص۵۹٦.

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الوکالۃ، فصل لایعقد وکیلُ البیع والشراء...إلخ، ج۸، ص۲۹۷.

4 ......گندم۔

5 ......"البحرالرائق"، کتاب الوکالۃ، باب الوکالۃ بالبیع والشراء، ج۷، ص۲۸۸.

و"الدرالمختار"، کتاب الوکالۃ، فصل لایعقد وکیلُ البیع والشراء...إلخ، ج۸، ص۲۹۷.

www.dawateislami.net

وہ عیب ایسا ہو کہ اس مدت میں پیدا نہیں ہوسکتا ان تینوں صورتوں میں وکیل پر رد موکل پر رد ہے اور اگر عیب ایسا ہے جس کا مثل اس مدت میں پیدا ہوسکتا ہے اور وکیل نے اس کا اقرار کرلیا تو وکیل پر رد موکل پر رد نہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۵۹ مبیع ایسے عیب کی وجہ سے جس کا مثل حادث ہوسکتا ہے وکیل پر بوجہ اقرار کے رد کی گئی اس صورت میں وکیل کو موکل پر دعویٰ کرنے کا حق ہے گواہوں سے اگر موکل کے یہاں عیب ہونا ثابت کردے گا یا بصورت گواہ نہ ہونے کے موکل پر حلف دیا جائے گا اگر حلف سے انکار کردے گا تو موکل پر رد کردی جائے گی اور اگر وکیل پر رد کیا جانا قاضی کے حکم سے نہ ہو بلکہ خود وکیل نے اپنی رضامندی سے چیز واپس لی تو اب موکل پر دعویٰ کرنے کا بھی حق نہیں ہے کہ اس طرح واپسی حق ثالث میں بیع جدید[2] ہے۔[3] (بحرالرائق)

مسئلہ ۶۰ وکالت میں اصل خصوص ہے کیونکہ عموماً یہی ہوتا ہے کہ وکیل کے لیے معین کرکے کام بتایا جاتا ہے عموم بہت کم ہوتا ہے اور مضاربت میں عموم اصل ہے یعنی عام طور پر مضارب کو امورتجارت میں وسیع اختیارات دیے جاتے ہیں کیونکہ مضارب کے لیے پابندی اکثر موقع پر اصل مقصود کے منافی ہوتی ہے اس قاعدۂ کلیہ کی تفریع یہ ہے کہ وکیل نے اُدھار بیچا موکل نے کہا میں نے تم سے نقد بیچنے کو کہا تھا وکیل کہتا ہے تم نے مطلق رکھا تھا نقد یا اُدھار کسی کی تخصیص نہیں تھی موکل کی بات مانی جائے گی اور یہی صورت مضاربت میں ہو کہ رب المال[4] کہتا ہے میں نے نقد بیچنے کو کہا تھا اور مضارب[5] کہتا ہے نقد یا اُدھار کسی کی تعیین نہ تھی تو مضارب کی بات مانی جائے گی۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۶۱ وکیل مدعی ہے کہ میں نے چیز بیچ دی اور ثمن پر قبضہ بھی کرلیا مگر ثمن ہلاک ہوگیا اور مشتری بھی وکیل کی تصدیق کرتا ہے موکل کہتا ہے دونوں جھوٹے ہیں وکیل کی بات قسم کے ساتھ معتبر ہے۔[7] (بحرالرائق)

مسئلہ ۶۲ مؤکل کہتا ہے میں نے تجھ کو وکالت سے جدا کردیا وکیل کہتا ہے وہ چیز تو میں نے کل ہی بیچ ڈالی وکیل کی بات نہیں مانی جائے گی۔[8] (بحر)

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الوکالۃ،فصل لایعقد وکیلُ البیع والشراء...إلخ،ج۸،ص۲۹۸.

2 ......تیسرے شخص کے حق میں نیا سودا۔

3 ......"البحرالرائق"، کتاب الوکالۃ،باب الوکالہ بالبیع والشراء،ج۷،ص۲۸۹.

4 ......مال کا مالک۔ 5 ......دوسرے کے مال سے مشترک نفع پر تجارت کرنے والا۔

6 ......"الدرالمختار"، کتاب الوکالۃ،فصل لایعقد وکیلُ البیع والشراء...إلخ،ج۸،ص۲۹۹.

7 ......"البحرالرائق"، کتاب الوکالۃ،باب الوکالہ بالبیع والشراء،ج۷،ص۲۹۱.

8 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

دو شخصوں کے وکیل کرنے کے احکام

مسئلہ ۶۳: ایک شخص نے دو شخصوں کو وکیل کیا تو ان میں سے ایک تنہا تصرف نہیں کرسکتا[1] اگر کرے گا موکل پر نافذ نہیں ہوگا دوسرا مجنوں ہوگیا یا مرگیا جب بھی اُس ایک کو تصرف کرنا جائز نہیں۔ یہ اُس صورت میں ہے کہ اُس کام میں دونوں کی رائے اور مشورہ کی ضرورت ہو مثلاً بیع اگرچہ ثمن بھی بتادیا ہو اور یہ حکم وہاں ہے کہ دونوں کو ایک ساتھ وکیل بنایا یعنی یہ کہا میں نے دونوں کو وکیل کیا یا زید و عمرو کو وکیل کیا اور اگر دونوں کو ایک کلام میں وکیل نہ بنایا ہو آگے پیچھے وکیل کیا ہو تو ہر ایک بغیر دوسرے کی رائے کے تصرف کرسکتا ہے۔[2] (بحر)

مسئلہ ۶۴: دو شخصوں کو مقدمہ کی پیروی کے لیے وکیل کیا تو بوقت پیروی دونوں کا مجتمع ہونا[3] ضروری نہیں تنہا ایک بھی پیروی کرسکتا ہے بشرطیکہ امور مقدمہ[4] میں دونوں کی رائے مجتمع ہو۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۶۵: زوجہ کو بغیر مال کے طلاق دینے کے لیے یا غلام کو بغیر مال آزاد کرنے کے لیے دو شخصوں کو وکیل کیا ان میں تنہا ایک شخص طلاق دے سکتا ہے آزاد کرسکتا ہے یہاں تک کہ ایک نے طلاق دے دی اور دوسرا انکار کرتا ہے جب بھی طلاق ہوگئی۔ یوہیں کسی کی امانت واپس کرنے کے لیے یا عاریت پھیرنے کے لیے[6] یا غصب کی ہوئی چیز[7] دینے کے لیے یا بیع فاسد میں رد کرنے کے لیے دو وکیل کیے تنہا ایک شخص بغیر مشارکت دوسرے کے یہ سب کام کرسکتا ہے۔ زوجہ کو طلاق دینے کے لیے دو شخصوں کو وکیل کیا اور یہ کہہ دیا کہ تنہا ایک شخص طلاق نہ دے بلکہ دونوں جمع ہو کر متفق ہو کر طلاق دیں اور ایک نے طلاق دے دی دوسرے نے نہیں دی یا ایک نے طلاق دی دوسرے نے اسے جائز کیا طلاق نہ ہوئی اور اگر یہ کہا کہ تم دونوں مجتمع ہو کر اُسے تین طلاقیں دے دینا ایک نے ایک طلاق دی دوسرے نے دو طلاقیں دیں ایک بھی نہیں ہوئی جب تک مجتمع ہو کر دونوں تین طلاقیں نہ دیں۔ یوہیں دو شخصوں سے کہا کہ میری عورتوں میں سے ایک کو تم دونوں طلاق دے دو اور عورت کو معین نہ کیا تو تنہا ایک شخص طلاق نہیں دے سکتا۔[8] (عالمگیری)

---

1 ...... یعنی معاملہ طے نہیں کرسکتا۔

2 ...... "البحرالرائق"، کتاب الوکالۃ، باب الوکالہ بالبیع والشراء، ج۷، ص۲۹٤.

3 ...... یعنی حاضر ہونا۔

4 ...... مقدمہ کے معاملات۔

5 ...... "الدرالمختار"، کتاب الوکالۃ، فصل لا یعقد وکیلُ البیع والشراء...إلخ، ج۸، ص۲۹۹.

6 ...... عارضی طور پر لی ہوئی چیز واپس کرنے کے لیے۔

7 ...... ناجائز قبضہ کی ہوئی چیز۔

8 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الوکالۃ، الباب الثامن فی توکیل الرجلین، ج۳، ص٦۳٤.

www.dawateislami.net

مسئلہ ٦٦ دوشخصوں کوکسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے وکیل کیا یا عورت نے دوشخصوں کو نکاح کا وکیل کیا تنہا ایک وکیل نکاح نہیں کرسکتا اگرچہ موکل نے مہر کا تعین بھی کر دیا ہو۔ خلع کے لیے دوشخصوں کو وکیل کیا تنہا ایک شخص خلع نہیں کرسکتا اگرچہ بدلِ خلع بھی ذکر کر دیا ہو۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ٦٧ امانت یا عاریت یا مغصوب شے کو واپس لینے کے لیے دوشخصوں کو وکیل کیا تو تنہا ایک شخص واپس نہیں لے سکتا جب تک اس کا ساتھی بھی شریک نہ ہو فرض کرو اگر تنہا ایک نے واپس لی اور ضائع ہوئی تو اُسے پوری چیز کا تاوان دینا ہوگا۔[2] (بحرالرائق)

مسئلہ ٦٨ دَین[3] ادا کرنے کے لیے دو وکیل کیے تو ایک تنہا بھی ادا کرسکتا ہے دوسرے کی شرکت ضروری نہیں اور دَین وصول کرنے کے لیے دو وکیل کیے تو تنہا ایک وصول نہیں کرسکتا۔[4] (بحر)

مسئلہ ٦٩ دَین وصول کرنے کے لیے دوشخصوں کو وکیل کیا اور موکل غائب ہوگیا اور ایک وکیل بھی غائب ہوگیا جو وکیل موجود تھا اُس نے دَین کا مطالبہ کیا مدیون دَین کا اقرار کرتا ہے مگر وکالت سے انکار کرتا ہے وکیل نے گواہوں سے ثابت کیا کہ فلاں شخص نے دَین وصول کرنے کا مجھے اور فلاں شخص کو وکیل کیا ہے اس صورت میں قاضی دونوں کی وکالت کا حکم دے گا دوسرا وکیل جو غائب ہے جب آجائے گا اُسے گواہ پیش کرنے کی ضرورت نہ ہوگی بلکہ دونوں مل کر دَین وصول کرلیں گے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ٧٠ واہب نے[6] دوشخصوں کو وکیل کیا کہ یہ چیز فلاں موہوب لہ[7] کو تسلیم کردو[8] ان میں کا ایک شخص تسلیم کرسکتا ہے اور اگر موہوب لہ نے قبضہ کے لیے دوشخصوں کو وکیل کیا تو تنہا ایک شخص قبضہ نہیں کرسکتا اور اگر دوشخصوں کو وکیل کیا کہ یہ چیز کسی کو ہبہ کردو اور موہوب لہ کو معین نہیں کیا تو ایک شخص کسی کو ہبہ نہیں کرسکتا اور اگر موہوب لہ کو معین کر دیا ہے تو ایک شخص ہبہ کرسکتا ہے۔[9] (بحرالرائق)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الوكالة، الباب الثامن فی توكيل الرجلين، ج٣، ص٦٣٤.

2 ......"البحرالرائق"، كتاب الوكالة، باب الوكالة بالبيع والشراء، ج٧، ص٢٩٦.

3 ......قرض۔

4 ......"البحرالرائق"، كتاب الوكالة، باب الوكالة بالبيع والشراء، ج٧، ص٢٩٧.

5 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الوكالة، الباب الثامن فی توكيل الرجلين، ج٣، ص٦٣٤.

6 ......ہبہ کرنے والے نے۔ 7 ......جس کے لیے ہبہ کیا۔ 8 ......یعنی سپرد کردو، دے دو۔

9 ......"البحرالرائق"، كتاب الوكالة، باب الوكالة بالبيع والشراء، ج٧، ص٢٩٧.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۷۱: رہن ایک شخص تنہا نہیں رکھ سکتا مکان یا زمین کرایہ پر لینے کے لیے دو وکیل کیے تنہا ایک نے کرایہ پر لیا تو وکیل کے اجارہ میں ہوا پھر اگر وکیل نے موکل[1] کو دے دیا تو یہ وکیل و موکل کے مابین ایک جدید اجارہ بطور تعاطی منعقد ہوا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۲: یہ کہا کہ میں نے تم دونوں میں سے ایک کو فلاں چیز کے خریدنے کا وکیل کیا دونوں نے خرید لی اگر آگے پیچھے خریدی ہے تو پہلے کی چیز موکل کی ہوگی اور دوسرے نے جو خریدی ہے وہ خود اُس وکیل کی ہوگی اور اگر دونوں نے بیک وقت خریدی تو دونوں چیزیں موکل کی ہوں گی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۳: ایک شخص سے کہا میری یہ چیز بیچ دو پھر دوسرے سے بھی اُسی چیز کے بیچنے کو کہا اور دونوں نے دو شخصوں کے ہاتھ بیع کر دی اگر معلوم ہے کہ کس نے پہلے بیع کی تو جس نے پہلے خریدی ہے چیز اُسی کی ہے اور معلوم نہ ہو تو دونوں مشتری اُس میں نصف نصف کے شریک ہیں اور ہر ایک کو اختیار ہے کہ نصف ثمن کے ساتھ لے یا نہ لے اور اگر دونوں نے ایک ہی شخص کے ہاتھ بیع کی اور دوسرے نے زیادہ داموں میں[4] بیچی دوسری بیع جائز ہے۔[5] (عالمگیری)

وکیل کام کرنے پر کہاں مجبور ہے کہاں نہیں

مسئلہ ۷۴: ایک شخص کو وکیل کیا ہے کہ وہ اپنے مال سے یا موکل کے مال سے دَین ادا کر دے اس کو دَین ادا کرنے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا مگر جب کہ وکیل کے ذمہ خود موکل کا دَین ہے اور موکل نے اُس سے دوسرے کا دَین جو موکل پر ہے ادا کرنے کو کہا۔ اسی کی خصوصیت نہیں بلکہ کسی جگہ بھی وکیل اُس کام پر مجبور نہیں کیا جاسکتا جس کے لیے وکیل ہوا ہے مثلاً یہ کہا کہ میری یہ چیز بیچ کر فلاں کا دَین ادا کر دو وکیل اُس کے بیچنے پر مجبور نہیں یا یہ کہہ دیا ہو کہ میری عورت کو طلاق دے دو، وکیل طلاق دینے پر مجبور نہیں اگرچہ عورت طلاق مانگتی ہو یا غلام آزاد کر دو یا فلاں شخص کو یہ چیز ہبہ کر دو یا فلاں کے ہاتھ یہ چیز بیع کر دو۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

1 ......وکیل کرنے والا۔

2 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الوكالة،الباب الثامن فی توكيل الرجلين،ج۳،ص ٦٣٥ .

3 ......المرجع السابق.

4 ......زیادہ قیمت پر۔

5 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الوكالة،الباب الثامن فی توكيل الرجلين،ج۳،ص ٦٣٥ .

6 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الوكالة،فصل لايعقد وكيلُ البيع والشراء...إلخ،ج۸،ص ۳۰۰ .

www.dawateislami.net

مسئلہ ۷۵ بعض باتوں میں وکیل اُس کام کے کرنے پر مجبور کیا جائے گا انکار نہیں کرسکتا۔ ① ایک چیز معین شخص کو دینے کے لیے وکیل کیا تھا کہ یہ چیز فلاں کو دے آؤ اور موکل غائب ہوگیا وکیل کو اُسے دینا لازم ہے۔ ② مدعی [1] کی طلب پر مدعی علیہ [2] نے وکیل کیا اور مدعی علیہ غائب ہوگیا وکیل کو پیروی کرنی لازم ہے ③ ایک چیز رہن رکھی ہے اور عقد رہن کے اندر یا بعد میں راہن [3] نے توکیل بالبیع شرط کردی اس صورت میں وکیل کو بیع کرکے مرتہن [4] کا دَین ادا کرنا ضروری ہے ④ جو وکیل اجرت پر کام کرتے ہوں جیسے دلال آڑھتی [5] وہ کام کرنے پر مجبور ہیں انکار نہیں کرسکتے۔ [6] (درمختار)

وکیل دوسرے کو وکیل بنا سکتا ہے یا نہیں

مسئلہ ۷۶ وکیل جس چیز کے بارے میں وکیل ہے بغیر اجازت موکل اُس میں دوسرے کو وکیل نہیں کرسکتا مثلاً زید نے عمرو سے ایک چیز خریدنے کو کہا عمرو بکر سے کہہ دے کہ تُو خرید کر لا یہ نہیں ہوسکتا یعنی وکیل الوکیل جو کچھ کرے گا وہ موکل پر نافذ نہیں ہوگا۔ [7] (درمختار)

مسئلہ ۷۷ وکیل کو موکل نے اس کی اجازت دے دی ہے کہ وہ خود کردے یا دوسرے سے کرادے تو وکیل بنانا جائز ہے یا اُس کام کے لیے اُس نے اختیارِ تام [8] دے دیا ہے مثلاً کہہ دیا ہے کہ تم اپنی رائے سے کام کرو اس صورت میں بھی وکیل بنانا جائز ہے۔ [9] (درمختار)

مسئلہ ۷۸ ایک شخص کو زکوۃ کے روپے دے کر کہا کہ فقیروں کو دے دو اس نے دوسرے کو کہا اُس نے تیسرے کو کہا غرض یہ کہ جو بھی فقیروں کو دے دے گا زکوۃ ادا ہوجائے گی موکل کو اجازت دینے کی بھی ضرورت نہیں اور اگر قربانی کا جانور خریدنے کے لیے ایک کو کہا اُس نے دوسرے سے کہہ دیا دوسرے نے تیسرے سے کہا غرض آخر والے نے خریدا تو اوّل کی اجازت پر موقوف رہے گا اگر جائز کرے گا جائز ہوگا ورنہ نہیں۔ [10] (درمختار)

---

1 ......دعویٰ کرنے والا۔
2 ......جس پر دعویٰ کیا جائے۔
3 ......گروی رکھنے والا۔
4 ......جس کے پاس چیز گروی رکھی جاتی ہے۔
5 ......کمیشن لیکر چیز فروخت کرنے والا۔
6 ......"الدرالمختار"، کتاب الوکالۃ،فصل لایعقد وکیلُ البیع والشراء...إلخ، ج۸،ص ۳۰۱.
7 ......"الدرالمختار"، کتاب الوکالۃ،فصل لایعقد وکیلُ البیع والشراء...إلخ، ج۸،ص ۳۰۲.
8 ......مکمل اختیار۔
9 ......"الدرالمختار"، کتاب الوکالۃ،فصل لایعقد وکیلُ البیع والشراء...إلخ، ج۸،ص ۳۰۳.
10 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۷۹ اذن یا تفویض (کام اس کی رائے پر سپرد کرنے) کی وجہ سے وکیل نے دوسرے کو وکیل بنایا تو یہ وکیل ثانی[1] وکیل کا وکیل نہیں ہے بلکہ موکل کا وکیل ہے اگر وکیل اوّل اسے معزول[2] کرنا چاہے معزول نہیں کرسکتا نہ اُس کے مرنے سے یہ معزول ہوسکتا ہے موکل کے مرنے سے دونوں معزول ہوجائیں گے۔[3] (بحر)

مسئلہ ۸۰ وکیل نے وہ کام کیا جس کے لیے وکیل تھا اور حقوق میں اُس نے دوسرے کو وکیل بنایا یہ جائز ہے اس کے لیے نہ اذن کی ضرورت ہے نہ تفویض کی مثلاً خریدنے کا وکیل تھا اس نے خریدا اور مبیع پر قبضہ کے لیے یا عیب کی وجہ سے واپس کرنے کے لیے یا اُس کے متعلق دعویٰ کرنا پڑے اس کے لیے بغیر اذن وتفویض بھی وکیل کرسکتا ہے کہ ان سب کاموں میں وکیل اصیل ہے۔[4] (بحرالرائق)

مسئلہ ۸۱ وکیل نے بغیر اذن وتفویض دوسرے کو وکیل کردیا دوسرے نے پہلے کی موجودگی یا عدم موجودگی میں کام کیا اور اوّل نے اُسے جائز کردیا تو جائز ہوگیا بلکہ کسی اجنبی نے کردیا اُس نے جائز کردیا جب بھی جائز ہوگیا اور اگر وکیل اوّل نے ثانی کے لیے ثمن مقرر کردیا ہے کہ چیز اتنے میں بیچنا اور ثانی نے اوّل کی غیبت میں بیچ دی تو جائز ہے یعنی اوّل کی رائے سے کام ہوا اور یہ بیع موکل پر نافذ ہوگی کیونکہ اُس کی رائے اس صورت میں یہی ہے کہ ثمن کی مقدار متعین کردے اور یہ کام اُس نے کردیا۔ خریدنے کے لیے وکیل کیا تھا اور اجنبی نے خریدی اور وکیل نے جائز کردی جب بھی اُسی اجنبی کے لیے ہے۔[5] (درمختار، بحر)

مسئلہ ۸۲ ایسی چیزیں جو عقد نہیں ہیں جیسے طلاق، عتاق ان میں کسی کو وکیل کیا وکیل نے دوسرے کو وکیل کردیا ثانی نے اوّل کی موجودگی میں طلاق دی یا اجنبی نے طلاق دی وکیل نے جائز کردی طلاق نہیں ہوگی۔[6] (درمختار)

وکالت عامہ وخاصہ

مسئلہ ۸۳ وکالت کبھی خاص ہوتی ہے کہ ایک مخصوص کام مثلاً خریدنے یا بیچنے یا نکاح یا طلاق کے لیے وکیل کیا اور کبھی عام ہوتی ہے کہ ہر قسم کے کام وکیل کو سپرد کردیتے ہیں جس کو مختار عام کہتے ہیں مثلاً کہہ دیا کہ میں نے تجھے ہر کام میں وکیل کیا اس

---

1 ...... دوسرا وکیل۔ 2 ...... برطرف۔

3 ......"البحرالرائق"، کتاب الوکالة، باب الوکالة بالبیع والشراء، ج۷، ص۲۹۷.

4 ...... المرجع السابق، ص۲۹۸.

5 ......"الدرالمختار"، کتاب الوکالة، فصل لایعقد وکیلُ البیع والشراء...إلخ، ج۸، ص۳۰٤.

و"البحرالرائق"، کتاب الوکالة، باب الوکالة بالبیع والشراء، ج۷، ص۲۹۸.

6 ......"الدرالمختار"، کتاب الوکالة، فصل لایعقد وکیلُ البیع والشراء...إلخ، ج۸، ص۳۰٤.

www.dawateislami.net

صورت میں وکیل کو تمام معاوضات خریدنا بیچنا اجارہ دینا لینا سب کام کا اختیار حاصل ہوجاتا ہے مگر بی بی کو طلاق دینا غلام کو آزاد کرنا یا دوسرے تبرعات مثلاً کسی کو اسکی چیز ہبہ کردینا اس کی جائداد کو وقف کردینا اس قسم کے کاموں کا وکیل اختیار نہیں رکھتا۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۸۴: کسی سے کہا میں نے اپنی عورت کا معاملہ تمھیں سپرد کردیا یہ طلاق کا وکیل ہے مگر مجلس تک اختیار رکھتا ہے بعد میں نہیں اور اگر یہ کہا کہ عورت کے معاملہ میں، مَیں نے تم کو وکیل کیا تو مجلس تک مقتصر نہیں[2]۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۸۵: جس شخص کو دوسرے پر ولایت[4] نہ ہو اُس کے حق میں اگر تصرف کرے گا جائز نہیں ہوگا مثلاً غلام یا کافر نے اپنے نابالغ بچہ حر[5] مسلمان کا مال بیچ دیا یا اُس کے بدلے میں کوئی چیز خریدی یا اپنی نابالغہ لڑکی حرہ مسلمہ[6] کا نکاح کیا یہ جائز نہیں۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۸۶: نابالغ کے مال کی ولایت اُس کے باپ کو ہے پھر اُس کے وصی کو ہے یہ نہ ہو تو اس کے وصی کو ہے یعنی باپ کا وصی دوسرے کو وصی بنا سکتا ہے اس کے بعد دادا کو پھر دادا کے وصی کو پھر اس وصی کے وصی کو یہ بھی نہ ہو تو قاضی کو اس کے بعد وہ جس کو قاضی نے مقرر کیا ہو اس کو وصی قاضی کہتے ہیں پھر اُس کو جس کو اس وصی نے وصی کیا ہو۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۸۷: ماں مرگئی یا بھائی مرا اور انھوں نے ترکہ چھوڑا اور اس مال کا کسی کو وصی کیا تو باپ یا اسکے وصی یا وصی وصی یا دادا یا اسکے وصی یا وصی وصی کے ہوتے ہوئے ماں یا بھائی کے وصی کو کچھ اختیار نہیں اور اگر ان مذکورین میں کوئی نہیں ہے تو ماں یا بھائی کے وصی کے متعلق اُس ترکہ کی حفاظت ہے اور اُس ترکہ میں سے صرف منقول چیزیں[9] بیع کرسکتا ہے غیر منقول کی بیع نہیں کرسکتا اور کھانے اور لباس کی چیزیں خرید سکتا ہے وبس۔[10] (درمختار)

مسئلہ ۸۸: وصی قاضی بھی وہ تمام اختیارات رکھتا ہے جو باپ کا وصی رکھتا ہے ہاں اگر قاضی نے اُسے کسی خاص بات کا پابند کردیا ہے تو پابند ہوگا۔[11] (درمختار)

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الوکالۃ، فصل لایعقد وکیلُ البیع والشراء...إلخ، ج۸، ص۳۰۵.

2 ......یعنی مجلس تک محدود نہیں بعد میں بھی اُس کو اختیار ہے۔

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الوکالۃ،فصل لایعقد وکیلُ البیع والشراء...إلخ، ج۸، ص۳۰۵.

4 ......سرپرستی، تصرف کا اختیار۔ 5 ......آزاد جو غلام نہ ہو۔ 6 ......آزاد مسلمان لڑکی جو لونڈی نہ ہو۔

7 ......"الدرالمختار"، کتاب الوکالۃ،فصل لایعقد وکیلُ البیع والشراء...إلخ، ج۸، ص۳۰۵.

8 ......"الدرالمختار"، کتاب الوکالۃ،فصل لایعقد وکیلُ البیع والشراء...إلخ، ج۸، ص۳۰۵.

9 ......وہ چیزیں جو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کی جاسکتی ہو۔

10 ......"الدرالمختار"، کتاب الوکالۃ،فصل لایعقد وکیلُ البیع والشراء...إلخ، ج۸، ص۳۰۶.

11 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

وکیل بالخصومۃ اور وکیل بالقبض کا بیان

مسئلہ ۱ جس شخص کو خصومت یعنی مقدمہ میں پیروی کرنے کے لیے وکیل کیا ہے وہ قبضہ کا اختیار نہیں رکھتا یعنی اس کے موافق فیصلہ ہوا اور چیز دلا دی گئی تو اُس پر قبضہ کرنا اس وکیل کا کام نہیں۔ یوہیں تقاضا کرنے کا[1] جس کو وکیل کیا ہے وہ بھی قبضہ نہیں کرسکتا۔[2] (درمختار) مگر جہاں عرف اس قسم کا ہو کہ جو تقاضے کو جاتا ہے وہی دَین وصول بھی کرتا ہے جیسا کہ ہندوستان کا عموماً یہی عرف ہے کہ تجار کے یہاں سے جو تقاضے کو بھیجے جاتے ہیں وہی بقایا وصول کرکے لاتے بھی ہیں یہ نہیں ہے کہ تقاضا ایک کا کام ہو اور وصول کرنا دوسرے کا لہٰذا یہاں کے عرف کا لحاظ کرتے ہوئے تقاضا کرنے والا قبضہ کا اختیار رکھتا ہے۔[3] (بحر)

مسئلہ ۲ خصومت[4] یا تقاضے کے لیے جس کو وکیل کیا ہے یہ مصالحت نہیں کرسکتے کہ ان کا یہ کام نہیں۔ تقاضے کے لیے جس کو قاصد بنایا ہے جس سے یہ کہہ دیا کہ فلاں شخص کو ہمارا یہ پیغام پہنچا دینا وہ قبضہ کرسکتا ہے اُس مدیون[5] پر دعویٰ نہیں کر سکتا۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۳ جس کو صلح کے لیے وکیل بنایا ہے وہ دعویٰ نہیں کرسکتا اور دَین پر قبضہ کے لیے جسے وکیل کیا ہے وہ دعویٰ کرسکتا ہے۔ وکیل قسمۃ، وکیل شفعہ[7]، ہبہ میں رجوع کا وکیل۔ عیب کی وجہ سے رد کا وکیل[8] ان سب کو دعویٰ کرنے کا حق حاصل ہے۔[9] (درمختار)

مسئلہ ۴ ایک شخص کے ذمہ میرا دَین ہے تم اُس پر قبضہ کرو اور سب ہی پر قبضہ کرنا، وکیل نے تمام دَین پر قبضہ کیا صرف ایک روپیہ باقی رہ گیا یہ قبضہ صحیح نہیں ہوا کہ موکل کی اس نے مخالفت کی یعنی اگر وہ دَین جس پر قبضہ کیا ہے ہلاک ہوجائے تو موکل ذمہ دار نہیں موکل اُس مدیون سے اپنا پورا دَین وصول کرے گا۔[10] (درمختار)

---

1 ......یعنی قرضہ وصول کرنے کا۔

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الوکالۃ، باب الوکالۃ بالخصومۃ والقبض، ج۸، ص۳۰۶۔

3 ......"البحرالرائق"، کتاب الوکالۃ، باب الوکالۃ بالخصومۃ، ج۷، ص۳۰۲۔

4 ......مقدمہ لڑنے۔ 5 ......مقروض۔

6 ......"الدرالمختار"، کتاب الوکالۃ، باب الوکالۃ بالخصومۃ والقبض، ج۸، ص۳۰۷۔

7 ......شفعہ کا وکیل۔ 8 ......خریدی ہوئی چیز کو واپس کرنے کا وکیل۔

9 ......"الدرالمختار"، کتاب الوکالۃ، باب الوکالۃ بالخصومۃ والقبض، ج۸، ص۳۰۷۔

10 ......المرجع السابق، ص۳۰۸۔

www.dawateislami.net

مسئلہ ۵: یہ کہا کہ میں نے اپنے ہر دَین کے تقاضا کا تجھے وکیل کیا یا میرے جتنے حقوق لوگوں پر ہیں اُن کے لیے وکیل کیا یہ توکیل اُن حقوق کے متعلق بھی ہے جو اس وقت موجود ہیں اور اُن کے متعلق بھی جو اب ہوں گے اور اگر یہ کہا ہے کہ فلاں کے ذمہ جو میرا دَین ہے اُس کے قبض کا وکیل کیا تو صرف وہی دَین مراد ہے جو اس وقت ہے جو بعد میں ہوں گے اُن کے متعلق وکیل نہیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۶: جو شخص قبض دَین کا وکیل[2] ہے وہ نہ تو حوالہ قبول کرسکتا ہے نہ مدیون کو دَین ہبہ کرسکتا ہے نہ دَین معاف کر سکتا ہے نہ دَین کو مؤخر کرسکتا ہے یعنی میعاد نہیں مقرر کرسکتا نہ دَین کے مقابلے میں کوئی شے رہن[3] رکھ سکتا ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۷: ایک شخص کو وکیل کیا کہ فلاں کے ذمہ میرا دَین ہے اُسے وصول کر کے فلاں شخص کو ہبہ کردے یہ جائز ہے اگر مدیون[5] یہ کہتا ہے میں نے دَین دے دیا اور موہوب لہ[6] بھی تصدیق کرتا ہے تو ٹھیک ہے اور موہوب لہ انکار کرتا ہے تو مدیون کی تصدیق نہیں کی جائے گی۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۸: دَین وصول کرنے کا وکیل آیا اُس نے وصول کیا پھر دوسرا وکیل آیا کہ یہ بھی دَین وصول کرنے کا وکیل ہے یہ چاہتا ہے کہ وکیل اوّل نے جو کچھ وصول کیا ہے اُسے میں اپنے قبضہ میں رکھوں اُسے اس کا اختیار نہیں ہاں اگر وکیل دوم کو موکل نے یہ اختیارات دیے ہیں کہ جو کچھ موکل کی چیز کسی کے پاس ہو اُس پر قبضہ کرے تو وکیل اوّل سے لے سکتا ہے۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۹: محتال لہ نے[9] محیل[10] کو وکیل کردیا کہ محتال علیہ[11] سے دَین وصول کرے یہ توکیل صحیح نہیں۔ یوہیں دائن نے[12] مدیون کو وکیل بنایا کہ وہ خود اپنے نفس سے دَین وصول کرے یہ توکیل صحیح نہیں۔[13] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: کفیل بالمال کو وکیل نہیں بنایا جاسکتا اُس کو وکیل بنانا ویسا ہی ہے جیسے خود مدیون کو وکیل کیا جائے ہاں اگر

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الوكالة،الباب السابع فی التوكيل بالخصومة...إلخ،فصل فی أحكام التوكيل...إلخ،ج٣،ص ٦٢٠.

2 ......قرض پر قبضہ کرنے کا وکیل۔ 3 ......گروی۔

4 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الوكالة،الباب السابع فی التوكيل بالخصومة...إلخ،فصل فی أحكام التوكيل...إلخ،ج٣،ص ٦٢١.

5 ......مقروض۔ 6 ......جس کے لیے ہبہ کیا۔

7 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الوكالة،الباب السابع فی التوكيل بالخصومة...إلخ،فصل فی أحكام التوكيل...إلخ،ج٣،ص ٦٢١.

8 ......المرجع السابق.

9 ......قرض دینے والے نے۔ 10 ......اپنے قرض کی ادائیگی دوسرے کے سپرد کرنے والا یعنی قرض دار۔

11 ......وہ شخص کہ قرض دار نے اپنے قرض کی ادائیگی اس کے سپرد کردی۔ 12 ......قرض دینے والے نے۔

13 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الوكالة،الباب السابع فی التوكيل بالخصومة...إلخ،فصل فی أحكام التوكيل...إلخ،ج٣،ص ٦٢٢.

www.dawateislami.net

مدیون کو وکیل کیا کہ تم اپنے سے دَین معاف کردو یہ توکیل صحیح ہے اور معاف کرنے سے پہلے موکل نے معزول کردیا یہ عزل[1] بھی صحیح ہے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۱ زید کے دو شخصوں کے ذمہ ہزار روپے ہیں اور ان دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کا کفیل ہے زید نے عمرو کو وکیل کیا کہ ان میں سے فلاں سے دَین وصول کرے عمرو نے بجائے اُس کے دوسرے سے وصول کیا یہ اُس کا قبضہ کرنا صحیح ہے۔ اسی طرح اگر ایک شخص پر ہزار روپے دَین ہے اور دوسرا اس کا کفیل ہے دائن نے وکیل کیا تھا مدیون سے وصول کرنے کے لیے، اُس نے کفیل سے وصول کرلیا یہ بھی صحیح ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ دَین وصول کرنے کے لیے وکیل کیا تھا وکیل نے مدیون سے بجائے روپیہ کے سامان لیا اس چیز کو موکل[4] پسند نہیں کرتا ہے وکیل یہ سامان پھیر دے[5] اور دَین کا مطالبہ کرے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ مدیون نے دائن کو کوئی چیز دے دی کہ اسے بیچ کر اُس میں سے اپنا حق لے لو اُس نے بیع کی اور ثمن پر قبضہ کرلیا پھر یہ ثمن ہلاک ہوگیا تو مدیون کا نقصان ہوا جب تک دائن نے ثمن پر جدید قبضہ نہ کیا ہو اور اگر مدیون نے چیز دیتے وقت یہ کہا اسے اپنے حق کے بدلے میں بیع کرلو تو ثمن پر قبضہ ہوتے ہی دَین وصول ہوگیا اگر ہلاک ہوگا دائن کا ہلاک ہوگا۔[7] (خانیہ)

مسئلہ ۱۴ ایک شخص نے دوسرے سے یہ کہا کہ فلاں کا تمھارے ذمہ دَین ہے اُس نے مجھے دَین لینے کے لیے[8] وکیل کیا ہے اس کی تین صورتیں ہیں۔ ① مدیون اس کی تصدیق کرتا ہے ② یا تکذیب کرتا ہے ③ یا سکوت کرتا ہے[9]، اگر تصدیق کرتا ہے دَین ادا کرنے پر مجبور کیا جائے گا پھر واپس لینے کا اس کو اختیار نہیں۔ باقی دو صورتوں میں مجبور نہیں کیا جائے گا مگر اس نے دے دیا تو واپس لینے کا اختیار نہیں۔ پھر موکل آیا اس نے وکالت کا اقرار کرلیا تو معاملہ ختم ہے اور اگر وکالت سے انکار

---

1 ...... برطرف کرنا۔

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الوکالۃ، باب الوکالۃ بالخصومۃ والقبض، ج۸، ص۲۱۰.

3 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الوکالۃ، الباب السابع فی التوکیل بالخصومۃ...إلخ، فصل فی أحکام التوکیل...إلخ، ج۳، ص۶۲۲.

4 ......وکیل کرنے والا۔ 5 ......سامان واپس کردے۔

6 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الوکالۃ، الباب السابع فی التوکیل بالخصومۃ...إلخ، فصل فی أحکام التوکیل...إلخ، ج۳، ص۶۲۲.

7 ......"الفتاوی الخانیۃ"، کتاب الوکالۃ، فصل فیما یکون وکیلًا وما لا یکون، ج۲، ص۱۴۷-۱۴۸.

8 ......قرض وصول کرنے کے لیے۔ 9 ...... خاموشی اختیار کرتا ہے۔

www.dawateislami.net

کرتا ہے اور مدیون[1] سے دَین[2] لینا چاہتا ہے اگر مدیون نے دعویٰ کیا کہ تم نے فلاں کو وکیل کیا تھا میں نے اُسے دے دیا اور اُس کی توکیل کو گواہوں سے ثابت کر دیا یا گواہ نہ ہونے کی صورت میں دائن[3] پر حلف[4] دیا گیا اس نے حلف سے انکار کر دیا مدیون بری ہو گیا اور اگر اس نے حلف کر لیا کہ میں نے اُسے وکیل نہیں کیا تھا تو مدیون سے اپنا دَین وصول کرے گا۔ پھر اُس وکیل کے پاس اگر وہ چیز موجود ہے تو مدیون اُس سے وصول کرے اور ہلاک کر دی ہے تو تاوان لے سکتا ہے اور اگر ہلاک ہو گئی ہو اور مدیون نے اس کی تصدیق کی تھی تو کچھ نہیں لے سکتا اور تکذیب کی تھی یا سکوت کیا تھا یا تصدیق کی تھی مگر ضمان کی شرط کر لی تھی تو جو کچھ دائن کو دیا ہے اس وکیل سے واپس لے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵ ایک شخص نے کہا فلاں شخص کی امانت تمھارے پاس ہے اُس نے مجھے وکیل بالقبض کیا ہے امین اگرچہ اس کی تصدیق کرتا ہو امانت دینے کا حکم نہیں دیا جائے گا اور اگر امین نے دے دی تو اب واپس لینے کا حق نہیں رکھتا اور اگر امین سے کوئی یہ کہتا ہے کہ میں نے امانت والی چیز خرید لی ہے اُس کو دینے کا حکم نہیں دیا جائے گا اگرچہ امین اُس کی تصدیق کرتا ہو اور اگر امین سے یہ کہتا ہے کہ جس نے امانت رکھی تھی اُس کا انتقال ہو گیا اور یہ چیز بطور وصیت یا وراثت مجھے ملی ہے اگر امین اس کی بات کو سچ مانتا ہے حکم دیا جائے گا کہ اس کو دے دے بشرطیکہ میت پر دَین مستغرق نہ ہو[6] اور اگر امین اُس کی بات سے منکر ہے[7] یا کہتا ہے مجھے نہیں معلوم تو اس صورت میں جب تک ثابت نہ کر دے، دینے کا حکم نہیں دیا جائے گا۔[8] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۱۶ دائن نے مدیون سے کہا تم فلاں شخص کو دے دینا پھر دوسرے موقع پر کہا اُس کو مت دینا مدیون نے کہا میں تو اُسے دے چکا اور وہ شخص بھی اقرار کرتا ہے کہ مجھے دیا ہے مدیون دَین سے بری ہو گیا۔[9] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷ دائن نے مدیون کے پاس کہلا بھیجا کہ میرا روپیہ بھیج دو مدیون نے اسی کے ہاتھ بھیج دیا تو دائن کا ہو گیا اگر ہلاک ہو گا دائن کا ہو گا اور اگر دائن نے مدیون سے کہا کہ فلاں کے ہاتھ بھیج دینا یا میرے بیٹے کے ہاتھ یا اپنے بیٹے کے ہاتھ بھیج دینا مدیون نے بھیج دیا اور ضائع ہوا تو مدیون کا ضائع ہوا اور اگر دائن نے یہ کہا تھا کہ میرے بیٹے کو یا اپنے بیٹے کو دے دینا وہ مجھے

---

1 ......مقروض۔ 2 ......قرض۔ 3 ......قرض دینے والا۔ 4 ......قسم۔

5 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الوکالۃ،الباب السابع فی التوکیل بالخصومۃ...إلخ،فصل فی أحکام التوکیل...إلخ،ج۳،ص۶۲۳.

6 ......یعنی اتنا قرض نہ ہو جو اس کے چھوڑے ہوئے مال سے زیادہ ہو۔ 7 ......یعنی انکار کرتا ہے۔

8 ......"الدرالمختار"، کتاب الوکالۃ،باب الوکالۃ بالخصومۃ والقبض،ج۸،ص۳۱۳.

و"الھدایۃ"، کتاب الوکالۃ،باب الوکالۃ بالخصومۃ والقبض،ج۲،ص۱۵۱.

9 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الوکالۃ،الباب السابع فی التوکیل بالخصومۃ...إلخ،فصل فی أحکام التوکیل...إلخ،ج۳،ص۶۲۵.

www.dawateislami.net

لا کے دے دیگا یہ توکیل ہے اگر ضائع ہوگا دائن کا نقصان ہوگا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸ مدیون نے کسی کو اپنا دَین ادا کرنے کا وکیل کیا اُس نے ادا کردیا تو جو کچھ دیا ہے مدیون سے لے گا اور اگر یہ کہا ہے کہ میری زکوٰۃ ادا کردینا یا میری قسم کے کفارہ میں کھانا کھلا دینا اور اس نے کردیا تو کچھ نہیں لے سکتا ہاں اگر اُس نے یہ بھی کہا تھا کہ میں ضامن ہوں تو وصول کرسکتا ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹ یہ کہا کہ فلاں کو اتنے روپے ادا کردینا، یہ نہیں کہا کہ میری طرف سے، نہ یہ کہ میں ضامن ہوں، نہ یہ کہ وہ میرے ذمہ ہوں گے، اس نے دے دیے، اگر یہ اُس کا شریک یا خلیط یا اُس کی عیال میں ہے یا اس پر اُسے اعتماد ہے تو رجوع کرے گا ورنہ نہیں خلیط کے معنی یہ ہیں کہ دونوں میں لین دین ہے یا آپس میں دونوں کے یہ طے ہے کہ اگر ایک کا دوسرے کے پاس قاصد یا وکیل آئے گا تو اُس کے ہاتھ بیع کرے گا اُسے قرض دیدیگا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰ ایک ہی شخص دائن و مدیون دونوں کا وکیل ہو کہ ایک کی طرف سے خود ادا کرے اور دوسرے کی طرف سے خود ہی وصول کرے یہ نہیں ہوسکتا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱ مدیون نے ایک شخص کو روپے دیے کہ میرے ذمہ فلاں کے اتنے روپے باقی ہیں یہ دے دینا اور رسید لکھوا لینا روپے اُس نے دے دیے مگر رسید نہیں لکھوائی اُس پر ضمان نہیں یعنی اگر دائن انکار کرے تو تاوان لازم نہ ہو گا اور اگر مدیون نے یہ کہا تھا کہ جب تک رسید نہ لے لینا دینا مت اور اُس نے بغیر رسید لیے دے دیے تو ضامن ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲ جس کو دَین ادا کرنے کو کہا ہے اُس نے اُس سے بہتر ادا کیا جو کہا تھا تو ویسا رجوع کرے گا جیسا ادا کرنے کو کہا تھا اور اُس سے خراب ادا کیا تو جیسا دیا ہے ویسا ہی لے گا۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳ ایک شخص کو اپنے حقوق وصول کرنے اور مقدمات کی پیروی کرنے کے لیے وکیل کیا ہے اور یہ کہہ دیا ہے کہ موکل پر (یعنی مجھ پر) جو دعویٰ ہو اُس میں تو وکیل نہیں یہ صورت توکیل کی جائز ہے نتیجہ یہ ہوا کہ وکیل نے ایک شخص پر مال کا

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الوكالة،الباب السابع في التوكيل بالخصومة...إلخ،فصل في أحكام التوكيل...إلخ،ج٣،ص٦٢٦ .

2 ......المرجع السابق .

3 ......المرجع السابق، فصل اذا وكل انساناً...إلخ،ص٦٢٦-٦٢٧.

4 ......المرجع السابق،ص ٦٢٧.

5 ......المرجع السابق.

6 ......المرجع السابق ٦٢٨.

www.dawateislami.net

دعویٰ کیا اور گواہوں سے ثابت کر دیا مدعیٰ علیہ اپنے اوپر سے اس کو دفع کرنا چاہتا ہے مثلاً کہتا ہے میں نے ادا کر دیا ہے یا دائن نے معاف کر دیا ہے یہ جوابدہی وکیل کے مقابل میں مسموع نہیں کہ وہ اس بات میں وکیل ہی نہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۲۴: وکیل بالخصومۃ[2] کو اختیار ہے کہ خصم[3] کے حق سے انکار کر دے یا اُس کے حق کا اقرار کر لے مگر قاضی کے پاس اقرار کر سکتا ہے غیر قاضی کے پاس نہیں یعنی مجلس قضا[4] کے علاوہ دوسری جگہ اُس نے اقرار کیا اس کو اگر قاضی کے پاس خصم نے گواہوں سے ثابت کیا تو وکیل کا اقرار نہیں قرار پائے گا یہ البتہ ہوگا کہ گواہوں سے غیر مجلس قضا میں اقرار ثابت ہونے پر یہ وکیل ہی وکالت سے معزول[5] ہو جائے گا اور اس کو مال نہیں دیا جائے گا۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۲۵: وکیل بالخصومۃ اقرار اُس وقت کر سکتا ہے جب اُس کی توکیل مطلق ہو اقرار کی موکل نے ممانعت نہ کی ہو اور اگر موکل نے اُس کو غیر جائز الاقرار قرار دیا ہے تو وکیل ہے مگر اقرار نہیں کر سکتا اگر قاضی کے پاس یہ اقرار کرے گا اقرار صحیح نہیں ہوگا اور وکالت سے خارج ہو جائے گا اور اگر وکیل کیا ہے مگر انکار کی اجازت نہیں دی ہے تو انکار نہیں کر سکتا۔[7] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۶: توکیل بالاقرار صحیح ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ اقرار کا وکیل ہے یا یہ کہ کچہری میں جاتے ہی اقرار کر لے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وکیل سے کہہ دیا ہے کہ اولاً تم جھگڑا کرنا جو کچھ فریق کہے اُس سے انکار کرنا مگر جب دیکھنا کہ کام نہیں چلتا اور انکار میں میری بدنامی ہوتی ہے تو اقرار کر لینا اس وکیل کا اقرار صحیح ہے وہ موکل پر اقرار ہے۔[8] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: جو شخص دائن کا وکیل ہے مدیون نے بھی اُسی کو قبضہ کا وکیل کر دیا یہ توکیل درست نہیں مثلاً وہ مدیون کے پاس آ کر مطالبہ کرتا ہے مدیون نے اُسے کوئی چیز دے دی کہ اسے بیچ کر ثمن سے دَین ادا کر دینا اگر فرض کرو اُس نے بیچی مگر ثمن

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الوکالۃ، باب الوکالۃ بالخصومۃ والقبض، ج۸، ص۳۰۹.

2 ......مقدمہ کی پیروی کا وکیل۔ 3 ......مدمقابل۔

4 ......عدالت جہاں قاضی فیصلہ کرتا ہے۔ 5 ......برطرف۔

6 ......"الدرالمختار"، کتاب الوکالۃ، باب الوکالۃ بالخصومۃ والقبض، ج۸، ص۳۰۹.

7 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الوکالۃ، الباب السابع فی التوکیل بالخصومۃ...إلخ، ج۳، ص۶۱۷.
و"الدرالمختار"، کتاب الوکالۃ، باب الوکالۃ بالخصومۃ والقبض، ج۸، ص۳۱۰.

8 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الوکالۃ، الباب السابع فی التوکیل بالخصومۃ...إلخ، ج۳، ص۶۱۷.
و"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الوکالۃ، باب الوکالۃ بالخصومۃ والقبض، ج۸، ص۳۱۰.

www.dawateislami.net

ہلاک ہوگیا تو مدیون کا ہلاک ہوا۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۸ کفیل بالنفس[2] قبض دَین کا وکیل[3] ہوسکتا ہے۔ یوہیں قاصد اور وکیل بالنکاح ان کو وکیل بالقبض کیا جاسکتا ہے وکیل بالنکاح مہر کا ضامن ہوسکتا ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۲۹ دَین قبضہ کرنے کا وکیل تھا اس نے کفالت کرلی یہ صحیح ہے مگر وکالت باطل ہوگئی۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۳۰ وکیل بیع نے[6] مشتری کی طرف سے بائع کے لیے ثمن[7] کی ضمانت کرلی یہ جائز نہیں پھر اگر اس ضمانت باطلہ کی بنا پر وکیل نے بائع کو ثمن اپنے پاس سے دے دیا تو بائع سے واپس لے سکتا ہے اور اگر ادا کیا مگر ضمانت کی وجہ سے نہیں تو واپس نہیں لے سکتا کہ متبرع[8] ہے۔[9] (درمختار)

مسئلہ ۳۱ وکیل بالقبض نے مال طلب کیا مدیون نے جواب میں یہ کہا کہ موکل کو دے چکا ہوں یا اُس نے معاف کردیا ہے یا تمھارے موکل نے خود میری مِلک کا اقرار کیا ہے اس کا حاصل یہ ہوا کہ اس نے مِلک موکل کا اقرار کرلیا اور اس کی وکالت کو بھی تسلیم کیا مگر ایک عذر ایسا پیش کرتا ہے جس سے مطالبہ ساقط ہوجائے اور اس پر گواہ پیش نہیں کیے اب دوسری صورت منکر پر حلف کی ہے مگر حلف اگر ہوگا تو موکل پر نہ کہ وکیل پر لہٰذا اس صورت میں اُس شخص کو مال دینا ہوگا۔[10] (درمختار)

مسئلہ ۳۲ مشتری[11] نے عیب کی وجہ سے مبیع[12] کو واپس کرنے کے لیے کسی کو وکیل کیا وکیل جب بائع کے پاس[13] جاتا ہے بائع یہ کہتا ہے کہ مشتری اس عیب پر راضی ہوگیا تھا لہٰذا واپسی نہیں ہوسکتی اس صورت میں جب تک مشتری حلف[14] نہ اُٹھائے بائع پر رد نہیں کرسکتا اور اگر وکیل نے بائع پر رد کردی پھر موکل آیا اس نے بائع کی تصدیق کی تو چیز اسی کی

1 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب الوکالۃ،باب الوکالۃ بالخصومۃ والقبض،ج۸،ص۳۱۱.

2 ......شخصی ضمانت یعنی جس شخص کے ذمہ حق باقی ہو ضامن اس کو حاضر کرنے کی ذمہ داری قبول کرے۔

3 ......قرض پر قبضہ کرنے کا وکیل۔

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الوکالۃ،باب الوکالۃ بالخصومۃ و القبض،ج۸،ص۳۱۱.

5 ......المرجع السابق.

6 ......کسی چیز کے بیچنے کے وکیل نے۔ 7 ......بائع اور مشتری کی مقرر کردہ قیمت۔ 8 ......احسان کرنے والا۔

9 ......"الدرالمختار"، کتاب الوکالۃ،باب الوکالۃ بالخصومۃ والقبض،ج۸،ص۳۱۱.

10 ......"الدرالمختار"، کتاب الوکالۃ،باب الوکالۃ بالخصومۃ والقبض،ج۸،ص۳۱۳.

11 ......خریدار۔ 12 ......جو چیز بیچی گئی،فروخت شدہ چیز۔ 13 ......بیچنے والے کے پاس۔ 14 ......قسم۔

www.dawateislami.net

ہوگی بائع کی نہ ہوگی۔[1] (بحر)

مسئلہ ۳۳: زید نے عمرو کو دس روپے دیے کہ یہ میرے بال بچوں پر خرچ کرنا عمرو نے دس روپے اپنے پاس کے خرچ کیے وہ روپے جو دیے گئے تھے رکھ لیے تو یہ دس اُن دس کے بدلے میں ہوگئے اسی طرح اگر دَین ادا کرنے کے لیے روپے دیے تھے یا صدقہ کرنے کے لیے دیے تھے اس نے یہ روپے رکھ لیے اور اپنے پاس سے دَین ادا کردیا یا صدقہ کردیا تو ان صورتوں میں بھی ادلا بدلا ہوگیا۔ جو روپے زید نے دیے ہیں اُن کے رہتے ہوئے یہ حکم ہے اور اگر عمرو نے زید کے روپے خرچ کرڈالے اس کے بعد بال بچوں کے لیے چیزیں خریدیں وہ سب عمرو کی مِلک ہیں اور بچوں پر خرچ کرنا تبرع ہے[2] اور زید کے روپے جو خرچ کیے ہیں اُن کا تاوان دینا ہوگا اور یہ بھی ضرور ہے کہ خرچ کے لیے عمرو جو چیزیں خریدلایا اُن کی بیع کو زید کے روپے کی طرف نسبت کرے یا عقد کو مطلق رکھے اور اگر عمرو نے عقد کو اپنے روپے کی طرف نسبت کیا تو یہ چیزیں عمرو کی ہوں گی اور زید کے بال بچوں پر خرچ کرنے میں متبرع ہوگا اور زید کے روپے اس کے ذمہ باقی رہیں گے یہی حکم دَین[3] ادا کرنے اور صدقہ کرنے کا ہے۔[4] (بحرالرائق)

مسئلہ ۳۴: زید نے عمرو سے کہا فلاں شخص پر میرے اتنے روپے باقی ہیں اُن کو وصول کرکے خیرات کردو، عمرو نے اپنے پاس سے یہ نیت کرتے ہوئے خرچ کردیے کہ جب مدیون[5] سے وصول ہوں گے تو انھیں رکھ لوں گا یہ جائز ہے یعنی عمرو پر تاوان نہیں اور اگر زید نے روپے دے دیے تھے اس نے وہ روپے رکھ لیے[6] اور اپنے پاس کے خیرات کردیے تو تاوان نہیں۔[7] (بحر)

مسئلہ ۳۵: وصی یا باپ نے بچہ پر اپنا مال خرچ کیا کیونکہ اُس کا مال ابھی آیا نہیں ہے تو اس کا معاوضہ نہیں ملے گا ہاں اگر اُس نے اس پر گواہ بنالیے ہیں کہ یہ قرض دیتا ہوں یا میں خرچ کرتا ہوں اس کا معاوضہ لوں گا تو بدلا لے سکتا ہے۔[8] (درمختار)

---

1 ...... "البحرالرائق"، کتاب الوکالۃ، باب الوکالۃ بالخصومۃ والقبض، ج۷، ص۳۱۶.

2 ...... احسان، بھلائی ہے۔ 3 ...... قرض۔

4 ...... "البحرالرائق"، کتاب الوکالۃ، باب الوکالۃ بالخصومۃ والقبض، ج۷، ص۳۱۶-۳۱۷.

5 ...... مقروض۔

6 ...... لیکن اگر زید نے روپے دے دیے تھے اور اس نے وہ روپے خرچ کرڈالے اور اپنے پاس کے روپے خیرات کردیے تو اس صورت میں عمرو پر تاوان ہے، کذا فی البحرالرائق۔... عِلْمِیه

7 ...... "البحرالرائق"، کتاب الوکالۃ، باب الوکالۃ بالخصومۃ والقبض، ج۷، ص۳۱۷.

8 ...... "الدرالمختار"، کتاب الوکالۃ، باب عزل الوکیل، ج۸، ص۳۱۵.

www.dawateislami.net

وکیل بقبضِ العین

مسئلہ ۳۶ جو شخص قبض عین (شے معین) کا وکیل ہو وہ وکیل بالخصومۃ[1] نہیں ہے مثلاً کسی نے یہ کہہ دیا کہ میری فلاں چیز فلاں شخص سے وصول کرو جس کے ہاتھ میں چیز ہے اُس نے کہا کہ مؤکل نے یہ چیز میرے ہاتھ بیع کی ہے اور اس کو گواہوں سے ثابت کر دیا معاملہ ملتوی ہو جائے گا جب مؤکل آجائے گا اُس کی موجودگی میں بیع کے گواہ پھر پیش کیے جائیں گے۔ اسی طرح ایک شخص نے کسی کو بھیجا کہ میری زوجہ کو رخصت کرا لاؤ عورت نے کہا شوہر نے مجھے طلاق دے دی ہے اور گواہوں سے طلاق ثابت کر دی اس کا اثر صرف اتنا ہوگا کہ رخصت کو ملتوی کر دیا جائے گا طلاق کا حکم نہیں دیا جائے گا جب شوہر آئے گا اُس کی موجودگی میں عورت کو طلاق کے گواہ پھر پیش کرنے ہوں گے۔[2] (عالمگیری، ہدایہ)

مسئلہ ۳۷ ایک شخص قبض عین کا وکیل تھا اس کے قبضہ سے پہلے کسی نے وہ چیز ہلاک کر دی یہ اُس پر تاوان کا دعویٰ نہیں کر سکتا اور قبضہ کے بعد ہلاک کی ہے تو دعویٰ کر سکتا ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸ کسی سے کہا میری بکری فلاں کے یہاں ہے اُس پر قبضہ کرو اس کہنے کے بعد بکری کے بچہ پیدا ہوا تو وکیل بکری اور بچہ دونوں پر قبضہ کرے گا اور اگر وکیل کرنے سے پہلے بچہ پیدا ہو چکا ہے تو بچہ پر قبضہ نہیں کر سکتا۔ باغ کے پھل کا وہی حکم ہے جو بچہ کا ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹ وکیل کیا کہ میری امانت فلاں کے پاس ہے اُس پر قبضہ کرو اور وکیل کے قبضہ سے پہلے خود مؤکل نے قبضہ کر لیا اور پھر دوبارہ اُس کو امانت رکھ دیا اب وکیل نہ رہا یعنی قبضہ نہیں کر سکتا مؤکل کے قبضہ کرنے کا چاہے اس کو علم ہو یا نہ ہو۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۰ مالک نے حکم دیا تھا کہ فلاں کے پاس میری امانت ہے اُس پر آج قبضہ کرو تو اُسی دن قبضہ کرنا ضرور نہیں دوسرے دن بھی قبضہ کر سکتا ہے اور اگر کہا تھا کہ کل قبضہ کرنا تو آج نہیں قبضہ کر سکتا اور اگر کہا تھا کہ فلاں کی موجودگی میں قبضہ کرنا تو بغیر اُس کی موجودگی کے قبضہ کر سکتا ہے۔ یوہیں اگر کہا تھا کہ گواہوں کے سامنے قبضہ کرنا تو بغیر گواہوں کے قبضہ کر سکتا ہے اور اگر

---

1 ...... مقدمہ کی پیروی کا وکیل۔

2 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الوكالة، الباب السابع فی التوكيل بالخصومة...إلخ، فصل فی الوكيل...إلخ، ج٣، ص٦٢٩.
و"الهداية"، كتاب الوكالة، باب الوكالة بالخصومة والقبض، ج٢، ص١٤٩-١٥٠.

3 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الوكالة، الباب السابع فی التوكيل بالخصومة...إلخ، فصل فی الوكيل...إلخ، ج٣، ص٦٢٩.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... المرجع السابق، ص٦٣٠.

www.dawateislami.net

کہا بغیر فلاں کی موجودگی کے قبضہ نہ کرنا تو غیبت میں [1] قبضہ نہیں کرسکتا۔ [2] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۱ ایک شخص نے گھوڑا عاریت لیا اور کسی کو بھیجا کہ اُسے لاؤ یہ اُس پر سوار ہو کر لے گیا اگر گھوڑا ایسا ہے کہ بغیر سوار ہوئے قابو میں آسکتا ہے تو یہ ضامن ہے اور قابو میں نہیں آسکتا ہے تو ضامن نہیں۔ [3] (عالمگیری)

وکیل کو معزول کرنے کا بیان

مسئلہ ۱ وکالت عقود لازمہ میں سے نہیں یعنی نہ موکل پر اس کی پابندی لازم ہے نہ وکیل پر، جس طرح موکل جب چاہے وکیل کو برطرف کرسکتا ہے وکیل بھی جب چاہے دست بردار ہوسکتا ہے [4] اسی وجہ سے اس میں خیار شرط نہیں ہوتا کہ جب یہ خود ہی لازم نہیں تو شرط لگانے سے کیا فائدہ۔ [5] (بحر)

مسئلہ ۲ وکالت کا بالقصد حکم نہیں ہوسکتا یعنی جب تک اس کے ساتھ دوسری چیز شامل نہ ہو محض وکالت کا قاضی حکم نہیں دے گا مثلاً یہ کہ زید عمرو کا وکیل ہے۔ اگر مدیون پر وکیل نے دعویٰ کیا اور وہ اس کی وکالت سے انکار کرتا ہے تو اب یہ بیشک اس قابل ہے کہ اس کے متعلق قاضی اپنا فیصلہ صادر کرے۔ [6] (بحر)

مسئلہ ۳ موکل وکیل کو معزول کرے یا وکیل خود اپنے کو معزول کرے بہرحال دوسرے کو اس کا علم ہوجانا ضرور ہے جب تک علم نہ ہوگا معزول نہ ہوگا اگرچہ وہ نکاح یا طلاق کا وکیل ہو جس میں وکیل کو معزولی کی وجہ سے کوئی ضرر بھی نہیں پہنچتا۔ عزل کی کئی صورتیں ہیں وکیل کے سامنے موکل نے کہہ دیا کہ میں نے تم کو معزول کردیا یا لکھ کر دے دیا یا وکیل کے یہاں کسی سے کہلا بھیجا جس کو بھیجا وہ عادل ہو یا غیر عادل آزاد ہو یا غلام بالغ ہو یا نابالغ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ جا کر یہ کہے کہ موکل نے مجھے بھیجا ہے کہ میں تم کو یہ خبر پہنچادوں کہ اُس نے تمھیں معزول کردیا۔ اور اگر اُس نے خود کسی کو نہیں بھیجا ہے بلکہ بطور خود کسی نے یہ خبر پہنچائی تو اس کے لیے ضرور ہے کہ وہ خبر لے جانے والا عادل ہو یا دو شخص ہوں۔ [7] (بحرالرائق)

---

1 ...... غیر موجودگی میں۔

2 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الوكالة،الباب السابع في التوكيل بالخصومة...إلخ،فصل في الوكيل...إلخ،ج٣،ص٦٣٠.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... یعنی وکالت چھوڑ سکتا ہے۔

5 ...... "البحرالرائق"، كتاب الوكالة،باب عزل الوكيل،ج٧،ص٣١٧.

6 ...... المرجع السابق.

7 ...... المرجع السابق،ص ٣١٧-٣١٨.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴ اگر وکالت کے ساتھ حق غیر متعلق ہو جائے تو موکل وکیل کو معزول نہیں کرسکتا مثلاً وکیل بالخصومۃ [1] جس کو خصم [2] کے طلب کرنے پر وکیل بنایا گیا اس کو موکل معزول نہیں کرسکتا۔ [3] (درمختار)

مسئلہ ۵ طلاق وعتاق کا وکیل۔ موکل کا مال بیع کرنے کا وکیل۔ کسی غیر معین چیز کے خریدنے کا وکیل یہ سب اپنے کو بغیر علمِ موکل معزول کرسکتے ہیں یعنی اپنے کو خود معزول کرنے کے بعد یہ سب کام کیے تو نافذ نہیں ہوں گے۔ [4] (درمختار)

مسئلہ ۶ قبض دَین کے لیے [5] وکیل کیا تھا مدیون [6] کی عدم موجودگی میں اسے معزول کرسکتا ہے اور اگر مدیون کی موجودگی میں وکیل کیا ہے تو عدم موجودگی میں معزول نہیں کرسکتا مگر جبکہ مدیون کو اسکی معزولی کا علم ہو جائے یعنی مدیون کو اسکی معزولی کا علم نہیں تھا اور دَین اس کو دے دیا بریٔ الذمہ ہو گیا دائن [7] اُس سے مطالبہ نہیں کرسکتا اور مدیون کو معلوم تھا اور دے دیا تو بریٔ الذمہ نہیں ہے۔ [8] (درمختار)

مسئلہ ۷ ایک شخص کو راہن [9] نے وکیل کیا تھا کہ شے مرہون [10] کو بیع کر کے دَین ادا کردے اُس نے اپنے کو مرتہن [11] کی موجودگی میں معزول کردیا اور مرتہن اس پر راضی بھی ہو گیا تو معزول ہو گیا ورنہ نہیں۔ [12] (درمختار)

مسئلہ ۸ وکالت قبول کرنے کے بعد وکیل کا یہ کہنا میں نے وکالت کو لغو کردیا میں وکالت سے بری ہوں ان الفاظ سے معزول نہیں ہوگا اگرچہ یہ الفاظ موکل کے سامنے کہے۔ یوہیں موکل کا توکیل سے انکار کردینا بھی عزل نہیں ہے۔ [13] (درمختار)

مسئلہ ۹ وکیل نے وکالت رد کردی رد ہو گئی مگر اس کے لیے موکل کو معلوم ہونا شرط ہے مثلاً موکل نے وکیل کیا جس کی خبر وکیل کو پہنچی وکیل نے رد کردی کہہ دیا مجھے منظور نہیں مگر اس کا علم موکل کو نہیں ہوا پھر اس نے وکالت قبول کرلی وکیل ہو گیا۔ وکیل نے وکالت قبول کرلی اس کے بعد موکل نے کہا وکالت رد کردو اُس نے کہا میں نے رد کردی رد ہو گئی۔ [14] (عالمگیری)

---

1 ...... مقدمہ کی پیروی کا وکیل۔ 2 ...... مدمقابل۔

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الوکالۃ، باب عزل الوکیل، ج۷ص۳۱۷.

4 ...... المرجع السابق، ص۳۲۰.

5 ...... قرض پر قبضہ کرنے کے لیے۔ 6 ...... مقروض۔ 7 ...... قرض دینے والا۔

8 ...... "الدرالمختار"، کتاب الوکالۃ، باب عزل الوکیل، ج۷، ص۳۲۱.

9 ...... اپنی چیز کسی کے پاس گروی رکھنے والا۔ 10 ...... وہ چیز جو گروی رکھی گئی ہے۔ 11 ...... جس کے پاس چیز گروی رکھی گئی ہے۔

12 ...... "الدرالمختار"، کتاب الوکالۃ، باب عزل الوکیل، ج۷، ص۳۲۱.

13 ...... المرجع السابق.

14 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الوکالۃ، الباب التاسع فیما یخرج بہ الوکیل عن الوکالۃ، مسائل متفرقۃ من العزل وغیرہ، ج۳، ص۶۳۹.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۰ توکیل کوشرط پر معلق کرسکتے ہیں مثلاً یہ کام کروں تو تم میرے وکیل ہومگراس کے عزل کوشرط پر معلق نہیں کر سکتے۔تو کیل کوشرط پر معلق کیا تھااورشرط پائی جانے سے پہلے وکیل کومعزول کرنا چاہتا ہے کرسکتا ہے۔[1] (بحرالرائق)

مسئلہ ۱۱ وکیل کومعزول کرنے کا یہ مطلب ہے کہ جس کام کے لیے اُس کووکیل کیا ہے وہ اب تک نہ ہوا ہواورکام پورا ہوگیا تو معزول کرنے کی کیا ضرورت خود ہی معزول ہوگیا وہ کام ہی باقی نہ رہا جس میں وکیل تھا مثلاً دَین وصول کرنے کے لیے وکیل تھا دَین وصول کرلیا۔عورت سے نکاح کرنے کے لیے وکیل تھااورنکاح ہوگیا۔[2] (بحر،درمختار)

مسئلہ ۱۲ دونوں میں سے کوئی مرگیا یا اُس کوجنون مطبق ہوگیا وکالت باطل ہوگئی جنون مطبق یہ ہے کہ مسلسل ایک ماہ تک رہے۔یوہیں مرتد ہوکردارالحرب کو چلے جانے سے بھی وکالت باطل ہوجاتی ہے جبکہ قاضی نے اُس کے دارالحرب چلے جانے کا اعلان کردیا ہوپھراگرمجنون ٹھیک ہوجائے یا مرتد مسلمان ہوکردارالحرب سے واپس آجائے تووکالت واپس نہیں ہوگی۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۳ راہن نے کسی کومرہون شے کی بیع کا وکیل کیا تھا یا خودمرتہن کووکیل کیا تھا کہ دَین کی میعاد پوری ہونے پر چیز کوبیچ دینااورراہن مرگیا اس کے مرنے سے وکالت باطل نہیں ہوگی یہی حکم اُس کے مجنون ہونے یا معاذ اللہ مرتد ہوجانے کا ہے۔[4] (بحرالرائق)

مسئلہ ۱۴ امر بالید کاوکیل یعنی اُس کے ہاتھ میں معاملہ دے دیا گیا ہےاوربیع بالوفا کاوکیل یعنی مدیون نے دائن کو اپنی کوئی چیز دیدی ہے کہ اس کوبیچ کراپنا حق وصول کرلوان دونوں صورتوں میں بھی موکل کے مرنے سے وکالت باطل نہیں ہوگی۔[5] (درمختار،ردالمحتار)

مسئلہ ۱۵ دوشخصوں میں شرکت تھی شریکین نے وکیل کیا تھا پھران میں جدائی وتفریق ہوگئی یعنی شرکت توڑدی وکالت باطل ہوگئی اس صورت میں وکیل کومعلوم ہونے کی بھی ضرورت نہیں کہ یہ عزل حکمی ہے عزل حکمی میں معلوم ہونا شرط نہیں۔[6] (درمختار)

---

1 ......"البحرالرائق"،کتاب الوکالة،باب عزل الوکیل،ج۷،ص۳۲۰.

2 ......المرجع السابق،ص۳۲۲.

و "الدرالمختار"،کتاب الوکالة،باب عزل الوکیل،ج۸،ص۳۲۲.

3 ......"الدرالمختار"،المرجع السابق،ص۳۲۲،۳۲۳.

4 ......"البحرالرائق"،کتاب الوکالة،باب عزل الوکیل،ج۷،ص۳۲۱.

5 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"،کتاب الوکالة،باب عزل الوکیل،ج۸،ص۳۲۳.

6 ......"الدرالمختار"،کتاب الوکالة،باب عزل الوکیل،ج۸،ص۳۲۴.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۶: موکل[1] مکاتب تھا وہ بدل کتابت سے عاجز ہوگیا یا موکل غلام ماذون تھا اس کے مولی نے مجبور کردیا یعنی اس کے تصرفات روک دیے ان دونوں صورتوں میں بھی ان کا وکیل معزول ہوجاتا ہے اور یہ بھی عزل حکمی ہے علم کی شرط نہیں مگر یہ اُسی وکیل کی معزولی ہے جو خصومت[2] یا عقود کا وکیل ہو اور اگر وہ اس لیے وکیل تھا کہ دَین ادا کرے یا دَین وصول کرے یا ودیعت پر قبضہ کرے وہ معزول نہیں ہوگا۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۷: جس کام کے لیے وکیل کیا تھا موکل نے اُسے خود ہی کرڈالا وکیل معزول ہوگیا کہ اب وہ کام کرنا ہی نہیں ہے۔ اس سے مراد وہ تصرف ہے کہ موکل کے ساتھ وکیل تصرف نہ کرسکتا ہو مثلاً غلام کو آزاد کرنے یا مکاتب کرنے کا وکیل تھا مولی[4] نے خود ہی آزاد کردیا یا مکاتب کردیا یا کسی عورت سے نکاح کا وکیل کیا تھا اُس نے خود ہی نکاح کرلیا یا کسی چیز کے خریدنے کا وکیل کیا تھا اُس نے خود خرید لی یا زوجہ کو طلاق دینے کا وکیل کیا تھا موکل نے خود ہی تین طلاقیں دے دیں یا ایک ہی طلاق دی اور عدت پوری ہوگئی یا خلع کا وکیل تھا اُس نے خود خلع کرلیا اور اگر وکیل بھی تصرف کرسکتا ہے عاجز نہیں ہے تو وکالت باطل نہیں ہوگی مثلاً طلاق کا وکیل تھا موکل نے ابھی ایک ہی طلاق دی ہے اور عدت باقی ہے وکیل بھی طلاق دے سکتا ہے یا طلاق کا وکیل تھا شوہر نے خلع کیا اندرون عدت[5] وکیل طلاق دے سکتا ہے۔ بیع کا وکیل تھا اور موکل نے خود بیع کردی مگر وہ چیز موکل پر واپس ہوئی اُس طریقہ پر جو فسخ ہے تو وکیل اپنی وکالت پر باقی ہے اُس چیز کو بیع کرنے کا اختیار رکھتا ہے اور اگر ایسے طور پر چیز واپس ہوئی جو فسخ نہیں ہے تو وکیل کو اختیار نہ رہا۔[6] (بحرالرائق)

مسئلہ ۱۸: ہبہ کرنے کا وکیل کیا تھا اور موکل نے خود ہبہ کردیا اس کے بعد اپنا ہبہ واپس لے لیا وکیل کو ہبہ کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ بیع کے لیے وکیل کیا تھا اور موکل نے اُس چیز کو رہن رکھ دیا یا اجرت پر دیدیا وکیل اپنی وکالت پر باقی ہے۔[7] (بحر)

مسئلہ ۱۹: مکان کرایہ پر دینے کے لیے وکیل کیا تھا اور موکل نے خود کرایہ پر دے دیا پھر اجارہ فسخ ہوگیا وکیل کی وکالت لوٹ آئی۔[8] (بحر)

---

1 ...... وکیل کرنے والا۔ 2 ...... مقدمہ۔

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الوکالۃ، باب عزل الوکیل، ج۸، ص ۳۲۵ .

4 ...... آقا، مالک۔ 5 ...... عدت کے دوران۔

6 ...... "البحرالرائق"، کتاب الوکالۃ، باب عزل الوکیل، ج۷، ص ۳۲۴ .

7 ...... المرجع السابق . 8 ...... المرجع السابق .

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۰: مکان بیع کرنے کے لیے وکیل کیا تھا اور اُس میں جدید تعمیر کی وکالت جاتی رہی۔ یوہیں زمین بیع کرنے کے لیے وکیل کیا تھا اور اُس میں پیڑ لگا دیئے۔ اور اگر موکل نے اُس میں زراعت کی کھیت کو بو دیا تو وکیل زمین کو بیچ سکتا ہے۔[1] (بحر)

مسئلہ ۲۱: ستو[2] خریدنے کو کہا اُس میں گھی مل دیا گیا یا تل خریدنے کو کہا تھا پَیل کر[3] تیل نکال لیا گیا وکالت باطل ہوگئی اور اگران کی بیع کا وکیل تھا تو وکالت باقی ہے۔[4] (بحرالرائق)

مسئلہ ۲۲: ایک چیز کی بیع کا وکیل کیا تھا اُس کو خود موکل نے بیچ ڈالا اس کی اطلاع وکیل کو نہیں ہوئی اُس نے بھی ایک شخص کے ہاتھ بیع کردی اور مشتری سے ثمن بھی وصول کرلیا مگر اس کے پاس سے ضائع ہوگیا اور مبیع ابھی مشتری کو دی نہیں تھی کہ ہلاک ہوگئی مشتری وکیل سے ثمن واپس لے گا اور وکیل موکل سے۔[5] (بحرالرائق)

مسئلہ ۲۳: دَین وصول کرنے کے لیے وکیل کیا اور یہ بھی کہہ دیا کہ تم جس کو چاہو وکیل کردو وکیل نے کسی کو وکیل کیا وکیل اوّل چاہے تو اسے معزول بھی کرسکتا ہے اور اگر مؤکل نے یہ کہا تھا کہ فلاں کو وکیل کرلو اور وکیل نے اُس کو وکیل مقرر کیا اب اُس کو معزول نہیں کرسکتا اور اگر یہ کہا تھا کہ فلاں کو تم چاہو تو وکیل کرلو اب اسے معزول بھی کرسکتا ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴: مدیون سے کہہ دیا جو شخص تمھارے پاس فلاں نشانی کے ساتھ آئے تم اُس کو دے دینا یا جو شخص تمہاری انگلی پکڑ لے یا جو شخص تم سے یہ بات کہہ دے اُس کو دَین[7] ادا کردینا ان سب صورتوں میں توکیل صحیح نہیں کہ مجہول[8] کو وکیل بنانا ہے اگر مدیون[9] نے اُسے دے دیا بری الذمہ نہیں ہوا۔[10] (درمختار)

وَاللّٰہُ سُبۡحَانَہٗ وَ تَعَالٰی اَعۡلَمُ وَعِلۡمُہٗ جَلَّ مَجۡدُہٗ اَتَمُّ وَاَحۡکَمُ.

---

1 ......"البحرالرائق"، کتاب الوکالۃ،باب عزل الوکیل،ج۷،ص۳۲٤.

2 ......بھُنے ہوئے اناج کا آٹا۔

3 ......تیل یارس بیلنے کے آلے میں پیس کر۔

4 ......"البحرالرائق"، کتاب الوکالۃ،باب عزل الوکیل،ج۷،ص۳۲٤-۳۲۵.

5 ......المرجع السابق،ص۳۲۵.

6 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الوکالۃ،الباب العاشر فی المتفرقات،ج۳،ص٦٤٠.

7 ......قرض۔ 8 ......غیر معین شخص۔ 9 ......مقروض۔

10 ......"الدرالمختار"، کتاب الوکالۃ،باب عزل الوکیل،ج۸،ص۳۲٦.

www.dawateislami.net